ان اللہ علی کل شیء قدیر

الحمد للہ والمنت کہ یہ رسالہ جامع مسایل اعتقادیہ تصنیف شیخ المشایخ مشہور الآفاق
مؤید بتایید الرحمان محمد سلمان مہری غفرہ ایزد المنان در علم عقاید المسمی بہ

عقاید اعظم
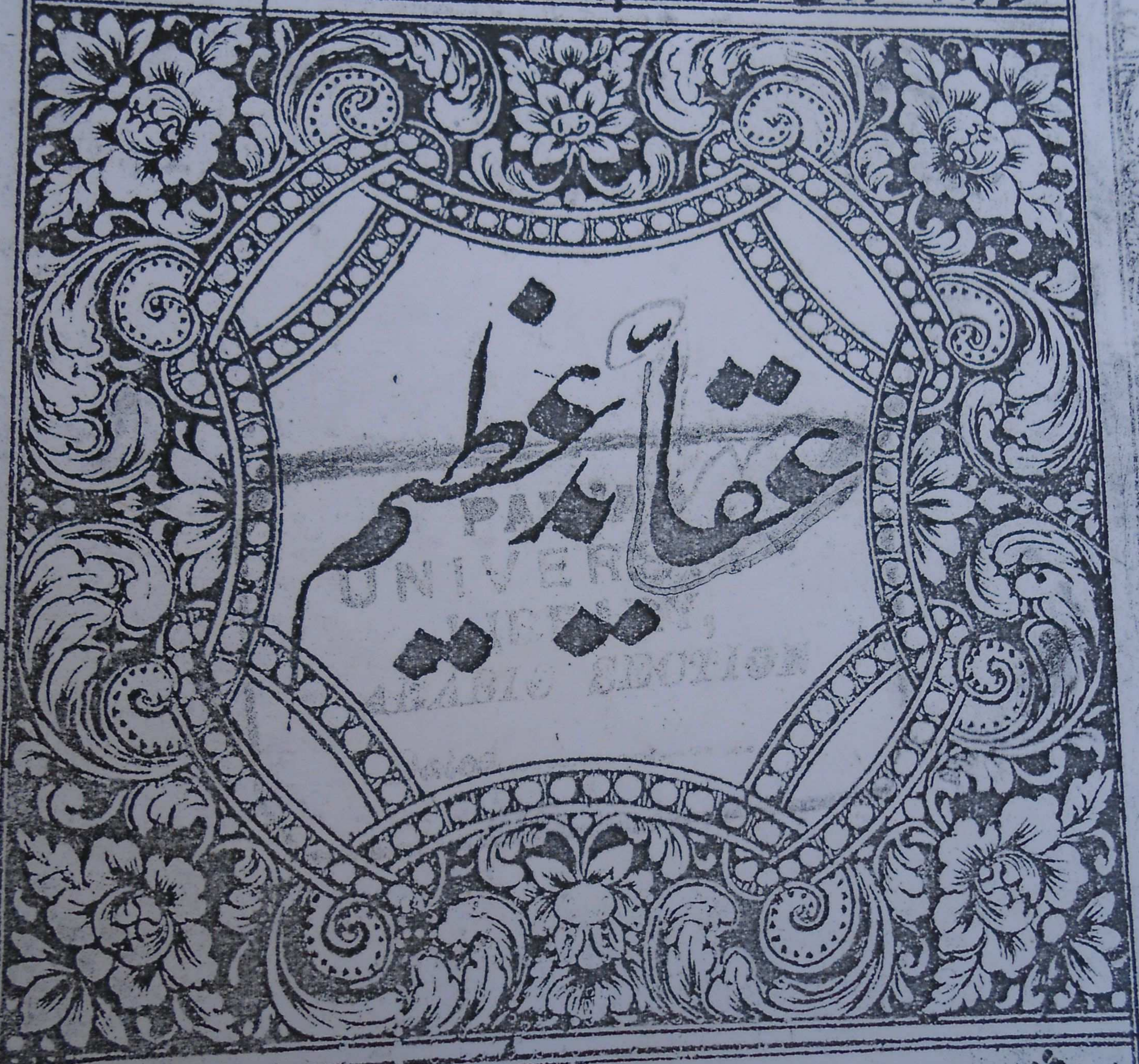
بتصحیح و تنقیح تمام حاجی مین شریفین مولانا مولوی محمد حسین آرام پوری صانہ اللہ عن کل شر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اس ہیچمیرز
سن کہ یہہ رسالہ ہی عقاید کی مذکورہ مین الہی اسمین جو حق ہو سو بلوائیو اور تو قبول کرلیو اور اپنے
مقبولونکی دلونمین قبول کروائیو اور جسم چیز سی تو اور تیرا دوست بیزار ہو اپنی فضل و کرم سی
بچوائیو مسلمانونسی غرض سے ہے کہ جو اسمین کچھہ نقصان پاوین بناوین اور بولی کی تکرار نکرین
کیونکہ یہہ باہر کی لوگ جو عربی و فارسی سی بہرہ نہین رکہتی اونکی سمجہانیکو اونہین کی زبان مین لکہی
گئی ہے تو کہ آسانی سی سمجہہ لیوین اور نام اس رسالہ کا عقاید عظیم رکہا گیا اور اگر کسیکو شبہہ
کسی مسئلہ مین رہی تو توریشتی اور تکمیل الایمان اور شرح قصیدہ امالی اور عقیدہ المسلمین اور
عقاید سنیہ سی یہہ کتاب لکہی ہی انہین دیکہہ لی اور اسکی اکہٹی کرنیوالی کا نام محمد رمضان مہمی ہے
برای خدا عاقبت بخیر اور ایمانکی سلامتی کی دعا اسکی حقمین بہی کریو یا الہی اسی جو کوئی پڑہے
اور سنی اوسکی سب بہی عاقبت بخیر اور ایمانکی سلامتی کریو والسلام **اغاز کتاب** سن کہ
علم عقاید کا اوسی کہتی ہین کہ جسمین ہر ہر چیز کہ جن پر ایمان لانا فرض ہی اونکی جڑ ونکا بیان ہو
پس یہہ علم جڑ ہوا تو سب بندگی سی پہلی یہی فرض ہوا کیونکہ اللہ تعالی کی بندگی بندہ پر بلوغت
کی پیچہی عاقل پر جب تک ہی کہ مرجاوی اور بندگی جب قبول ہوتی ہی کہ جب ایمان درست ہو
ایمان یہہ ہی کہ جو کچھہ رسول اللہ کیطرف سے لائی اوسکی حقیقت کو دلمین برحق سمجھی اور جو اوسی
برحق نہ سمجہا تو اوسکا حکم ماننا یعنی نماز و روزہ یا زکوۃ یا خیرات یا حج کچھہ قبول نہین جیسی بیوضو
آدمی کیسی لمبے نماز پڑہی محنت برباد و گناہ لازم ہوویگا اور وہ سمجھہ موقوف ہے اوپر علم عقاید کی

تو علم عقاید ہر ضرور پڑہنا ہوا اسکی کے دلیل ہین اول تو یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے آدمی کی چار چیز پر
حکم فرمایا ہی پہلی دل پر جیسی یقین دوسری زبان پر جیسی اقرار کلمہ وغیرہ کا اور تیسری
بدن پر جیسی نماز اور روزہ اور چوتہی مال پر جیسی حج و زکوۃ اور یہہ نہین سب سے سردار دل ہے
اسپر حکم قبولیت احکام کا ہی انہین قبولیت احکام کی ہو تو اوپر کی بندگی قبول ہو اور دلمین قبولیت
نہو تو منافق ہوا اللہ کی نزدیک کافر ہا اللہ تعالی فرماتا ہی اولئک کتب فی قلوبہم الایمان یعنی
یہہ وہی ہین کہ لکہا گیا بیچ دلون اونکی کی ایمان اور پیغمبر خدا کی یہہ فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نگاہ
پر نگاہ نہین کرتا بلکہ تمہاری دلونکی نیتونکو دیکہتا ہے تو معلوم ہوا کہ عقاید کا علم بڑا ہی کیونکہ بنین
جس چیز کی عملکو خدا کی یہان قبولیت ہی اوسکا یہہ عمل ہے اور دوسری یہہ دلیل ہی کہ
جسکو یہہ معلوم نہو کہ مجہی خدا کو اور خدا کی رسول کو اور کتابونکو اور اصحابونکو اور دلیلونکو اور حکمونکو
کس طرح سمجہنا چاہئی اور اوسکی حدین معلوم نہون تو سرگردان رہتا ہی جسطرح کوئی دیندا کہہ
یا بیدین کہی بہکتا ہے اوسکو فرق معلوم نہین تو ایمان اوسکا تقلیدی ہوتا ہی اور جو اوسی
ہی مسایل دلیلونسی معلوم ہولنا تو ایمان اوسکا قوی ہوتا ہی اسیواسطی بعض علما کی نزدیک
ایمان تقلیدی روا نہین جو عقلمند ہو سو سمجہی کہ جس ایمانکی سب کے نزدیک سند ہو وہ قوی ہوتا ہے
نہ اس ایمان سی کہ جسکو کوئی کہی روا ہی اور کوئی کہی ناروا ہی تو وہ قوی ہوتا ہی اس علم کی پڑہنے
سی تو جس سی ایمان قوی ہو وہ علم بہی سب سی فاضل ہی اور ضرور ہی اور تیسری یہہ ہے
اور علم نہین ذکر اور چیز دکہا ہی اور اس علم مین دلایل اللہ کی ذات اور صفات کی پہچان کے
ہین جیساکہ اوسکا مذکور بڑا ہی ویسا عقلمندونکی نزدیک اوسکا پڑہنا بڑا ہی اور چوتہی یہہ کہ آدمی پر
شیطان مسلط ہی جیسی رگونمین لہو ہو اور ہر وقت علما کی صحبت کا اتفاق نہین پڑتا معاذ اللہ
اگر وسوسہ اس دلونمین کسی عقیدہ بد کا جو لایق اوسکی ذات یا صفات کے نہو یا بیدین آدمی جیسی
رافضی یا خارجی یا دہریہ اگر بہکانی لگی اور اس شخصکو معلوم نہو کہ یہہ کیونکر ہی تو دغا کہا جاویگا یا
شرمندہ ہو جاویگا خدا نخواستہ وہ وسواس خناس جن یا انسان سی دلمین بیٹہہ جاوی
اور وقت آخر ہو جاوی تو بی ایمان اوٹہا تو جس سے ایمان رہی وہ پڑہنا فاضل تر ہوا اور
پانچوین یہہ دلیل ہی کہ آدمی سب مین شناخت رکہتا ہی جو کوئی بیش قیمت چیز کی شناخت
رکہتا ہو وہ بڑا باعزت ہوتا ہی جیسی جوہری اور صراف اونہونکو بہی جواہر اور نقد کی پہچان
ہی اور بعضونکو پہچان کم قیمت چیز کی ہے جیسی کہٹیک یا چمار یا بزاز یا کہیال تو انہین چمڑی

بہری یا ناچ کی پہچان ہی اسکی عزت ہی موافق اوس ہیئت کی ہی اعتقاد والیکو اللہ کی ذات
کی اور صفات کی پہچان ہی اور اور علموں والونکو جنہیں عقاید سی غرض نہیں مخلوق کی
رضا کی پہچان ہی دانا اس فرق کو دریافت کری ع ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا
ہر چیز خصوصاً علم کا مدار عقل پر اور عقل کیا چیز ہی اسمین بڑا اختلاف ہی بعضونکی نزدیک
ایک جلنے کی چیز ہی عقل شمع نورانی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ کسی چیز سی ملی ہی جیسے نہیں جیسی
شیشہ مین صفائی ہی اور بعضی کہتی ہین بنا کچھہ چہپا بدن ہی اور بعضی کہتی ہین دلکی بنائی ہے
اور بعضی کہتی ہین کہ دلکا نور ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ایک قوت ہی کہ جس سے نیک اور بد
دریافت ہو جاتا ہی اور نزدیک اہلسنت جماعت کی عقل ایک چیز جدی ہی کہ جس سی جو چیز دیکھی
نجائی یا سنی نجائی یا چکہی نجائی اور ٹٹولی نجائی اس سے دریافت ہوتی ہی **سوال** عقل کا
بدنمین ٹھکانا کہان ہی بعضی کہتی ہین کہ دلمین ہی اور اثر اوسکا دماغ مین پہونچتا ہی جیسے درخت
جڑ کی راہ پانی پہونچتا ہی اور بعضی کہتی ہین ٹھکانا دماغ ہی اور دلمین اوس کا اثر پہونچتا ہی اور
فقہا کا مذہب بھی یہی ہی اور فلاسفہ کہتی ہین عقل کا ٹھکانا روح ہی اور مذہب اہلسنت و جماعت کا
ہی کہ آدمیوں کی عقل مین تفاوت ہی اور معتزلہ فرقہ بدین وہ کہتا ہی کہ عقل سب کی برابر ہوتی ہے
اور بعضی فقہا اہلسنت و جماعت کی نزدیک ہی جو عقل کہ جسمین بندہ شرع کی تکلیف کا مکلف ہوتا ہے
برابر ہی اگر اسمین کچھہ فرق ہوتا تو تکلیف شرع مین اور وجوب احکام مین بھی کچھہ فرق ہوتا تو
اجماع کی نزدیک کچھہ تفاوت نہین عقل ایک اللہ تعالی کی ایک حجت ہی بندہ پر کہ جس سی
بندہ پر حکم ماننا واجب ہوتا ہی کیونکہ عقل بندہ کو اللہ کی طرف بلاتی ہی اور جو واجب ہوتا ہی
ہی تو بس ایمان اور احکام بسبب عقل کی بندہ پر واجب ہوئی واجب اللہ تعالی نے
کئی ہین کچھہ عقل نی نہین کئی اہل سنت و جماعت کی نزدیک علم جیسی جاننا کہتی ہین اور یہی
اور جہل جیسی نجاننا کہتی ہین اور یہی وہ جو علم ہی یعنی جاننا دو طرح کا ہی ایک پرانا قدیم
دوسرا نیا بنا پرانا قدیم تو جاننا اللہ تعالی کا ہی اور نیا بنا علم بندوں کا ہی وہ جو نیا بنا ہی +
اوسکی دو وضع ہین ایک تکا نام ضروری اور دوسری کسبی ضروری وہ ہوتا ہی کہ بنا بتائی جان
جاوی جیسی بدن کا درد یا لذت بنا بتائی معلوم ہو جاوی اور وہ جو کسبی ہے اوسکی دو طرح ہین ایک
کسبی عقلی تو وہ ہی کہ بن سنی عقل کی دوڑسی ایک بات دریافت کری جیسی دلیلین عقلی
خدا کی وحدانیت کی اور دوسری سمعی وہ ہوتا ہی کہ جو عقل سی نہین بلکہ سنکر معلوم

کری تو قرآن اور حدیث سب علم سمعی ہی کہ اسی سنکر خدا اور رسول پر ایمان لاتے ہین اور
اپنی عقل سی نہین بنائی **فائدہ** نزدیک بعضونکی عقل افضل ہی علم سی اور نزدیک بعضونکی
علم عقل سی بہت صحیح یون ہے کہ علم عقل سی افضل ہی کیونکہ اللہ تعالے نے اپنی
تئین علیم کہا ہے عاقل نہین کہا **بیت** ایک اللہ سب خلق کا او بوجا و نہار ہے سبھے
گنون پورا سدا اوہین وہ سرجن ہار + اس بیت سی یہہ مسئلی ثابت ہوتی کہ اللہ تعالی نے
موجود ہی اور دوسرے ایک ہی اور تیسری قدیم ہی اور چوتھی وہ ہی پوجنی کی لایق ہی اور
پانچوین سب جتنے اوسکے صفتین ہین جیسی اوس کی ذات قدیم ہی ویسی ہی وہ صفتین
ہی اوسکی قدیم ہین انکی دلیل اہل سنت و جماعت کی سمجھہ لی سخن کہ اہل سنت و جماعت کی
وہ لوگ ہین کہ جو خدا کی اور رسول کے اور اصحابونکی راہ پر ہین اور اونکی حق مین خدا کی +
رسول نی فرمایا ہے ستفترق امتی علے ثلثة وسبعین فرقة فالناجیة واحدة والباقون
فی النار کہ تہتر فرقہ ہماری امت کی کہلانیوالی دوزخ مین جاوینگے مگر ایک جو سواد اعظم
ہی وہی بہشت مین جاوینگے لوگون نی پوچھا یا رسول اللہ سواد اعظم کون ہین حضرت نے
فرمایا کہ جو لوگ میری راہ پر کہ سنت ہی اور میری اصحابونکی راہ پر کہ جماعت ہی قایم
رہینگی کہ انکا نام اہلسنت و جماعت ہی انکی نزدیک اور اکثر فلاسفہ کی نزدیک پیدا کرنیوالا ایسا
ہی نہین ہوسکتا کہ وہ نہین ہو دلیل اسکی یہہ ہی جو چیز کہ ظاہر ہوتی ہی جیسی زید کہ موجود
پہلی نہ تہا اب ہو گیا تو ہونا اوسکا یا تو آپ ہی پیدا ہوا یا کسینی پیدا کیا اور یا نہ آپ
پیدا ہوا اور نہ کسینی پیدا کیا اور یا آپ ہی پیدا ہوا اور کسینی ہے کیا جو یہہ سمجھی
کہ آپ ہی بی بنانیوالی کی پیدا ہو گیا تو یہہ محال ہی یعنی ہو نہین سکتا کیونکہ جو شخص آپ
ہی پیدا ہوتا خنگ جا ہتا رہتا اور ہمیشہ رہتا اور ہم دیکھتی ہین کہ پیدا ہوتی ہین اور
وقت زندگی کی اور مرنیکی انکا اختیار نہین ہوتا مرجاتی ہین جو پیدا ہوا یا نرہ سکا
تو بھی پیدا ہوا ایک ہو سکتا ہی یعنی آپ ہی آپ پیدا ہونا یہہ مذہب دہریون بی دینونکا
ہی نمانیو اور دوسرے قسم بھی جھوٹی ہی کہ نہ اب پیدا ہوا اور نہ کسینے پیدا کیا تو وہ چیز
کہ آپ سی ہو نہین اور کوئی کری نہین ہو نہین سکتی اور تیسرے کہ آپ سی ہو اور
اور بھی کری یہہ جھوٹ ہی کیونکہ جو آپ سی پیدا ہو جاوی اوسی اور کی پیدا کرنیکی کیا
حاجت ہی یہہ تینون جھوٹی ہین مگر قسم چوتھی کہ زید موجود نہ تہا اوسی کسی اور نے

پیدا کیا وہ پیدا کرنیوالا اللہ تعالی ہے دلیل قطعی سے ثابت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی اللہ خلق
یعنی اللہ تعالی نی پیدا کیا تمہین جو کوئی اسطرح سمجھی تو تقلیدی سمجھی **مسئلہ** مذہب اہل سنت
وجماعت کا ہی کہ اللہ تعالی موجود ہی یعنے ہیگا اور معدوم نہین ہی کیونکہ موجود اور معد
کوئی چیز نہین تو معلوم ہوا کہ جو معدوم ہوتا تو موجود نہوتا اور ایک مذہب یہہ ہی کہ اللہ تعا
نہ موجود ہی نہ معدوم یہہ بالکل باطل ہے کیونکہ اِن دونون کو اللہ تعالی نی اپنی تئین یاد نہین کی
ہماری تئین بہی یہی دلیل کفایت ہی قال اللہ تعالی وکان اللہ سمیعا بصیرا اللہ تعالی
سُننی والا اور دیکہنی والا **عقیدہ** مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی اللہ تعالی ایک ہے
دلیل اوسکی یہہ ہی کہ اگر دو ہوتی تو دو قدرت والی ہوتی یا ایک عاجز ہوتا وہ خدائی کی لایق
نہوتا اور دو خدائی کی لایق تو ہو نہین سکتے مثلاً ایک شخصکو ایک کہتا کہ مرجا اور دوسرا کہتا کہ
جیتا رہ اگر دونو نکا کہنا نہوتا تو دونو خدائی کی لایق نہوتی اور جو ایک کا کہنا ہوتا تو دوسرا عاجز
ہوتا خدائی کی لایق نہوتا اور جو دونو قدرت والی ہوتی تو ایکوقت مین اسکا مرنا بہی ہو سکتا اور
جینا بہی اور حالانکہ یہہ نہین ہو سکتا اب دلیل قطعی سی ثابت ہوا کہ ایک ہی کا ہونا چاہیے
اور ساجہی کا ٹہیک نہین لگتا **سوال** کوئی کہی کہ اگر دونو ساجہی قدرت رکہتی ہون اور اپسمین
دوستی ایسی ہو کہ ایک دوسریکا خلاف نکری تو کیون ساجہی ہو نہین سکتا ہی **جواب**
دو حالسی خالی نہین یا تو اختیاری ہو یا ضروری ہو یہہ دونو نہی ہی چیزین ہوتی ہین کیونکہ دوہی
مین یکرنگی ہو نہین سکتی اور دوہی کا اثر یہی ہے کہ ایک دوسریکا مخالف ہو تو دلیل پوری
ہوئی اور جو واسطی ضرورت کی ایک ہوئی تو عجز ثابت ہوا قل ہو اللہ احد کہ اللہ ایک ہی
اور دونو مخالف ہوتی تو مہری نہیں بہکی جیسی ہندو کہتی ہین کہ ہم بندہ رام کی ہین ہمین رام نی کہا
ہی کہ ہندو رہو اور مسلمان بندہ خدا کی ہین اونہین اللہ تعالی نی کہا کہ مسلمان رہو دلیل اسکی
یہہ ہی کہ اگر دو دونو کی مالک دو ہوتی تو جو کوئی گای کہاتا اوسی رام کہتا کہ دوزخ مین ڈالون اور
جو کوئی بت پوجتا اوسی رام کہتا کہ بخشون اور اللہ تعالی کہتا کہ دوزخ مین ڈالون اور بہشت
دوزخ دہی ایک ہے تو آخر جہگڑا پڑتا جو کوئی مارتا وہ خدا ہوتا اور جو ایک سے ایک زبردست
ہوتا تو دونو مارتی تو مارا خدا نہین ہوتا اور دونو نکا کہا سچا نہوتا کیونکہ جب گای کا بہی کہانیوالا
بہشت مین جاتا تو رام کی کیا رہی اور جو بت کا پوجنی والا بہشتی ہوتا تو اللہ تعالی کی کیا بات
سچی ہوتی تو معلوم ہوا کہ پیدا کرنیوالا ایک اللہ ہی اللہ تعالی فرماتا ہی لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا

اگر ہوتی زمین و آسمان دونو نہین کئی خدا تو مقرر بگڑ جاتی **مسئلہ** اور وہ قدیم ہی اور کبہی
ایسا نہین ہوا کہ وہ نہوا اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی کہ پیدا کرنیوالا جہانکا قدیم ہی اور
نیا بنا نہین جو کوئی یون کہی کہ پہلی اللہ بنا اور پیچہی خلق بنائی تو کافر ہی دلیل اوسکی یہہ ہے
کہ جیسی خلق بنائی ہوئی ہے ایسا ہی اللہ بہی ہوتا ہی دونو اللہ تعالی اور خلق پیدایش مین
ایک سے ہوتی اور جو اللہ تعالی مین اور خلق کے صفات مین فرق ہوتا تو یہہ لازم آتا کہ اسمین
دو چیزین ہوتین ایک تو پیدا ہونا اور دوسری سب صفات پورا ہونا ایکبات مین خلق کے
برابر ہوتا اور دوسری اسمین جدی ہوتی تو اِن دو چیز و نکا ایک جوڑنی والا چاہتا کیونکہ جسکی
ٹکڑی ہون بغیر جوڑنیوالی کی ملکر ایک نہین ہوتا اور جو اللہ تعالی اور خلق مین کچہہ فرق نہوتا
تو ہر ایک مین خدا کیسی صفتین ہوتین اور یہہ نہین ہے کیونکہ جس جس چیز پر اللہ تعالی قدرت
رکہتا ہی اور کوئی کب رکہتا ہے تو معلوم ہوا کہ عالم سب نیا پیدا ہوا ہی اور اللہ تعالی قدیم ہی کہ
اسکی حد نہین **مسئلہ** کوئی کہی کہ جیسی بعضی چیزین کوئی آدمی کہ حادث اور ناقص ہین
تو اہی وہی باتین کہ بنانی والی مین ہین ویسا فرق ہوگا جواب اسکا پورا ہنوا **جواب** اسمین
تو بڑا فرق ہی کیونکہ جیسی آدمی مین بعضے پیغمبر ہین اور بعضے اولیا اور بعضی دنیادار ہین جو
ایک مین وصف ہی دوسرے مین نہین ہوتا ولیکن آدمیت مین برابر ہین کاریگر کمہار جو برتن
بناتا ہی ہنڈیا یا بدہنیان کوزی ایکطرح کی بناتا ہی بعضے جا ضرور مین جاتی کی لایق اور بعضے ایسا
ہین کہانی پینی ہین ولیکن اسکی ذات مین کچہہ فرق نہین جو کوئی بندہ کو خدا ساجہی
کہی وہ کافر ہوگا **مسئلہ** مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی کہ اوسکی سب صفتین پوری ہین
جیسی حیات یعنی زندگی اور علم یعنے جاننا اور قدرت یعنی سکت اور سمع یعنی سننا اور
بصر یعنے دیکہنا اور کلام یعنی بولنا اور ارادت یعنی ارادہ اور مشیت یعنی چاہت اور رضا
یعنی خوشی اسکی دو دلیلین ہین ایک عقلی اور دوسری نقلی عقلی یہہ ہی کہ جو اللہ تعالے
مین یہہ باتین نہون تو بہی انکی کیا ہو جیسی زندگی نہو تو مردہ ہو اور علم نہو تو جاہل ہوتا اور
سننا نہوتا تو بہرا ہوتا اور دیکہتا نہوتا تو اندہا ہوتا اور قدرت نہوتی تو عاجز ہوتا اور بولتا
نہوتا تو گونگا ہوتا اور جو ارادہ نہوتا تو اپنی چاہت سی نکرتا تو بی بس ہوتا اسطرح کہ جسمین ایک
بہی ایسی کمبہی صفت نہوتی ہو وہ اللہ نہین اور جسمین یہہ سب نہون نہ جینی لایق اور نہ جانی
والا ہو تو وہ مانند پتہر لکڑی کی ہوا وہ خدا نہین خدا وہ ہی کہ جسمین یہہ سب صفتین پوری

ہوں اور دلیل نقلی یہہ ہی کہ اللہ تعالے نی کلام اللہ مین فرمایا ہی ہو الحی القیوم اور علم کی
دلیل یعلم ما بین ایدیہم یعنی جانتا ہی جو تمہاری آگی ہی اور قدرت پر وہ علی کل شئی قدیر
یعنی وہ اوپر ہر چیز کی قدرت رکہتا ہی اور ارادہ اور چاہت پر دلیل یہہ ہی یفعل اللہ ما یشاء
ویحکم ما یرید یعنی کرتا ہی جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ رکہتا ہی اور دلیل رضا پر یہہ ہے
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ یعنی کہ اللہ تعالی اون سی راضی ہی اور وہ راضی اللہ سی اب یہہ معلوم
ہوا کہ جو کوئی کہی ایکوقت ایسا تہا کہ خدا ہی نہ تہا تو کافر ہوا اور جو یون کہی کہ فلانی چیز خدا سی پہلی کی ہی
تو کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ خدا کو جینا نکہو تو کافر ہوا اور سب چیز کا تہا بنتی والا اوسی نسمجہی تو
کافر ہوا جو کوئی کہی کہ مجہی یا کسیکو خدا بہول گیا یا کہی بہول ہی جاتا ہی تو کافر ہوا کیونکہ خدا
کی صفت کمال نسمجہی یا یون کہی کہ خدا کبہی سنتا ہی اور کبہی نہین سنتا اور کبہی دیکہتا ہی اور
کبہی نہین دیکہتا جیسی اندہیری رات مین ساتوین زمین کی تلی چہوٹی چلی تو اللہ تعالی اوسکی
پانو نکا نشان دیکہتا ہی اور اوسکی آواز سنتا ہی اور دل اوس کی کی بہی جانتا ہی اور
حالت اوسکیکو بہی دیکہتا ہی جو یون سمجہی کہ کبہی بی اوسکی بہی ہوتا ہی تو کافر ہی اور جو یون کہی
کہ اللہ تعالی نی فلانی کام کی ارادہ پر نہ تہا اور وہ ہوگیا یا کہی کہ ارادہ تو تہا کہ کرون گا و لیکن
اوسکی بی چاہت خواہ مخواہ ہوگیا تو بہی کافر ہوگا اور یون جانی کہ بری کام کو آپ کری یا
کوئی اور کری اور یون سمجہی کہ اسبات سی فلانون سی خدا راضی ہی تو کافر ہوگیا اور جو پہلی کام کوئی
کری جیسی نماز اور روزہ اور کہی یا سمجہی کہ خدا اس کام سی بیزار ہی تو بہی کافر ہوگیا اور یون
جو سمجہی کہ کیا جانی کہ خدا ان بی شرع باتونسی راضی ہی یا شرع کی بات سی تو بہی کافر
ہوگیا یا جو کوئی کہی کہ خدا کو سب قدرت ہی جو چاہی سو کری اور دوسرا کہی کہ جو کما وی نہین
تو خدا کہا نسی دیدی یا کہی کہ جو دو اگر تا تو کہانسی جیتا یا کسی بی دین یا شرابی و یا قصاب یا دہاڑے
یا جو ربا بی شرع کرنیوالی کو منع کری اور دوسرا کہی اللہ تعالے ایسے انہین باتونسی
مہربان ہی تو کافر ہوا اور یا کہی جب سے بہہ دینداری انہون نی شروع کری ہی اللہ تعالے
انسی بیزار ہوگیا یا کہی خدا کو جیتا نکہو یعنی میر یطرفسی مرگیا تو کافر ہوا یا کہی خدا وہین تو کافر
ہوا یا کہی اللہ تعالی بہی مرجائیگا تو کافر ہوا یا کہی اللہ جیسی ہی قدیم ہی اور اور بی
کوئی قدیم ہی جیسی ہیولا کو حکما قدیم کہتی ہین کافر ہوا اور یا کہی کہ توریت اور انجیل اور
زبور اور فرقان کو اللہ کی کلام نکہو تو بہی کافر ہوا **بیت** آوا نت جیوی سدا کرہی سہو بدہر

پہچی تولی تولدی جو کچہہ ہے تقدیر آو ہندوی مین اوسی کہتی کہ جسکی اول کی ابتدا نہو اور
انت اوسی کہتی ہین کہ جسکی آخر کی انتہا یعنی صفات ذاتی اللہ تعالی کی نہین اور آخر
کا انتہا نہین یعنی کبہی ایسا نہین ہوا کہ اللہ تعالی نہتا اور کبہی ایسا نہو گا کہ اللہ تعالی نہو گا
اور اللہ موجود ہے اور زندہ ہی جو زندہ نہو تو مردہ ہو مردہ خدا نہو وی اور تدبیر سب
چیزون کی کہ جو ہوئی ہین اور ہونگی اور کی ہین اور کریگی عالم مین جیسے سی ٹہیرا رکہی ہین
کہ جب کچہہ نہتا سوائی اوسکی کہ فلانی چیز فلانی وقت فلانی مکان یون ہوگی اور اسی سے
یہہ چیز کرینگے ایک ذرہ اس سے کم اور ہوا نہین ہوتی اور زندگی اوس کی خلق کی سی زندگی
نہین کیونکہ ہماری زندگی سبب سے ہی اور سبب سبہونکا اللہ تعالی پیدا کرنیوالا ہی اور ہماری
سب خلق کی زندگی کی حد ہی اول کی سے ہے اور آخر بہی جیسی بدن اور بعضی ایسی ہی کہ جسکی
حد ہی یعنی ابتدا اور آخر کی انتہا نہین جیسی روح اور اللہ تعالی کی زندگی کی نہین
ابتدا کی نہ آخر کی ہمارا وجود جدا ہی اور زندگی جدی ہی کہ کبہی مرگز زندگی جاتی رہتی ہی اللہ تعالی
پاک ہے اوس سی اوسکی ذات کی صفت زندگی سے ہے یہہ صفت اور سب صفات اوسکی ذات
سی جدا نہین ہوتین اور قدرت اوسکی جیسی سکت کہتی ہین پوری ہی کہ اوسپر کچہہ چیز کرنی مشکل
نہین اور کسی چیز کا محتاج نہین سب کا ہونا نہونا ایک سے ہی چاہی پانی سی جلا دی خلیسی چیز
اور چاہی آگ سی غذا دی جیسی سمندر کیڑیکو اسیطرح سب صفات اللہ کی بی سبب ہین
قوم ہین فلاسفہ وی منکر ہین اللہ کی صفات کے اور کہتی ہین اللہ تعالی ایک ہے اور صفتو نہین
بہتایت ہو جاتی ہے اور ایک قوم ہی مسلمانونمین اونہین معتزلہ کہتی ہین وی بہی بے
سمجہہ گئی ہین اور حالانکہ اللہ تعالی کی قایل ہین کہ ہی اور یون نہین سمجہتے کہ جو ہی اور وہ زندہ
نہو تو کیا ہو اور دیکہی ہے اگر بینائی نہو تو کیونکر دیکہی اور شنوائی نہو تو کیونکر سنے اور جو
دانست نہو تو کیونکر جانی اور قدرت نہو تو کیونکر کری اور جو بی ان سب کے ہو تو اپنی بندونکی
ساتہہ ان صفتونکا معاملہ کیونکر کری **بیت** پہلی بری سب پر کہہٹ تہائی آپ خدای برلیونر
راضی نہین نیکی ساتہہ رضا ہی یعنی جو چیز خلق کرتی ہی خواہ نیکی یا بدی یا نفع یا ٹوٹا ایمان
یا کفر بندگی یا گناہ اور ہلنا یا تہمنا بولنا یا چپ رہنا سب موافق تقدیر اور تدبیر اوسکی ہے
یعنی جب کچہہ نہتا اور اللہ تعالی نی اپنی علم قدیم مین ٹہیرا رکہا تہا کہ فلانی وقت مین اور فلانی
مکانمین فلانا ہوگا اور یہہ کام اتنا کریگا جب ظہور مین آیا تو اوسیطرح ارادہ اوسکی سی اور قدرت

اوسکی سی اور چاہت اوسکی سے ظہور مین آیا لیکن رضامندی اللہ کی نیکی مین ہے اور گناہون سی اللہ تعالی بیزار ہی اللہ تعالی ازل سے جانتا تہا سب چیزونکو کہ جب سوا ربکے کچھہ خبر نہتی اور جبھی سی ہر شی کا اندازہ کرلیا تہا موافق ارادہ اور علم ازلی کی ہر شئی پر حکم کیا کہ یون کریگا اللہ تعالی کا علم قدیم ہے اور بعضی چیزین حادث اوسکی متعلق ہین لایعزب عنہ مثقال ذرۃ فی السموات ومافی الارض ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین ارادہ سی نہوتا تو آپسے آپ ہوتا اور قدرت سی نہوتا تو خدا سی باہر ہوتا اور اگر چاہت سی نہوتا تو خدا کی بی چاہت ہوتا یعنے اللہ تعالی کا بس نچلتا اور خدا تعالی ان باتون سی پاک ہے اور موافق علم اوسکی کی اور قبول اوسکیکی اور قبول اوسکیکی ظہور مین آیا یعنی علم کی موافق نہ آتا تو خلاف اوسکا امتحان تہا اور قبول سے مراد حکم ہی کہ قلم کو ہوا تہا کہ لوح محفوظ پر لکھہ کہ یون ہوگا اور تولسی مراد یہہ ہی کہ اتنا ہوگا اور فلانی وقت اور فلانی جگہہ **مسئلہ** اللہ تعالی جانتا ہی ناپیدا چیزکو کہ ابہی اوسکا نام ونشان بہی نہین اور اوسحالت مین جانتا ہی کہ اسطرح یہہ چیز موجود اور ظاہر ہوگی **مسئلہ** اور اللہ تعالی سب موجودات کو جانتا ہی کہ اسطرح ہے اور فنا ہوگی اللہ تعالی کہڑیکو جانتا ہے جیسی کہڑا ہی اور جب کہڑا بیٹہتا ہی اوسی جانتا ہے کہ اسطرح بیٹہا ہی اور فرق کچھہ نہین پڑتا اس سے کہ جو پہلی روز ازل سی جانتا تہا اور اوٹہنا بیٹہنا نماز روزہ اور جینا اور مرنا اور بہلائی اور برائی سب خلق کی کوئی ذرہ سی بہی ایسی بات نہین کہ ازل مین خدا کی علم مین نہ تہی اور نئی ہوگئی یا ایکحالت سے دوسری حالت پر وہ ہوجاوے جیسی مخلوقات مین ہوتا ہی کہ وقت بیٹہنی اوسکیکی کہڑا ہونا نہین معلوم تہا اور وقت کہڑی ہونیکی بیٹہنا نہین دریافت ہوتا جبتک کہ وہ حالت ظاہر نہین ہوتی اس آدمیکو پیدا کیا صحیح سلامت سادہ اونمین اثر کفر کا نہ نور ایمانکا اور اوسکو استقابل کیا کہ چاہی گناہ کرے تو ہوجاوے اور چاہی نیکی کرے تو بہی ہوجاوے پہر حکم کیا وقت تکلیف دینی کی یعنے عاقل وبالغ کو کہ ایمان لا اور بندگی کر اور منع کیا کہ کفر اور شرک اور گناہ مت کر اب جو کوئی کہ کافر ہوا تو عقل سے اور حکم کو سمجہکر اور اپنی اختیار سی اور حکم کا انکار کرکر اور بہلائی اور برائی پر مضبوط ہوکر اسپنی جہل اور نفس سے مغرور اور اللہ تعالی کی امداد ہوا تو ہوا یعنی حضور کی مدد نہوئی اور جو کوئی ایمان لایا تو اپنی عقل سی سمجہہ کر اور فرمان برداری اور اعتقاد سی زبانسی اقرار کیا اور اوسی سچا جانا موافق حکم اللہ تعالی کی اور توفیق اوسکیکی اور یاری اوسکی سی کہ فضل

اپنی سی اوسپر کی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہہ ہی فضل اللہ تعالی کا دیتا ہی اللہ جسی چاہتا ہی اللہ تعالی نی اولاد حضرت آدم علیہ السلام کو انکی پیٹہہ سی نکالا اور اونکی اولاد میں سی اونکو نکالا کہ جو قیامت تک باپ کی پیٹہہ اور ماکی چہاتی کی پانیسی یہان پیدا کرتا ہے وہ سب اسطرح اوسدن نکالکر کوئی اپنی اور کوئی بائین طرف حضرت آدم کی صف باندہ کر کہڑی کی جب ان پر خطاب ہوا الست بربکم کیا نہین ہون مین رب تمہارا تو انکو حکم اسبات سی ایمان لانیکا ہوا اور کفر اور گناہ سی بچنی کا سب نے کہا بلی کہ البتہ تو ہی رب ہمارا تو گو یا کہ خدا کی خدائی پر اقرار کیا اور اپنی بندگی پر اقرار کیا از روی ایمانکی تو یہہ سب مومن اور کافر جو پیدا ہوئے ہین اور ہونگی اوسی سادہ فطرت پر ہوتی ہین اور جسدن اقرار ہوا اوسدنکا نام روز میثاق ہے اب جو کوئی دنیا مین کافر ہوجاتا ہی مثلاً تو اسنی ایمان فطرت کو جو خدا سی عہد کرکر آیا تہا اس کفر سی جو یہان دنیا مین کمایا پلٹ دیا اور جو کوئی یہان ایمان لایا اوسی اوسنی اپنی موافق دلکی ملاکر ظاہر کیا ثابت رہا اپنی اصل اقرار پر کہ خدا سی لفظ بلی کا کہکر ٹہرا آیا تہا جو دینمین شبہہ ہو تو دیکہہ لو کہ جو مومن مسلمان ہی وہ پہلی دن دکہہ سکہہ مین یون سمجہیگا کہ اللہ کریگا سو ہوگا اگرچہ دارو درمن کرو اور کافر جب سکو پوچہہ کر بیچارہ نہ پڑی لاچار ہوکر کہیگا کہ پیدا کرنہار کری سو ہو تو یہہ بی فطرت کی نشانی کہ روح معتقد ہی خدا کی **مسئلہ** اللہ تعالی پیدا کئی ہین نہ زبردستی سے کسیکو مسلمان کیا ہے اور نہ کافر کیا ہی بلکہ سادہ پیدا کیا ہی اور اختیار دیا ہی دیکہہ لو یہان تک ہے کہ جیسی کسیکو مال یا کسیکا تو دیکہو کیا مختار ہے کہ قوت اوٹہانیکی دی اور منع کیا کہ پرایا مال نہ لی دیکہہ کہ اگر لیلیوی تو اسکی قوت نہین جاتی اور جو نہ لی تو کچہہ اسکو خلل نہین ہوتا اب جان بوجہہ کر جو منع کرتی لیا سمجہہ لے کہ یہہ ایمان اور کفر بندیکا کام ہی اختیار سی اور کچہہ زبردستی اور کچہہ مار کر نہین اور جہان لاچار ہے اوسی کچہہ پکڑ نہین جیسی لڑکا اور مجبور **مسئلہ** اور اللہ تعالی جانتا ہے بندیکو جبکہ کفر کرتا ہے اور جبکہ کفر سی ایمان لاتا ہے حالانکہ اوسکی دانست مین فرق نہین پڑتا جبکہ کفر مین تہا اوسکی کفر اور ایمانکو ایسا جانتا تہا کہ جیسی جب نہتہا بلکہ روز ازل سے جیسا جانتا تہا کچہہ ذرہ برابر فرق نہین پڑتا **مسئلہ** سب کام بندونکی کیا ایمان کیا کفر کیا گناہ اور کیا بندگی سب یہہ کسب بندونکا ہی حقیقتاً نہ زبردستی نہ مجازاً بلکہ اونکی چاہت کی موافق اختیار کرنی نکرنی کا دیا جیسا کہ خدانی فرمایا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت یعنی اوسی ثواب ہی جو نیکی کری اور اوسپر

ہاتہہ پانون ہی اوسنی پیدا کئی اور دلمین رحمانی اور شیطانی فطرۃ آئی یہہ بہی اوسینی پیدا کئے اور قوت ہفعل کی ہاتہہ اور پانون مین یہہ بہی اوسنی پیدا کی اور بہلی بری کی یاد اوسع یہہ بہی خدا نی کری لیکن یہہ جو قوت دی تہی کہ جا تہا تو بیچ رہتا اوسکا نام اختیار ہی اسیو سطی نیک کام کرنیکا ثواب ہے اور بد کام کرنیکا عذاب ہے لیکن یہان شیطان نے بر مارا تو دو ٹول گمراہ ہوگئی ایک جبریہ دوسری قدریہ جبریہ کہتی ہین ہم مثال گہاس کے ہین کہ ہوا ہلائی تو ہلین اور قدریہ کہتی ہین کہ خدا کی ارادہ کا کچہہ دخل نہین بہلا تو اور برا تو ہمنی ہی پیدا کیا دو نو مذہب جہوٹی ہین کیونکہ جو ہمین اللہ تعالی کچہہ اختیار ندیتا تو نکہتا دما کان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون یعنے یہہ شان خدا کی نہین کہ اپنی بندونپر ظلم کری ولیکن اپنی نفس پر یہہ ہی ظلم کرتے ہین نفرماتا معاذ اللہ یہہ سمجہنا کفر ہے اور جو خدا کا داعیہ ہماری کامو نمین نہوتا تو اللہ نفرماتا واللہ خلقکم وما تعملون یعنے اللہ نی پیدا کیا تمہین اور اوسی کہ جو عمل کرتی ہو تم تو معلوم ہوا کہ جو عمل کیا اپنی اختیار سی کیا اور ہماری اختیار سی وہ ظاہر ہوا کہ جو ارادہ خدا کی مین روز ازل سے تہا اور اللہ تعالی جانتا تہا اور اوسنی ٹہرا رکہا تہا کہ جو فرمان برداری حق سبحانہ تعالی کی کرتا ہی تہوڑی یا بہت وہ سب ہی موافق اللہ کی امر کی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور خدا کی دوستی کی ان اللہ یحب المتقین اللہ تعالی پیار کرتا ہے پرہیزگارونکو اور موافق رضامندی ادسکی رضی اللہ عنہم اور موافق دانست خدا کی اور موافق ارادہ خدا کی اور موافق قضا حکم خدا کی اور موافق قول خدا کی کہ اسنے کار کریگا اور جو کفر یا گناہ کیا اللہ تعالی کی دانست مین کیا اور موافق ارادہ ازل خدا کی کیا اور قول اوسکی کیا لیکن خدا کی محبت اسمین نہین ان اللہ لایحب الکافرین یعنی خدا نہین پیار کرتا کافرونکو خدا کا امر نہین ان اللہ لایامر بالفحشاء یعنی اللہ تعالی فرمان نہین دیتا گناہ کرنی پر اور دوست نہین ہوتا گنہگار کا اور دنکا ان اولیاؤہ الا المتقین یعنے نہین دوست اللہ کی مگر پرہیزگار لوگ جب اللہ تعالی انی مین تقدیر کو بیان فرمایا اور اوسنی اختیار دہین ثابت کیا اور اوسی نی ہدایت کے بعد کیطرف نسبت کری اور اوسینی گمراہی شیطان اور بتونکی طرف ثابت ہماری قران پر ایمان لانا ہی ہدایت کے دو معنی ہین ایک راہ دکھانا تو یہہ قران

اور پیغمبر سے ہوتا ہی اور دوسری راہ پر چلانا یہہ خدا ہی کا ہاتہہ ہی جیسی مولانا رومی نی ہین **فرد** لقمہ بخشی آید از ہر کسی بکس حلق بخشی کار یزدانست وبس ہمین اسقدمہ مین بہت جہگڑنا نچاہئی وہی جو پیغمبر نے فرمادیا ہی اعملوا فکل میسر لما خلق لہ یعنے پیغمبر فرماتی ہین کہ عمل کرو بس ہر ایک کو وہی چیز آسان ہوگی کہ جسکو اسطی پیدا کیا گیا ہے یعنے توفیق اور تاثیر خدا کی ہاتہہ ہے ہمارا کام کہنا ہی کہ عمل کرو اب معلوم ہوا جو کوئی ایسی کری اور کہی کہ خدا اوسی پہلی دنسی نہین جانتے تہا یا اوسمین زور آوری کر گئی ہے تو کافر ہوا یا کہی کہ خدا کیا دیکہتے ہے یا کیا سنتی ہے یا نہین جانتا تو کافر ہوا اور جو نیکی کی کام کو کہے کہ خدا اِس سے بیزار ہی تو کافر ہوا اور جو کہی ارادہ خدا کا نہ تہا اور منے کیا تو کافر ہوا اور جو کہی نماز روزہ کو کہ خدا کو اچہی نہین لگتی تو کافر ہوا اور جو کہی کہ خدا ان نیک باتون سی راضی نہین تو کافر ہوا اور جو کوئی کہ بدیکا کام کرے اور کہی کہ خدا نی ہمین یون ہی کرنا فرمادیا ہے تو کافر ہوا اور جو کہی خدا کا ارادہ اس برائی کرنیکا نہتا اور ہمنی اپکر کیا تو کافر ہوا اور جو گنہ کری کہے کہ خدا ہمین نہین جانتا تو کافر ہوا اور جو کچہہ گناہ کری اور کہی کہ خدا ہمین نہین دیکہتا تو کافر ہوا اور جو کوئی گناہ کرتی کہے کہ خدا ہماری باتین نہین سنتا تو کافر ہوا اور یا کہی کہ بدی ہماری پر خدا پہلی سے واقف تہا کہ فلانا پیدا کرونگا اور وہ ایسی بدی کریگا تو کافر ہوا اور جو کوئی وقت گناہ کرنیکے کہی کہ خدا ہمین سے نہین توڑ سکتا تو کافر ہوا اور جو گناہ کیوقت کہی کہ خدا ہمسی زبردستی سی گناہ کروادی ہی تو اسنی خدا کا مقابلہ کیا کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ نماز پڑہو تم یا روزہ رکہو تم اور ایمان لاؤ تم اور جو ایمان لاؤگی بہشت مین جاوگی اور ہمیشہ رہوگی اور نہ لاوگی تو دوزخ مین جاوگی اور ہمیشہ رہوگی ان سب باتونکا الزام خدا کو دیا وہ کہو جو دادا آدم علیہ السلام نی کہا ہ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین ہ ای رب ہمارے ہمنی ظلم کیا اپنی پر اور اگر تو نہ بخشیگا ہمین اور نہ رحم کریگا ہمپر تو مقرر ہو جائینگی ٹوٹی والونسی تو اللہ تعالی نی تقصیر بخش کر نعمت پیغمبری کی بخشدی اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ آدمی سی تقصیر ہو تو تقدیر کو نہ بولی کہ خدا نی لکہا تہا بلکہ توبہ کری اکروز آدم علیہ السلام پر حکم آیا کہ تونی منع کی ہوئی چیز کیون کہائی حضرت آدم بولی کہ مینے خطا کی میری دلمین تو چاہت ہوئی اور شیطان نی دلمین وسواس ڈالا اور جب درخت بن بن میری سامنی آئی جاتا تہا جب حکم آیا کہ یہہ

سبب تہا اور ہماری قضا بہی سے ہے جب حضرت آدم بولی کہ مین تو یہہ کہہ نہین سکتا جب
حکم آیا کہ ہان جان سب اور بول مت اور شیطان سی تقصیر ہوئی تو اوسپر لعنت اللہ علیہ نی بہی
بی ادب ہوکر کہا رب بما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم یعنی رب میری بسبب
اسکی کہ گمراہ کیا تو نی مجکو مقرر بیٹہونگا مین واسطی انکی راہ مستقیم پر ڈاکا مارنیکو اوسپر لعنت
خدا کی باقی رہی تو معلوم ہوا کہ جو تقصیر بندہ سی ہو تو خدا کیطرف نسبت نکری اور توبہ استغفار
کری تو اللہ تعالی کی پسند ہی جیسی آدم پر جو برابر یکہڑا ہو جاوی تو مارا جاوی جیسا شیطان

سوال قضا اور قدر کی جسپر بندہ ایمان رکہی کیا معنے ہین قضا کی معنی قرآن مین تین
آئی ہین ایک تو فرمان کی قضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ یعنے حکم دیا ہی رب تیری
نی نہ بندگی کرو تم مگر اوسیکو اور دوسرے معنی پیدا کرنیکی ہین جیسی فرمایا فقضہن سبع
سموات یعنی پیدا کئی اللہ تعالی نی سات آسمان اور تیسرے خبردار کی معنی ہین وقضینا الی
بنی اسرائیل یعنی خبرداری کی ہمنے طرف بنی اسرائیل کی تو بہلائی کری ہوئی اور
جتائی ہوئی اور حکم کی ہوئی اوسکی سے ہے اور برائی خلق کی ہر شی کی اندازہ کو کی ہوئی
اور جتائی ہوئی اوسکی سے ہے اور حکم نہین کیا ہی بلکہ منع کیا ہی اور قدر کہتی ہین تول کو
کہ کیا ہوگا اور کیونکر ہوگا اور کب ہوگا اور یہہ دونو صفتین خدا کی علم کے ہین اور خدا کی
صفات بیچون اور بیچگون ہین کسیکے فہم اور قیاس مین نہین آتین اسمین بہت جہگڑا کرنا
نہین چاہی نیکی ہو تو شکر خدا کا کری اور بدی ہووی تو توبہ کری اور مقابلہ نکری کہ ایمان لٹنا
ڈر ہی **فرد** گن تو ناگنونت ہی اور گنیا جدا اگن * آدانت پورا گنون باندہ اوسی دہن
گن صفت کو کہتی ہین اور گنونت اور گنیا صفت والی کو کہتی ہین یعنی صفات اللہ تعالی
کی جدا نہین ہوتین صفت والہ سی یعنی صفت اللہ سی جدی نہین ہوتی اول اور آخر صفتین
اللہ تعالی کی قدیم ہین اور عیب اور نقصان سے پاک ہین **مسئلہ** ذات خدا کی قدیم ہی
اپنی تمام صفتین پوری کوئی نہ تہا جب بہی اللہ تعالی ایسا ہی جانی تہا جیسا اب جانی ہے
اور ایسا ہی دیکہی تہا جو اب دیکہی سے ہے اور ایسا ہی بولی تہا جیسا اب بولی ہی اور ایسی
قدرت رکہی تہا جیسی اب رکہی ہی اور ایسا ہی کاریگر تہا جیسا اب ہے کسیکی ہونی نہونی سے
کم زیادہ اوسکی صفات نہین ہوتی ایک قوم ... ہی وہ کہتی ہی اللہ تعالی کی ذاتی صفتین
کہ علم ہی اور دیکہنا اور قدرت اور سننا اور بولنا اور جینا اور ارادہ قدیم ہین اور صفتین فعلی

نہین کیونکہ خدا خالق تو جب ہوا کہ جب ہمین پیدا کیا اگر ہمین پیدا نکرتا تو خالق کہانسی ہوتا
اور ہمین رزق ندیتا تو رزاق اوسکا نام کہانسی ہوتا **جواب** صفت اوسکی مثلاً خالق
تہا اور رزاق بنا قدیم ہی لیکن جب چاہا جب ظاہر کیا اپنا گن اور جو جب تہا تو اب اوسی
نے سکہا دیا جو کوئی یون کہی اللہ تعالی مین فلانی صفت فلانا کام کئی سے ہو گئی تو وہ
کافر ہوا جیسی کوئی اچہا خط لکہی تہا تو نام خوشنویس تہا اب تصویر کہینچی لگا تو نام اوسکا مصور
رکہا گیا یعنی ایک چیزکو ایک چیز نے سی سیکہہ کر نام پایا اللہ تعالی اس سی پاک ہی اللہ تعالی
سب گنون پورا ہی قدیم ہی **مسئلہ** جو صفت اوسنی کہی اپنی اس سی نہ گہٹا کر کہی اور
نہ بڑہا کر کہی کیونکہ اپنی صفتونکو اللہ تعالی آپ ہی جانی ہی عقل اور قیاس کسیکا وہان نہین پہونچتا
جہان تک حکم ہی خیال کرکی اور اوسی عاجز ہوکی اور نہ تہک کے سمجہا کہ تو وہم اور قیاس
ہار بیٹہی اونچا ہی ہی دریافت ہی کما نقل عن ابابکر الصدیق العجز عن درک الادراک ادراک یعنے
تہک بنا پانی پانی سر پاناہی **مسئلہ** جس عبارتکو اللہ تعالی نی قرآن مین یا پیغمبر نی حدیث صحیح مین صفتنا
اور نام اللہ تعالی کی بیان فرمائی ہون اوسی حرف کے ساتہہ رب کی صفت کرو تو درست ہی اور جو
اور عبارت کو بولی تو روا نہین خواہ معنی سچی ہی ہون اللہ کی صفت قدرتکی لفظ کی ساتہہ کرد
اور الکہہ اور نرنجن اور نرنکار کر نکرو یہہ کہو کہ اللہ تعالی اپنی بندونپر محبت کرتا ہی اور اوسکو یہہ
کہو کہ عاشق ہی اللہ تعالی کو جوا دکہہ سخی نکہو کیونکہ یہہ حرف صفت کی قرآن اور حدیث مین نہین
آئی ہین اگر کوئی دلیری کرکر کہی تو کافر تو نہوگا مگر بدعتی اور گمراہ تو مقرر ہو جاویگا **مسئلہ**
صفتین اللہ تعالی کی نہ عین ذات اور نہ ذات سے جدی ہین خلق مین ذات جدی ہی اور صفت
جدی بعضی شخصونکی بینائی جاتی رہی اور آنکہین قایم ہین اور شنوائی جاتی رہی اور کان قایم
ہین اور قوت جاتی رہی اور بدن قایم ہین اور زندگی جاتی رہی اور وجود قایم رہی اور کاریگر
باقی رہی اور کاریگری بہول جاوی کیونکہ اللہ تعالی نی اسوجود مین چیزین بخشین تہین اب
مین اللہ تعالی پاک ہے عیب اور نقصان سے اللہ کو صفت نہین بولتی کیونکہ کہی کہ مین اللہ تعالی
کو پوچہون تو روا نہین اور جو کہی کہ ہمارا اللہ تو اوسکی زندگی سے ہے یا اوسکا علم یا قدرت سے
تو بہی نچاہی بلکہ یون کہی کہ میرا اللہ زندہ ہی اور زندگی اوسکی صفت ہے اور میرا اللہ علیم ہی اور
علم اوسکی صفت ہی اور اللہ میرا قادر ہی اور قدرت اوسکی صفت ہے یا دعا مین کہی ای زندگی
ای علم تو برا کہا یون نچاہیے اور صفت اوس سی جدی بہی نہین کیونکہ جدائی دو چیز مین ہوتی

ہوتی ہی کہ ایک جاتو دوسری رہ جاوی جیسی مخلوقین یہہ اللہ تعالی مین سزاوار نہین کیونکہ صفتین
اللہ تعالی کی بہت ہین اور ذات اللہ تعالی کی ایک ہے تو گویا غیر ہین اور جو اسطرح دیکہین
تو عین ذات کی ہین کیونکہ انکا دوسرا وجود نہین اس سبب سے نہ اللہ کی صفت کو عین اللہ
کہا جاتا ہے اور نہ اللہ سی جدا کہا جاتا ہی **مسئلہ** اللہ تعالی کی ایک صفت دوسری سے جدی
ہی اور نہ عین اوسکی ہے جو بینائی جدی کہین اور علم جدا کہین تو اوسکی جدی جدی مکان چاہئے
ہین جیسی بندونکی آنکہہ مین مکان بینائی کا ہی اور کان مین شنوائی کا ہی تو اللہ کی ذات مکان
سی پاک ہے اور ایک صفت دوسریکا کام نہین کرتی جیسی سننا دیکہنے کا کام نہین اور دیکہنا جاننے کا
کام نہین اس سبب سی ایک نہین تو معلوم ہوا کہ ایک صفت مین کئی صفتین نہین اور اس سے دوسری
بہی نہین اب سمجہہ یون نکہا جاہی کہ دو صفتین خدا کی آپسمین برابر ہین یا ایکطرح کی ہین یا جدی
جدی ہین کیونکہ یہہ سب صفتین نوپیدا چیز کی ہین اللہ کی صفتین قدیم ہین قدیم کی صفت حادث
کیسی ہو غرضکہ صفات رب کے بی مانند ہین **مسئلہ** جان لی کہ اللہ تعالی کا نام رزاق تہا
ازل مین اور روزی کہانیوالی اوسوقت نہ تہی اللہ تعالی کا نام خالق تہا ازل مین خلق نہ تہی
آدمی کی طرح نسمجہی کہ جب باسن بنائے جب کمہار کہایا **مسئلہ** صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ
خدا کی قدیم ہونی مین برابر ہین کیونکہ جیسی اوسنی اپنی تئین صفات ذاتی کر سراہی اللہ
لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی اللہ جو ہی جاودان سب کا ہی وہ زندہ ہی اور کارساز سب کا ہے
اللہ بصیر بالعباد اللہ دیکہتا ہی بندونکو ایسا ہی اپنی تئین فعلی صفتون سی سراہا ہے
ہو اللہ الخالق الباری المصور یعنی اللہ وہ ہی جسنی اپنی علم مین ڈول کر مادہ کو پیدا کر کر
صورت ہر چیز کی باندہ دی تو معلوم ہوا کہ صفت فعلی اللہ کی قدیم سراہت ہی جو سراہنے
والو پر موقوف ہوتی تو اللہ تعالی اسمی صفت مین محتاج سراہنی والونکا ہوتا محتاجگی صفت
نوپیدا کی ہے اور جو کوئی کہی کہ بہلا یہہ صفت رکہی تو تہا لیکن لایق اسم سراہت کے جب
ہوا کہ جب سراہا گیا یہہ بہی نقصان کہ سبب کسیکی لیاقت کسی چیز کی پاوی اللہ تعالی پاک
ہی عیب اور نقصان سے اوسکی صفاتین تبدیل یا ابتدا اور انتہا نہین
اسکی مثال یون سمجہی کہ جیسی ایک شخص پیرزادہ ظاہر تہا اب اوسنی کسب سونار کا لیا
تو اوسکا نام سونار پڑ گیا بلکہ یون سمجہی کہ جیسی پہلی کوئی قدیم سے سونار تہا جو سونا
گہڑی تو اور نہ گہڑی تو تو سونار کہلاویگا اسطرح سب صفات پر قیاس کرلی **مسئلہ**

مسئلہ اللہ تعالی کی صفات مین ترتیب روا نہی کہ ایک سی دوسری پیدا
پیدا ہو جیسی بندونمین پہلی زندگی آدمی کو ہی پہر علم آوی اور پہر قدرت
آدمی اللہ تعالی اس سے پاک ہی کیونکہ جو ایسی ہوتی تو بعضی صفت حق سبحانہ تعالی
کی نوپیدا ہوتی اور جبتک نہوتین تو ناقص رہتا حق تعالی کی ذات قدیم پاک ہے عیب
اور نقصان سے **مسئلہ** اللہ تعالی کی صفات کو اس خلق کی صفات پر قیاس
نکری کیونکہ اللہ تعالی کی ذات یعنی علم ایسا ہی کہ جانتا ہی حقیقت سبہونکی اور کل تمام
چیز کا اور ٹکڑی تمام چیز کی اور ظاہر سب چیز کا اور باطن سب چیز کا اپنی ذات اور
علم سے کہ جسکی اول اور آخر نہین ہماری سی دانست نہین کہ ہم لوگ اسباب دیکہہ کر اور
بعضی چیز کا سنکر اور بعضی چیز کا دلمین تصور باندہ کر جو چیز کہ جانا باندہ دی **مسئلہ**
قدرت اللہ تعالی کی قدیم ہے بی اسباب اور بی شریک کوئی ساجہی نہین چاہنا قدرت
بندونکی بعضی چیزونپر جو ہی وہ اسباب سی ہے یعنی بڑہئی سی بی بسولہ نکہڑا جائی
اور نویسندہ سی بی قلم نہ لکہا جاوی اور آنکہہ درست بن ندیکہا جاوی اور غیر کی بی مدد
کام نہو اول خدا کی مدد ہولی تو سب کچہہ ہو بندونکی ایک روٹی مین دیکہو کہ کیا کیا
اسباب کس کس کی ہاتہہ کی ہون تو ہاتہہ آوی **مسئلہ** اللہ تعالی دیکہنی اور سننی
مین کسیکا محتاج نہین یعنی دیکہتا ہی رنگ اور شکل اور صورت نظر اصلی اپنی سے بی
اسباب آنکہہ کی اور سنتا ہی بھدی اور ملی باتین اپنی شنوائی سی کہ صفت قدیم
اوسکی ہے بی اسباب کان کی اگرچہ یہہ سننی اور دیکہنی چیزین آپ پیدا ہوتے
نہین اور ہم لوگ دیکہنی مین رنگ مختلف اور صورتین آنکہہ سے کہ جسمین بینائی
خدا نی رکہی ہے اور سنتی ہین کان سی کہ ہماری بدن مین خدا نی پیدا کیا ہے
اور سب صفات کہ بنائی ہین ۵ جدا ہوئی نہین نام سی نامی رکہہ دل بوجہہ نام
لیئے سی آجڑہی نامی کی جہٹ سوجہہ یعنی نام نام والہ سی جدا نہین وہی نام ہے
اور وہی نام والہ ہی اسمین علماء اہلسنت وجماعت کی تین مذہب ہین حضرت ابو شکور
سلمی فرماتی ہین کہ نام مثال صفت کی ہی کہ نام والہ سی جدا نہین ہے اور اگر جدا کہین
تو چاہی کہ کسیکا ایمان درست نہوتا کیونکہ جب کوئی کافر کہتا ہی کہ عین اللہ پر ایمان
لایا تو مسلمان ہوجاتا ہے اگر نام عین اللہ کا نہوتا تو غیر ہوتا

سی مسلمان نہین ہوتا اور جدا اِس دلیل سی ہی کہ اللہ جو زبانسی بولا یا کاغذ
پر لکھا تو یون نہین کہا جاتا کہ اللہ ایسا ہی ہے اور بعضی کہتی ہین کہ اسم صفات
ذاتیہ کی عین نام والہ کی ہین اور نام صفات فعلیہ کی جیسا خالق اور رزاق نہ ذات ہین اور
نہ ذات سی جدی ہین اور مصنفؒ قصیدہ امالی کہ محمد اوشی قدس سرہ ہین وی یون
لکھتی ہین کہ نام عین نام والہ کا ہے جدا نہین ایک مذہب باطل والی کہتی ہین کہ اگر
نام عین ذات ہوتا تو اگ کا نام لینی سی موہنہ جل جاتا اسکا جواب دیتی ہین کہ نام وہ
چیز ہوتا ہی کہ جو اوسکی ذات ہی اور وہ جو زبان بولتی ہے الفاظ ہین ان الفاظ کو
کاغذ پر جو لکھتی ہین اونہین حرف کہتی ہین کہ اونسی وہ نام معلوم ہو جاتا ہی یعنے اس
آواز اور اس حرف سی یہہ نام والہ جسکا نام ہی دریافت ہوتا ہی اور وہ شخص سمجہہ
مین آجاتا ہی والّا نہ حرف کچہہ اور ہین اور آواز کچہہ اور ہی اور شعلہ مین اگ بنا کچہہ اور
ہی سمجہہ لی اور ایک اور یہی بات ہے کہ مسلمانون کی نزدیک یہہ ہی کہ نام صاحب
نام سی جدا نہین ہوتا یعنے اللہ جسکا نام ہی وہی ہی اور یہہ اللہ کا نام کسیکی رکہنی سی
نہین ہوتا خلاف کفار کی وہ کہتی ہین کہ جیسی کنہیا کو بہی کنہیا کہین اور جس پتر کا نام
ہم کنہیا رکہین تو وہ کنہیا ہو جاتا ہے کیونکہ اسپر نام کنہیا کا آگیا **بیت** نہین کہو سکے
پیچ جڑ انگا نکہو نال * کی نہ سارا نسکل دہڑ دہمون پاک خیال * پیچ جڑ سے مراد جوہر ہی اور
جو کسی پر اٹک رہا ہو اوسی عرض کہتی ہین کے اوسی کہتی ہین جو آدہا بر دہا ہو اور سارا
وہ کہ جسکی سب گڑہی ہون نسکل صورت مشہور دہڑ رتن کو کہتی ہین یعنے اللہ اس
سب سی پاک ہے یعنی اللہ کی نسبت کسیسی ایسی نہین کہ جیسی درخت پہوٹ کر بڑہ جاتا ہے
اسیطرح خدا بہی بڑہ گیا ہو اور اللہ کی ذات برابہی تہین اور کسیکی تہین ادگا جانی تو
کافر ہوا اور اللہ کی ذات کسی پر ٹک کر ظاہر نہین ہوئی جیسی رنگ وبو اور مزا کپڑی
پر سپیدی یا بال پر سیاہی کہ اوس سفیدی اور سیاہی کو جدا بدن نہین لیکن کپڑے
بال کی ساتہہ رنگ ہی اسطرح ساتہہ کسی چیز کی خدا کو سمجہنا کفر ہے **مسئلہ** اور اپنے
ہونی اور رہنی مین محتاج کسیکا نہین بلکہ اللہ تعالی آپسے آپ ہی اور سب اوسکی کئی
ہوئی ہین **مسئلہ** اور جو کوئی خدا کو تہوڑا سمجہی یا تہوڑیسی چیز کو خدا سمجہی اور کہی
ہم مین ہی ذرہ خدا ہی تو کافر ہو کیونکہ معلوم ہوا کہ خدا کی ٹکڑے سمجہی اللہ پاک ہی

اس سی اور بعضی بیدین کہتے ہین کہ یہہ بولنا خدا ہی تو یہہ بہی کفر ہے اگر یہہ روح ہے
خدا ہی تو جتنے قالب ہون تو اوتنی ہی خدا ہوتی یہہ کفر ہے یا کہی کہ نور حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا کی نور سے جدا ہوا ہی یہہ بہی منع ہی کہ جو چیز جدا ہو جاتی
ہی جیسی دریا سی بوند اگر جدا ہو جاوی تو وہ تنا دریا سی نقصان ہو وی اور جسمین نقصان
ہو وی وہ خدا نہین ہوتا بلکہ نور محمدؐ سے حضرت کا پیدا ہوا حق کی نور سی اور سب جہان
پیدا ہوا حضرت محمدؐ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نور سی اور بعضی گمراہ کہتی ہین کہ
تمام عالم ذرونسی پیدا ہوا ہی تو وہ ذرّی خدا ہین اس یقین سی کافر ہو وی یہہ سمجہی
کہ یہہ ذرہ کسنی بنائی اور کسنی اونہین اکہٹا کیا اور کر کر بدن بنایا کہ آپ ہی اکہٹی ہو گئے
اگر کوئی دوسرا جمع کرنیوالا ہو تو وہ خدا ٹہہری گا اور جو کہی کہ آپ ہی جمع ہو گئے
ہین تو یہہ بات عقل مین نہین آتی کہ بغیر بنانیوالی کی بنے اگرچہ مادہ چیز کا حاضر ہو بغیر
کاریگر کی چیز نہین بنتی اور سمجہی کہ جسنی ذرونکو پلٹ کر بدن بنایا اور بدن پر
زوال ہے تو ذرہ خدا نہوا خدا وہ ہی کہ جسنی ذرہ پلٹ کر بدن بنایا اور بدنکو پہر
خاکمین ملایا **مسئلہ** اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ تمام عالم ذات خدا کی ہے یا نمیقر ذات
خدا کی ہے تو کافر ہوا کیونکہ خدا کی ذات بی عیب اور بی نقصان اور بی زوال ہوتی
ہی اور وہ چیزین آدمی اور سب خلق مین موجود ہین اور خدا کو سب باتکا علم ہی اگر یہہ
بہی خدا ہین تو انکو اپنا علم کیون نہین اور اگر ہے اور معلوم نہین ہوتا تو عاجز ہوئے
مسئلہ اور بعضی کچہہ تہوڑیسی چیز کو خدا کہتی ہین ایسی کہ جیسی درختو نمین تراود
ہوتی ہی اس یقین سی بہی کافر ہوتا ہی کیونکہ خدا کو عالم کہنا یا عالم کی پیچہین خدا کو کہنا
دونو باتین کفر ہین کیونکہ خدا کو ایک جگہہ اشارہ کر کہ بتایا کہ خدا یہان ہے کفر ہی بلکہ
یون سمجہی کہ جب زمین اور آسمان اور عرش و کرسی اور آدمی اور جنات نہ تہی تب
بہی خدا تہا نہ کسی مکانمین تہا اور نہ کسی زمانمین اب بہی ویسی ہی ہی نہ کسی زمانمین ہے
اور نہ کسی مکانمین کیونکہ محتاج جگہہ کا ہو تو لایق خدائی کی نہوا اور خدا کو کسیکی شکل کہنا
کفر ہے کیونکہ اوسصورت کا صورت باندہنی والا چاہیئے اور صورت کو حد چاہیئے
اور حد کو حد کا باندہنی والا چاہیئے خدا کا حد باندہنی والا غیر کو سمجہنا کفر ہی جیسی بعضی
گمراہ کہتی ہین کہ خدا ہماری پیر کی سی شکل ہی یا ہماری معشوق کی طرح ہی تو کافر ہوتا ہی

کیونکہ اللہ تعالی کی ذات وہم اور قیاس سی برتر ہی اور جو چیز کہ وہم اور قیاس
ہمارے مین آوی وہ پیدا کی ہوئی خدا کی ہے اور خدا کا پیدا کیا ہوا خدا نہین ہوتا ثابت
رب کا نہ پیدا کیا اوسکا کہنا قرآن ہے سب علمونکا لکھ دیا اوسکی نہج بیان + حضرت قران شریف
اور کتابین اور اور صحیفہ بول یعنی باتین اللہ تعالی کی ہین اللہ تعالی نی پیدا نہین کیا جو کوئی
کہے کلام اللہ تعالی کا پیدا کیا ہوا ہی تو کافر ہوا کیونکہ کلام صفت ہی بولنی والی کی
اور اپنی صفت پیدا کری نہین ہوتی یہہ مذہب تمام اہلسنت وجماعت کا ہی کہ اللہ تعالی
بولنی والا ہی اور بولنا اوسکا قدیم ہے کبھی ایسا نہین ہوا اور نہوگا کہ اللہ تعالی بولنے
والا نہو سب خلق اگر ایک مرتبہ اکٹھی ہوکر پکاری تو سب کا جواب دی اور سب کی
سنے اور سب کو دیکھی اور ایک کام سی دوسری کیطرف مشغول نہو اور جو کلام نہو
تو گونگا ہو یہہ نقصان ہی اللہ تعالی کی سب صفتین کمال ہین اور نقصان سی پاک ہین
تو معلوم ہوا کہ کلام صفت خدا کی ہی اور نو پیدا صفت قدیم کی نہین ہوتی اور بعضی
بد مذہب کہتی ہین کہ اللہ تعالی بولتا ہے اسطرح کہ کلام کو پیدا کرنیوالا ہی یا بنانی والا
جواب سن کہ اللہ تعالی اپنی ذات اور صفات پیدا نہین کرتا اگر خدا بنانیوالا ہو تو
وہ شخص کوئی اور ہو کہ جسمین بنا دی اور اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنَاہُ
اَنْ نَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنی نہین ہے کہنا ہمارا اگر واسطی جسچیز کی جسوقت ارادہ کرین ہم
تو یہہ کہین کہ ہوجاوی پہر جبہی ہوجاوی تو ہر چیز کہ جو پیدا ہوتی ہی تو حکم خدا کی سے
ہوتی ہی اور اگر خدا کا کہنا ہی پیدا کیا ہو تو کوئی اور خدا چاہی کہ خدا کی بولکو پیدا
کری اللہ تعالی کی پناہ ایسی اعتقاد سی اور جو کوئی کہی کہ خدا نی اپنا بول آپ ہی پیدا کیا
ہوگا تو جواب یہہ ہی کہ معلوم ہوا کہ پہلی بول نکالی تھا مگر اسمین یہہ بات نہ سمجھی جاتی ہے
کہ کن حرف کو مخاطب چاہتا ہی کہ جسکو کہی اور سب خلق نی کن سی ظہور پایا تو مخاطب
اسکا کون ہی **جواب** شاید کہ لفظ ارد نا لفظ کن سی پہلی فرمایا ہی یعنی جو شی کہ ارادہ
قدیم اپنی سے ہمنی چاہ رکہی ہے کہ ہم عدم سی اوسی پیدا کرینگی وہ ارادہ کی ہوئی چیز
مخاطب ہوگی **مسئلہ** اب معلوم ہوا کہ کلام صفت خدا کی ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا یعنی کلام کیا اللہ تعالی نی موسی سی کلام کرنا دوسری وہ حَتّٰی
یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ تاکہ سنی کلام اللہ کا اور پیغمبر خدا حضرت امیر المومنین امام حسن اور

اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو فرماتی ہے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ یعنی پناہ چاہتا
ہون مین تم دونکو ساتہہ کلامون اللہ کی جو پوری ہین تو معلوم ہوا کہ خدا کا کلام پورا ہے
اور سب کی کلام ناقص ہین اگر خدا کا کلام بہی ناقص ہوتا تو پیغمبر خدا ناقص کی پناہ
کب چاہتی **مسئلہ** قران مجید کہ شان اوسکی بلند ہی اور مصحفونمین ہماری ہاتونمین
سی نقش و شکل کلمون اوسکی کر کر لکھا ہی اوسکو قرآن کہتی ہین اور تصور صفونکی سے اور
خیال لفظون کی سے جو دلمین ہی اوسی حفظ کہتی ہین اور ہماری زبانونپر بلباس حروف
ہجونکی پڑہی اوسی پڑہنا کہتی ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ حرفون
مفردات اور مرکبات کی کئی حالتون سی اوترا ہی **مسئلہ** بول جو قرآنکو ہم بولتی
ہین بول ہمارا مخلوق ہی اور یہہ لکھت کہ قران کو لکھی ہے یہہ لکھت مخلوق ہی اور جو دل
مین لفظ اور حروف کی تصور ہین یہہ سب نو پیدا ہین **مسئلہ** اللہ تعالی کا کلام جو حضرت
اللہ نی پڑہا ہی قران مجید قدیم ہی نو پیدا نہین ہی نہ وہ مصحفونمین گہل رہا ہی نہ بولون
مین گہلا نہ اشارہ مین آوی اور نہ لکہت مین آوتی ہی تو یہہ سب پڑہنا اور لکہنا لباس
یعنی اوسکی ظہور کی جگہہ ہے کیونکہ اللہ تعالی کی بول کی آواز اور حرف نہین کیونکہ آواز
مونہہ اور زبان سی ہوتی ہی اللہ تعالی پاک ہے مونہہ اور زبان سی ایک تشبیہہ بلا تشبیہ
دیکھو تو کوئی آدمی غزل باالحان پڑہی مخارج حروف اور ارادہ معنی اور سوز دل اور
کلام خوش جو حاصل ہے اب جو چاہی کہ کسی ساز سی مثل نفیری یا مونہہ چنگ یا سارنگی
یا ستار یا قانون کہ ساخت اوسکی ہی اس غزلکو ادا کردائی تو کوئی مناسبت اسم
سازکی آواز کو غزلخوان کی آواز سی نہین مگر تشبیہہ المحاکی ساز سی ہی خدا کی پیدایش
مین ہوتا ہی اگر وہان ہو تو کیا عجب ہے **مسئلہ** اللہ تعالی نی قران مجید مین جو
ذکر حضرت موسی کا اور فرعون کا اور پیغمبرونکا اور شیطانکا کیا ہی اگرچہ پیدائش کا ہے
لیکن کلام خدا کا قدیم ہی نو پیدا نہین **مسئلہ** اور کلام پیغمبرونکی اگرچہ خدا سے
کرین اور کلام سب فرشتونکی نو پیدا ہین اور پیدا کری ہوئی ہین **مسئلہ** قران مجید
اللہ تعالی کا کلام حقیقتاً ہی مجازاً نسمجھو اور جیسی اللہ کی ذات قدیم ہے ویسا ہی وہ کلام بہی
قدیم ہے **مسئلہ** حضرت موسی نی معتبر کلام اللہ تعالی کا سنا وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی
تَکْلِیْمًا **سوال** کوئی کہی آواز کی ہی بول یعنی کلام ہوتا ہی **جواب** اللہ تعالی کا

پیدایش مین بہہ ہوتا ہی جیسی کوئی چیز رکہکر بہول جاوی پہر چانچک اوسکی دلمین
یاد آوی کہ فلانی جگہہ دہری ہی دیکہہ تو اس بول مین آواز بہی نہین آئی اور کسی
طرف بہی معلوم نہین ہوئی اور حالانکہ خدا کی پیدا کی ہوئی ہے تو کیا عجب ہے
کہ خدا اسکا پیدا کرنیوالا ہی اسکا بول بی آواز اور بیجہت ہی **مسئلہ** قران بہت تفرقہ
بہی ہی کہ مشہور ہی اوترا ہی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت آیت
کرکر خواہ آیت رحمت الٰہی کی خواہ آیت عذاب کی سب کلام خدا کا ہی خواہ اسراہت
ولیون کی خواہ سراہت برونکی ساری فضیلت مین برابر ہین فضیلت لفظی اور معنوی سبمین
کچہہ فرق نہین لیکن بعضے آیتونمین دوہری فضیلت ہی ذکر کی بہی اور مذکور کی بہی
جیسی آیۃ الکرسی ہے کہ ذکر تو کلام خدا کا اور مذکور ہین اپنی عظمت اور جلال اور اپنی صفات
کاکہ مخصوص اوسکی ذات کو ہین اور بعضی آیۃ مین ذکر ہے کی فضیلت ہی یعنی کلام خدا ہی
کا ہی جیسی تبت یدا کہ مذکور کفار کا ہی یا پیدا ہونیوالا ہو ایسی ہی اللہ تعالی کی صفات
خواہ ذاتی ہون یا صفاتی جیسا اللہ واحد الاحد اور لہ الملک ولہ الحمد اور یا رزاق یا واسع الملک
کو دوسری پر فضیلت نہین برابر ہین کیونکہ کلام ایک ہے اور اسکی کمی زیادتی کا کام نہین ✤

مسئلہ تمام علم اللہ تعالی نی قران شریف مین بہر دئی ہین اول معنی کلام اللہ کی
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خوب سمجہی تو اونہون نی حکم بیان فرمایا اور ان
کا اور حدیث کرا ہین بعضی حدیثونکی معنے قران سی پاوین اور بعضی نپاوین تو وما اتاکم
الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی جو لاوی تمہاری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا سو دہی
لو اور جو منع کری تمہین تو اوس سے بچو اسپر اکتفا کرین اور بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی اصحابون نی قران خوب سمجہا انکی بعد دیکہئے اماموں نی خوب سمجہا اسیواسطی کہتی
ہین کہ شریعت ہماری چار چیز سے ہی قران اور حدیث اور اجماع اور قیاس جو
کوئی انسی منکر ہو بیشک جانو کافر ہوا کیونکہ جو کچہہ اونہون نی کہا ہی موافق قران کی کہا
ہے اور جو کوئی خلاف اور غیر طرح معنی قران کی بیان کری تو کفر مین پڑے
پیغمبر خدا فرماتی ہین من فسر القران برایہ فقد کفر جو کوئی تفسیر کری قران کی اپنی
عقل سے پس کفر ہین بڑا اماموں دین کی سے کوئی معنی قران کی چہوڑے
نہین کہ جو کسیکو خلاف کی امید رہی **بیت** اللہ صاحب چیز ہی ویسی چیز ونکو ✤

تعالی اوسکی ذات سی وسوسون وساسون ہون ✤ اللہ صنعت چیز ہی اور بعضی کہتی ہین چیز نکہو اللہ
تعالی کو کیونکہ اللہ تعالی نی اپنی تئین شی کر کہ نام نہین لیا بلکہ کہا سب سی پہلی اللہ تعالی
تہا اور کچہہ شئے نہی **جواب** معلوم ہوا یہہ جو اللہ تعالی نی کہا تہا کہ اللہ تعالی
تو چیز تہا اور جو چیز نہوتا تو ناچیز ہو یہہ بی ادبی ہے اور اوسکی سوا ہی کوئی ویسا نہین
جو کسیکو خدا کی پیدایش مین اللہ تعالی سی تشبیہ دین کہ اللہ تعالی اسطرح کا ہی تو کافر
ہوا اور وسوسون وسوان سی یعنی داہنی یا بائین آگی پیچہے نیچی اوپر چارون کونی ان سب
سی پاک ہے یون نہ کہی کہ اللہ تعالی کوئی چیز سا ہی یا کسی وساکی طرف ہے اگر
کہی تو کافر ہوا **بیت** عرش فرش بر بیچ مین کری جو چاہی حال ✤ مکن مین
اور کہل رہن باکی کا کر خیال ✤ یعنی عرش پر اور جیسا فرش پر یعنی زمین یا تحت
الثری یا بیچ مین چاہی سو کری حاضر ناظر قایم دایم ہی کسی چیز ہو مکنی سی جیسی اوسمی
زمین پر رنگ رہی ہین اور پلنی سی جیسی گوشت ہڈیونسی چپک رہا ہی اور گہلنی سے
جیسی ہوا اور مزا اور پانی مین بتاسہ گہل جاتا ہے اس سے پاک ہی یہہ مذکور تہا صفات
واضحات کا کہ جنکی معنے واضح ہین کچہہ حاجت کسیکی شبہہ ہونی کی نہین جیسی اللہ تعالی
کی صفات ہین قدرت اور کلام اور علم بی سمجہائی سمجہہ مین آئی جاتی ہین اور بعضی صفات
ایسی ہین کہ قران وحدیث مین پائی گئی اگر ظاہر پر سمجہین تو کسی سے تشبیہ اللہ کی
صفت کی سمجہی جاتی ہی یہہ کفر ہی اور تاویل کرین یعنے اسکی مرادی معنی لین تو نہ بنے
نہین بنتی جیسی خلق السموات والارض ثم استوی علی العرش یعنی پیدا کیا آسمان
اور زمین پہر جا لگا عرش پر اور ید اللہ فوق ایدیہم یعنی اللہ کا ہاتہہ اوپر ہاتہہ اونہون
کی اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدہر موہنہ پہیرو اودہر کو چہرہ اللہ کا ہی نحن اقرب
الیہ من حبل الورید یعنی بہت نزدیک ہون اسکی طرف جانکی رگ سی ہے وہو معکم اینما
کنتم ✤ اللہ تمہاری ساتہہ ہی جہان ہو تم ایسی آیتین اور حدیثین جو ہین انکی معنے اگر ظاہر
دیکہین تو آدمی سی تشبیہ ہو جاتی ہی اور یہہ کفر ہی کیونکہ ہاتہہ اور چہرا اور رگنا اور ساتہہ
ہونا اور نزدیک ہونا یہہ سب جسم سی تعلق رکہتی ہین اور اللہ تعالی جسم سی پاک ہے
انکو ظاہر دیکہین تو کفر کا ڈر ہی اور جو مرادی معنی لین تو بہی نہین بنتی کیونکہ اگر ہاتہہ کو
قدرت کو کہین تو اللہ تعالی فرماتا ہے بل یداہ مبسوطتان بلکہ دونو ہاتہہ اسکی کہلی

ین کو قدرت نہین ہوئی اور جو قوت اور قدرت ہین تو اللہ تعالی نی شیطان
لعین کو فرمایا کہ تو نی حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیون نکیا لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ کہ جسی
ہمنی بیدا کیا اپنی دونو ہاتہون سی اگر یہان سے معنے قوت اور قدرت کی لین تو حضرت
آدم کو کیا فضیلت ہوئی شیطا نکو بہی اللہ تعالی نی اپنی قوت اور قدرت سی ہی بیدا کیا
تہا تو دونو نہ نبی اسطرح ٹکتا ہی اگر عرش پر خدا کو ٹکنا جسم کا سا کہین تو کفر ہے
اور جو ٹکنی سے مراد قوت و غلبہ ہو تو ثُمَّ اِسْتَوٰی مین حرف ثم کا ہی اور ثم چاہتا ہی
ترتیب کو اور ترتیب خدا کی صفات مین نکن نہین کیونکہ جب زمین و آسمان بیدا
کئے تہی تو کیا غلبہ اسکا عرش پر نہتا اب جو فراغت پائی تو کیا اب آسمان و
زمین پر غلبہ ہے تو خصوصیت عرش کی نہی اور استوا کی تجلی جو مخصوص عرش پر
ہی اوسکی کُنہ کا خدا کو علم ہے اور جو یون سمجہین کہ عرش تک مکان ہی کسیکو منطقہ
ٹکنی لینی گہلنی کا ہو تو عرش تک ہی اور عرش کی اوپر لامکان ہی ذات
خدا کی اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہی یعنی ان سبکو زمین و آسمان عرش کرسی کو بیدا کیا پہر جیسی
قدیم تہا ویسی ہی دایم ہی اوسی کچہہ احتیاج نہین تو ہو سکتا ہی اور نزدیک ہونا اور
ساتہہ ہونا ساری صفات مین اللہ تعالی کی اسکی ظاہر معنو نپر ایمان رکہی اور کسطرحکی
ہون گی اور کیونکر ہونگی اسخیال سی توبہ کرے کیونکہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات
بیچون اور بیچگون اور بی شبہہ اور بی نمون ہی کیونکہ کوئی خدا سا نہین اور کسی سا
خدا نہین اور عقل اور قیاس ہماری اوسکی پیدا کی ہوئی ہین انمین وہ سماتا نہین سب جو خطرہ
ہماری دلمین گذرتا ہی وہ اللہ تعالی نی بیدا کیا ہی وہ خدا کیونکر ہو ان آیتون اور حدیثون
کو متشابہات کہتی ہین کیونکہ یہان دہوکا پڑتا ہی **نکتہ** قریب کہتی ہین نزدیک کو
اور اقرب کہتی ہین نزدیک ترکو تو آدمی بعض قریب کو دیکہہ سکتا ہی جیسی اپنی ہاتہہ
پانو نکو اور بعض ایسی چیز نزدیک ہوتی ہی کہ جو سامنی آنکہہ کی ہو اور بینائی کو
دیکہاتی ندی جیسی آنکہہ کو انکہہ کی بینائی نہین دیکہتی مگر قیاس سی کہ اورکی دیکہہ کر اپنی
اوپر قیاس کر لیا کرتا ہی بہا ایسی سے ہین اور جان اپنی قریب ہی اور
دریافت نہین ہوتی پہر آپ فرماتی ہین کہ ہم اس سی بہی نزدیک ہین تو دریافت
کیونکر ہون مگر جان کو تن سی نزدیک ہی دیکہو تن سی کیسی مشغول ہو رہی ہی تیرا مالک تو

تو اس سے بہی نزدیک تر ہی تو اوس سی مشغول کیون نہین ہوتا جیسی بدنکو
جان پیاری ہے ایسا پیارا اللہ سی جانکو چاہئی اور بعضی حدیثین اور آیتین ایسی
ہین کہ جو صفتین خدا کی نہین لیکن باعتبار معنو نکی ساتہہ معنون صفات........ متشابہات
کی مشابہت رکہتی ہین اور عرف مین استعمال اسطرحکی باتو نکا پایا جاتا ہی تو اوسکی
معنے ظاہر پر سمجہی سے قباحت تشابہت کی آتی ہی اسواسطی اسکی مرادی معنو نپر
یقین ہو رہا ہے جیسی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین مَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ
اَتَیْتُہٗ ہَرْوَلَۃً یعنی جو کوئی آتا ہی میری طرف قدمو نمین آتا ہون دوڑتا ہوا یعنی جو کوئی
ہماری رضا کی لئی کچہہ عمل کرتا ہی تاکہ ہمارا مقرب ہو تو جتنا کہ وہ اپنی کوشش اور عمل
سے نزدیک ہوتا ہی اوسی کئی صفتین اپنی فضل و کرم سی اوسکو قریب یعنی نزدیکی بخشتا
ہون واللہ اعلم بالصواب **بیت** صورت کس ہی ہی نہین دیہی کسی نجان +
جو کچہہ اوسکی چہوٹ ہی اوسکا کیا پہچان + یعنی اللہ تعالی کو کسی سا نسمجہی جیسی کوئی
کہے کہ اللہ تعالی میری پیر کی طرحکا ہی یا آدمی کیسی صورت ہی یا اور کی صورت
بتادی تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالی کی مانند نہین کوئی لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ فرمایا ہی کیونکہ اوسکی
صورت نہین جو خدا کو کسیکی صورت جانی سو کافر ہو چکا **بیت** کسی ساوہ ہی نہین و بسا
کوئی نہہ + مددگار کسی کام مین اوسی نچاہی کو + یعنی ویسا کوئی نہین جیسا اللہ ہے
یہانتک کہ کسی مین تشبیہ اور نمونہ کیقدر بہی کچہہ بات نہین پائی جاتی جو کوسے
اللہ تعالی کو سوتا یا اونگہتا یا جائی ضرور یا پیشاب یا پیٹ یا سر یا بال یا کلیجہ یا پہیپڑا
یا گردہ یا انتڑی یا لوہو یا ہڈی یا آنکہہ یا ناک یا سینگ یا پیر یا ناخن یا پہولنا یا ہونٹہ
یا ہونٹ یا زبان یا دانت یا ڈاڑہ یا حلق یا چونچ یا پنجہ یا جو جو مخلوقات کی ہین یا دوسری
مین مخلوقات کی ہین بتادی یا سمجہی تو کافر ہوا **مسئلہ** اور اوسکی کام بہی ایسی نہین
ہین کہ کسی پر از روی احتیاج کی حاجت پڑی اور جو کسی پر انکا وہو تا تو نقصان ہوتا
یہہ بات لائق خدائی کی نہین تو معلوم ہوا جو کوئی کہی کہ خدا کا کام بی فلانی فلانی شخص کے
اٹک رہا ہی تو کفر مین پڑا یا کہی جو کام خدا کی ہین وہی اللہ تعالی نی بانٹ دی ہین
اللہ تعالی نکما بیٹا تماشا دیکہتا ہے جیسی کفر بکتی ہین کہ منہہ راجا اندر برساوی ہی
اور دودہ کیواسطی گودہن کو پوجتی ہین اور لڑکے بالون کی واسطی بی بی پر تو نکو منانے

اور چیچک کی واسطی سیڈہ مثانی چاند ٹکو پوجتی ہین اور آنکہہ دیکہنی کی واسطی اونونکو پوجین اور جو خدا تعالے
کچہہ کام بند کردی تو بی بی مشکل کو اور بی کہلی کو مناوین اور تیسری تاریخ کو جو چاند دیکہہ لین تو سوا ہا
کا روزہ رکہا کرتی ہین گڑ اور بہونی کہچڑی سی افطار کرتی ہین لال پرے اور سیاہ پری اور سفید
پرے اور زین خان اور شیخ سدو کو مناتی ہین اور واسطی تکلیف کی بی بی دستی کو اور بی بی
سنکڑہی صلاح کو مناوین اور دوستونکی جدائی کی واسطی بی بی صدق مراد کو مناوین اور برواسطے
جلد حاجت برانیکی بی بی ترت اور پہرت کو اور بی بی بالی کو مناتی ہین یہہ سب شرک
ہے خدا کسی آزار کو اور کسی مشکل کو جب چاہیگا جب آسان کریگا نیک اور بد اور مومن اور کافر
اور آدمی اور فرشتی اور پیغمبر اور پیر اور فقیر اور جو کوئی اپنی کام مین اور کسیکی مدد چاہی تو وہ محتاج
ہی لایق خدائی کی نہین جیسی ہندو رام کی قصہ مین لکہتے ہین **بیت** مددگار سب کا
وہے جسکی باپ نہ ما + جورو اور اولاد سی بی پرواہ خدا + نیک اور بد اور مومن اور
کافر اور آدمی اور فرشتا اور پیغمبر اور پیر اور فقیر اور حیوان اور پکہیرو اور جنات سب کا :
مددگار خدا ہی کسیکو قدرت نہین کہ جیسی وہ ندی اور کوئی دیوی اور جسکو خدا دیوے
کیا طاقت ہی کسیکو کہ اوسی وہ ندیوی بعضی بیدین کہتے ہین کہ خدا تعالے
ہمین دکہائی نہین دیتا تو جنکو ہم پوجتی ہین یہہ خدا کی آگی کی ایسی ہین کہ جیسی چوبدار اور
متصدی بادشاہ کی جو متصدیون سی ملا رہی تو اوسی دربار کا ڈر نہین **جواب**
انکا یہہ ہی کہ چوبدار اور متصدی ناقص بادشاہونکی ہوتی ہین کہ جنکو خبر نہین ہوتی کہ باہر کون
کہڑا ہے اللہ وہ مالک ہی کہ تیری دلکی بات جانی اور جو تو کری سو وہ دیکہے اور جو
تو بولی سو وہ سنی اوسکی دیکہتی جو اوسکی بندونکو کہ وی ہی اوسکی محتاج ہین تو جیگا تو دوہا
اور خدا سی چہپکر چوبدار اور متصدی سی کیا مصلحت کریگا اور کوئی تجہسی بنا خدا کیونکر جلاویگا
جو یہہ شرک و کفر کریگا اپنا ایمان کہوکر بیٹہہ رہیگا اور اللہ تعالی پاک ہی کہ وہ کسیکا بیٹا
نہین کیونکہ بیٹا وہ ہوتا ہی کہ باپ کا ست ہو اور اللہ تعالی سب کا پیدا کرنیوالا ہے
اگر خدا تعالی بیٹا ہو تو باپ اوسکی کون ہو اور اوسکو پیدا کرنیوالا تیسرا چاہئی یون ہین
کہان تک چلا جاتا اور اللہ تعالی پاک ہی جورو ہونی سی کیونکہ جورو کو ستر چاہیئے
اللہ تعالی پاک ہی اور جورو کی سرانی چاہیئے اللہ ایک ہی اور جورو کو شہوت چاہیئے
اللہ تعالی ان سب باتون سی پاک ہے اور اوسکی اولاد نہین کیونکہ اولاد شہوت

شہوت کا نتیجہ ہی اور جورو چاہئی اور بدن چاہئی اللہ تعالی پاک ہی نصاری حضرت عیسی علیہ السلام
کو اور یہودی حضرت عزیز علیہ السلام کو اور رافضی بعضی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا تعالے
کا بیٹا کہتی ہین بیا اللہ تعالی کی جو کہی سو کافر ہوا جو کوئی کسیکو خدا کا بیٹا کہی یا خدا کی جورو
بتاوی یا ما بتاوی یا باپ بتاوی یا بیٹا یا بہائی یا چاچا کہی یا قبیلہ کنبا کہی یا شہوت بتاوی
یا ستر بتاوی اور بدن کیسکا بتاوی یا کیسکا سا بول بتاوی یا چال بتاوی تو کافر ہوا اور جو
خدا تعالی کو عورت یا مرد یا خنثی یا جوان یا لڑکا یا بڈہا یا ادہیڑ یا جن یا فرشتہ سمجہے
یا بتاوی تو کافر ہوا پناہ خدا سے کی ہی **بیت** وقت زمانہ کا نہین رب پر کچہہ تکرار +
ساری خلقت کی روبرو وہ ہے ہیر نہار + یعنی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہہ ہے
کہ اللہ تعالے پر وقت کا خیال نکرنا کیونکہ وقت فجر سورج نکلنی کی وقت کو کہتے ہین
اور آدہی دن کو دوپہر کہتے ہین اور دن چہپی کو رات کہتی ہین اللہ تعالی ان چاند اور
سورج اور دن اور رات کا پیدا کرنیوالا ہی جہان دن اور رات نہون تو وہان :
مہینا اور برس کہان سے ہو کیونکہ مہینا اور برس دن رات کی ہوتی ہین
اور رات دن چاند سورج سی ہوتی ہین اور چاند اور سورج خدا نی کئے ہین اور وہان
وقت اور زمانی کا کیا تکرار ہی اور اللہ تعالی کا حال نہین پہرتا کبہی سخاوت اور کبہی بخیلی اور اللہ تعالی
پر حالت نہین پہرتی اور ساری خلقت پر حالت پہرنی سی اوسکی حالت نہین پہرتی **بیت**
ہارے ساری خلق پہیر چلاوے آپ + بدلا دے ہر ایک کو نیکی ہو یا پاپ +
ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے ساری خلقت کہ اللہ تعالے
نی زندہ کی ہی ایک روز سب پر ہے کہ اللہ تعالی ماریگا اور فنا کریگا اور پہر سب
کو زندہ کریگا قیامت کی دن **بیت** جنت کی نعمت ملی حکم لیا جن مان +
قیدے ہو دوزخ پڑے جن شرک کیا کفران + یعنی بہشت کی نعمت
پاویگا جسنی دنیا مین حکم اللہ کا مانا اور ایمان لایا اور دوزخ کی قید مین وہ پڑا جسنی
شرک کیا اور اللہ کی باتین جہوٹہائین یہہ مذہب حق ہے کہ جو کوئی ایمان خدا اور
خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر لاوے اور کچہہ لوس سے
تقصیر گناہ کی ہو جاوے اور بی توبہ مر سے تو خدا معاملہ فضل کا کری تو سبب عمل
نیک کی یا شفاعت کسی اہل اللہ کی اوسی بخشدی اور جو معاملہ عدل کا کری تو موافق اوسکی عمل کے

اوسی سزا دوزخ کی یا قید کی دیوی لیکن ہمیشہ دوزخ مین نرہوی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنے اللہ تعالی شرک منانی دالکو نہ بخشیگا
اور سوا اسکی جسی چاہیگا بخشی گا اور ایک مذہب والی اور ہین وہ کہتی ہین کہ جو کوئی گناہ
کرتا ہی وہ کافر ہوجاتا ہی اور ہمیشہ دوزخ مین جلیگا انکا نام خارجی ہے اور ایک مذہب
اور ہی وہ کہتی ہین کہ مومن گناہ کرنیسی نہ مسلمان رہتی ہین اور نہ کافر ہوتی ہین سو بہشت
اور دوزخ کی ایک اور مکان ہی وہان رہینگی انکا نام معتزلہ ہی یہہ دونو بدمذہب ہین
یہہ جو کہین انکی نمانیو **بیت** دیکہین مولا آپنا جیسی اوسکی ذات ۞ جو دیسا کوئی
ہو نہین مثل کہان سن بات ۞ جب دیکہین دیدار کو جاوین بہشتیان بہول ۞ منکر جو دیدار
کا سو بیدین جہول ۞ یعنی بندی جبکہ بہشت مین جاوینگی اللہ تعالی کا دیدار آنکہہ سی دیکہین
گے مرد بہی اور عورت بہی اور غلام بہی اور آزاد بہی اوسکی جیسی ذات ہی بی مثل اور
بی مانند اور بی شبیہ یعنی انہاری کیگی نہ اوسکی نزدیکی کی صفت کی جاوین کہ اتنا نزدیک ہے
اور نہ اوسکی دوری کی صفت کیجاوی کہ اتنا دور ہی اور نہ کہلا نہ ملا چہپا جیسا سنا تہا ویسا
ہی دیکہین گے اور جو کوئی خدا کو کسی سا جانتے ہین اس یقین سے وی اسصورت
کی ساتہہ دوزخ مین جاوینگی **مسئلہ** اور لذات دیدار کی اتنی پاوین گی کہ دنیا تو کیا
جیسی ہے وہ جو بہشت ہی اوسکو بہی اوسکی آگی بہول جاوینگی لیکن یعنے اپنی تئین نہ بہولین گے
اور جاوین گی اور کہین گی سبحان اللہ جیسا تجہکو بی مانند سنا تہا ویسا ہی دیکہا **مسئلہ**
اور جو دیدار اللہ تعالی کی منکر ہین وہ کافر دنکی ساتہہ دوزخ مین جاوین گی ایک مذہب ہی
معتزلہ اور تابعدار اونکی رافضی اور خارجی وی دیدار خدا کی منکر ہین اور اللہ تعالے
نی قرآن مین خبر دی ہی وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ موںہہ روز قیامت کی
بہشتیونکی تازہ اور منہہ کہہ ہونگی اور اپنے پروردگار کیطرف دیکہنی والی ہونگی
اور حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ دیدار اللہ تعالی کو جب لوگ دیکہین
گی ایسا اللہ تعالی اپنی تئین ظاہر کریگا کہ جیسی چودہوین رات کی چاند کو جسکی ذرہ سی
بہی بینائی ہو وہ بہی دیکہی اور کسیکو شبہہ نہ پڑجاوی کہ آج چاند ہی کہ نہین اسیطرح
ہر ایک خدا کی دیدار کو کہ بی مانند ہی بیشبیہ دیکہین گی کسیکو شبہہ نرہی گا بیدین لوگ
خدا کی بات کو جہٹلاتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ بات ہماری عقل مین نہین آتی ان

آنیون کی معنے کچہہ اور ڈہب سی کرلی ہین **سوال** شبہہ اونکی کیا ہین **جواب**
ایک یہہ ہی کہ وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی بی کیف ہی یعنے اللہ تعالی الکہہ ہے لکہا نجا
تو بی کیف چیز کیونکر دیکہی **جواب** دیتی ہین کہ بی کیفی کی تئین دیکہین گے تو وی
کہتی ہین کہ دیکہنی کو دو چیزین چاہین ایک بدن اور رنگ کہ جس چیز کی بدن اور
رنگ نہو تو کیونکر دیکہین تو اسبات کی اہلسنت دلیل پوچہتی ہین کہ یہہ بات خدا نی کہان
فرمائی کہ بدن اور رنگ نہو تو جو مین نے ہے کہون کہ دیکہو تو بہی نہ دکہلائی دی تو وہ کہتی
ہین کہ خدا نی تو نہین کہا لیکن عقل سے بہی دریافت کرو جسکی بدن اور رنگ نہو تو وہ چیز دکہلائی
نہین دیتی **جواب** اہل سنت کہتی ہین کہ اگر اسحکم کو عقل پرہی سمجہو گی تو دیکہنی والا بہی
کوئی ایسا دیکہا ہی کہ جسکی بدن اور رنگ نہو اگر دیکہنی والی مین بہی یہہ شرط موجود ہو
تو سمجہو کہ اللہ تعالی کی رنگ بہی نہین اور بدن بہی نہین یہہ صفت سوا ہی خدا کی اور
مین نہین اور سبکو دیکہی ہے اسیطرح سب ساتہہ شان بی رنگی اور بی بدن کی اپنی تئین دکہا سکتا ہے
تو یہہ عقل کی دلیل حکم مین نکما ہی اور دوسرا شبہہ یہہ ہی کہ وی کہتی ہین اگر خدا کو دیکہین
تو مقابلہ ہوتا ہی اور مقابلہ بی حدبندی ہوتا نہین اور اللہ تعالی کی ذات حد سی پاک ہے
جواب اللہ تعالی اپنے بندونکو دیکہتا ہے تو کیا مقابلہ ہوتا ہی اگر آپ بی مقابلہ
دیکہہ سکی ہے تو یقین ہے کہ قدرت رکہتا ہی چاہی تو بی مقابلہ دکہائی نہ ہے دی سکی
اور تیسرا شبہہ یہہ ہی کہ جو چیز دکہائی بہی دی ہے تو روا ہی کہ ٹٹولی تو ٹٹولی نہ ہے
جاوی اور چہوئی تو چہوئی نہ ہے جاوی **جواب** یہہ بات بندونین ہے لیکن
اللہ تعالی کی ذات پر قیاس نکیجیی وہان جو کچہہ کہ آپ کہدی سو ہی کہنا چاہئی خواہ عقل
مین آوی اور خواہ نہ آوی اسپر ایمان رکہی اور جو عقل مین اپنی آئی بات خدا پر بہی مانو گی
تو نظارہ پر بہی کیا تکرار ہی بلکہ جو دیکہنی والا ہی اوسپر بہی یہی قیاس ہے کہ جو دیکہی سو
ٹٹولا بہی جاوی اور جو دیکہی اوسی حس نہ ہے مشترک ہو اور حالانکہ اللہ تعالی دیکہتا ہی اور تم قایل
ہو کہ دیکہی ہے اور ٹٹولا نہین جاتا اور حس مشترک نہین رکہتا ایک اور بات ہم پوچہتی
ہین کہ کہو کہ اللہ تعالی جو دیکہتا ہے اپنی تئین بہی دیکہہ سکی ہے یا نہین جو وہ اپنی
تئین دیکہتا ہی تو معلوم ہوا کہ وہ موجود ہے اور دیکہنا اوسکا ممکن ہی لیکن ہمین یہہ طاقت
نہین کہ دیکہین اور جب کہ انکہین ہماری ماں اور باپ کی منی مین ہین تو ہمین طاقت دنیا

کی دیکہنی کی ہی نہ تہی پر جب اللہ تعالی نی چاہا اس منی مین قوت بینائی کی رکہہ دی تو دیکہو
تو وہ منی کیونکر دنیا کو دیکہتی ہی اللہ تعالی کی وعدی سچی ہین اور اوسکی پیغمبر سچے ہین
کیا اچنبہا ہی کہ اوس دن اس بینائی کو ایسی قدرت دی کہ اوسی دیکہنی لگی قولہ تعالی
کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون اور دلیل یہہ ہے کہ جنکو وہ بینائی نہ ملی گی وہ محجوب رہین گے
وہ یون نہ سمجہین کہ اللہ تعالے نی کافرون کو سرزنش محجوب رہنی کی سے
کیونکہ اگر دلیل سمجہنے کی سبکو ہی دیدار ہونا تو کافرون کو جدے ہی محجوب
کی کیا سرزنش تہی سب برابر ہوتی اور دلیل یہہ ہے جو کوئے دیدار خدا
کو خواب مین دیکہی تو روا ہی اگر دیکہنا حق کا روا نہوتا تو خواب مین کب روا ہوتا ؛
لیکن معلوم ہوا کہ بدن جسمانی نفسانی کو لیاقت نہین کہ دیدار دنیا مین دیکہے ان عقلی
باتون کی تکرار عقاید مین کج فہمون کی واسطی ہی ولیکن ہمین کہا خدا اور خدا کی رسول کا
کفایت ہے اور جو محجوب کی معنی وہان پہچان کی رکہین تو روا نہین کیونکہ اوسدن تو
خدا کو خواہ مخواہ پہچانینگی تو معلوم ہوا کہ دیدار سے ہی محجوب ہووین گی اور اللہ تعالی نی کہا ہی
جو کوئی یہان اندہا ہے خدا کی پہچان سے وہ وہان ہی اندہا ہوگا تو معلوم ہوا یہہ تو
نہین کہ وہان اسکی آنکہین نہون گی بلکہ دیدار نملیگا اور ایک دلیل یہہ ہے کہ حضرت
موسے علیہ السلام نی حضور مین عرض کی کہ ای رب میرے تجہی اپنے تئین دیکہا
تو جو چیز کہ لایق ذات پاک اللہ تعالی کی نہوتی تو اس اعتقاد سی حضرت موسی اب
واجب العصمت کیونکر ہوتی اور حضور سی حکم ہوا کہ تو ہے مجہے دیکہہ نسکیگا تو یہان اشارت ہی
کہ دنیا مین ندیکہہ سکیگا **سوال** جو کوئی کہی کہ جو ندیکہہ سکین تہی تو حضرت موسے
نی کیون کہا یہہ ہی تو خلاف ہوا **جواب** جو چیز کبہی ہو سکی تو اوسے
وقت سی پہلی دل کی تسلی کی لیئے پوچہنا اوس سے ماخوذ نہین ہوتی سنا
نہین کہ حضرت ابراہیم نی حضور مین سوال کیا تہا رب ارنی کیف تحی الموتے
الہی مجہے دیکہا دے تو مردونکو کیونکر زندہ کریگا تو کیا اونہین یقین نہین تہا لیکن
انہون نی واسطی تسلی کی پوچہہ لیا لیکن وہ پوچہنا ممکن تہا اسیطرح حضرت
موسی نی سوال کیا کہ عاقبت کا وعدہ تونی کیا ہی تو کیا اچنبہا ہی اگر دنیا مین دیکہا دے

کیونکہ

کیونکہ کلام تک نوبت پہونچ گئی تہی اور یہہ کسی پیغمبر نی نہین کہا کہ ہمین ایک گہڑے
ندیکہہ کیونکہ یہہ ہونہار نہین اور ایک شبہہ لاتی ہین کہ اللہ صاحب فرماتے ہین لاتدرکہ
الابصار یعنے نہین پا سکتی ہی اوسکی تئین بینائے اول تو ابصار مین
اور رویت مین معنون کا فرق ہے ادراک کنہہ کی پانی کو کہتی ہین اور رویت
دیکہنی کو کہتے ہین بعض جگہہ دنیا مین اوسکی پیدایش مین ہی یہہ بات ہوتی ہے
کہ جسکی بینائی ضعیف ہو تو سورج کو دیکہہ سکی ہی اور دریافت نہین کر سکتا کہ کیا ہے
کیونکہ اوسی آنکہہ نہین کہتی دوسری یہہ ہی کہ لاتدرکہ الابصار دنیا مین فرمایا ہی
اور جہان الی ربہا ناظرۃ کا ہے وہان پہلی حرف یومئذ کا ہی یعنے جسدن کہ قیامت
کو بہشت مین ہونگی تب خدا کو دیکہین گی دیدار خدا کا پیغمبر خدا سے اور اجماع امت
سی کوئی منکر نہ تہا مگر عطا غزال ایک شخص مرید حضرت خواجہ حسن بصرے کا تہا
ایک روز اوسنی عرض کیا یا پیر میری تئین کسی اصحاب سی دشمنی نہین لیکن میری تئین دوستی
حضرت علی کی بہت ہی جب حضرت نی فرمایا کہ اسکی دل مین خلل ہی اسی باہر کرو جب
اوسی نکال دیا اوسنی یہہ مذہب معتزلہ گہڑا کیا **مسئلہ** اور دیدار اللہ تعالی کا دنیا مین نہین
ہوتا لیکن ایک جناب رسالت پناہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسرار جہ اللہ تعالی نی بخشا ہی
اسمین بہی علما کو اختلاف ہی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتی ہین دو مرتبہ دل سی دیکہا اور بی بی عائشہ
منع فرماتی ہین کہ آنکہہ سی دیکہنا نکہو بعضی کہتی ہین دیکہا اور بعضی کہتی ہین ندیکہا اور بعضی چپ کرتی ہین جبکہ
حضرت موسی کو کہ اولو العزم پیغمبر ہین حضور سی حکم ہوا کہ تو ندیکہہ سکی گا اور کسیکو کیا طاقت ہے
کہ دیکہی تین فرقہ بیدین کہتی ہین کہ ہم دیکہتین ہین ایک حلولیان دوسری مشبہان تیسری جہود یان کہ
دنیا مین ہوتا ہی حلولی کہتی ہین کہ خدا ہماری مین گہس رہا ہی اور مشبہان کہتی ہین کہ خدا آدمی
کی طرح کا ہی اور ہندو کہتی ہین کہ اللہ تعالی کبہی آدمی کی روپ مین کبہی خوک کی روپ
مین اور کبہی مچہہ کی روپ مین اور کبہی کچہہ کی اور کبہی کسیکی اور کبہی کسیکی صورت ہو آتا ہے
کافر ہین اللہ پاک ہی ان باتون سے **مسئلہ بیت** فرض اور واجب کا نہین
رب پر کچہہ تکرار ✢ جو بخشی سو کرم ہی عدل کری مختار ✢ ایک عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی
پر کچہہ فرض واجب نہین کہ بندونکو راہ دیکہا دی یا روزی دیوی جو اپنی فضل وکرم سی بخشتی ہی اوسکی بندی
ہین اور جو نا بخشی تو کسیکا کچہہ دعوی نہین کہ یہہ تیسری پر فرض ہی کیون نکیا فرض واجب تو خدا کا حکم

ہو وہ نہیں ہے خدا پر کون زبردست ہی کہ جسکا حکم خدا کو ماننا فرض ہو اللہ تعالی نے
اپنے بندونپر کتابین بہیجیان اور پیغمبر بہیجی جو آداب کہی دی انہون نی سکہلادی
اور اوسکے نیکی وقت اختیار دیا کہ چاہی تو بہلائی کرے اور چاہی تو مُکر رہے
باوجود اسقدر قوت کی اسنی حکم نہ ادا کیا تو فضل کری تو بخشی اور عدل کرے
تو مالک ہے اور جو کچہہ کہ اللہ تعالی نی وعدی فرمائی ہین کہ فلانی چیز کا بدلا یہہ دونگا
تو مقرر ہی کہ دیگا اور جو ندی تو اوسی اولاہنا نہین کہ کیون ندیا کیونکہ وہ بی پرواہی
کسیکی طاقت ہی کہ دم مارسکی اوسکی ساری کام محمود ہین فضل سی ثواب بخشی تو لایق
سراہت کی ہے اور عدل کرکر قہر کری تو لایق سراہت کی ہے کیونکہ اسپر کچہہ قرض نہ تہا
کہ اوسی اولاہنا ہو **مسئلہ** اب سمجہہ آمنت باللہ کو کہ کلمہ طیب اور کلمہ شہادت اور
کلمہ اخلاص کہ جسکی کہنے سی بندہ کافر مسلمان ہو جادی وہ یہہ ہی کہ بندہ کہی کہ شہادی
دیتا ہون میں کہ کوئی معبود نہیں جسکی کی لایق نہین سوا اللہ کی حدیث مین آیا ہی کہ ایمانکے
ستر شاخ ہین اوپروالی سب سی شہادت بہرنی ہے کہ اللہ کیسوا کوئی پجاونہار نہین
اور سب سی نیچی والی شاخ یہہ ہی کہ راہ سی کوئی چیز دکہہ دینوالی ہٹا دینی خدا کو معبود اوسنی
سمجہا کہ جسنی خدا کا حکم کتاب سچ مانا اور خدا کا حکم اوسنی سچ جانا کہ جسنی جبس فرشتہ کی
ساتہہ کہلا بہیجا اوسی سچ سمجہنا اور اوس فرشتہ کو سچا اوسنی جب جانا کہ جبن پیغمبر کو اوس
فرشتہ نی حکم خدا سی اکر کہا اوس پیغمبر کو سچا جانا کیونکہ ہمکو آداب اور حکم اللہ تعالی کے
پیغمبرون کی زبانی معلوم ہوئی ہین اور پیغمبرونکو فرشتونکی زبانی معلوم ہوا ہے اور
فرشتونکو خدا نی اپنا حکم بہیجے کتاب سمجہائی اسواسطی خدا کو اسنی سچ جانا کہ جسنی ان سبہون
کو سچ جانا اور خدا کا حکم دلسی سچ جانا اور زبانسی اقرار کیا اسواسطی یہہ شہادتکا بول
مقرر ہوا ہے کہ شہادتکا حرف وہان بولا جاتا ہے کہ جسکی مضمون کا پہلے دل مین
یقین ہو تو بیان سے وہی بات کہ جسکی بات اور یقین سے آدمی کافر ہو جاتا ہے
یہے بعضی چیز کو خدا کیطرح قدیم سمجہہ کر یا خدا کا سا کاریگر سمجہہ کر یا خدا کا سا جہی سمجہہ کر
یا خدا کی کسیمین بہانت سمجہکر یعنی خدا کا سا سمجہکر یا عالم کی تدبیر کرنیوالا اور کسیکو سمجہکر
کافر ہو کر سبکو پوجنی لگ گیا تہا لا الہ کہتی ہوئی یہہ بات دلسی کہو کر زبانسی کہے
یعنے جس کسیکو خدا کی سوا خدا سا قدیم یا کاریگر خدا کا سا یا ساجہی خدا کا یا خدا سا سمجہہ کر یا تدبیر

یا تدبیر کرنیوالا سمجہہ کر یا صفت ناقص سمجہکر میں پوجتا تہا وی سب کچہہ نہین یعنے یہہ اعتقاد دونسی
نکالا جب الا اللہ کہی جب الا اللہ کو بیچون حاضر سمجہہ کر کہے یعنی سوای اللہ کی کہ قدیم ہے
سب سی اور کاریگر سب شی کا اور بی شریک اور بی مانند اور تدبیر کرنیوالا اور جو صفت
کہ اوسکی ہین پوری ہین بیان کری گئے وہی سب لایق ہی **مسئلہ** اصل کفر کی پانچ
چیزین ہین ایک تعطیل دوسری تشریک تیسری تشبیہ چوتہی تعلیل پانچوین تدبیر کا شریک
تعطیل یہہ ہی کہ اللہ تعالی کاریگر نہین خلق کا یہہ تمام ملک آپ ہی آپ پیدا ہوتا ہے اور آپ
ہی آپ فنا ہو جاتا ہی اللہ تعالی کو سے نہین اور بعضی کہتے ہین کہ اللہ تعالی فارغ بیٹہا تماشا
دیکہتا ہے جیسی کل کا چرخہ ایکبارگی پہیر دیا اور پہر آپ کو دخل نہین اسیطرح سی اسباب گرمی و سردی
رطوبت یبوست سی خاک و باد آگ پانی کی چرخہ سی ہیولا اور صورت کا تناسخ ہوا
چلا جاتا ہی اب کچہہ دخل نہین کرتا اور تشبیہ یہہ ہی کہ ایک قوم کہتی ہے کہ اللہ تعالی کی
ایسا بدن ہی اور بعضی کہتے ہین کہ اور آدمیون کی صورت بنکر آدمیونسی ملتا ہی اور تشریک
یہہ ہی کہ خدا کی ساجہی ہے خدا تو بہلائی پیدا کرتا ہے اور برائی اور کوئی کرتا ہے
گبر و ترسا کہتی ہین کہ بہلائی اللہ تعالی کرتا ہے اور برائی اہرمن کرتا ہی اور قدریہ کہتے
ہین کہ بہلائی اللہ تعالی پیدا کرتا ہی اور برائی شیطان کرتا ہے اور تعلیل یہہ ہے کہ فلاسفہ
کہتے ہین کہ اللہ تعالی سبب چیزونکا ہے لیعنی مادہ سب چیزونکا کہ ہوتی ہین سب اپنی پاس
قدیم رکہتا ہی اور شرک تدبیر کا یہہ ہی کہ بعضے کہتی ہین تدبیر خلق کی فرشتی کرتی ہین اور ایک
قوم کہتے ہی کہ ستارہ کرتی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ قوتین کرتی ہین اور خدا کچہہ نہین کرتا
یہہ سب مادہ کفر کا تہا یعنی جس چیز پر خدا کیسوا یہہ باتین سمجہتے ہین ان سبسے توبہ کری
یہہ نفی ہے اور ان سب باتون والا خدا کو سمجہنا یہہ اثبات ہی تو جب اثبات درست ہو
کہ جو صفت خدا کی بیان کر چکے وہی اسم ہی اور وہی صفت ہی خدا پر ہی بولی اللہ کیسوا اور کا نام
ہی اور نہ کسیمین یہہ صفت ہی اور جو اسباب ہین ان اسبابونسی پیدا کرنیوالا خدا کو سمجہے
مثال اسکی یون سمجہی کہ جیسی کلکا چرخہ ایک مرتبہ پہیر دیا پہر وہ آپ ہی پہری ہے
اور پہیرنیوالا بیٹہا تماشا دیکہتا ہے بلکہ یون سمجہی کہ جیسی کٹہ پتلی کی سانگ مین وہ
پردہ کی اندر والا جسطرح ہلنے کو پہیرتا ہی وہ ویسی ہی پہرتی ہے یعنی یہی اسباب
محض پردہ ہین اور جو کسیکی طرف خیال کری تو کفر ہے **دوم** بندیکو اپنی کامون کا

پیدا کرے ہو الا نہ کہی اور اللہ تعالی کی ارادہ کو کفر اور گناہ سی دور نہ سمجھی تسلئے یون نہ سمجھی
کہ یہہ کام کفر اور گناہ کا اللہ تعالی نے خلق سی پہلی چاہ رکہا تہا اور ارادہ بہی کر رکہا تہا
کہ فلانی وقت فلانہ پیدا ہوگا اور فلانہ کام کریگا ولیکن یون سمجہے کہ انچہ اللہ تعالی نی
اختیار دیا تہا کہ جاہتا تو بچ رہتا جو مین باوجود اتنی قدرت کی نہ بچا تو تقصیر میرے سر ہی کیونکہ
اللہ تعالی نی بندونکو صورت قدرت اور ارادہ کی دی ہے اور عقل بہی دی ہی اور عادت
اللہ تعالی کی یہہ ہی کہ جو بندہ کسی چیز کا قصد کرتا ہے تو اللہ تعالی اوس چیز کو موجود کردیتا
ہی اور عقل پر حکم تہا کہ حکم اللہ تعالی کی موافق کرتی اور بجلی سے بچتی اسواسطی ملامت
اوپر ملامت بندہ ہی کو ہے جو کوئی درخت اور پتہر کی ہلنی مین اور بندہ کی ہلنی
مین فرق نسمجھی تو کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی نی اوسی قوت اور قدرت کی صورت نہین
دی اور نہ اونکو عقل دی ہے اسیواسطی اونپر الزام نہین ہے اور **تیسری** اللہ تعالی
کی ذات اور صفات کو خلق کی ذات اور صفات پر قیاس نکرے اور اللہ تعالی کے
کامونکو خلق کی کامونپر خیال نکری یعنی یون نکہی کہ اللہ تعالی کا ہی کا ہے اور کیونکر
ہی اور کیسا ہی اور کتنا ہے اور کہان ہی اور اوسکی صفت کو اور کام کو خلق کی صفت اور
کام سا نہ سمجہی اور کیسے سا نہ سمجہی اور **چوتھی** سوای ذات صفات اکی کسیکو قدیم نہ کہی کیونکہ سوای
ذات یا صفات اور ہمارا اللہ تعالی کے سب نو پیدا ہی بلکہ روح بہی نئے پیدا ہوئی
ہی **پانچوین** نجوم اور ڈاکوت اور نزرہ محرم کا اور فال جسمین تارونکی تاثیر لکہی ہو اسکا قایل نہو
غیب کا علم اللہ تعالی کو ہے یا حکما کیطرح قولونکا ایسا قایل نہو کہ فاعل حقیقی اللہ تعالی
کو جو ہر چیز کسی جاہی سو کام لیوے اوسی بہول جائی اور شرک کی کئی طور ہین ایک تو
بندگی مین ہے **سوال** بندگی کسے کہتی ہین **جواب** بندگی اوسی کہتے ہین
کہ امر خدا کا بجا لاوے موافق مسنون کی ادا کری جو کوئی کام گناہ کا واسطی نیک نیت کی کری
جیسے قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تعالی سمجہ کر کسی زانیہ کی خاطر زنا کیا یا ناچ کہنچنے
کا کروایا یا مال حرام کا واسطی خدا کی دیکر امید ثواب کی رکہی تو کافر ہوا اور دوسرے
خدا کا کام بارادہ دکہاوٹ خلق کی کرے تو ثواب نہوا یہہ بہی گناہ ہوا اور تیسری
بطریق مسنون کری تو بندگی ہے والا نہین جیسے کوئی نماز پانچ وقت کی فجر کیوقت
پڑہ لی تو حکم ادا ہوا لیکن بندگی نہوئی کیونکہ بطریق مسنون نہوئی یعنی موافق کہنے

اور کرنی پیغمبر خدا کی نہوتی اور جس چیز پر حکم ہوا ہی اوس چیز سی ادا کری جیسی
دل پر حکم سمجہنی کا اور زبان پر حکم بولنی کا ہے موافق حکم کی بولی اور بدن پر جو حکم
ہے بدنسی ادا کری اور مال پر جو حکم ہے مال سی ادا کری جیسی اللہ تعالی نی کہا ہی
فَاعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۰ یعنی نری اللہ کی بندگی کرو تو جو کوئی سوای
خدا کی اور کسیکو پوجنے لگی تو کافر ہوا اوسکا کوئی والی نہوگا اور دوسری شرک
ہی دعا مین جو چیز کہ اللہ تعالی کو مخصوص ہی اور کسی غیر کو کہی کہ تو دی یا یہہ سمجہی کہ جو یہہ
چیز فلانہ ندیتا تو اللہ کہاسی دیتا اور یا سمجہے کہ بیٹا یا جورو یا رزق فلانہ کی پوجنی
یا ماننی سے ہاتہ آیا ہی یا فلانی چیز پوجونگا یا مانونگا دیگی یا کسی پیر یا پیغمبر
کو کہے تم دو اور اونہین دینی والا سمجہی اور اونسی مانگی ان سب باتونمین کافر ہوا اور تیسری
شرک آداب مین ہی جیسی اللہ تعالی نی فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ یعنی سجدہ
اللہ ہی کو کرتی ہین جو آسمانمین ہے اور جو زمین مین ہین اور سورج اور چاند اور
تارے اور پہاڑ اور چلنی والیان تو جو کوئی سوای اللہ کیسواکسی غیر کو سجدہ کری تو کفر
مین پڑے اور حق سبحانہ تعالی نی شرک کے چار نام بتائے ہین ایک طاغوت دوسرے
وثن اور تیسری نصب اور چوتہی صنم طاغوت اوسی کہتی ہین کہ جیسی کوئی ایک
زبردست کو ڈرتا ہوا پوجی جیسی بہوت یا پریت کا اوتار اوتاری جیسی شیخ سدو
کا بہوگی یا دلی ہونیکی ڈر سے بکرا کری یا شیر در سلطان کی ڈر سی کہ کوڑہی کردیگا بڑا
کو سجدہ کری یا کوئی کو پوجی یا بہنڈر یعنی گای کاٹ یا گوگا کی ڈر سے کہ سانپ سے
کٹوا دیگا رت جگا کری یا سیتلا کی ڈر کا مارا گدہی چراوے یا گیہوٹی باندہے
کافر ہوا یا حاکم کی ڈر سے خوشامد کا مارا بتخانہ مین جاکر بت پوجنے لگے تو کفر مین
پڑا اور وثن وہ چیز ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نی ایک چیز کو عجائیب یا خوبصورت پیدا
کیا اور کوئی اوسی پوجنی لگ جاوی جیسی اللہ تعالی نی گنگا کا اچہا پانی پیدا کیا
اور کوئی پوجنی لگ جاوی اور یا پتہر مین سی آگ نکلنی لگی کوئی وہی نام رکہہ کر کوئی
حاجت مانگنی لگی یا سجدہ کری یا کسی بزرگ کی مزار کا جاہ و جلال دیکہہ کر سجدہ کرنی لگے
پیغمبر خدا نی فرمایا ہی لا تجعلوا قبری وثنا یعنی نکرو قبر میریکو سجدہ ہان اگر کسی بزرگ کی قبر پر

بطور زیارت جاوی تو ثواب ہی یا پیپل یا تلسی کو یا گای کو پوجی یا کسی درخت کو پوجی جو
حضرت کیوقت مین طایف مین ایکدرخت تہا اوسکا نام منات تہا جو کوئی اوسکی ڈالے
توڑتا اوسکا ہاتہہ سوکہہ جاتا تو لوگ اوسی پوجا کرتی تہے ایکروز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی فوج طایف مین جا پڑی تو حضرت خالد بن ولید کی روبرو کافر لوگون نی تعریف منات
کی کری جب خالد نی کہا یہہ شرک ہی اسکا ماننا اچہا نہین جو ہمین کہو تم تو ہم کاٹ ڈالین
کافر جانتی تہی کہ جو کوئی اوسکی ڈالی کاٹتا ہی تو اسکا ہاتہہ سوکہہ جاتا ہی کہا کیا مجال ہی
کہ کوئی کاٹ سکیگا لیکن اونکو شرمندہ کرنیکو کہا کہ کاٹ ڈالو جب اصحابون نی کلہاڑا
لیکر کاٹ ڈالا جب حضرت نی سنا تو حضرت خالد کو فرمایا کہ اسکی جڑ کہود کر پہینک دو
جب جہانتک اوسکی جڑ تہی وہان پہونچی تو دیکہا کہ ایک عورت سرخ کپڑے دن دالے
وہان بیٹھی ہے اونہون نی تکبیر پڑہے تب وہ عورت بہاگ گئی اسحدیث سے
معلوم ہوا جو کوئی جسچیز کو پوجنے لگی ہے تو وہان شیطان ایک اپنے لشکر کا پیادہ بہیج
دیتا ہی تو بعضی وقت کسیکو ایذا دینی لگی ہے لوگ جانتے ہین کہ اس درخت یا پتہر کی کرامات
ہی اور غضب کہتی ہین اوس چیز کو کہ جب اوسکی اصل پیدا ہوئی ہے جب کچہہ آداب
کا موجب تہا اور جب وہ صورت جاتی رہی تو کسیکی نزدیک اوسکا آداب نرہا وہ یہہ ہی
جیسی حویلی بنائی اوسمین ایک طاق پہیر کا ٹہرادیا یا ایک تہانہ بناکر کسی بزرگ کا نام
رکہہ دیا کہ انکا ہے یا کسی بزرگ کا نام لیکر ایک زمین کو لیپ دیا یا تعزیہ بناکر اوسکی
طرف معاملہ کربلا کا کرنی لگی یا بیاہ مین چاک پوجی یا کاغذ پر کعبہ کی صورت لکہہ کر
اوسکی طرف سجدہ کرنی لگی یا طواف کرنی لگی یہہ سب شرک ہے جلی اور چوتہا قسم ہی
وہ یہہ ہی کہ کسی شخصکی صورت پتہر یا لکڑے پر تراشکر اوسی سجدہ کرنی لگے
یا حاجتین مانگنے لگی یہہ سب شرک ہی اور جس شخصنی سوای خدا کی کسیکو پوجا وہ کافر
ہے اور اگر بن توبہ کئی مری تو بہشت اوسپر حرام ہی اب جو کوئی کہی کہ اپنے صفت
اللہ تعالی نی پیدا کی ہین یا پہلی سے آپسے ہوگئی ہین یا پوچہنی سے چپ ہو رہا
کہ مین نہین جانتا کیونکر ہے یا دلمین شک رہا کہ کیا جانی آپ پیدا ہوگئی ہین یا خدا
کی پیدا کی ہین یا ایک کو دوسرے پر غلبہ دی تو کافر ہوا حضرت مولانا فخر الدین
دہلوی نے لکہا ہی ترجمہ فقہ اکبر مین جو کوئی یون کہے کہ اللہ سے پہلی فلانی چیز تہی

یا کہی کہ زمانہ بی خدا ہی سبکہہی ہوا ہی تو کافر ہوا **مسئلہ** و ملائکتہ اور دوسری صفت
ایمان کی فرشتون پر ایمان لانا ہے کہ برحق ہین **سوال** فرشتی کون ہوتی ہین **جواب**
ایک گروہ ہی خلق خدا سے نورانی جیتی بولتے اور جانتی جو او نہین مانتی تو کافر ہے
سوال جو پوچہی کہ ان پر ایمان لانا کسی کہتے ہین **جواب** اول تو یہہ بات دلسی
مانی کہ مقرر فرشتی ہوتی ہین کیونکہ اللہ تعالی نی خبر دی ہی کہ پیغمبر و نپر فرشتی میری
طرف سی پیغام لاہی **سوال** اونسی منکر کون ہین **جواب** ایک تو اونسی منکر مطلق
مشرک کافر ہین جیسی ہندو وغیرہ وی کہتی ہین کہ فرشتی کچہہ چیز نہین اور دوسری
قوم زندیق ہے وی کہتی ہین کہ فرشتی تو مقرر ہین ولیکن جسطرح پیغمبر خدا نی خبر دی ہی
کہ نہ مرد ہین نہ عورت ہین اور گناہونسی معصوم ہین نہین کہتے اور تیسری اسلام
مین ایک گروہ ہی وہ کہتی ہین کہ نیکبخت جنات کا نام فرشتہ ہی اور بدبختو نکا نام جن
ہے اور دوسری یہہ ہمین دلسی ماننا ہی کہ فرشتونپر اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہے
کہ فلانی چیز کرو اور فلانی چیز نکرو جو کچہہ کہ حکم ہوتا ہے سوئی کرتی ہین اور
نافرمانی سی معصوم ہین **سوال** اسکی کیا دلیل ہے **جواب** اول تو اللہ تعالی
نی خبر دی ہی کہ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنی کرتی ہین وی فرشتی وہی جو حکم کئی جاتی ہین
اور بی فرمانی اللہ تعالی کی اینسی کسی حالمین بہولکر یا چوککر نہین ہوتی کیونکہ اللہ تعالی نے
نی خبر دی ہی لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَہُمْ یعنی وی فرشتے بی فرمانی اللہ تعالے کی نہین
کرتی جس چیز پر حکم ہوتا ہی کیونکہ ہمارا ایمان کا کتاب اللہ پر ہی تو وہ زبانی فرشتونکی
پیغمبر و نپر آئی ہے جو وی فرشتی سہو سے بہول چوک یا بی فرمانی حق کی جان بوجہ کر
کرین اور معصوم نہون تو یہہ دین سارا شکی ہو جاتا کیونکہ بعضی وقت بہول چوک
والی کی بات نہ ماننی ہی روا ہوتے ہے تو جسکی بات نہ ماننی سہو سے روا ہوتی تو ایمان
شکی ہو جاتا یقینی نرہتا **سوال** وی کون ہین جو اسطرح نہین مانتی **جواب** کئی
فرقہ ہین بیدین اول تو بعضی جاہل کہتے ہین کہ فرشتے بہولکر بعضی وقت ہمنام کی
بہی جان کاڑہ لیتے ہین یہہ کہنا کفر ہے کیونکہ فرشتہ چوکتا نہین اور دوسری
بعضی رافضی ہین وہ کہتی ہین کہ نبوت اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل کی ہاتہہ علی
کو بہیجی تہے اور وہ بہولکر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئے

بانوںکا کیا اعتبار ہوتا کیا جانی کسکو حکم ہوا ہوگا اور کسکو جاد یا ہوگا اللہ سچا اور پیغمبر خدا کا سچا اور فصنی جہوٹا ہے اور تیسری بعضی اہل انیا ہین وہ کہتے ہین کہ تکلیف دو ہی قوم پر ہی آدمی یا جنات بعضی انکی کہتے ہین کہ جنات کے فرقہ زمین مین بستے سو جنات ہین اور آسمان پر بہی سو فرشتی ہین اور بی فرمانکا نام جنات ہے اور جنات کی دو گروہ ہین مومنونکا نام جنات ہی اور کافرونکا نام شیطان ہے **سوال** دلیل انکی کیا ہے **جواب** یہہ ہی کہ اللہ تعالے نی فرشتو نپر حکم کیا تہا کہ حضرت آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نی سجدہ کیا اور شیطان نی سجدہ نکیا تورانا گیا اللہ تعالی نی فرمایا کہ وہ جن تہا **سوال** جن اور فرشتہ کی ایک قسم ہوتی تو شیطان نہ رانا جاتا **جواب** اسطرح نہ سمجہنا چاہئی بلکہ فرشتہ کی قسم جدی ہے اور جنات کی جُدی ہی وہ یہہ آیت ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ یعنی جبکہ کہا ہمنی فرشتو نکو سجدہ کرو تم آدم کو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نکیا وہ تہا جن سے ہوگیا بیفرمان حکم پروردگار اپنی سے تو معلوم ہوا کہ فرشتو نسی بیفرمانی نہین ہوسے جس سی ہوئی وہ جن تہا وہ جدا تہا اگر ساری حکم نمانتی تو یکسان ہوتی مگر اسمین یہہ شبہہ رہا کہ جو ابلیس جن تہا اور فرشتہ نہتا تو بلاوی فرشتو نمین کیون شامل ہوا تہا اور جو فرشتو نپر حکم ہوا تہا تو یہہ جن فرشتو نکا حکم نمانی سے کیون کافر ہوا **جواب** کہ ہم صحبت کی سبب سے جبکہ وہ جنس جنات سے بسبب صفائی عبادت کی ہمنشین فرشتونکا ہوگیا تہا اور اجتہاد اور عبادت مین بجای ہمجنس اونہون کی ہوگیا تہا جب کہ سب فرشتو نپر حکم ہوا یہہ بہی اداب اور علم اور عبادت مین ہمسر فرشتو نکی تہا اسپر بہی وہ ہی حکم ہوا جیسی کوئی حبشی متصدیون اشرافو نمین بسبب حساب دانی اور خوشنویسی کی داخل ہوتا ہے تو بسبب ہمیشگی کی اشرافون کی سب نفع اور نقصان اور حفظ مراتب اور احکام مین برابر ہوتا ہے ولیکن اس حبشی سی جو کچہہ بیفرمانی یا کم ظرفی ہو تو البتہ کہا جاتا ہے کہ سب علیہ فی حکم مانا مگر فلانی نی کہ وہ جیسے تہا اس کہنی سے وہ سارا عملہ حبشیونکا نہ سمجہا جائے اور دوسری یون سمجہہ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ یعنے جسدن کہ اوٹہاوینگی ہم ان سبکو پہر کہین گے ہم فرشتو نکو کہ کیا ہے تمہاری بندگی جو کرتی ہے جب فرشتی کہین گے اللہ تعالی تو پاک ہی عیب اور نقصان سی تو دوست ہمارا ہی سوای اونہون کی بلکہ یہہ ہی ہے کہ کرتی تہی بندگی جنات کی اور سب اونمین سے جنات پر ہی ایمان رکہتے ہین جیسی بعضی کفار شیخ سدو اور زین خان اور سرور سلطان اور بہیرون اور گوگا اور دیبی اور ہنومان وغیرہ کو سیوتا اور پوجا بندگی سمجہتی ہین اگر فرشتی منسے جنات ہوتی تو یون نہ کہتی کہ ہم نہین پوجا جنات کو پوجا پس معلوم ہوا کہ فرشتی پیدایش خدا کی ہین اور قسم جدی ہین سوای آدمی اور جنات کے اور اللہ تعالی نی ہمین فرشتو نپر ایمان لانا فرض فرمایا ہے اور بعضی بیدین کفار کہتی ہین کہ آسمانی قوتونکا نام فرشتہ ہی جیسی عزرائیل علیہ السلام جو جان قبض کرنیکی خدمت رکہتی ہین وہ زحل یعنے سنیچر کا نام ہے اور بعضی کہتے ہین کہ یہہ نام مہیش کا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کہ امانت دار ہین اوسی مشتری یعنی برہسپت تارا ہے بعضی کہتے ہین وہ بشن ہے اور حضرت میکائیل علیہ السلام جنکو برسات کی خدمت دی گئی ہین کہ راجہ اندر ہے خلاف حکم خدا کی یون سمجہنا کفر ہے اور چوتہی یہہ ہی کہ کسی چیز پر وہ آپ سی قدرت نہین رکہتی مگر جو کسی چیز پر اللہ تعالی اونہین قادر کر دیتا ہے وہ کرتی ہین اور وہ مقرر مرینگی جب تک کہ خدا چاہی اونہین رکہے اب جو کوئی کہی کہ وہ نہ مرینگی یا اونہیں اللہ کہی یا خدا کا ناتی دار کہی یا کہے کہ اللہ تعالی کی بیحکم کچہہ کرتے ہین تو کفر ہے اور پانچوین وہی خدا کی غضب سی ڈرتی رہتی ہین اور چہٹے وی اللہ تعالی کی مقبول ہین جو کوئی اللہ کا مقبول ہو اوسکو عزت والا اور بڑا سمجہے اور اسمین علماء اسلام مین بڑے بحث ہی اسمین احتیاط بہت ضرور ہی جو کہ علماء ربانی اہلسنت وجماعت نی آداب انکی فرمائی ہین اونپر قایم رہی ایسا نہو کہ اہانت ودشمنی کسی فرشتہ کی دلمین آجاوی تو کافر ہوجاوی جو کوئی کہی کہ عزرائیل علیہ السلام ہمارا بیری ہی کہ ہماری باپ دادا اسنی مارے ہین یا کہی کہ جم ہمارا بیری ہے تو کفر ہے کیونکہ جم جان لینی والیکو کہتے ہین اور ساتوین یہہ ہے کہ فرشتی فرمان بردار ہین خدا کی سستی نہین ہوتی رات دن ذکر الہی مین

چالاک ہین اور جسکام پر اللہ تعالی کی فرشتے معین کئی ہین اوسکو بہولتے نہین اور تہکتی نہین اور ہکام سی یعنی تسبیح سی غافل نہین ہوتی اور بعضی فرشتی پاس عرش کے کہڑی ہین اور بعضے عرشکا طواف کرتی ہین اور بعضے اہل خدمت بہشت کی ہین اور بعضی اہل خدمت دوزخ کی ہین اور بعضونکو کام رحمت کا سپرد ہے اور بعضونکو کام غضب کا سپرد ہی اور بعضے جان نکالنی والی ہین اور بعضے ابر چلانیوالی ہین غرض جیسی کہ پیغمبرون نی خبر دی ہی برحق ہے لطافت کی سبب دیکہلائی نہین دیتی جبکہ اللہ تعالی چاہتا ہی کہ اونہین کسیکو دیکہلا دے تو اوس بنی آدم کی آنکہہ مین طاقت بڑہا دیتا ہے کہ وہ اونہین دیکہنی لگ جاتا ہی اور بعضی بصورت آدمی کی دکہائی دیتے ہین اور یہہ تصرف اونکا کہ آدمیکی صورتین ہو جانا اونکی بسم مین نہین ہے قدرت خدا سی ہی اور محض روح ہین اربعہ عناصر یعنی خاک و باد و آگ پانی سے پاک ہین اور نہ نر ہین اور نہ مادہ ہین اور نہ اونکی اولاد ہوتی ہے اور بعضی رزق لانی بندونپر مقرر ہین اور بعضی آسمان پر ہین اور بعضے زمین پر ہین اور بعضے بوند مینہ کی زمین پر لاکر جہان حکم ہو ڈالتی ہین اور یہہ گرک بادلمین آواز فرشتہ کی ہی کہ فرشتونپر تاکید کرتا ہے نام اوسکا رعد ہی اور بجلی کوڑا فرشتہ کا ہی کہ بادلونکو روئی کیطرح دہن کر کہنڈا دیتا ہے اور بحرالرائق مین یون لکہا ہے کہ پانچ فرشتی آدمی کی ساتہہ ایسی رہتے ہین کہ جب وہ آدمی درود پڑہتا ہے تو وہی جناب سرور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین جاکر عرض کرتی ہین پیغمبر خدا اوسکے طرف متوجہ ہوکر جواب دیتی ہین یعنے اسپر بہی بخشش اور سلام چاہتے ہین اوسوقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس پڑہنے والیکی بیچ مین حجاب نہین رہتا **مسئلہ** آسمان اور زمین مین کوئے مکان ایسا نہین کہ جہان فرشتہ نہو ہر جگہہ کا نگہبان باذن الہی فرشتہ ہی اور بعضی آدہی آگ اور آدہے برف کی ہین سُبحانَ مَن الَّفَ بَینَ الثَّلجِ وَالنَّارِ یہہ تسبیح اونکی ہے اور آٹہہ فرشتی عرشکو اوٹہانیوالی ہین چار ہمیشہ اوٹہائی رہتے ہین اور قیامت کی دن اٹہون اوٹہادینگی اور صورت اونکے جنگلے بکرون کی شکل ہے کان کی لوسی کندہے کی جوڑ اوٹہی تک فاصلہ دوسو برس کی راہ کا ہے اور ایکروایت مین فاصلہ سات سو برسکی راہ کا ہی وَجاعِلُ المَلائِکَۃِ اُولی اَجنِحَۃٍ مَثنیٰ وَثُلٰثَ وَرُبٰاعَ یعنی کسی فرشتہ کی ایک بازو ہی اور کسیکی دو اور کسیکے چار

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جبرئیل کو شب معراج کو دیکہا تہا اونکی چہہ سو بازو ہتی اور صورت انہون کی جنہون نے دیکہی ہے وہی جانین۔ اور سب فرشتون کی سردار مقربان حضرت الہی چار فرشتہ سب کی سردار ہین ایک حضرت جبرئیل دوسری حضرت میکائیل تیسری حضرت اسرافیل چوتہی حضرت عزرائیل علیہ السلام بڑی بڑی کام دنیا کی ان چارونکی سپرد ہین پہلی حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین کہ اللہ تعالی کیطرف سی پیغمبرونپر وحی پہونچانا اور حکمونکا بتلانا اور رعب کافرونکا دلون پر ڈالنا اور مدد غازیونکی پہونچانا اونہونکا کام ہے دوسری حضرت میکائیل علیہ السلام کہ اندازہ پانیون کی اور مقرر کرنا رزقونکا کہ کس کسکو کتنا کتنا جہان جو مقدر ہی وہی اپنی لشکر سے وہین حاضر کروا دیتے ہین تیسری حضرت اسرافیل علیہ السلام کو معاملہ تینون صورکا بیہوشی اور موت زندگی کا سپرد ہے چوتہی حضرت عزرائیل علیہ السلام کہ سب کے جان نکالنی کی خلعت کا لشکر اونکی سپرد ہی اکثر علماء اسپر ہین کہ حضرت جبرئیل کا درجہ سب ملک سے افضل ہے اور بعضی کہتی ہین کہ آپسمین درجہ مین برابر ہین اور یہہ سمجہنا چاہئی کہ جو کچہہ کہ قرب اور علم اور کمال جو اونہونکو ہونا تہا سو ہو گیا اب کچہہ بڑہتے نہین کہ آگی کا کچہہ شوق ہو خلاف بنی آدم کی کہ انہین ترقی ہے اور عشق ہے ولیکن عشق اور محبت خدا کی سے خالی نہین اور بعضے فرشتی ایسی ہین کہ یاد الہی مین ایسی مستغرق ہین کہ سوا خدا کی کسی غیر کے خبر نہین بعضے رکوع مین اور بعضے سجود مین اور بعضی قیام مین کسے آنہین حق سے غافل نہین ہوتے **ونکتہ** اور ایمان لانا کتابونپر کہ جو حق تعالی نی اپنے پیغمبرونپر بہیجی ہین اللہ سچا ہی اور جنکی ہاتہون اپنے کتابین بہیجین ہین وہ فرشتے بہی سچے ہین اور جو کتابین بہیجین وہ سب سچی ہین ان سب پر ایمان لانا فرض ہی شرط ایمان کی ہے اگر کسی کتاب پر یا صحیفہ پر یا ایک آیت پر یا ایک نقطہ پر جسطرح کہ اللہ تعالی نے کتاب پیغمبرونپر تعلیم کری ہے ایمان نہ لاوی یا خلاف اوسکی اپنے طرفسی بدل کرے تو کافر ہوا **سوال** وہ کتنی ہین **جواب** چار کتابین ہین اور سو صحیفہ ہین **سوال** نام اون کتابونکا کیا ہی اور جن پیغمبرونپر اوترین ہین اونکا نام کیا ہے **جواب** پہلی کتاب توریت ہے عبرانی زبانمین حضرت موسے پر اوتری ہے انکی امت کا نام یہودی یعنی ہدایت والے **سوال** عبرانی زبان کونسی

ملک کے ہی **جواب** حضرت جبرئیل علیہ السلام نی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو تعلیم کردی
تھے وہ یہہ ہی دوسری کتاب زبور ہے وہ حضرت داود علیہ السلام پر اوتری تہی
اوسمین جدی شریعت نہ تہی جو اوسمین تھے سو قبول رکھی تھے اور تیسری کتاب انجیل
ہی وہ سریانی زبانمین حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اوتری تہی اونکی امت کا نام نصاریٰ
ہے یعنی مدد کرنیوالی جنہون نے خدا کی واسطی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کی تہی
اور چوتہی کتاب قرآن ہی عربی زبانمین اوترے تہے حضرت محمد الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم پر اونکی امت کا نام مسلمان ہی یعنی اپنی تئین اللہ تعالیٰ کی راہ پر سپرد کرنیوالی
اور حضرت آدم علیہ السلام پر دس صحیفہ اوتری تھے اور حضرت شیث پر پچاس صحیفہ
اوتری تہی اور حضرت ادریس پر تیس صحیفہ اوتری تہی اور دس صحیفونمین اختلاف
ہی کہ کس پر اوتری تہی بعضے کہتی ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اوتری تہے
اور بعضی کہتے ہین حضرت موسیٰ پر اوتری تہی توریت سی پہلی اور ہر ہر کتاب مین
بعد ذکر توحید الہی کی اور بیان احکام شرعی کی ہر ہر کتاب کا ذکر اور ذکر صفات حضرت
محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اونکی اصحابونکا اور اونکی امتونکا نہے لکہا تہا اور
دوسری پیغمبرونکا نہے لکہا تہا اور ہماری پیغمبر کا ایسا عظم سی بیان تہا کہ اونکے نام کا
وسیلہ پکڑکر جناب الہی مین ذکر کیا کرتی تھے **سوال** ایمان لانا کتابو نپر کیا ہوتا ہی
جواب اپنی دل مین سچ جانی کہ جتنے کتابین اللہ تعالے نی بہیجی ہین اونمین سچ
باتین لکہے ہین اور جو لکہا ہے ہمین قبول ہے اور پیروی اونکی حکم کی جسپر وہ
حکم آیا ہی اونپر فرض ہے **مسئلہ** اور قرآن پر ایمان لاتی ہین اس سی سوای کچہہ
اور بات بہی سمجہا چاہئے جبکہ یہہ جانا کہ قرآن برحق اللہ تعالیٰ نی بہیجا ہے ولیکن اور
کتابین اور صحیفہ منسوخ ہوگئے اور یہہ جو قرآن ہے یہہ معجزہ باقی ہے قیامت تک
منسوخ نہوگا اور کوئی آیت یا سورت اونکی بدلی نجائیگی اور یہہ کتاب قرآن کلام خدا
کا ہے اور کسی پیغمبر کی بنا ہے اور حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائے
نہین اور نہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بنائی ہے اور جہان مین ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ
رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ یعنے یہہ بول ہی رسول کریم کا وہ بول ہے کہ اللہ تعالیٰ نی خبر دی ہی کہ کہا ہو
سنا ہی یہہ قرآن میری پیغمبر نی جبرئیل سے کہ جو رسول کریم ہی جو خدا کا امانت دار ہے

یعنے امانت خدا کی پہونچاتا ہی جو کوئی یون کہے کہ قرآن حضرت جبرئیل نی بنالیا ہے
یا خدا کی رسول نے بنالیا ہی تو کافر ہوا اور دوسرے یہہ اعتقاد رکہی کہ جس وضع کا قرآن
کہ خدا کی رسول چہوڑ کر دنیا سے گئی ہین اس سے کچہہ کوئی نہ گہٹا سکے ہی اور نہ بڑہا سکی
ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ یعنے یہہ قرآن
ہمنی اوتارا ہے اور ہم ہی اسکی نگہبان ہین اگر قرآن مین اللہ تعالے ہمین یون تسلی
نکرتا تو دین ہمارا یقینے نرہتا تو ساری قرآنمین شبہہ پڑجاتا کیونکہ اگر کوئی کہتا
کہ قرآنمین کوئی آیت ملی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمین یہہ خبر نہ دیتا کہ مین اسکا نگہبان
ہون کیا مجال کہ کوئی اسمین ملا سکے یا نکال سکے تو ساری قرآنمین شبہہ پڑجاتا کہ
کیا جانی کونسی آیت ملی ہوئی ہے اور کونسی آیت اصلی ہے اور جو کوئی بیدین
یون کہتا ہماری تئین ایک آیت جدی قرآن سی پہونچی ہے اگر اللہ تعالیٰ یون تسلی
نکرتا کہ اسکا نگہبان ہون کیا مجال ہے کہ اس سی کوئی کچہہ نکال سکے تو کسو بیدین
سے خم ٹہوک کر نہ لڑسکتی اب خاطر جمع ہے جو کوئی قرآنمین دخل کرے اوسی
سزا دینا اور بیدین جاننا اور چوتہی قرآن کی ناسخ منسوخ آیتون پر رکہنا ہی **سوال**
ناسخ منسوخ کیا ہوتا ہی **جواب** ناسخ اور منسوخ اوسی کہتے ہین کہ جیسی اللہ تعالیٰ
نی پہلی کچہہ حکم کیا ہو پہر دوسری آیت اور آئی اوسنی پہلا حکم ہٹ دیا یا ہلکا یا بہاری
یا برابر جیسی پہلی حکم تہا کہ دس کافر کی آگی سے ایک مومن نہ بہاگی اب جو انمین
ضعف دیکہا تو حکم کیا کہ دو کافر کی آگے ہوکر ایک مسلمان لڑائی مین نہ بہاگی اور
برابر یہہ ہی جیسی کہا کہ بیت المقدس کیطرف سی بیت الحرام یعنی مکہ کیطرف موںہہ
نماز مین کرو اور بہاری حکم یہہ ہی کہ پہلے حکم سب سے صلح کا تہا اب حکم لڑائیگا آیا ہی
ناسخ اور منسوخ دونو آیتہ قرآنکے ہین پہلی ایک حکم دینا دوسری خلاف اوسکی دینا
یہہ حکمت الٰہی ہی جیسی حکیم موافق مزاج ہماری کی جدا جدا دوا کرتا ہی اور جبکہ اوسکی حالت بہتر
ہی تو دوا کو بہی پہیر دیتا ہے اب جو اللہ تعالیٰ نی ایک حکم سی دوسرا اوٹہا یا تو یہہ بہی
حکمت قدیم ہی موافق مصلحت کے اوٹہا یا ہی یہہ تفاوت علم مین نہین کہ اللہ تعالے
پہلی صلاح نہین جانی تہا پیچہے جانا **سوال** نسخ سی کون منکر ہے **جواب** اگر یہود
لوگ منکر ہین کہ اونہون نی پہلی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو نہ مانا اور پیچہی قرآن اور

اور حضرت محمد الرسول اللہ کو نہ مانا اونہون نی یون سمجہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کیوقت
مین دو بہنین ایک شخصکی نکاح مین روا تہین اور حضرت موسی علیہ السلام کیوقت مین حرام
ہوگئین اور اونٹ پہلی حلال تہا اور توریت مین حرام ہوا اور حضرت موسی کیوقت مین قبلہ
بیت المقدس کی طرفسی ٹہرا اور حضرت ابراہیم کیوقت مین قبلہ کعبہ تہا اور جماعت افضیلیون
کی نی نسخ کا انکار کیا ہے جہوٹی ہین اور جو کتاب کہ سوای ہو قران کی کوئی لادی اور
دیکہی کہ یہہ توریت ہی یا زبور ہے یا انجیل یا اور صحیفی جو اللہ نی نازل کری ہون اور
کہے کہ یہہ توریت ہی یا زبور ہی یا انجیل ہے تو اوسکی جواب مین کہی کہ اللہ تعالی نی
جو کتاب اوتاری ہی حق ہے لیکن یہودی اور نصاری نی اوسمین اپنی طرفسی دخل کردیا ہی
کچہہ گہٹا یا بڑہا دیا ہی اگر ترجمہ ہے موافق اصل کہ نہین غرض جبکہ کچہہ فرق پایا تو بڑہا
یا سننا بجا ہی کیونکہ وہ نام کتاب الہی کا لیتے ہین اسواسطی انکار سی جی ڈرتا ہے
اور اونکی کہی پر خاطر جمع نہین کہ دخل کردیا ہے اسلئی ماننا نہین **سوال** کہان لکہا ہے
کہ اونہون نی کتاب اللہ مین دخل کردیا ہے **جواب** اللہ تعالی فرماتا ہے
یَقُولُونَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَہُمْ یَعْلَمُونَ یعنی وی کہتی ہین اللہ پر جہوٹ اور حالانکہ وہ جانتے ہین
حکایت ایکروز حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت عمر کو دیکہا کہ ایک ورق
توریت کا ہاتہہ مین لی رہی تہی آپ نی پوچہا کیا ہے حضرت عمر نی کہا کہ توریت کا ورقہ
ہی جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غصہ سی متغیر ہوا اور فرمایا کہ کیا تم گمراہ ہے
ہین اور تم گئی ہو مقرر مین تمہاری واسطی وہ دین روشن لایا ہون کہ اگر حضرت موسی
بہی جیتی ہوتی تو وہ بہی میری متابعت کرتی غرض اور اگر یون چاہی تو کہی کہ مین سارے
کتابون پر ایمان لایا جو اللہ تعالی نے نازل کی ہین تو سب پر ایمان کامل ہوجایگا یہودی اور نصاری
کی کتاب مین کم یا سوا کچہہ ہی لکہدیا ہو **ورسولہ** اگرچہ حکم الہی رفتہ رفتہ فرشتونسی پیغمبرونکو پہونچا
لیکن ہم پر خدا کا حکم پیغمبرون ہی نی پہونچایا بعد اسکے پیغمبرونکا ذکر شروع کیا اس پیچہی
جن کا ذکر پیغمبرون نی کیا تہا وہ بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی اور رسولکی
کہ اللہ تعالی اپنے کامونکا آپ مختار ہے اپنی ارادہ اور اختیار سی جو چاہی سو کری
یہہ نہین کہ کسی سے گہبرا کر ضرورت کا مارا کری اور یہہ بات بہی نہین کہ حکما کیطرح عقل مین
جو بات آدی اوسمی برخلاف نکری کیونکہ عقل اوسکی پیدا کی ہوئی ہے مگر بعضی چیزین ایسی

فضل وکرم ہی کہ موجب باقی رہنی عالم کا ہے اور کامل ہونی انسانکا ہی اور موجب
صلاحیت دین و دنیا اونکی کا ہے وعدہ فرمایا اور اپنی اوپر لازم فرمایا جیسی رزق دنیا
بندونکا اپنے اوپر لازم کیا اور ہدایت کرنی یعنی راہ دکہانی اور پیغمبرونکا بہیجنا اور ضامن
ہونا وہ نہین کہ اوسکی ذمہ پر کر ہو بلکہ اوسکی فضل وکرم کی عادت ہی کہ ہمیشہ اپنی بندونپر
یون ہی کرم کرتا ہی جبکہ اللہ تعالے نی ہر ایک بندیکو اتنا سلیقہ ندیا کہ فرشتہ سی ملاقات
کرکی اللہ تعالی سے فیض لیوی بعض آدمیونکو ہی اختیار کرلیا کہ جنکو علم اپنی ذات اور مضمون
اور کرتوتونکا دیکر جسمسی دین اور دنیا خلق کی بہلائی ہو اونہین سکہلاکر خلق کیطرف
حکم کردیا کہ اونہین بلاو اور خلق کو راہ دکہاو اور جس چیز کی بڑے ہنے اور کرنی مین یہہ
محتاج ہین انہین سکہلاو کیونکہ بعد مرنیکی دو جگہہ ہین ایک بہشت دوسری دوزخ سبب بہشت
اور دوزخ مین جانیکا ان پیغمبرونکو حکم ہوا کہ میری بندونکو جتاو **مسئلہ** پیغمبر کسی
کہتے ہین پیغمبر قاصد کو کہتی ہین اور نبوت خبر دینی کو کہتے ہین اور اوجای گو یہہ
کہتی ہین یہان دونو معنے ٹہیک ہین کیونکہ پیغمبرونکو اللہ تعالے نی خبر دی ہی اور سب خلقت
سی انکا درجہ بہی اونچا کیا ہے جسکو اللہ تعالی نی خبر دی تہی اور اونہون نی خبر دی بہی ہوئی کو اور دینی سوا
امتیاز دی کہ جس چیز مین صلاحیت دین اور دنیا کی اور آخرت کا چہٹکارا ہو خواہ امر کر خواہ
منع کر نصیحت کرنی کہ راہ بتانی کر یعنی باطن کی تصرف کر اور خوشی دینی کر اور ڈرانی
کر اور بہشت کا وعدہ کر اور دوزخ کی وعید کر خلق کو سمجہادی اور آپ سمجہے اور عمل کری انکا
نام نبی ہے اور سب خلق سی درجہ اوسکا اونچا ہی کوئی چاہے کیسی ہی بندگی کری
خواہ جان سی خواہ مالسی انکی درجہ کو نہین پہونچ سکتا اور نبوت کا درجہ اونہین کسبی
عمل سے نہین ملا بلکہ خدا کی فضل سے ملا ہی لیکن انکی تین قسم ہین ایک وے تہی کہ جنکی پاس
جبرئیل ظاہر تو حکم لیکر نہین آیا مگر پردہ مین یا دلمین اپنے خبر پائی تو اوسپر عمل کیا اور
نیا حکم نہین ہوا کہ اورونکو بہی تم کہو کہ ہماری سکہائی پر عمل کرو تم آپ ہی آپ اسپر عمل کرو
تو وہ شخص نبی ہی اور جو اسکو یہہ حکم ہو جادی کہ ہمارا پیغام خلق پر پہونچاو اور میری حکم
سے یہہ بات لوگونکو بتاو اور جبرئیل ظاہر اوپر آئی ولیکن نئے شریعت نہین لائی
اگرچہ کتاب نئے لائی جیسی حضرت داود انکا نام مرسل ہے اور جو مرسل ہوگا نبی مقرر ہوگا
اور نبی مرسل نہین ہوتا اور تیسرے قسم پیغمبرون کی اولو العزم ہین عزم کہتی ہین قصد کو یعنی

صاحب قصد تہی کہ جنہوں پر نئی شریعت آئی اور اونہین جو حکم ہوا تہا کہ لوگونکو یہہ راہ بتاو
اور جو نمانین تو جنگ کرکر سمجہاو اور اونہون نی یہہ ہی بات اختیار کری تہے تو اولوالعزم
کو مرسل اور نبی سے کہا جاتا ہی اور مرسل اور نبی کو اولوالعزم نہین کہتے جیسی حضرت
داود صاحب کتاب تہی اور شریعت جدی نرکہتی تہے بلکہ یہی تاکید تہی کہ توریت پر
اپنا عمل رکہو تو مرسل ہوئی اور اولوالعزم نہوئے اب سنو کہ اللہ تعالی نی خلق پیدا کرکر حکم
کیا کہ ہماری احسانو نکا شکر توحید اور بندگی کرکر ادا کرو جبکہ توحید اور بندگی فرض ہوئی
اور ہر ایک کو شعور نہ تہا کہ کیفیت توحید اور عبادت کی دریافت کری اسواسطی اللہ تعالے
نی پیغمبر دنکو اسپر بہیجا کہ اونکو راہ اللہ تعالی کی احسان اور شکر کی سکہلا دین جیسی پیغمبر خدا
فرماتی ہین اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنے اور کچہہ نہین مگر بہیجے گئی ہین تبلانی کو خدا نے پہلی بواسطہ
فرشتہ کی حکم اپنا انہین سکہایا اور پیغمبر کرکر زبانسی خلق کو جتایا اور حکم دو طرحکا دیا ہے
ایک کا نام امر ہے کہ کرو جسنی وہ کام کیا اوسی وعدہ بشارت عاقبت بخیر اور
دوستی اور رضامندی اللہ تعالے کا سمجہایا اور دوسری حکم کا نام نہی ہی کہ نکرو تو
جسنی وہ کام کیا تو اوسی بڑا غضب اللہ تعالی کا اور عاقبت بد کا اور مار سی ڈرایا
اگرچہ عقل تو اللہ تعالی نے آدمی مین رکہی ہے کہ اوسکی نعمتو نکا شکر کری ولیکن آداب
کہ جو لایق دربار الہی کی ہون اور جو کہ شکر اور کفر انعام نا تنا ہے کی ہون وہ بغیر تعلیم
معلم دربار خاص کی کہ جو آئین شرعی ہی بی اسکی حد اوسکی نہ بندہی اور جو شرع منع
نکرتی تو حق سبحانہ تعالے کہ پاک ہے اوہام و خیالونمین سے اسکی اسمار اور صفات مین عقل
اپنی اپنی موافق کیا جانی کیا کیا کہہ بیٹہتے کیونکہ وہ جانتے تو تہی نہین غلطی اور صحیت
اوادب کا فرق چہاتا کیونکہ آدمیونکی عقل ایکطرح کی نہین ہے تو ہر ہر آدمی اپنی اپنی
عقل کے موافق حد باندہ رکہتا کہ اسکا نام شکر ہے اور اسکا نام کفر ہے اور وہ اختلاف
جو پڑتا تو اوسکا انصاف کون کرتا کہ یہہ خلاف ہی اور یہہ درست ہی یہہ کمال حکمت اللہ تعالے
کی ہے کہ اپنی فضل اور کرم سی پیغمبر دنکو بہیجا اور حکم جو کہ مرکوز خاطر تہا اور دونو جہانون
مین ہماری حق مین کرنی اور نکرنیسی جو کچہہ کہ خیر تہا وہ اونکی ہاتہہ کہلا بہیجا اور جو حکم
نہ آتا نہ تکلیف ہوتی اور نہ بہلا برا دریافت ہوتا کیونکہ جسی کفر کہتے ہین اوسکی
سیکیونکر جاتا تہا اور جسی ظلم کہتی ہین اوسکی بہوتی کو کون تبلاتا اور دریافت کسیکو ہوتا

تو غصہ اونپر دین و دنیا مین نہوتا اللہ تعالی فرماتا ہی رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ
لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ یعنے ہمنی قاصد بشارت دینوالی بہلائی
کرنیوالونکو اور ڈرانی والے بدکارونکو بہیجی ہین تو کہ کافرونکو اللہ پر حجت نہو
کہ ہمین کسینی کہا نہا پیغمبر بہیجی تہے سنانو تو اوسی سنانی والی پر اولاہنا رہا اللہ تعالی نے
بعضے آدمی ایسی کہ دنیا مین ان خوبیون کی مالک کئی ہین صلاح کار اور مردانہ اور امانت
دار اور پرہیزگار اور خداترس سب اپنی وقت کی لوگونسی زیادہ اور مقبول صورت
اور سچ بول اور بلند ہمت اور ستہری اور نسب کے اوجلی اور عقل کے پوری زور آور اور [illegible]
اور بول رسم اونپر مہربانی کرکی فرشتی بہیجی کہ خلق کو اللہ تعالی کا حکم سنادین اور ان
ویسی شخصون نی دعوی کیا کہ اللہ تعالی نی ہمین فرمایا ہے کہ یہہ چال اختیار کرو جب
لوگونکو شبہہ پڑا کہکر کہ تم تو فلانی کی پوت ہو اور جورو وان رکہتے ہو اور بازار و مین سودا
لیتے پہرتی ہو تم خدا کی قاصد کہانسی ہوگئی جب اونہون نی کہا کہ خدا کی مہربانی سی
جب کافرون نی کہا تمہارا کون شاہد ہے کہ تم اپنی طرف سی کہتے ہو جب پیغمبرون
نی کہا کہ ہم خدا کی طرف سی کہتی ہین لیکن تم اپنی خاطر جمع کرلو تو جس پیغمبر کو جس امت
سے مقابلہ پڑا جسطرحکا پرجا تہا یعنے معجزہ چاہا سو مانگا سو اونہون نی موافق خرق عادت
کی دکہلا دیا خرق کہتے ہین پہاڑنیکو اور عادت کہتی ہین بان کو یعنے اللہ تعالی کو سب
قدرت ہی کہ جاہی سو کری لیکن عادت یہہ ہی کہ ظہور اکثر چیزونکا اسباب کے پردہ سی
کرتا ہی تو اونہون نی وہ بات چاہی کہ آدمی سی نہوسکی اور جو اسباب سے چیز ہوتی ہی
اوسکی خلاف ہو جیسی فرعون کیوقت مین جادو کا زور تہا جادوگر سب جانتی تہے
کہ جادو کو جادو مٹہا سکتا ہے اور مٹا نہین سکتا تو حضرت موسی کا عصا معجزہ تہا اوسنی
جادو کو مٹادیا اور حضرت عیسی کیوقت مین اہل یونان طب مین بہت دم مارتی تہی
لیکن طب والی دو چیز اپنی عقل مین نایاب جانتی تہی ایک تو دو اندہی مادر زاد کی
بینائی کی اور ایک مردہ کی جلانی کے تو اونہون نی یہی سوال کیا اور یہی حضرت
عیسی کی دعا سی پایا مردہ جو گل کر مٹی ہوگیا تہا زندہ ہوا اور اندہا مادر زاد اچہا ہوا
ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین لوگ پیاسی بہت ہوئی تو اونکی انگلیونسی حضرت
کی اسقدر پانی نکلا کہ لشکر سیراب ہوگیا اور قبولیت دعا کی آسمان پر جا ہے تو جانو کی دو

گرتی ہو گئی اور جانوروں سی شہادت دلوای چاہے تو مری گودہ سی شہادت دلوای کہ تو سچا پیغمبر ہی
اور درختوں سی چاہے تو کہجور بلائی چل آئی اور پتھر سے چاہی تو کنکریوں نی ثنا اور
تسبیح کر پڑے اور حضرت صالح پر پیدایش کی آزمایش کرے کہ اللہ تعالی جانوروں نے
پہاڑ پیدا کرتا ہے جب جانیں کہ تمہاری کہی سے پتھر میں سی اونٹنی پکارتے اور بیاتی باہر
نکلی تو اونکی دعا سی اللہ تعالی نے ویسا ہی دکہا دیا ان سب دلیلوں سی پیغمبر سچے جانے
گئے کہ مقرر یہہ پیغمبر اور انکا کہا سچا ہے اور ہر پیغمبر دوسری پیغمبروں کو سچا کرنیوالا تہا اور
سب ایک بات میں ہیں یہہ بات اونکی سچ کی شاہدی ہے کیونکہ اصل دربار کا وہ ہے
جیسی دربار کی لوگ سچا کہیں اور جسکی دربار کی لوگ شاہدی بہریں تو جہوٹا ہی اور جو
بادشاہ جان بوجھ کر کہ فلانا ہمارے رعیت کو خلاف حکم لگاتی ہے نہ کہلا بھیجتا تو
دو حال سے خالی نہیں یا انجان ہوتا یا ڈرتا ہوا نکہتا اور جان بوجھ کر قدرت ہوتی اپنی
رعیت پر برائی روا رکہتا تو یہہ کام بادشاہ غیرت والونکا نہیں اللہ تعالے پاک ہے
ان باتوں سے کہ وہ بادشاہ سب بادشاہوں کا ہے وہ کب روا رکہی کہ اونکی بندوں کو
کوئی بڑی بات سمجہا دی اور وہ کسی اپنی قاصد کی ہاتہہ نہ کہلا بھیجے کہ یہہ جہوٹ کہتا ہی
اور کسی کو نہ کہلا بھیجے کہ سچا ہے تو اعتبار اوسکا کیونکر ہوتا جیسی فرعون اور نمرود اور
دقیانوس وغیرہ اسیطرح کے ہوئی ہیں اونہیں یوں کہلا بہیجا کہ وے کافر ہیں اور دجال
کو کہلا بہیجا کہ کافر اور جہوٹا ہوگا اور جادوگر کچہہ نہ بھی دکہلا دی تو بہی اوسکا کہا نمانیو
کیونکہ فرعون اور نمرود نی بہت سحر وجادو سی چیزیں دکہلائے ہیں آخر کو خراب
ہوئی اب بہی کوئی بیدین یا کافر یا دجال دکہلاوے تو اوسی بزرگ نجانیو اوسکی اعتقاد
میں متابعت نہ کیجیو جیسی پیغمبر نے کفر کہا جو کوئے وہ کری یا کہی تو کافر ہو جیسی گناہ
کہا جو کوئی وہ کام کری سو گنہگار ہو جب معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کیطرف سی خلق پر قاصد آئی
سب پیغمبروں میں سب سی پہلی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سی پیچہے حضرت محمد الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور جو بیچ میں ہیں سب اللہ تعالی کی بہیجے ہیں **مسئلہ** جتنی پیغمبر
رسول ہیں سب کو سچا بوجہو اور فرشتہ جانکر محبت کی رکہو یہہ نہ ڈہونڈہی جتنی نبی ہیں
یا رسول ہیں یا اولو العزم ہیں سبکو سچا جانی اور سب سی با ادب رہی اور اہانت اوسکے
کہنے کی یا کرنی کی ایسے باتیں نہ کری اور سب پیغمبروں کو سچا سمجہنا فرض ہے حکم یہہ

مسئلہ سب کو ماننا ایمان ہی جو کوئی کہ ایک پیغمبر کی بات کا منکر ہو تو کافر ہوا **مسئلہ** اور
پیغمبروں کی گنتی میں اختلاف ہی بعضی کہتے ہیں کہ ایک لاکہ چوبیس ہزار ہیں اور بعضے
کہتی ہیں دو لاکہہ ولاکن صحیح یہہ ہی کہ یوں کہی کہ پیغمبر خدا کی طرف سی آئی ہیں سب پر ایمان لا
یا کچہہ سب کی گنتی کرنیکی حاجت نہیں قال اللہ تعالی منہم من قصصنا علیک و
منہم من لم نقصص علیک کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ بعضی پیغمبروں کا حال تمپر
ظاہر کیا ہی اور بعضوں کا نہیں بیان کیا **مسئلہ** سب پیغمبروں پر اکٹھا ایمان
لانا چاہی اور گنتی نکری شاید کہ کبہی اس گنتی سی سوا ہوں تو اون پر ایمان نہ لایا گیا تو بہی
ایمان گیا کیونکہ اس گنتی سی سوا ایمان اونپر نہ لایا اگر ایک پیغمبر پر بہی ایمان نلاوی تو کافر
ہوگا اور اس گنتی سی کم پیغمبر ہوں تو اس گنتی سی سوا لوگوں کو پیغمبر ٹہرایا کہ وے نہ تہے
مسئلہ اللہ تعالی نی سب پیغمبروں کو اور لوگوں سی دو چیز میں مخصوص کیا ہی ایک سکہائی
کر دوسری جتائی سکہائی تو علم جو نجانی ہی جیسی کتابیں یا صحیفی وغیرہ اور جتانا جیسی معجزہ
باتیں یا فرشتہ یا اور چیز مدد بہیج کر جتا دی یہہ دونو سکہانا اور جتانا پیغمبروں کی نشان ہیں
ولیکن سکہانا کئی طرح سی حاصل ہوا کسی سی ظاہر باتیں سنا کر جیسی حضرت موسی علیہ السلام
سی ہوئی اور کسی سی الہام کر اللہ تعالی کا الہام پیغمبروں سی یوں ہوتا ہی کہ اسکی دل میں کسی
علم کی جانب ڈالدی اسطرح کا کہ اس سی پہلی اس پیغمبر نی کہیں سی سنی اور دیکہی نہو اور نہ
کسی دلیل سی دریافت کری ہو **مسئلہ** الہام جو پیغمبر کی دلمیں آتا ہی سکے طور ہیں نام
اوسکا وحی ہی یا تو فرشتہ روبرو پیغمبر کی آکر کچہہ کہے اور پیغمبر اوسی دیکہے اور اوسکا
کہا سنی جیسی آدمی سے یا فرشتہ کو حکم ہو اور وہ حکم خدا سے پیغمبر کے دل
میں کچہہ علم پہونک دے اور کان اوسکا نہ سنی اور خواب میں وحی بہی اس قسم ہے
خواہ بواسطہ فرشتہ کی ہو خواہ بی واسطہ ہو **سوال** یہہ جو فرمایا کہ وحی نام اسکا ہے
کہ آدمی کی دلمیں کچہہ علم فرشتی ڈالتی ہیں تو یہہ بات پیغمبروں کی سوا اوروں کو بہی ہی سے یعنی
اوروں کی بہی دلمیں ڈالی جاتی ہی تو فرق انبیا اور غیر انبیا کی درمیان کیا ہوا **جواب** بعضی خبروں میں
فرق ہی ایک تو یہہ ہی کہ حکموں کا علم کہ یوں کری اور یوں نکری پیغمبروں کی ہی دلمیں ڈالتی ہیں اور
ہونہار کی جانب کی اتنی مدت پیچہی یوں ہوگا یا دنیا سی فنا ہوئی تہی یوں ہوگا یہہ بہی مخصوص علم پیغمبروں کا
ہی اور جو کسی اور کی دلمیں ایسی بات پڑجاتی ہی تو یہہ ہی یا تو پیغمبر کی بات سی کچہہ سمجہہ آجاتی ہی اور بعضی بار فرشتہ بہی کہہ جا

حق کیطرف ہی ان کی دلمین ڈال دیتا ہی بسبب متابعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی انکو
کچھہ دانائی آجاتی ہے کسیطرحکا ہو پیغمبر اور غیر پیغمبر کی دریافت مین فرق ہی کیونکہ پیغمبر
پر الہام ہو تو وہ شک اور چوک سی معصوم ہین جو کہ الہام اونہین ہو تو گویا آنکھہ سی
دیکھین یا کان سی سنین برابر ہے اور سوای پیغمبر کی اور کسیکو جو الہام ہو تو اوسمین
شک ہی کیا جانی رحمانی یا شیطانی یا نفسانی ہے اور خطا یعنی چوک جانی کا ڈر ہی
تو معلوم ہوا کہ جو کوئی کہ سوای پیغمبر کی کچھہ بات کہی اگرچہ کیسا ہی کامل ہو جو موافق
پیغمبر کی کہی تو وہ بیشک قبول کیجئی کیونکہ پیغمبر معصوم ہین اور جو خلاف پیغمبر کی کہی اگرچہ
کیسا ہی کامل ہو تو اوسی خطا کا بہی ڈر ہے اور شک پورا ہی کہ خلاف مقبول کیونکر
ہوا اور مدد پیغمبر کی دو طرح ہوتی ہی ایک تو انکی ذات پر ہی خدا کی مدد ہوتی ہے
کہ ویسی اور پر نہین اور دوسری ان کی دعا اور برکت سی عالم غیب اور قدرت
الہی سی خلق پر عجایب اور غرایب ظاہر ہوتا ہی اوسکا انتہا نہین لیکن وہ جو اونکی ذات
پر حقکی طرف سے مدد ہوتی ہی وہ کئی طور ہی ایک یہہ ہی کہ نفس اونکا یعنی من اونکا تابعدار
حکم الہی ہے اور اللہ تعالی کی حکم مانتی ہین نفس اونکا ہمیشہ اسکی حکم مین تابعدار رہتا ہی
اسی سبب سے جان بوجھہ کر گناہ کرنیسی معصوم ہین انکی ذات کو گناہون سی پاکی
ضروری ہی اور اللہ تعالی کی حکم کی خلاف کرنا اونسے روا نہین کیونکہ اللہ تعالی اپنی بندون
کو اطیعوا الرسول فرماتا ہی یعنی میری پیغمبر کی متابعت کرو جو ان شخصونمین خو جان بوجھکر
گناہ کرنیکی ہوتی تو وہ لایق متابعت کردانی کی نہوتی اور بعضی جگہہ قدم ڈگنا یعنی عادتن[۱۲] ظاہر ہوا ہے
تو یہہ بیفرمانی کی طور نہین ہوا بلکہ بعضی وقت کی بیچ بہولکر ایسا طور ہو گیا ہی **سوال** تو
اوسی گناہ کرکی کیون بیان کیا **جواب** اسکی دو وجہہ ہین یا اسواسطیکہ اسکام کیصورت
گناہ کیسی ہے یا ویسی لوگون کی چال پر دیتی ہی بات گناہ کیطرح ہوگئی مثال دولت جیسے
کوئی بادشاہ ایک غلام سی بیش قیمت کٹورہ مین پانی منگوا دی اور وہ پیالہ پہوٹ جاوے
غلام کی ہاتھہ سی تو جان بوجھکر بقصد دل جونسا غلام وہ پیالہ پہوڑ ڈالی تو وہ غلام
گناہ گار ہی یہہ نقل عام کی لوگون کی گناہ کی ہی اور ایک ایسا غلام ہی کہ وہ پیالہ احتیاط
سی وہ تہا قضا را پانو پہسل کر پیالہ ہاتھہ سی گر کر پہوٹ گیا تو تقصیر اس غلام کی مطلق
نہین و لیکن واسطے سمجھانی کی کچھہ جہڑکی کہ تو خوب دیکھہ کر کیون نہ

چلا اور غلام مودب کہی کہ مجھسی بڑی تقصیر ہوئی تو دیکہنی والا انجان جانی اسنی بڑی تقصیر
کری تو نادان ہی اگرچہ پیالہ دونون کی ہاتھہ سی پہوٹا ولیکن تقصیر مین زمین و آسمانکا فرق ہی
انکا ذکر کچھہ انشاء اللہ تعالی بیان کیا جاویگا عام کی تقصیر جان بوجھکر ہی اوسی کچھہ جواب
دینا نہین آتا اور پیغمبر ونکا قدم ڈگنا کچھہ اور ہی وی بڑی ہین خبردار کرنیکی واسطی کچھہ غصہ
کیا گیا ہی گناہ سمجھنا چاہئی اور دوسری عقل پیغمبرون کی اور آدمیون کیسی نہین ہوتی
کیونکہ عقل اونہون کی عقل کل ہی یعنی پوری ہی کبہی اونکی عقل مین خلل نہین ہوتا اور عقل
جاتی نہین رہتی جو کچھہ کہ اونہین اپنی عقل سی دریافت ہوتا ہی اور کسیکو سوای
پیغمبرون کی وہ دریافت نہین اور تیسری تدبیر اونہون کی غالب سب خلق کی تدبیر پر
ہی اونکی بوجھہ سب خلق کی بوجھہ پر تیسری چوتھی یہہ کہ علم وحی کا جیسا کہ کچھہ وہ لوگ
سمجھتی ہین اور کسی سے نہین سمجھا جاتا پانچوین قوت حافظہ یعنی یادگاری جیسی پیغمبرونکو
ہوتی ہی ویسی اور کسیکو نہین ہوتی پیغمبر بیان کرنی لگتی ہین جس قوت سی کہ پیغمبر بیان
کرتی ہین ویسا بیان کر اوسم بانکا کچھہ عقدہ باقی نرہی اور اوس فصاحت سی کہین
کہ ہر ناقص اور کامل سمجھہ جائی سوای پیغمبرون کی اورونکو نہین ہوتی اور چھٹی ہر کی تو تیز
اونکی اور سب لوگونسی ظاہر اور باطن مین زیادہ نہین خلق یعنی خو اونکی ایسی سنجیدہ اور
ستہری تہی کہ کوئی اونکی سلیقہ کو نہین پہونچتا اور ظاہر کا بدن بہی تمام اونکا پورا تہا
قبول صورتی مین بہی کوئی اور اونہین نہین پہونچتا اور آواز بہی اونکی اور لوگون کی
آواز سی خوش تہی اور سب لوگونسی ظاہر و باطن کی سب خوبیونمین افضل تہی اور
آپسمین درجہ اور مراتب اونکی موافق نصیبہ داد الہی کی فرقون فرق تہی جسکی موافق کہ
خدا تعالی سی اونہین حصہ نعمت کا ملا اوسی حصہ موافق اوسکا درجہ ہوا ولیکن دو معاملون
مین سب پیغمبر برابر ہین ایک تو یہہ کہ بولا اونہونکا خلق کو سب ایکطرف سے تہا اور
پہیردی چال سبہون کی فرمان برداری اللہ تعالی کی اور دشمنی اور حقارت اونہون
کی بیفرمانی اور دشمنی اللہ کی ہی اسیواسطی کہتا ہی **بیت** کری اہانت مسخری یا
وہ دشمن ہو نہ کسی نبی رسولکا جاکا دوزخ ردہ پیغمبر ہین معصوم سب دلمین رکہہ بیان
یہہ سب ہی گناہان جانکر نبیان بیچ امان جب تجہکو معلوم ہوا کہ متابعت اونہون
کی متابعت حکم خدا کی ہے اور دی سب اپنی طرف سی بغیر حکم خدا کے

نہین بلاتی تہی جو حکم ہوتا وہی بات لوگونکو سمجہاتی تہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب

فرشتون اور پیغمبرون سی افضل ہین کیونکہ اللہ تعالی فرماتاہی ان اللہ اصطفی ادم و نوحا و آل

ابراہیم و آل عمران علی العالمین یعنی تحقیق اللہ تعالی نی برگزیدہ کیا حضرت آدم کو اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی آل کو اور آل عمران کو اوپر سب عالمونکی اور سب عالمون مین فرشتی بہی ہین ان پر بہی افضل ہوئی اب اونہونکی جو کوئی اہانت یا حقارت اونکی گات کی یا اونکی بات کی یا اونکی چال کی پکڑی وہ کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی کہی پیغمبر خدا کہانا کہا کر اپنی اونگلیون سی کاسہ چاٹ لیا کرتی تہی دوسرا کہی کہ اسطرح کی کہنا اول باتین بری نکہ تو یہہ دوسرا کافر ہوا کیونکہ پیغمبر خدا کی چال کی اہانت کرے **مسئلہ** جو کوئی کہی حضرت آدم نی کپڑا آپ بنکر پہنا تہا یا ہل جوتا تہا جو کوئی اوسکی جواب مین اہانت سی کہی کہ تو بس ہم بہی جولاہی کے بچہ ٹہری یا کسان ٹہری اگر کسب بنی یا ہل جوتنی کو حقیر سمجہ کر کہا تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کی فعل کو حقیر سمجہا **مسئلہ** جو کوئی ہنسنی کی واسطی حضرت موسی علیہ السلام کی طرح عصا ہاتہہ مین لیکر یا حضرت آدم یا حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانگ بہرے یا بعض علما یا مدرس یا واعظ کا کہ موافق طریقہ رسول اللہ کی خلق کو علم پڑہاتی ہین یا نصیحت کرتے ہین انکا سانگ بہری تو کافر ہوا کیونکہ قول اور فعل پیغمبر پر مسخری کے **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ دادا آدم تو ہماری بیری ہین کہ بہشت مین سی منع چیز کہا کر باہر چلی آئی تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کا بیری کافر ہی **مسئلہ** جو کوئی آپسمین ناتا کرنے والون کو طعن کر کر کہی کہ کیا بری بات ہی کہ آپسمین بہن بہانجی پہوپہی کو بیاہ لیتی ہین کافر ہو کیونکہ پیغمبر کی کام کی اور کہی کی اہانت کرے **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ دوسرا نکاح کرنا یا جیون کا کام ہی ہم اشراف نہین کرتے تو کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کی کہی کے اور کام کی اہانت کی **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ دوسرا نکاح کرو دوسرا کہے کہ کیا کہین کہ یہہ لوگ برادری کی نہین مانتی تو نہین کافر ہوا اور جو کہی کہ ہماری رسم اس دین کی بات کی نہین تو بی ڈر سے **مسئلہ** جو کوئی کہی کیا بری بات ہے کہ مونچہین کترواوین اور ڈاڑہے بڑہاوین یہہ مجہی اچہی نہین لگتی تو کافر ہوا **مسئلہ**

جتنی پیغمبر ہین گنہ جانکر نی سی معصوم ہین اور سب سچے ہین لانفرق بین احد

احد من رسلہ یعنی فرق نہین کرتی ہم درمیان کسی ایک کی پیغمبرون اوس اللہ تعالی کے سے اور آپسمین اونکی درجی اللہ فرماتاہی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض یہہ پیغمبر ہین کہ بڑائی دی ہمنی بعضون اونہون کو اوپر بعض کے پیغمبرے اور سچائی اور معصومی مین کچہہ فرق نہین اور اللہ تعالی کے طرف سی کسیکو نعمت دینی اور دنیاوی تہوڑی ملی اور کسیکو بہت ملی یہہ فرق ہی **مسئلہ** ولیکن بعضے آدمیونکو شبہہ پیغمبرونکی باتونمین پڑتاہی کہ پیغمبرون کی قدم ڈگنی کی جگہہ کو یاد کر حقارت کرتی ہین یہہ اچہا نہین ہے کیونکہ حق تعالے نی ہمین پیغمبرون کو برحق جاننا فرض فرمایاہی اور آداب اور تعظیم اونہون کی ہمپر لازم ہے اگر کچہہ پیچ معلوم ہو توبی نیک گمان کرناہی اور جو کوئی جو گٹہ باندہ کر کہی تو اوسکا کیا حال بعضی باتین بیان کرے جاتی ہین اول تو حضرت آدم پر شبہہ پڑتاہی کہ کہتی ہین عصی ادم ربہ فغوی یعنی بیفرمانی کری حضرت آدم علیہ السلام نے رب اپنی پہر اوسی حکم اپنے مونہہ پہیرا تو اس بیفرمانی کو گناہ نہ سمجہا چاہئی کیونکہ گناہ وہ ہوتاہے کہ اللہ تعالی کے نافرمانی جان بوجہ کر دلکی قصد سے کرے اور یہان اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ وہی بہول گئی تہی اور دلکی قصد سی نہین کیا وہ ڈگنا یہہ ہے ولقد عہدنا الی ادم من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما اور مقرر عہد کیا ہمنی طرف آدم کی اور وہ بہول گیا اور نہ پایا ہمنی اوسکا قصد دلے **سوال** وہ کیا عہد کیا تہا **جواب** وہ یہہ عہد تہا کہ شیطان تیرا اور تیری جوڑیکا دشمن ہی ایسا نہو کہ تمہین بہشت سے نکالدے وہ یہہ ہے فقلنا یا ادم ان ہذا عدو لک ولزوجک فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقی یعنی پہر کہا ہمنے ای آدم مقرر یہہ شیطان دشمن تیرا اور تیری جوڑیکا ہی خبردار ایسا نہو تم دونوکو نکالدی بہشت سی پہر تو بدبخت ہو جائیگا پہر جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت مین داخل ہوئی تب ایک روز شیطان بہشت کی دروازی پر ساتون آسمانون کی اوپر گیا وہان دربان بہشت کا مور تہا مور کو کہا مین بہشت مین آنا چاہتاہون کسیطرح تو مجہسی اندر جانی دی مور نی نمانی جانب سفید رنگ چارپایہ بہشت مین قبول صورت جانور تہا ایک دروازہ پر یہہ دربان تہا اسی بہی شیطان نی وہی کہا سانپ نی اوسکی بات مانی جب سانپ اپنی مونہہ مین شیطان کو بٹہا کر لیگیا جبکہ بہشت مین داخل ہوگیا تب سانپ کی مونہہ مین شیطان رونی لگا دادی حوانی کہا کہ ای سانپ تو کیون روتاہی جب سانپ کی مونہہ مین سی شیطان

بولا کہ تمہین بہشت سی نکالین گی دادی حوانی کہا کیون نکالین گی جب شیطان نی کہا کہ یہہ درخت
گیہون کا جو کہڑا ہی تمہین اسکی کہانی منع کر رکہا ہی اسکا خواص یہہ ہی کہ جو کوئی اسی کہاوی وہ
بہشت سی کبہی نہ نکلی اور تم اسی کہاتی نہین ہو تو معلوم ہوا کہ تمہین بہشت سی نکالنا ٹہرا ہے کہا
اگر ہمت کر کی کہالی تو ہی سب کبہی بہشت سی نہ نکلی دادی حوانی وہ دانہ گیہون کا کہالیا کہاتی ہی نور
جاتا رہا اور کپڑی بدن پر سی جہڑ پڑی دادا آدم اگر دیکہین تو یہہ حال ہو رہا ہی اور قصہ دراز
ہی آخر یہہ ہوا کہ شیطان نی سانپ کی موہنہ مین قسم اللہ تعالی کی کہالی کہ اس درخت کا میوہ
کہانیوالا بہشت سی نہین نکلتا جب آدم علیہ السلام اوسکی مکر مین آئی اور یہہ سمجہی کہ ایسا کون
ہوگا کہ اللہ تعالی سی ملک قہار کی جہوٹی قسم کہاتی گا معلوم ہوا کہ یہہ سچ کہتا ہی جب آدم کی
دل مین یہہ بات آئی کہ اس درخت کے نزدیک جانیکو بہی منع کیا ہی اسکا پہل کیونکر کہاون کہ
اللہ تعالی نی ہمین کہا ہی ولاتقربا ہذہ الشجرۃ یعنی نزدیک نہو اس درخت کی جب اونکی دلمین
وسوسہ اس شیطانی ہوا کہ جبدرخت کی طرف حضرت جبرئیل علیہ السلام نی اشارت کری تہی
خاص اسہ درخت سی گیہون نکہاون اور ساری بہشت کی گیہون تو منع نہین کیا ہی نفس کو چاہت
بہشت مین رہنی کی پوری تہی یہہ بہی اوسکی فریب مین آگئی کہ بجز دیکہنی شیطان کیسی کہ سانپ
کی موہنہ مین بولا کہالیا اور اوسکی کہنی کی موافق اجتہاد کر لیا کہ اور درخت کا گیہون ہی اور
جس سی منع کیا تہا وہ اور پیڑ تہا اور انتظار حضرت جبرئیل کی آنی کی اور پوچہنے کی
نہ کی ایسی خاصونکو اتنی غفلت بہی بہت ہو گئی کیونکہ پہلی تاکید شیطان سی بچنی کے
بہت ہوئی تہی **مسئلہ** اور اس بیان کرنیمین اللہ تعالی کیطرف سی بڑی بڑی فایدہ
ہین اور حکمتین اول تاکید ہی کہ دشمن سے غافل نرہی خواہ کیسا ہی مقام خوف کا نہو اور
دوسری سمجہہ رکہی کہ سوالکا جواب سمجہہ کر دیوی کہ اس بات کا انجام بہلا ہی یا برا کیونکہ دشمن
سے جو دشمنی مین کچہہ نہین ہو سکتا تو دوست بنکر آتا ہی تو ایسیکی دوستی پر اعتماد نہ کیجیی
تیسرے کیسا ہی کوئی دوست ہو حکم خدا مین خلل ڈالنی لگے تو اوسی نایب شیطان کا سمجہی
اور جانی کہ جب سانپ کی موہنہ مین بولا تہا ویسا ہی اسمین بولی ہی اوسکا کہا نمانی چوتہی
بندہ اگر کہین پہسل جاوی تو اپنی بول کی پیچ نہ کری شیطان کی طرح بلکہ یہہ فکر کرے
کہ کسیطرح بخشا جاون تو چاہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کیطرح دلمین شرمندہ ہو اور اپنی
تقصیر کا اقرار کری کہ یہہ بات بنی بری کری اور نادانی کری اور اللہ تعالی سی بخشش

چاہی جیسی حضرت آدم علیہ السلام نی چاہی اور رحمت خدا سی ناامید نہو جیسی حضرت آدم
تین سو برس تک روئی **مسئلہ** اور اللہ تعالی نی یہہ حضرت آدم کا قصہ حضرت آدم
کی اہانت کیواسطی نہین کہا بلکہ قبولیت اور مہربانگی کہ بسبب اونکی ادب کی کہ اونہون
نی توبہ کری اور دلکی زاری کری جو اونکی اوپر ہوئی تہی اسواسطی بیان کیا تو اب چاہی
کہ جو کوئی کہ بیان کرے تو اسطرح کری کہ موجب عزت اور بڑائی کا ہو اور اسطرح نکری
کہ جسمین حقارت ہو پیغمبر کی حقارت کفر ہی کیونکہ انسی کچہہ چوک پڑجاتی ہے تو اللہ تعالی
انہین خبردار کر دیتا ہی تو یہہ جبہی سمجہہ جاتی ہین اور توبہ اور زاری کرنی لگتی ہین تو حق
تعالی انکو اور زیادہ قربت کر دیتا ہی اسیواسطی اللہ تعالی فرماتا ہی اولئک الذین
ہدی اللہ فبہدیہم اقتدہ یعنی پیغمبر وہ لوگ ہین کہ جنہین اللہ تعالی نے ہدایت کری ہی
یعنے راہ دکہائی ہے پہر جس راہ کو وی چلی ہین اوسی راہ پر تم چلو اسکی مقابلہ پر
قصہ شیطان کی تقصیر کا بیان کیا ہے وہ ظاہر ہی کہ اوسی اللہ تعالی نی خبردار کیا کہ تونی
سجدہ جو ہماری کہی سے نکیا تجہی کسنی کہا تہا اوسنی توبہ نکرے اور دل مین شرمندہ
نہوا تو راندہ درگاہ ہو گیا اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام بی بی زلیخا
کی پہلو مین ازار بند کہولکر جسطرح جماع کرنیکو عورت کی مرد کی جگہہ بیٹہنی کی ہے وہان
جا بیٹہی تہی تو یہہ بات بہی جہوٹ ہی اور سند اسکی عبداللہ ابن عباس سے کرتی ہین اول
تو یہہ ہی کہ اونہون نی کہا نہین کہ ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی تو شاید کسی یہود
نصاری سی سنا ہو تو انکی بات کا اعتبار نہین کیونکہ اللہ تعالی نی خبر دی ہے کہ یہہ اہل کتاب
اللہ تعالی پر جان بوجہہ کر بہی جہوٹ کہدیتی ہین یقولون علی اللہ الکذب وہم یعلمون
یعنے وی کہتی ہین اللہ تعالی پر جہوٹ اور حالانکہ وہ جانتی ہین اور یہہ اللہ تعالے
نی جو فرمایا ہی ولقد ہمت بہ وہم بہا لولا ان رای برہان ربہ یعنی تحقیق قصد کیا زلیخا نی یوسف
علیہ السلام سی ملنی کا اور قصد کیا تہا حضرت یوسف نی بہی ملنی کا اگر وہ ندیکہتا رہنمائی
پروردگار اپنی کی تو معلوم ہوا جو اللہ تعالی کی رہنمائی ندیکہتا تو یوسف علیہ السلام بہی قصد کرتا اور
جو یون سمجہو گی کہ حضرت یوسف علیہ السلام بہی مرد عورت کیطرح بیٹہی تو ڈر ایسا لگتا ہی کیونکہ اللہ تعالی
نی قرآن مجید مین منع فرمایا ہی ایک تو یہی ہی لولا ان رای برہان ربہ اور دوسری یہہ فرمایا ہی
کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء یعنی اسیطرح سی پہیرتی ہین اسکو

اوس سی برائی اور بیحیائی جب کہ اللہ تعالے فرماوی کہ مینی برائی اور بیحیائی اوس سے
دور کرے تو اونہون سی اوس بیٹھک تک نوبت کیونکر ہو اور جو کہی کہ ہوئی تو خلاف
قران کی کہا اور دوسری یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایاہی ذلک لیعلم انی لم اخنہ
بالغیب اللہ تعالے نی حضرت یوسف علیہ السلام کا احوال بیان فرمایاہی کہ اونہو نی عزیز مصر
کی سی عورتون مصر یکا احوال سو اسطی تحقیق کروایا تہا کہ وہ عزیز جان لی کہ مینی خیانت اوسکی
جہپ کر نہین کری حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالی سنے صدیق سے یعنے
سچا فرمایاہی اور وہ کہتی ہین کہ ہمنی خیانت نہین کرے اور جو یون کہے کہ وہ تو پرائے
کی واسطی پرائی عورت کی آسن کی جگہہ جا بیٹہی تہی تو امانت داری کہان رہی خیانت
ہوگئی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی سچاہی حضرت یوسف سی یہہ فعل نہین ہوا اور جسنے
کہا اوسنی جہوٹ کہا **سوال** اور بعضی کہتی ہین کہ وہ قصہ حضرت زلیخا سے
حضرت یوسف کو نبوت ہونے سی پہلی ہوا تہا **جواب** حضرت یوسف
صدیق اللہ کے ہین اونکا کہنا سچ ہے اونہون نے کہا کہ مین جبتک پیغمبر تہا نہ
خیانت نہین کری ہے تہے اور بعضی شخص حضرت داود پر طوفان بہتان بولتی ہین کہ حضرت
داود ایکدن ایک حجرہ کے اندر دروازہ بند کرکر سب طرف سی دل کو حق کے
طرف کرکر عبادت اللہ تعالی کی کرتی تہی ایک طرف داہنی توریت دہری تہی اور بائین
طرف زبور رکہی تہی کہ شیطان نی اپنی سردار اکہٹی کرکر کہا کہ حضرت داود کی عبادت
مین خلل ڈالو تو مجہی چین ہو جب سبہون نی کہا کہ تو ہمارا امام ہو ہم تیری ساتہی ہین جب وہ شیطان صورت
ایک بڑی خوبصورت سی جانور نہایت رنگین کی پکڑ کر حضرت داود کی آگی آ بیٹہا جب حضرت داود نی اوسپر
ہاتہہ ڈالا تب وہ اوڑ کی سرک بیٹہا جب داود علیہ السلام نی سرک کر تہوڑی سی دور ہاتہہ ڈالا وہ جانور
آگی سی اوڑ کر جا بیٹہا جب آپ نی آگی سی جا کر ہاتہہ ڈالا وہ جانور اوڑ کر حجرہ کی صحن مین جا بیٹہا اب صحن مین آکر
پکڑنی لگی تب وہ جانور اوڑ کر منڈیر پر جا بیٹہا جب آپ کوٹہی پر گئی تو کیا دیکہتی ہین کہ ایک عورت
اپنی کوٹہی پر ننگی نہاتی ہی اونکو دیکہہ کر اوس عورت نی اپنی بالونکا پردہ کیا آپ دیکہتی ہی اوسپر
عاشق ہوگئی جب آپنی تحقیق کیا کہ کون ہی تو معلوم ہوا کہ تبا اوریا کی عورت ہی کہ جو حضرت داود کا
منہہ بولا بیٹا ہی آپنی اوسی سی نکاح چاہا اوسنی نمانا تب آپنی اوسکی خاوند کو لڑائی مین بہیجدیا کہ
کسیطرح مارا جاوے تو اوسکی عورت سی ہم نکاح کرلین جب وہ لڑائی مین مارا گیا تو اوسکی

تو اوسکی عورت اپنی نکاح مین لائے جب اللہ تعالی نی دو فرشتہ داود کی صورت کر کر جہگڑتے
ہوئی بہیج دئی ایک نی کہا کہ میری ایک بہیڑ ہی اور اس دوسری کی ننانوے بہیڑ
ہین اب یہہ مجہی کہتا ہے کہ یہہ اپنی ایک بہیڑ مجہی دیدی تو میری پوری سو ہو جاوین جب
حضرت داود نی فرمایا کہ اسنی تجہپر ظلم کیا کہ اتنی بہیڑین ہوتی تجہسی ایک بہیڑ مانگتا ہی
اور بہت ساجہی ایسی ہوتی ہین کہ دوسرے پر زبردستی کرتے ہین مگر جنکا ایمان خدا
پر ہو اور نیک عمل کرین سو وہ تہوڑی ہین جب حضرت داود یہہ کہتی ہی سمجہے کہ یہہ بات
ہماری پر آئی جب وہ توبہ اور استغفار پڑہنی لگی اور سجدہ کرنی لگی اور دلسی زاری کرنی لگی
اللہ تعالی نی اونکی توبہ قبول کرے اور فرمایا کہ اوس عورت کے خاوند کی قبر پر کہڑی ہو کر
بخشوالو جب اوسکی قبر پر حضرت داود نی جا کر کہا کہ ای اوریا تو میری تقصیر معاف کر
جب اوریا نی قبر سی آواز دی کہ مینے معاف کری تب اللہ تعالی نی فرمایا کہ سنی تقصیر کا نام
بہی تو لیا ہوتا کہ فلانی تقصیر معاف کر حضرت داود علیہ السلام نی ویسی ہی پہر جا کر کہا کہ مینی
تیری فلانی تقصیر کری ہی معاف کردی جب اوس اوریا نی سنا جب کہا کہ مین یہہ تو
تقصیر معاف نہین کرینگا حضرت داود نی عرض کیا کہ الٰہی یہ تو مجہے بخشتا نہین جب اللہ تعالے
نی فرمایا کہ یا داود تو کچہہ غم نہ کہا کہ قیامت کو مین تجہی بخشوا دونگا یہہ بات جو قصہ گوون
نی اوڑائی ہے محض بہتان ہے کیونکہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہین
مَنْ قَالَ فِی قِصَّۃِ دَاوٗدَ مِثْلَ مَا قَالَ لَہٗ الْقِصَاصُ جَلَدْتُہٗ حَدَّیْنِ معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی
کہیگا بیچ قصہ داود کی جیسی کہا ہی بعضی قصہ گوون نی اسکو مین حد مارونگا دوہری حد
کیونکہ اپنی برابر والی پر جو تہمت بولتا ہی اوسپر ایک حد ہی اور پیغمبر سب سی اونچی ہین
اپنی سے اونچی پر تہمت اوٹہانی والیکو دوہری حد مارنی چاہئے **سوال** صحیح
بیان کرو کہ کیونکر ہے **جواب** اوس عورت تیسا کو اوریا نی پہلی حضرت داود
سی چاہا تہا کہ مجہہ سے نکاح کرلی اوس عورت نے بہی اقرار کر لیا تہا کہ تجہسی ہی نکاح کرونگی
ابہی اسکا نکاح نہوا تہا اور نسبت ہی تہی کہ حضرت داود کی نگاہ اوسپر پڑی اور حضرت
داود نی پیغام دیا کہ تو ہمین قبول کر پہر سب کنبے اوسکی نی غنیمت سمجہا اور حضرت داود کو
قبول کیا اور داود راضی ہوئی تیسا کی وارثون نی یہہ خبر نکری کہ اوریا کا پہلی سے
عہد ہو رہا ہی اسمین دی محراب مین بیٹہی عبادت کرتی تہی کہ دو فرشتے دیرسی اوپر

آئی گھڑی ہوئی جب داود وڈری جب فرشتون نی کہا کہ ہم تمسی پوچھتی ہین کہ ایک کی
جو ننناوین بھیڑین ہون اور دوسری کی ایک ہی وہ ننناوین والا اوس ایک بھیڑ
والہ سی ایک بہی مانگتا ہی اب کیا حکم ہے جب آپ نی فرمایا کہ اتنی بھیڑین ہوتی ہوئی
ایک بھیڑ والہ سی جو اوسکی بھیڑ مانگی تو تجھپر ظلم کیا ہے جب آپ سمجھ گئی کہ میری ننناوین
بیبیان ہین یہہ جو مین نی سوال تیا کا کیا ہی کہین یہہ قصہ نہو ولیکن یہہ عورت تو
بیچاوندگی سے خبردار ہوکر تحقیقات کری تو معلوم ہوا کہ اوریا سے اسکا قول ہو رہا تھا
کہ تجھسی نکاح کرونگی تو معلوم ہوا کہ تیساسی نکاح نہین ہوا تھا تو حضرت داود پر یہہ دو لغزش
ہوئین ایک تو بغیر نکاح نگاہ کیون کری اور دوسری یہہ کیون تحقیقات نکری کہ نکاح
مین تو کسیکی نہین ولیکن کسے سی قول بہی کر رکھا ہے کہ نہین اسواسطی اللہ تعالی نی خبر دمی
ہی کہ ان فرشتون نی کہا کہ مجھسی ایک بھیڑ مانگتا ہی اور حضرت داود نی کہا کہ ظلم کرتا ہے
ننناوین بھیڑ ہوتی تجھہ ایک والیسی ایک بہی مانگتا ہے نہین تو یون کہتا کہ میری ایک
بہی بی بی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو کہتی ہین کہ اوریا کو مرنی کی جگہہ بھیج دیا تھا کہ وہ مرجائی تو
تیساسی مین بیاہ کرون جھوٹھہ ہی کیونکہ اول تو اوریا سی تیسا بیاہ ہی نہین ہی کہ اوسی
فرادین دوسری یہہ شان پیغمبر کی نہین ہی کہ واسطی اپنی نفس کی کسیکا برا کریں
جسنی کہا جھوٹھہ کہا کیونکہ اللہ تعالی نی پیغمبرونکو ظلم اور فساد دور کرنیکو خلق پر بھیجا ہی
اور خلق کو حکم کیا کہ انکی کہنی پر اور چلنی پر اپنی چال ملاؤ اسطرح کی باتین تو کوئی برا کام مومن
بہی نکریگا خدانخواستہ اونسی کب بن آتی ہی پیغمبر وہی لوگ ہین کہ جنہونکی نیکبختی فرشتون
پر بہی شرف رکھتی ہی کیونکہ اللہ تعالی نی کسے اپنی بندیکو نہین کہا کہ فرشتہ کی متابعت
کرو اور یہہ کہا ہی کہ پیغمبرون کی متابعت کرو اگر وہ ایسی ہوتی جیسی یہہ بات بولی تو
کچھہ بہی نہوتی اور بعضی نادان بیخبر حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہی بعضی
باتین بیہودہ بکتے ہین اونمین سی ایک یہہ ہی کہ پیغمبر خدا کی آنکھہ جسعورت پر پڑتی تہے
وہ عورت پیغمبر خدا پر حلال ہوجاتی اور اوسکی خاوند پر حرام ہوجاتی اور شاہد اپنی عقیدہ مین
کا حضرت زینب کا نکاح پکڑتی ہین اور کہتے ہین کہ زید حضرت پیغمبر کا موہنہ بولا بیٹا تھا
حضرت زید کی نکاح مین بی بی زینب تہین حضرت کی نگاہ کی ستے ایکروز آگئی تہی
جب زید پر حرام ہوگئی حضرت زید نی طلاق دی پیغمبر نے نکاح اونکی پاس گئے

اب سنو کہ اصل کی باتین پیغمبر کو کہنا سوائی نادانی کی کیا ہے وہ قصہ یون تھا
کہ بی بی زینب پیغمبر خدا کی پہوپی امامہ کی راند بیٹی تھے ایکروز پیغمبر خدا نی کسیکو زینب
کی پاس بھیجا کہ تم نکاح کرو جب زینب نی کہلا بھیجا کہ کیا مجھسی اپنی واسطی فرماتی ہین
حضرت نی کہا زید کی واسطی کہتا ہون کہ زید غلام نی مالک بی بی خدیجہ کا تھا کہ وہ
پیغمبر خدا نی آزاد کرکر اپنا موہنہ بولا بیٹا کر لیا تھا زینب نے کہا کہ مین کس ناناکی نواسی ہون
اور کس ماموں کی بہانجی ہون مین غلام کو کیونکر قبول کرون جب حضرت نی فرمایا
کہ اون نانا ماموںکا درجہ بہی جانتے ہی کہ بسبب کفر کی کیا ہوا اور غلام کا درجہ بسبب
ایمان کی کیا ہے جب اللہ تعالی نی یہہ آیۃ نازل کری ماکان لمومن ولا مومنۃ
اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم اور نہین لائق ہی کسی مومن
مرد اور ایمان والی عورت کو کہ جب ٹہیرادی حکم دی اللہ تعالی اور رسول اللہ کا کسیکام
کا اور اوسی اختیار رہی اپنی کام کا عبد اللہ ایمان والا بیٹا جحش کا زینب کا
بہائی کہ وہ نہین مانی تھا کہ غلام کو اپنی بہن دون وہ بہی اور ایمان والی عورت بی بی
زینب ہی جب یہہ حکم سنا تب دونون بہن بہائی مان گئے رضامند ہیسی نکاح
پڑہا گیا ولیکن اون دونو میان بی بی مین موافقت نآئی ہمیشہ گہر مین جہگڑا ہی رہتا تھا
کیونکہ زید متابعت بی بی کیطرح چاہتا تھا اور بی بی زینب کی خاطر مین وہ نہین آتا تھا
لاچار ہوکر ایک روز زید نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ
بی بی زینب بڑی گھر کی بیٹی ہی اسکی باتین مجھسی سہی نہین جاتین میری اونکی نبہ
نہین سے مین تو اوسی طلاق دیتا ہون جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زید کو
کہا کہ اپنی بی بی کو سنبہال اور ناحق او بموجب شرعی طلاق مت دی اسمین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پر دریافت ہوا کہ زینب تیری بی بی ہوگی جب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی دلمین بہت شرمائی کہ یہہ کیا ہوا کہ ساری ملک مین بدنام ہوجاونگا کہ
محمد الرسول اللہ نی اپنی بیٹی کی بی بی سے نکاح کرلیا حالانکہ اوس ملک مین بیٹی کی دلہن
کا کرلینا نہایت عیب تھا اپنی دلمین سے اس بات سے بہت شرمائی تہی اور زید نی بار بار
تقاضا شروع کیا کہ مین طلاق دیتا ہون اور پیغمبر خدا منع فرماتی تہی اسمین یہہ آیۃ اوتری
اذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ

وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ اسکی معنے یہہ ہین
جبکہ کہتا ہے تو اوس شخصکو کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نی اوپر اوسکی اور انعام کیا ہی
تو نی اوسپر کہ نگاہ رکھہ تو اپنی پر قبیلہ اپنی کو اور ڈر اللہ تعالیٰ سے اور چہپاتا ہی
تو بیچ دل اپنی کی وہ بات کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرنیوالا ہے اوسکا اور ڈرتا ہی تو آدمیون
سے کہ مجہی کہین گی کہ بیٹے کی بی بی سے نکاح کرلیا اور اللہ تعالیٰ بہت لایق ہے
اسکی کہ جس سے ڈری اسی عرصہ مین اکر زید نے چانچک آکر کہا کہ یا رسول اللہ مین نی
زینب کو طلاق دی جبکہ عدت گذر چکی یہہ آیۃ نازل ہوئی فلما قضی زید منہا وطرا
زوجناکہا پس جبکہ ادا کیا زید نی اسس بی بی زینب سی حاجت کی تیئن یعنے طلاق دیکر عدت
گذر گئی بی بی کردی ہمنے تیری وہ زینب جب پیغمبر خدا نی زید کو بلایا اور کہا تو زینب
کو جاکر کہہ کہ ہمنے تمہین قبول کیا جب زید نی بی بی زینب کو یہہ پیغام حضرت کا دیا جب
بی بی زینب نے کہا کہ مین اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرلون کہ جو لایق پیغمبر خدا کی حرم شریف
کی ہون تو حکم ہوجاوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حکم ہو ہی گیا تہا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی گہر سی بی بی زینب کی گہر کو چلی ابہی وہ بی بی دعا ہی جا بتے تہی کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی گہر مین داخل ہوئے اور اذن نمانگا بی بی زینب نی
کپڑی آستین کی سے پردہ کرکر سمجہکر پوچہا کہ یا رسول اللہ بغیر شاہدون کی نکاح اور بغیر
خطبہ کی آئی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اللہ المزوج وجبرئیل شاہد
یعنے اللہ تعالیٰ نی میرا تجہسی نکاح باندہا اور جبرئیل گواہ ہین بی بی زینب خوش ہوئین
اسیواسطے سب بیبون پر بی بی زینب اپنی بڑائی کرتے اور کہتی کہ تمہین تو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمہارے باپون نی دیا ہے اور مجہکو اللہ تعالیٰ نی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو آسمان کی آدا ہے دیا ہی اوسوقت کافرون نی اور بیدینون نی طعن
کی زبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر دراز کری اور برا کہنا شروع کیا جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمانی لگی تب اللہ تعالیٰ نی یہہ آیۃ نازل کری ما کان علی النبی
من حرج فیما فرض اللہ لہ یعنے نہین ہی اوپر پیغمبر کی گناہ بیچ اوس کام کی کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ
نی واسطے اوسکی اور فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنے
نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسیکا مردون تمہارون کی یعنے پیغمبر کسی مرد کا باپ نہین

تو بیٹی کی بی بی کیونکر ہوگی جیسی اگلی وقت مین منافق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تہی
اب کیوقت مین بعضی نادان اوسطرحسی شان اپنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مین برا
بکتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت نکاح کی جسعورت پر کرتی تہی وہ اوسکی خاوند
پر حرام ہو جاتی تہی بلکہ بعضے بیدین اس سی ایک مسئلہ اپنی روسیاہی کا بہی نکالتی ہین
کہ جس مرید کی عورت پر مرشد کی نکاح پڑی وہ عورت اوسکی خاوند پر حرام ہو جاتی ہی
اور سندوہ پکڑتی ہین مسلمانون سمجہو یہہ انکا مسئلہ بہی جہوٹا ہی وہ مرشد کاہیکو ہون گ
کہ جو کسی مرید کی ننگ وناموس پر نظر کرینگی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو ان باتون
سی پاک ہین ایسی نظر بدسی اونکی شان مین حدیث ہی ما کان للنبی ان یکون لہ خائنۃ الاعین
یعنے نہین ہی شان واسطی پیغمبر کی یہہ کہ ہووی واسطی اوسکی چوری آنکہہ کی اور زنا کیونکہ
اس نظر پاکین چوری رہی کہ جیسی اللہ تعالیٰ اسطرح سی تاکید کرکر فرمادی کہ اپنی امت کو بہی
کہہ کہ بری نگاہ سی آنکہونکو بہینچ لین قال اللہ تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم یعنی کہا
ای محمد واسطی ایمان والون کے کہ آنکہین بندکرلین وی بعضی نگاہون اپنی سے
جس گہر کی غلامون پر حکم نگاہ کی پاکی کا ہے ویسی امت کی شاہ کہ سلطان الانبیاہون اون
لاج بہری آنکہون مین کہان خیانتین سما دین گر شامت بداعتقادی کہ اپنا قیاس پاکون پر
جا کیا تو بہ کیا چاہئے اور دوسری یہہ شبہہ ڈالتی ہین کہ ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز
مین سورہ والنجم پڑہتی تہی جب اس آیت پر پہونچی افرایتم اللات والعزی ومنات الثالثۃ الاخری
اوسوقت شیطان نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر یہہ ڈال دیا تلک الغرانیق العلی
وان شفاعتہن لترتجی یعنی یہہ بہت بڑی ہین اور مقرر انکی سفارش کی آس کری جاتی
ہی یہہ بات جو یون کہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سی شیطان کی ڈالی سے
نماز مین نکلی تو بڑی قباحتین آتی ہین ایک تو یہہ کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہے کہ ہمارا شیطان
مسلمان ہوگیا ہے تو یہہ بات کب سچی ہو اور دوسری حضرت فاروق عمر فرماتی ہین
کہ مین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنتا سو لکہہ لیتا ایکروز مجہسی قریشون نی کہا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آدمی ہین انہین غصہ بہی ہے اور رضا بہی ہے اور غصہ مین
آدمی سی ان کہنے باتین کہی اور منہ سی نکل جاتی ہین تو ہر ایک وقت کی بات نہ لکہو
حضرت عبداللہ نی یہہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہدی تب حضرت پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہا اُکتُب فوالذی نفس محمد بیدہ ما خرج منہُ اِلّا الحق و اشارالی فمہ یعنے لکھ
تو یا عمر قسم ہی مجھی اوسکی کہ ذات محمدؐ کی ہاتہہ اوسکی مین ہے نہین نکلی گا اوس سے
مگر سچ اور اشارت اپنی موبنہہ کی طرف کری یعنی اس موبنہہ سی اور اللہ تعالی فرماتا ہی
مَا یَنطِقُ عَنِ الھَویٰ یعنے نہین بولتا وہ خواہش نفس سے اِن ھُوَ اِلّا وحیٌ یُوحیٰ نہیں
وہ قران مگر وحی کیا جاتا ہے مگر یہہ بات کہی ہوئی عبد اللہ ابن عباس کی ہے
اونہون نی یون کہا ہوگا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اَفَرَاَیتُمُ اللّٰاتَ وَالعُزّیٰ
وَمَنٰوۃَ الثّالِثَۃَ الاُخریٰ جب پڑہتی تہی جس بحر سی آپ پڑہتی تہے ایسی ہی بول
پیغمبر مین شیطان نی بول اپنا ملا کر مشرکون کی کانون مین سنا دیا تلک الغرانیق العلی مشرکون
نی سنکر شور مچایا اور سب کہنے لگی کہ یون کہتے ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا
کہ یہہ کیا کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی مَا اَرسَلنَا مِن قَبلِکَ مِن رَّسُولٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلّا
اِذَا تَمَنّیٰ اَلقَی الشَّیطٰنُ فِی اُمنِیَّتِہٖ **بیت** نبی نہین کبہی ہوا ناری اور غلام ٭
جہوٹ کو سا جہی نہین پیغمبر کا کام ٭ یعنی کو سے پیغمبر کبہی عورت نہین ہوئی اور غلام
نہین ہوا اور جہوٹا نہین کیونکہ پیغمبر وہ چاہیے کہ عورتون اور مردونکی مجلس مین بی دہڑک
جا بیٹہے اور کہلی نصیحت کری اور عورت کو بی اذن نکلنا درست نہین اور موبنہہ اپنا نا
محرم مردسے ڈہکنا ضروری اور نامحرم مردسے باتین کرنی گناہ ہین اور پیغمبر امت کو
نہ دیکہی یا بولی تو مقصد پیغمبری کا فوت ہووی اور پیغمبر غلام اسواسطی نہین ہوئی کہ پیغمبر
سردار سب خلق کا چاہیے صورت مین بہی اور سیرت مین بہی اور غلام ہوتی تو حقیر ہوتی
اور حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام مت جانیو کیونکہ مسلمان کا فرزند غلام نہین ہوتا وی تو
پیغمبر کی فرزند تہی اور کسی پیغمبر نی جہوٹہہ نہین بولا دین کی کام مین اور دنیا کی کام مین
کیونکہ جہوٹہہ بولنا گناہ کبیرہ ہے اور پیغمبر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے پاک ہین اور جو پیغمبر خدا
جہوٹہہ بولتی اور گناہ کرتے تو کافرونپر قیامت کو حجت نہوتی یون کہہ دیتے کہ یہہ
جہوٹی تہی انکی بات ہماری نزدیک معتبر نہ تہی کوئی سچا پیغمبر بہیجتا تو ہمین یقین ہوتا انپر
حجت لازم ہوتی تو مارنا ظلم ہوتا اور اللہ تعالی ظلم سی پاک ہے دوسری فاسق فاجر
جہوٹی شاہدی بہرنی والی کی شرع مین شاہدی روا نہین اور اللہ تعالی پیغمبرونکو فرماتا ہی
لِتَکُونُوا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُونَ الرَّسُولُ عَلَیکُم شَھِیدًا یعنی تو کہ ہوجاوی پیغمبر اوپر تمہاری شاہد معلوم ہوا کہ پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سی معصوم ہی [illegible]
جب پیغمبر خدا معصوم نہوتی اور گناہ کرتی تو اللہ تعالی بندونسی گناہ کو روا رکہتا بعضے
کہتے ہین کہ لیوا دیو ہین ہی پیغمبر نی جہوٹہہ بولا ہے تو کافر ہوا **سوال** جو کوئی
کہی کہ حضرت ابراہیم نی تین جہوٹہہ بولی ہین **جواب** دی جہوٹہہ نہ تہی ولیکن صورت
جہوٹہہ کی سے تہی جیسی ذو معنے ہوتی ہین **سوال** کیونکر بولی تہی **جواب** ایک تو
یہہ تہا کہ ایک روز نمرود علیہ اللعنۃ مع اور لوگون شہر کی واسطی ایک تہوار کی منانی
کو شہر سی باہر گیا تہا اور بتخانی خالی پڑے تہی حضرت ابراہیم کا باپ معہ لڑکے
بالون کی شہر سے باہر کو چلا حضرت ابراہیم نی راہ مین کہا کہ مین بیمار ہون اور لوٹ گئے
اونہون نی جانا کہ سچ بیماری ہی ہووی گی وہ حضرت ابراہیم کو چہوڑ گئے دوسری
حضرت ابراہیم بتخانہ مین گئے کیا دیکہتی ہین کہ بتخانہ مین ہر ہر بت کی آگی طرح طرح کی
کہانی رکہی تہی جیسے آکر تبرک بانٹ کر کہاوین گی حضرت ابراہیم نی کلہاڑا لی کر
مورتونکو توڑا اور بڑی مورت کو کچہہ توڑ کر وہ کلہاڑا اوس بڑی مورت کی
کاندہی پر دہر کر آپ اپنی گہر چلی آئی جب نمرود باہر سی اپنی گہر مین آیا تو برا حال
دیکہا جب تحقیق شروع کی کہ وہ کون ہے کہ جسنی یہہ کام کیا ہی ایک شخص نی کہا
کہ ایسا کام تو ایک جوان ابراہیم ہی اوسنے کیا ہوگا کیونکہ وہ اون کی خوسی واقف
تہا جب نمرود نی اونہین بولایا اور پوچہا کہ یہہ کام کسنی کیا ہی حضرت ابراہیم نی کہا کہ
یہہ کام اس بڑے بت نی کیا ہی اونہون نی کہا یہہ تو پتہر ہے نہ دیکہی ہی اور نہ سنتی ہے
یہہ کیونکر کری جب آپ نی فرمایا کہ جو نہ دیکہی ہے اور نہ سنتی ہی تو تم کیون انکی آگی سر مارتے
ہو وہ جان گیا کہ تحقیق اونہون نی توڑا ہے اور تیسری ایکدن حضرت ابراہیم اور بی بی
سارا قبیلہ اونکا اونٹ پر سوار شام کیطرف جاتی تہی کہ راہ مین ایک راجا ظالم تہا کہ خوب
صورت عورت کسی مسافر کی پاس ہوتی تو چہین لیتا اور خاوند ساتہہ ہوتا تو مار ڈالتا
اور بہائی ساتہہ ہوتا تو کچہہ نکہتا جب یہہ اوس مکانمین گئے کہ جہان چوکی تہے اونکی
اونٹ کا جہاڑا لیا تو بی بی نکلی بہت خوبصورت تہی چوکیدارون نی پوچہا کہ تم اسکی
کیا لگتی ہو حضرت ابراہیم نی کہا بہائی ہون اسکی جو ابراہیم نی کہا تہا کہ مین بیمار ہون
تو بیماری بدن کی دکہنے کو کہتی ہین تو آپنے یون فرمایا تہا کہ مجہی دونکی بت پرستی

اور کفر کا بڑا دکھہ ہی اور یہہ جو فرمایا تہا کہ مین بہائی ہون بی بی ہماری بہن ہے
تو یہہ بہی ذو معنی ہے کیونکہ کل مومن اخوۃ سب مسلمان آپسمین بہائی ہین تو سب عورتین
دین کی بہن ہین اور دوسری چچا کی بیٹے بہی بہن ہے بی بی سارا حضرت ابراہیم کی
چچا کی بیٹی بہی تہی اور چچا کی بیٹی کو بہی عرف مین بہن کہتی ہین اور یہہ جو کہا
کہ یہہ بت توڑی ہین انکی بڑے بت نی تو البتہ حضرت ابراہیم نی بہی توڑی تہی
تو آپ موثر بڑی تہی سب سی کیونکہ پیغمبر تہے اور بعضی باتین ہماری پیغمبر نی بہی ذو معنی
فرمائی ہین **حکایت** ایکدن ایک بوڑہیا عورت نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا کہ یا رسول اللہ مین بہشت مین ہی جاونگی حضرت نی فرمایا کہ بوڑہی عورت
بہشت مین نہین جاوی گی وہ عورت بڑہی خفا ہوئی رونی لگی کہ میرا کیا حال ہوگا وہ جب روتی
ہوئی بی بی عایشہ پاس گئے اور وہ بہی اوداس بیٹہے تہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم آئی اور بی عایشہ نی پوچہا کہ یا رسول اللہ یہہ بوڑہیا کہتی ہے کہ مین نی پیغمبر علیہ
السلام سی سنا ہی کہ کوئی بوڑہی عورت بہشت مین نجاوی گی جب حضرت نی فرمایا کہ
سچ ہی جوان کر کر بہشت مین داخل کرینگی **حکایت** ایکدن ایک شخص حضرت
کی پاس آیا کہ یا رسول اللہ مجہی جہاد کی لئے ایک اونٹنی دلوادو جب آپ نی اوسی فرمایا کہ
تجہے اونٹنی کا بچہ دلوادینگی جب اوس شخصنی کہا کہ یا رسول اللہ مین اونٹنی کا بچہ
کیا کرونگا تب آپنی فرمایا کہ سب اونٹ اونٹنیون کی بچہ ہوتی ہین کیا تمہاری اونٹ
بہائی ہین **حکایت** ایکروز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہین سوار ہوکی پرہی سی جدے
ہوکر ایک شخص سی پوچہا رستہ کدہر کو ہی جب اوس شخصنی پوچہا کہ تم کون ہو آپنی فرمایا
کہ ہم مائی ہین مینے آئی ہین مائی کہتی ہین جیسی یہان میان دواب کی کہتی ہین اب
یہان بہی کوئی اپنی تئین میان دواب کا کہی تو روا ہی کیونکہ سب ماباپ کی پانی سی
ہوتی ہین اور جہوٹی کی شاہدی شرع مین روا نہین پیغمبر جہوٹ بولتی تو انکی شاہدی کب
روا ہوتی **بیت** ختم سبہی پیغمبران ہی محمد نام ☆ سب نبیون سرتاج ہی سبکے جان امام
روز قیامت تک اٹل تسکے شرع نہ دان ☆ انکو سچ معراج ہی جا کت لکہا قران ☆
اور ایمان سب پیغمبر دنبر جیسی لانا ضرور ہی ویسی ہی حضرت محمد الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم کو کتنی چیزین خاص جانی چاہیے ایک تو یہہ کہ خاتم النبین ہین یعنی پیغمبری اونپر

جانی ایک تو یہہ کہ خاتم النبین ہین یعنی پیغمبری اون پر ختم ہوئی انکی پیچہی کوئی پیغمبر ہوکر نہ آ
نہین اویگا بلکہ حضرت عیسے آوینگی تو وی بہی توریت انجیل پر عمل نہین کرینگی عالمون محمدی
کی طرح شریعت محمدی پر اپنا عمل رکہین گی اور خلق کو بہی شریعت محمدی تلقین کرینگی اب معلوم
ہوا جب حضرت عیسی جیسے دنیا پر آکر شریعت محمدیکو اختیار کرینگی تو اور کوئی
خلاف شریعت محمدی کی عمل رکہی تو کب مقبول ہوا اب جو کوئی کہی کہ مین پیغمبر ہون تو کافر ہوا
اور جو کوئی اوسکی پیغمبری کہنی کو سچا جانے تو کافر ہوا اور جو کوئی اونکی کافر ہونیمین شک
سمجہی تو بہی کافر ہوا کیونکہ اون پر نبوۃ ختم ہوگئی ہی نام اون کا محمد ہی اور احمد ہی صلی اللہ
علیہ وسلم اور یہہ دونو نام قران سے ثابت ہین ایک انا فتحنا مین محمد الرسول اللہ ہی
دوسری سورہ صف مین ہی اسمہ احمد اور اونکی ماکا نام امینہ اور باپ کا نام عبد اللہ اور اونکو
دلمین یون سمجہی اور زبان سی بہی یون کہی کہ وہ پیغمبر اللہ تعالے کی بہیجی ہوئی ہین جو کچہہ کہ اللہ تعالے
نی فرمایا تہا سو ہی اونہون نی خلق کو پہنچا دیا نہ ایکبول بڑہایا اور نہ کسی کی خوش آمدسی
کچہہ گہٹا کر کہا اور جو سچہ تہا تو سچہ بتلا دیا اور جو جہوٹہ تہا سو جہوٹہ جتلا دیا کہیں بات تو علماون
نی سمجہی اور سب کہول کر عام لوگونکو سمجہا دی صحیح سمجہی اور یون سمجہی کہ اللہ تعالی نی
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب آدمیون اور جنات پر بہیجا ہی پیغمبر فرماتی ہین
بعثت الی الاسود والاحمر یعنی مین بہیجا گیا ہون مین طرف سیاہون اور سرخون کی
یعنی جنات اور آدمیون پر اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی سوای حضرت سلیمان کی اور کوئی
پیغمبر جنات پر مبعوث نہین ہوا تہا **سوال** اور یہہ جو فرمایا ہی انا سمعنا کتابا انزل
من بعد موسی یعنی جنات نی اپنی برادرے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی قران
سنکر کہا کہ ہمنی سنی ایک کتاب کہ اوتری ہی پیچہی سے موسی کی تو معلوم ہوا کہ جنات
پر حضرت موسی بہیجی گئی ہون اگر وی بہیجی ہوئی ہولی تو جنات موسی کی کتاب
کو کیا جانتی **جواب** موسی علیہ السلام تو اپنی ذات سی جنات پر ☆ نہین بہیجی گئی
تہی ولیکن توریت جو حضرت موسی پر اوتری تہی بعد حضرت موسی کے انجیل سے پہلی وہان
سب بنی اسرائیل کو توریت پر ہی عمل کرنی کا حکم تہا حضرت سلیمان حضرت موسی کے
وفات سی بانسٹہ اکاسی برس پیچہی خلافت پیغمبری پر پہنچی تہی حضرت سلیمان پر
بہی حکم توریت پر عمل کرنی کا حکم تہا حضرت سلیمان کو جنات پر بہی اللہ تعالی نی بہیجا تہا

جب جنات کو توریت پہونچی تہی اور بعد حضرت سلیمان کی ہماری پیغمبر محمد الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر حکم پہونچا کہ سب آدمی اور جنات کو قرآن پر عمل کرنا تعلیم کرو اسیواسطی جنات کی
لوگون نی کہا کہ بعد توریت کی ہمنی کتاب سنی کہ آدمی اور جنات سب پر حکم کرتی ہی **سوال**
حضرت سلیمان سی پہلی جنات کونسی پیغمبر کی کہی پر عمل کرتی تہی **جواب** حضرت آدم
سی پہلی جنات پر فرشتی پیغمبر ہو کر آتی تہی اور کرنا نا کرنا سمجہاتی تہی وہی حکم چلاتا
تہا اب سمجہو کہ اللہ تعالی نی سب آدمی اور جنات پر حکم بہیجا ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور
اطاعت محمدی کرو جو مانی سوئی مسلمان ہی اور جو کوئی کہی کہ ہم طریقت والی ہین ہمین شریعت
محمدی سے کیا کام ہی وہ کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ فقیرون پر پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ
والسلام کا ماننا ضرور نہین وہ کافر ہوا یا کہی کہ کسبی یا ہندون کو خلاف شریعت کرنی
شرع نکری دا ہنیں اللہ تعالی نی یون ہی فرمایا ہی کافر ہوا یا یون کہی کہ اللہ تعالی نی جنات پر ہمارے
ہی پیغمبر کو کاہنکو بہیجی ہین تو بہی کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالے کا حکم سب مومن اور کافر دونکو ماننا
فرض ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا یعنی نہ بہیجا ہمنی تجہی مگر واسطی سب آدمیونکی
خوشی دینی والا اور ڈرانی والا ہی یعنی جو کوئی تیرا کہا مانی اوسی خوشی بہشت کی
دی اور جو نمانی اوسی دوزخ سی ڈرادی اور بعضون کو شبہ پڑ گیا ہی کہ پیغمبر خدا عرب
مین آئی تہی عرب والون کو ہی حکم ماننا اون کا لازم تہا اور دلیل پکڑتی ہین کہ اللہ تعالے
نی قرآن مین فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ یعنے نہ بہیجا ہمنی کسی پیغمبر
کو مگر سا تہہ زبان قوم اسکی کی اسکی معنی یون نہ سمجہا چاہئی کہ جس زبان کے بولنی والو مین
پیغمبر آئی تہی اوسے زبان کی بولنی والون پر آدمی کا حکم تہا اور زبان والون پر نہ تہا بلکہ
یون سمجہی کہ جتنی پیغمبر آئی ہین جس قوم مین اوترے ہین اوسی قوم والون مین سی کسیکو
اللہ تعالے نی پیغمبری مین قبول کر لیا ہے اور دعوت اونہون نی پہلی اونہین مین ظاہر
کی اور پیچہی اور ون پر کی والا نہ بڑی قباحت لازم آتی کیونکہ حضرت موسی جنہون مین
تہی وہ بنی اسرائیل تہی عبرانی زبان بولتی تہی اللہ تعالی نی توریت بہی عبرانی ہی زبان مین
اوتاری اور روم مصر کی لوگونکو جو عربی خاص بولتی تہی اونکو بہی سمجہاتی تہی اگر سوا ہی عبرانی
زبان کی اور پر مبعوث نہوتی تو فرعون کو کاہی کو کہتی اور حضرت عیسی جنہین پیدا ہوئی
تہی اون لوگون کی بولی سریانی تہی تو انجیل سب اللہ تعالی نی سریانی ہی زبان مین

فرمائی اور حضرت عیسی یونانی اور رومی بولی نہ بولتی تہی حضرت عیسی کو لوگو
اونکی بولی مین سمجہاتی تہی اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمائی ہین کہ اللہ تعالے نی خبر دی قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ یعنی کہدی
کی گئی ہے طرف میری یہہ قرآن کہ ڈراؤن تمہین کہ جو بلائی گئی وقت حاضر ہین اس
قرآن کی اور جس پر کہ خبر اوسکی پہونچی اون سب پر حکم ہی کہ اوس قرآن پر عمل کرین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرب مین اللہ تعالی نی بہیجی ہین سب کو سب والا نہون پر لازم
ہی کہ اون کا کہا ماننے خدا کی رسول جہوٹی نہین ہوتی اونہون نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نی مجہے
سب آدمیون اور جنات پر ہی بہیجا ہی جس پر حکم ہمارا پہونچی اوسی کہا ہمارا ماننا چاہیی
اور درست ہی کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نجاشی حبشی کو نامہ لکہا اور اپنی
دین پر بلایا اور اوسنی دین محمدی قبول کر لیا اور ہرقل رومی پر نامہ لکہا اور کسری فارس سے
پر نامہ لکہا کہ دین محمدی قبول کرو اور جس نی نمانا اوسی مار ڈالا اور دن منایا اگر خدا
کا حکم سوای عرب والونکی ہوتا تو اونکو پیغمبر کیون نامہ لکہتی اور یہہ بہی سمجہنا چاہئی کہ بعضی کہتی
ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبری سے پہلی اپنی قوم کی دین پر تہی یہہ بات جہوٹی
ہی اس بات کی حکایت ایکروز کعبہ کی چہت گر پڑی تہی اور دیوار کعبے کی ترق گئی
تہی اون دنون پیغمبر خدا کو پیغمبری نہین ہوئی تہی سب قریش اکہٹی ہو کر کعبہ کو چننی لگے
جناب پیغمبر خدا بہی اپنی سر پر گارا مٹی رکہہ کر پہونچاتی تہی اور قریش ستر عورت کہول
کر کام کرتی تہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہہ بند سمیت کام کرتی تہی امیر عباس نی
کہا کہ ای بہتیجی ہم اپنی تہبند کا اینڈوا کر کر ڈہوتی ہین تو بہی یون نہین کرتی جب حضرت نی چاہا
کہ مین اسی طرح سی کرون جب ایک شخص نی غیب سی آکر غصہ ہو کر ہاتہہ میری پسلی پر
مارا اور کہا کہ تو بی ایسا کام کرتا ہی جب مین بی بیہوش ہو گیا اور اللہ تعالے نی
مجہی بی ستر ہونی دیا لوگون نی مجہسی پوچہا کہ یقین کیا ہوا تہا مینی کہا کہ میرا ازار کہان ہے
اب سوچو کہ اونہین اللہ تعالی نی اتنی حال کفر کی سی جب بچا رکہا تہا چہ جای کفر اور
شرک اور گناہ صغیرہ کیونکر ہو سکتی **سوال** یہہ حدیث جیرابن مطعم سے روایت ہے
کہ لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی دین قومہ کہ تحقیق دیکہا مینی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوپر دین قوم اپنی کی تہا اب کیا کہو گے **جواب** مراد

اس وجہ سے ہی کہ فرشتوں میں بعضی چالین ملت حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام
کی وقت کی باقی رہ گئیں تہیں جیسی حج کی آداب اور نکاح اور خرید اور فروخت اور مسواک
اور ناکمین پانی دینا اور ناخن کتروانی اور بغل کی بال دور کرنی اور پاکی کی بال مونڈنی اور بال
لبون کی کتروانی اور ڈاڑھی چھوڑنی اور پانی سی استنجا کرنا ان باتوں نا بعد از ملت حضرت
ابراہیم کی اپنی قوم کی ساتہہ تہی اور سوای طریق حضرت ابراہیم کے معاذ اللہ گناہ اور شرک
مین کب موافق تہی بلکہ عبادت مین جو خلاف حضرت ابراہیم کرتی تو آپ موافق حضرت
ابراہیم کی کرتی جیسے فرشتون نی حج مین عرفات پہاڑی پر جانا موقوف کیا تہا حرم مین
ہی حج کر لیتی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کر جب ہی عرفات پر جا کہڑے ہوا
کرتی تہی اور بعضون کو شبہہ پڑتا ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ
وَلَا الْاِیْمَانُ یعنی تہیں نہ تہا تو جانتا کہ کیا ہی کتاب اور نہین جانتا تہا تو ایمان اور دوسری آیت
وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَہَدٰی اور پایا تجہی راہ بہولا پہر راہ دیکہایا اسسی یون نہ سمجہو تم کہ گناہ یا
شرک کرتی تہی اور تجہی راہ دیکہایا اسکی معنی یون ہین کہ اللہ تعالی نی اپنی پیغمبر کو احسان
جتایا ہی کہ دیکہو تو کچہہ بہی نہ پڑہا تہا اور ہمنی تجہی کتاب پڑہادی اور ایمان کی شاخین اور
دلیلین جو قرآن مین بیان کردی ہین سمجہادی اور شریعت اور بندگی آداب جو تمہین نہین آتی تہی کہلادی اور بعضی اس
آیت کی معنی یون کرتی ہین کہ قرآن مین بعضی جگہ کہا پیغمبر کو اور مراد ہی بتلانا پیغمبر کا تہا اور بعضی جگہ مراد امت کو جتلانا ہے
اور بعضی جگہ کہا پیغمبر کو اور مراد پیغمبر اور امت دونون ہین وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَہَدٰی کہا تو پیغمبر کو اور مراد امت
ہی کہ تیری امت کو ایمان اور قرآن دیا اور ہدایت کری کفر اور شرک اور گناہ سی بچایا اور جگہ
فرمایا ہی فَلَا تَقُلْ لَّہُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْہَرْہُمَا وَقُلْ لَّہُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا بس نکہہ تو دونون ماں اور باپ کو بات
حقارت کی اور نہ جہڑک اون دونون کو اور کہہ اون دونون سی بات با آداب اللہ تعالی
نی فرمایا کہ آداب ماں اور باپ کی تو یہان مراد امت کی تعلیم ہی کیونکہ ماں باپ پیغمبر کے
تو لڑکا پن ہی مین ہی مر گئی تہی اور بعضی جگہہ مراد پیغمبر ہوتا ہی جیسی کہا ہی لَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ لَقَدْ
کِدْتَّ تَرْکَنُ اِلَیْہِمْ شَیْئًا قَلِیْلًا یعنی اگر ثابت نہ رکہتی ہم تجہی ہر آئینہ نزدیک تہا تو میل کرنا طرف
اونکی کسی تہوڑی سی چیز مین اور بعضی جگہہ آپ اور امت دونون مراد ہوتی ہین جیسی
فرمایا کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ یعنی کہاو تم حلال اور بعضون نی ضال کی معنی گمراہ کہین ہین یعنی
راہ بہولا تو وہ احسان جتایا ہی کہ جب دن شام سی آتی ہوئی حضرت اونٹہ پر سو گئے

تہی اور شیطان نی مہار اونٹ کی پکڑ کر راہ سی بی راہ ڈال دی تہی حضرت جبرئیل آکر مہار پکڑ
کر راہ پہ ڈال گئی اور بعضون نے ضالا کے معنی محبت کی کہی ہین کہ تجہی اپنا پیارا پایا
تو راہ دکہلائی ہو چکا اور ہمین یون سب سی سمجہنا ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سلطان
الانبیاء اور امام الانبیاء ہین **سوال** کیونکہ معلوم کیا **جواب** ہمارے پیغمبر فرماتی ہین
کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ یعنی مین سردار ہون اولاد آدم کا اور بڑائی تو معلوم ہوا کہ
جب سب اولاد آدم کی سی بڑہی ہوئی تو حضرت کی آدم کی اولاد مین پیغمبر اولوا العزم ہین
جیسی حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام کہ اولو العزم
ہین جب انسی اچہی ٹہری تو وہ البتہ فاضل تر حضرت آدم سی ہین حضرت آدم کی اولاد
سی بی بالاولی اچہی ٹہری اور دوسری دلیل ہی کہ حضرت پیغمبر نی فرمایا ہی کہ اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَہٗ
تَحْتَ لِوَائِیْ کہ حضرت آدم اور جو سوا اسکے ہین نیچی نیزہ میری کے ہونگی کیونکہ قیامت کو
پہلی جس کی شفاعت قبول ہوگی وہ مین ہونگا اور دوسرے پیغمبری او ہونگی اور ونکی
پیغمبری سے ممتاز ہی کیونکہ اونکی شریعت نی اگلی پیغمبرونکی شریعت اوٹہا دی اور
انکی شریعت قیامت تک کوئی نہین اوٹہا سکیگا اللہ تعالے فرماتا ہے
اِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ کہ تحقیق یہ کتاب ہے عزیز
کہ پہلی اس سے ایسی کتاب نہین آئی کہ اسی جہوٹہا دے اور بعد اسکے ہی ایسی
شریعت نہین ہوگی کہ اسسے اوٹہا دی بہت ایسی باتین ہین کہ جس سے فضیلت
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہی ولیکن بعضے صاحبون کو خواہ
مخواہ شبہہ پڑ جاتا ہی **سوال** وہ کیا شبہہ پڑ جاتا ہی **جواب** اول تو یہ بات ہی کہ
حدیث مین پیغمبر خدا علیہ السلام نی فرمایا ہی لَا تُخَایِرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ یعنی بہلائی برائی
نکرو تم درمیان پیغمبرون کی تو اون دنون یون طور تہا کہ بعضے کہتی تہی کہ فلانا
پیغمبر کیا چیز ہی فلانا بڑا ہی ایک کے بڑائی اور دوسرے کی حقارت کرتی اور دوسرے
جنکی اونہون نے حقارت کری تہی اونکی بڑائی کرتی اور دوسری کی حقارت کرتے
پیغمبر خدا نی سنکر فرمایا کہ خبردار اس طرح سی پیغمبر کی بڑائی نکرے کہ دوسرے کی
حقارت ہو کیونکہ پیغمبر سب واجب التعظیم ہین ان سب کی تعظیم کرنی واجب ہے
انکی بی تعظیمی کفر ہی تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ کہ اللہ تعالے آپ

فرماتا ہی کہ یہہ جو پیغمبر ہین آپسمین بعض انکی پر بعض کو بہی برائی دی ہی ولیکن یہہ بڑائی
ویسی نہین کہ جسکو پیغمبر خدا نی منع فرمایا ہی لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی یعنی
فضیلت نہ دو تم مجہی اوپر حضرت موسی کی یہہ بات پیغمبر خدا نی اسواسطے فرمائی تہی کہ ایک
یہودی نی قسم کہائی تہی کہ قسم ہی مجہی اوس اللہ تعالی کی کہ جسنی حضرت موسی کو سب
خلق پر برگزیدہ کیا یہہ بات سنکر ایک مسلمان نی اوس یہودی کی مونہہ پر طمانچہ مارا کہ تو نی
سب خلق پر برگزیدہ کیون کہا کہ اسمین ہماری پیغمبر بہی آگئی جب یہہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہونچی آپنی سمجہا کہ اسنی حضرت موسی کی حقارت کری واسطے تعلیم
تعظیم پیغمبران خدا کی کہ موسی ہین یہہ بات فرمائی کہ تم آپ ہی آپ بغیر سنی ہمسی ہمین
بڑائی دیتی نہ پہر جبتک خدا سی بواسطہ خدا کی رسول کی نسنو ایسی ہی بات یہہ ہی کہ
فرمایا ہی لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ یعنی مجہی آپ ہی آپ بڑا نکہو حضرت ابراہیم پر اور ایسا ہی
ہی جو کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر البریہ کہتا یعنے اے بہلی سب خلق کے
تو آپ فرماتی کہ وی حضرت ابراہیم ہین اور جو کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلیل اللہ کہتا
تو آپ فرماتی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین تو ان باتون سی تعلیم امت کو تعظیم پیغمبرونکی
منظور تہی ایسا نہو کہ کوئی انکی بڑائیونکو بہول کر کچہہ حقارت انکی دلمین پیغمبرونکی نہ لا جائے
کیونکہ وی پیغمبرون مین اولوالعزم ہین اور دوسری یہہ بات ہی کہ آپ کو اپنی طرفسی تو کچہہ
کہنا معلوم تہا ہی نہین جو پیغمبرون کی فضیلت سنی تہی وہ بیان کرتی تہے اور جب اپنی
بڑائی اور فضیلت دریافت ہوئی تو وہ بیان فرمائی جب تک اپنی بڑائی اور فضیلت نہ
سنی تہی تب تک صحابہ کو روکتی تہی کہ ہمین اپنی طرفسی تم بڑائی نہ دو اور یہہ جو فرمایا ہی
لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی یعنی لایق نہین ہی کسیکو کہ کہی مین
بہلا ہون یونس بن متی سی یہہ جو بولا ہی کہ مین بہلا نہین ہون اسمین دو وہم ہین ایک تو یہہ
کہ پیغمبر نی اپنی نسبت کہا ہو کہ کوئی حضرت یونس سی ہی بہلا نکہی تو تعلیم ہی ہی کیونکہ انکی جلد
بازی دعای قوم کی ہین اور بہاگ جاتی ہین اور سزا ملی ہین کہ مچہلی کے پیٹ مین رہی
بہت مشہور تہی ایسا نہو کہ کوئی انکی تعظیم نبوت مین فرق سمجہی فرمایا کہ پیغمبر ہم جیسی ویسی
ہی اون کو حقیر نہ سمجہو اور دوسرا یہہ وہم ہی کہ کبہی یہہ کہا ہو کہ ہماری امت مین کسیکو
لایق نہین انکی باتین سنکر اپنی صبر سکونت پر گہمنڈ کر کی کہنی لگی کہ مین حضرت یونس جیسی

پیغمبر سی بہی بہلا ہون **سوال** بعضی بعضی فضیلتین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی اور
پیغمبرونکی حق مین فرمائی ہین کہ ہم سی سوا ہین جیسی فرمایا ہی اَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی اِبْرَاہِیْمُ یعنی
قیامت کو پہلی جسکو کپڑی پہنائی جائینگی حضرت ابراہیم ہون دینگی اور دوسری فرمایا ہی
کہ قیامت کو جب خلق بیہوش ہوجاوینگی میں بہی بیہوش ہوونگا وہ مین ہون گا ولیکن جب سر اوٹہا
کر دیکہون گا تو حضرت موسی کو عرش کی تلی کہڑا پاتون گا یہہ معلوم نہین کہ وی بیہوش
ہوئی ہی نہ تہی یا عوض اس بیہوشی کی کہ وقت تجلی کی طور پر اونہین ہوئی تہی اور جسی پہلی
ہوش او نہین آئی ہو **جواب** یہہ سمجہنی کی بات ہی جو سمجہہ ہو سو ائی بولتی ہین اگر یہہ باتین
ہمین نہ بتلا جاتی تو انکی بزرگی کو ہم کیا جانتی ولیکن دیکہو تو آنکہہ کہول کر اس محبوب کردگار
محمد مختار صلے اللہ علیہ وسلم کیچہ دولہ برات ہزدہ ہزار عالم کا ہی کہ جسی آدمی اور جنات
پر ایک جہت پیغمبری بخشی ہر پیغمبر کا معجزہ اوسکی زندگی تک ہی تہا اور اوسکی حکم کا بولا
و اجسی دعوت کہتی ہین دوسری اولوالعزم پیغمبر تک تہا کہ جیسی حضرت آدم کا حضرت
نوح تک حضرت نوح کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک اور حضرت ابراہیم کا حضرت موسی تک اور
حضرت موسی کا حضرت عیسی تک اور حضرت عیسی کا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک علیہم السلام
اور یہہ شان بزرگ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ یہہ کتاب قران جو نازل ہوئی ان پر
اسکی دو نو باتین الوٹ ہین معجزہ بہی اور ہدایت بہی ہدایت قیامت تک ایسی ہی کہ کیا
آدمی اور کیا جن جو اسکی ہدایت پر عمل کری بخشا جاویگا اور جسنی اسکی خلاف کیا
وہ مقبول نہوگا اور جوان کار کریگا سو مردود ہوگا کوئی اور شریعت ایسی نہین او ٹہا دیگی
اور اسکی آئی سی سب شریعتین اوٹہ گئین **دوہرہ** کپٹ چلین محبوب کے طرہ مین جہہ بار
کیا دم ماری اس جگہ کستوری تاتار + مثال ایسے ہی سورا نہا + آدگی نہ جب تک
یہان تاری جند سب چہپ گئین + سورج نکسو آن اپنی اپنی جا چہپین + اس کی معنی یہہ ہین
کہ چاند اور تاری انکی روشنی جب تک ہی کہ جبتک سورج نہین نکلتا اور جب سورج
نکلتا ہی تب کسیکی روشنی کی حاجت نہین رہتی ہی پیغمبر بہی تین طرحکی ہین ایک تو
نبی اور دوسری رسول کہ جنکی پاس حضرت جبرئیل نئی شریعت نہین لائی موافق
کتاب اور حکم اپنی سی پہلی اولوالعزم کی لوگونکو تلقین کرتی رہے ایک ایک وقت مین
بہت بہت ہوئی ہین وی مثال تارونکی ہی حضرت نی فرمایا ہی اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ

اصحاب میری مانند تارونکی ہین تاروں کی روشنی سی راہ تو پاوی ولیکن چراغ کی حاجت ہی دور والی کو اور اولو العزم مانند چاند کی ہین ولیکن چاند کی روشنی یہان تلک بہی وہان تک چاند نا ہی جہان پر نہ پہونچی وہان پر چراغ کی حاجت ہی تو اور اولو العزمون کی شریعت کا بہی یہی طور تہا کہ جہان تک حکم پہونچا تہا تو اور جہان تک نہ پہونچا اگلی پیغمبر کے طور پر رہو تو بہی مقبول تہی جیسی حضرت موسی اور حضرت عیسی کے دعوت کی وقت مین مگر والا حضرت ابراہیم کی ملت پر بہی مقبول تہی اور ہماری پیغمبر حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانند آفتاب کے ہین جب آفتاب نکلا کہین زمین کی پردہ پر حاجت روشنی کی واسطی چراغ کی نرہی سورج کی روشنی ہر جا کفایت کرتی ہی اور جو دن مین چراغ روشن کری اوس چراغ کی روشنی پر کوئی راہ پاوی اگا سورج کی چاندنی سی جو راہ دیکہا وہی راہ ہی اور قران معجزہ بہی ہی کہ بعد پیغمبر کی قیامت تک رہی گا اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنے جب جانی کر لا دو کوئی ایک سورت بہی جیسا یہہ قران ہی تو پیغمبر خدا کی وقت مین جتنی کوئی عرب ہین خوش گفت اور کلہ رس اور چہنر اور شاعر اور ملک کی تہی اکہٹی ہوئی اور چاہا کہ ایک آیت ہی بنا سکین نہ بنائی گئی اور بادشاہوں نی اور عالموں نے اوس ملک کے اور اور ملک کے لوگوں نی بہی چاہا کہ بنا دین سو نبنے قیامت تک جو چاہی کہ بنا دی نہ بنی گا معجزہ ہی مسئلہ اور پیغمبر ہمارے سب سے پہلی قبر سی اوٹہینگی اور سب سے پہلی شفاعت سب کے کرینگی اور سب سی پہلی شفاعت اونہون کی قبول ہو دیگی اور سب سے پہلی جائینگا اور کہان تک گنوں جتنی ہوتی سب شمار ساری کہی میرا یار اور یون سمجہی کہ امت حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیغمبرون کی امتونسی بہتر ہی جیسی ہماری پیغمبر اور پیغمبرون سی افضل ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے ہو تم بہلا گروہ نکالی گئی واسطے آدمیون کے اور حدیث مین کہ تمہارا دنیا مین رہنا تہوڑا اور ثواب بہت سا جیسے پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ ہماری امت جو فرمان بردار ہی اور یہودی اور نصاری کہ اپنی پیغمبر ونکے راہ پر تہے ادن کا ایسا معاملہ ہی کہ جیسی کوئی تین مزدور رکہ کر ایک کو کہی کہ تو فجر سی دوپہر تک مزدوری کر تو مین تجہی ایک قیراط دون گا اور دوسرے کو کہی کہ تو دوپہر سی چار گہڑی دن رہی تک مزدوری کر تجہی بہی ایک قیراط دونگا اور تیسرے کو کہی کہ تو عصر سے مغرب تک مزدوری کر تجہی مین دو قیراط دونگا جب مزدوری کر چکین تب وہ شام کو مزدوری دینی لگا

تو ان دونوں کو دو قیراط دئیے اور جیسی دو کہے اوسی دو دو ہی پہر وہی دونو غصہ ہو کر لڑنی لگی کہ یہہ کیا واسطہ کہ ہماری مزدوری سوا ہی اور محنتانہ تہوڑا ملا اور اسکو محنت تہوڑی اور محنتانہ بہت ملا جب اوس مالک کار نی کہا کہ جو مین نی تمہارا محنتانہ ٹہرالیا تہا وہ تمہین پورا پہونچا اب باقی کا مین مختار ہون اپنا مال چاہا جسی دیا تمہین کیا پڑی تو یہی بات ہی یہودی تو ایسی ہین جیسی دوپہر تک کا مزدور اور نصاری ایسی ہین جیسی دیڑ پہر تک کا مزدور اور محمدی ایسی جیسی چار گہڑی کا محنتی اور دونونسی دونا محنتانہ ملی اس امت کی عمر تہوڑی ہی ولیکن انہین تہوڑی کام کا ثواب بہت ہی حکایت پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین تہا کہ اوسنی ہزار مہینی تک دین نیزہ پکڑ کر جہاد کرتا رہا اور رات کو ساری رات نفلین پڑہا کرتا تہا جب وہ مقبول ہوا تہا تب اصحابون نی عرض کی کہ یا اللہ کی رسول نہ تو ہماری اتنی عمر بڑی ہی اور نہ ہمین ویسی قوت ہی ہم کیونکر اوسکی درجون کو پہونچین گی جب اللہ تعالی نی فرمایا کہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی شب قدر کی رات مین جو ایک رات عبادت کرو گی تو ہم تمہین ایسا درجہ دین گی کہ وہ ہزار مہینی کی عبادت والے سی بہلا ہوگا ہزار مہینی کی تراسی برس اور چار مہینی ہوتی ہین اور بہتی چیزین ایسی ملی ہین اس امت کو کہ جنکی شمار نہین جیسی روز جمعہ کی نماز کو مصلی چلی ہر ہر قدم پر برس دن کی روزہ اور رات کی جاگنی کا ثواب ملی اور قران کی آیت کا ثواب کہ جسکی شمار نہین اور ایک رانڈ بی وارثی کا کام للہ کر دیا کری تو ایک رات کا جاگنا اور دن کی روزہ کا ثواب پاوی خدا کی بیشمار بخشش ہین اور پیغمبرون کی امت کی گنہگار پیچی والی دوزخ مین ہونگی اور محمدی گنہگار اوپر والہ دوزخ مین ہونگی اور سب سے پہلی بہشت مین جاوینگی اور کہان تک کہون مصرعہ جتنی خوبیان سب شمار ساری کہی میرا یار ہے ادہی سمجہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ بعضی چیزین خاصہ ہمارا ہی اور کسیکو ردا نہین کہ ہو اگر اور کسیکو بہی ہوتا تو خاصہ نکہتی اور پیغمبر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص بڑائی تین طرح کی ہی ایک بہ نسبت اور پیغمبرونکی یعنی انہین بات بعضی ایسی ہی کہ اور پیغمبر مین نہین جیسی اور پیغمبرون کی شریعت منسوخ ہوئی ہی کہ ہماری پیغمبر کی شریعت منسوخ نہین ہوتی اور دوسری بہ نسبت تمام خلق کی یعنی بعضی بعضی بات انہین ایسی ہے

کہ تمام خلق مین ایسی کسیکو نہین ہوئی جیسی قیامت کو مقام محمود پر حضرت محمد الرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہونچین گی وہان جاکر شفاعت سبکی کرینگی وہان اور کوئی
بہی نہین پہونچیگا جہان کو پیغمبر خدا نی کہا ہی لَا یَقُومُ اَحَدٌ غَیْرِیْ یعنی وہان نکہڑا ہوگا
کوئی سوا میری اسکا قصہ آخر کتب مین بیان کیا گیا ہی اور تیسری بہ نسبت تمام امت
کی یعنی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک خاصہ ایسا ہی کہ اور امت
مین نہین جیسی اونپر ایک مرتبہ نو عورتین حلال تہین اور امت پر چار سی سوا نہین
اور یون بہی سمجہی کوئی امت بلکہ سب پیغمبر واسطی شفاعت کی پہروانگی کی نفسی نفسی
کہین گی اور وی شفاعت کرینگی تو سب کی ہمت کہلی گی انکی مرتبہ اور دبدبہ کی آگی
کوئی بی پرواہ نہوگا اور یون بی سمجہی کہ پیغمبر ہماری اور سب پیغمبر قبرونمین انکا بدن
زندونکا سا ہی گا زمین مین نہین گلی گا تعظیم اور قبر پیغمبر کا جیسا سمجہی کہ انکی زندگی
مین تہا ویسا ہی اب بجالایا چاہی دعا اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالنِّفَاقِ
وَالْکُفْرِ ای خدا پاک کر دل میرا شرک اور شک اور نفاق اور کفر سی اور یہہ بہی سمجہی
کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی جاگتی ہوئی اس ظاہر کی بدنسی کہ مسجد
اقصی تک قرآن سی ثابت ہی سیر ساتون آسمانون کی اور عرش وکرسی وبہشت ودوزخ
کی اور سوال وجواب اللہ تعالی سی حدیث سی ثابت ہوا اور نبوت ذو القرنین کی
مین اور حضرت لقمان کیمین اختلاف پڑا ہوا ہی دلی تو بہتیک جان یہان تک تو مذکور
تہا اون پیغمبرونکا جنکی پیغمبری یقینی ہی اور جنکی پیغمبری مین شک ہی وی دو شخص ہین
ایک بادشاہ ذو القرنین اور دوسری حضرت لقمان حکیم ذو القرنین ہفت اقلیم
کا بادشاہ تہا نمرود کی پیچہی وہی ایسا بادشاہ ہوا ہی بعضی کہتی ہین ایک بڈہیا کا
بیٹا تہا محمد بن اسحاق کہتی ہین یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین
تہا اور یہہ نگ تہا یعنی لقب اوسکا ذو القرنین ہی اسکی نام مین بہی اختلاف ہی عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما کہتی ہین کہ نام اوسکا عبد اللہ ابن ضحاک ہی اور معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ نام اوسکا اسکندر روس تہا وہ رومی تہا اور صحیح روایت یہہ
ہی کہ نام اوسکا اسکندر بیٹا فیلقوس کا تہا اور یہہ نام ذو القرنین انکا لقب کیون پڑا
ہی اسمین بڑا اختلاف ہی قرنین دو قرن کو کہتی ہین ذو القرنین کی معنی دو قرن

والا بعضی کہتی ہین کہ قرن کی معنی میس برس ہین یعنی دو قرن انہون نی راج
کیا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ سر کی بالون کی دو چوٹیان گائی کی سینگ کے سی
رکہا کرتا تہا قرن کی معنی سینگ کی بہی ہین اور بعضی کہتی ہین اسکی سر پر دو سینگ
ہی تہی گائی کیسی اور بعضی کہتی ہین کہ قرن کی معنی کہونٹ کی ہین یعنی اسنی دونون
کہونٹ راج کیا عرب مین بہی اور عجم مین بہی اسو اسطی ذو القرنین نام رکہا گیا بعضی کہتی
ہین کہ ذو القرنین کو پیغمبر کہا چاہی کیونکہ اللہ تعالی نی اونہین فرمایا ہی قُلْنَا یَا ذَا الْقَرْنَیْنِ
یعنی کہا ہمنی ای ذو القرنین اسطرح اللہ تعالی نی پیغمبرونکو کہا ہی جیسی یا داود یا نوح
یا آدم جواب کہتی ہین محض حرف یا کر پکارنیسی تو پیغمبر نہین ثابت ہوتی اللہ
تعالی نی زمین کو بہی یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَائَکِ یعنی ای زمین نگل جا تو پانی اپنا فرمایا ہی
اور ہمین یہہ دلیل کفایت کرتی ہی کہ کسی شخص نی حضرت مرتضی علی سی سوال کیا تہا کہ ذو القرنین
کی حق مین کیا کہتی ہو جناب آپ نی فرمایا کہ بندہ نیک بخت تہا اللہ تعالی کو چاہتا تہا اللہ
نی اوسی بہی چاہا اور حضرت عمر نی بہی فرمایا ہی کہ بہی نکہو جب ایسی ایسی قرآن دان
اور معانی دان نی منع کیا ہو ہمین کیا شعور ہی کہ ہم کہین اور حضرت لقمان حکیم
باعور کا بیٹا تہا اور حضرت ایوب پیغمبر کا بعضی کہتی ہین بہائی تہا اور بعضی کہتی
ہین بہانجا ہی تہا اور بعضی کہتی ہین خالیرا بہائی تہا حبشی تہی اور پیغمبر نہ تہی اور اکثر
علما اسپر ہین کہ نہ تہی مگر ایک صحاب تہی عکرمہ وی کہتی ہین کہ پیغمبر تہی عبد اللہ ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہ نی کہا کہ پیغمبر نہ تہی اور فرشتہ بہی نہ تہی بلکہ ایک شخص
ریوڑوالا بکریان چرانیوالا تہی اللہ تعالی نی اُنہین فتوت دی تہی فتوت جوانمردی کو
کہتی ہین اسکی چار رکن ہین ایک یہ جو برائی کری وہ جو اوسکی پیش پڑی تو در گذر کرنا اور
غصہ کیوقت طاقت ہوتی حلیمی کری دشمنی جس سی ہو آپ سی اوسکی حقین بہلا چاہنا اپنی
اپنی تئین احتیاج ہوتی سخاوت کری جسمین یہہ چارون باتین ہون اوسکو جوانمرد پورا کہتی
ہین اور اللہ تعالی نی اوسی حکمت دی تہی اور جو نصیحت اونہون نی اپنی بیٹی کو
کری تہی حق سبحانہ تعالی نی بہت پسند کی **سوال** حکمت کیا ہوتی ہی **جواب** علم
باعمل اور یہہ نہیں سب کام مین غرض اکثر علما اسپر ہین کہ یہہ دو تو پیغمبر نہین اور بعضی
کہتی ہین کہ پیغمبر ہین تو شک پڑا دونون کی پیغمبری اور غیر پیغمبری پر جہگڑا نہ کری

اور جاہی کہ نہ پیغمبر کہی اور نہ اولیاء اور تعظیم کا یون طور ہی کہ اولیاء کی نام کی
تعظیم ہی رحمۃ اللہ علیہ اگر انکی نام پر رحمۃ اللہ کہی تو ڈر ہی شاید کہ پیغمبر ہون اور
ولی نہون تو پیغمبر کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا روا نہین بلکہ آخون درویزہ نی قصیدہ امالی
کی شرح مین لکہا ہی کہ بعضونکی نزدیک پیغمبر کو رحمۃ اللہ علیہ کہنی سی کفر کا ڈر ہی
اور اورونکی نام پر صلی اللہ علیہ وسلم بہی نہ کہی کیونکہ پیغمبر کی نام کی سوا اور کی تعظیم
مین صلی اللہ علیہ وسلم کہنا آخون مذکور نی کتاب مذکور مین لکہا ہی کہ کفر ہی اور
تفسیر مدارک والی نی لکہا ہی کہ درود پیغمبر کا نام سنکر یا کہہ کر کہنا ہی اور اگر بی نام پیغمبر کی
آل پیغمبر کا یا کسی سید کا نام لیکر درود کہی یہہ نشان رافضی کا ہی جو کوئی ہو کیونکہ
درود تعظیم خاص نام پیغمبر کی ہے دلیل اوسکی یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی قرآن مین
فرمایا ہی کہ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما یعنی ای ایمان لانی والو
درود پڑہو اوپر نام پیغمبر کی اور سلام پڑہو تو درود اور سلام تعظیم خاص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹہری کیونکہ مہاجرین اور انصار جو کہ اسلام مین سبقت
لانی والی اور جو کہ اونکی تابعدار رہین دیندار ہی اور پرہیزگار ہمین تو انکی حق مین
اللہ تعالی نی رضی اللہ عنہم فرمایا تو یہہ تعظیم صحابہ کی ٹہری موافق فرمانی اللہ تعالی
کی تعظیم دینی ہی یعنی رضی اللہ عنہم کہا چاہئی اور خلاف اسکی کری تو برا کیا تم
قیاس کرو جو کوئی دربار مین القاب شاہانہ امرا پر کہی اگرچہ شاہزادہ ہو اور القاب
امرا یا نہ شاہزادہ پر بولی تو گنہگار ہوتا ہی جیسی اوپر درود پڑہتا تو اور کی تعظیم
پیغمبر کیسی کی اگر پیغمبر کی نام کی ساتہہ پیغمبر کی آل پر درود پڑہی روا ہی ولیکن نرا
کسیکا نام کسی آل پیغمبر مین سی لیکر نہ کہی جیسی کہ امام حسن صلی اللہ علیہ وسلم کہی تو
بہی بی ادبی ہی جو کوئی کچہہ چیز بیچتا درود پڑہی تو بہی روا ہی **فرد** عیسی آدہر
اوپر مرین ستون بیشک ٭ مارینگی دجال کو بیچ حدیثان تک ٭ اور عقاید اہل
سنت اور جماعت کی سی ایک یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام آخری زمانہ مین
آسمان سی اوترکر دجال بدبخت کو مارینگی اور دین محمدی کو روشن کرینگی مانند
عالمون امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شریعت محمدی کی عمل کرینگی
اپنی شریعت کو منسوخ بتاوینگی اور اوسپر عمل نہ کرینگی اور رسالت بر

دنیا پر رہینگی **فرد** کرامات ولیونکی اندر دنیا ہو ٭ ولی نہین کبہی سنونبی برابر ہو
اور عقاید اہلسنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ ولی کی کرامات برحق ہی یعنی اگرچہ کچہہ چیز
خلاف عادت کی یعنی وہ کام ہوجائی کہ اوسطرح کا ہوجانا عادت نہو اگر ولی کی
کہی سی ہوا اوسکا نام کرامات ہی اور نبی کی کہی سی ہو اوسکا نام معجزہ ہی اور بی شرع
یا کافر کی کہی سی ہو تو مکر یا جادو یا استدراج کہتی ہین **سوال** ولی کسی کہتی ہین
جواب صاحب شریعت آدمی کہ جسکی چال پیغمبر کی شریعت پر ہووی کیونکہ
اللہ تعالی فرماتا ہی ان اولیاءہ الا المتقون یعنی دوست اوسکی نہین ہوتی مگر متقی
سوال جسکی چال پیغمبر کی چال پر ہو اوسکا نام کرامات کیون رکہا **جواب**
کرامات کہتی ہین بخشش کو جیسی انعام اکرام کہتی ہین پہلی بڑا انعام اور اکرام اللہ تعالی
کا پیغمبرون پر ہی کیونکہ مقبول خدا ہین حضور کا اونپر کرم ہی کہ خدا اسکی جو دعا کرتی ہین
وہ قبول ہوتی ہی اوسکا نام معجزہ ہی اور ولیون نی چال پیغمبر کی اختیار کی تو وہ
چال اور اوسچال والا بہی مقبول ہوا تو جسطرح پیغمبرونکی دعا مقبول تہی اوسیطرح اونکی
تابعدارون کی بہی مقبول ہونی لگی تو معلوم ہوا کہ تابعدار پیغمبر کی بہی مقبول ہین ولیونکی کرامات
پیغمبرون کی معجزہ کی شاہد ہی اور یون نہ سمجہو کہ جسمین کرامات نہو وہ ولی نہین
ہوتا بہت ولی ایسی ہین کہ اونسی ایک بہی کرامات ظاہر نہین ہوئی اور وہ ولی ہین
کیونکہ اصل ولی ہونیکی یہہ ہی کہ دین محمدی پر مستقیم ہوجانا ہی استقامت دین پر
کرامت سی اونچی ہی اور جس کسینی چال پیغمبر کی اختیار کری نہین اگر اوس سے
کچہہ خلاف قیاس دریافت ہو تو کسی حال سی خالی نہین یا تو مکر ہی یعنی اسمین کچہہ لاگ
ہی جیسی بازیگر یا طلسمات والا یا نٹ کرتی ہین یہہ اسمین داخل نہین ہی یا حکیم نبض یا علامات
دیکہہ کر بتاوی تو اسمین داخل نہین کیونکہ اسمین لاگ اسباب کی ہی یا جادو ہی جیسی
منتر کرتی ہین یا جوگیان سیوتی ہین اور جو جنات مسخر ہوجاتی ہین جنہین دیوتی کہتی
ہین وہ کفر ہی اوسکی اثر سی بعضی بیمار ہی یا دوستی یا دشمنی کسیکی دلونمین پڑجاتی ہے
لیکن آدمی کا پتہر اور پتہر کا آدمی نہین ہوتا اگر کوئی نظر یا کسیکو سراہنی لگی تو وہ
سراہا گیا ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ پڑہ لی تو اوسکو کچہہ خلل نہین ہوتا اور نظر
لگنی یعنی ٹوک برحق ہی اور یا استدراج ہی جیسی بعضی کافر پیغمبر کا تو کہا نہین مانتے

... کرتی ہین اور عقل اور ایمان اور جیب کرتی ہین او
کچھہ ایسی حرکت خلاف قیاس دریافت ہوتی ہی اور یا بعضی بی شرع بید نولسی ظاہر
ہوتی ہی تو اللہ کی پناہ وہ ادنیٰ مہربانگی سی نہین بلکہ بدلہ عاقبت کی جیسی کسیکو
گردن مارنیکی وقت جو کچھہ وہ مانگتا ہی اوسکو کہلاتی ہین اسیطرحسی یہہ بہی کچھہ دعا
مانگتا ہی تو اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور پیار سی قبول کرتا ہی تو اوسی کچھہ صفائی دیتا ہی
کہ دنیا کی سو کو سکی بات بتادی یا کسیکا اسکی کہنی سی برا ہو جاوی یا پانی میٹھا
ہو جاوی یا کہانا نہ کہا دی یا منہہ پر سجادی یا ادہر ہو بیٹھی یا اوڑ جاوی غرض
جتنی کچھہ کہ شیطانکو اللہ تعالیٰ نی قوت دی ہی اوتنی اوسکو مل جاتی ہی تو جو شیطان
کو اوس بڑائی اور زندگی سی سوای لعنت اللہ کچھہ حاصل نہوا اگر فرعون کی کہنے
سی دریا پہٹ گیا تاہم خدا کا غضب اوس سی نہ ٹہا اور جو شیطان جب کر کر سات
آسمان پر گیا تو بہی شیطان ہی رہا اوسکی تابعدارونکو کیا امید ہی کہ اونہین سوا
لعنت کی کچھہ حاصل ہو **سوال** جادو بتاؤ کیا ہوتا ہی **جواب** یہہ ہوتا ہی
کہ جادو شریر زدم یعنی پہونک سے ہوتا ہی کیونکہ اسکی اسباب کی منتر اور جنتر جدی جدے
ہوتی ہین اور اونکا علاج یہہ ہی کہ سات پتی بیری کی کوسل بٹی پتہر کی پر
پیس کر بہت سی پانی پاک مین ملا کر آیۃ الکرسی اور چارون قل پڑہ کر اوس پانی
پر پہونک دی اسطرح تین بار کری پہر اوس پانیکو اپنی بدن پر بہا دی جہانتک اوسکا
پانی پہونچی اثر جادو کا جاتا رہی یہان تک کہ اگر کسی عورت نی مرد کو باندہ دیا ہو
کہ اپنی بی بی پر قادر نہو سکی تو اوس سی وہ بہی اچہا ہو جاتا ہی اور بعضی کہتے
ہین کہ بعضی معجزی کہ ہماری پیغمبر سی ظہور مین آئی ہین وہ کرامات والونسی نہین
اتفاق پڑی جیسی چاند کا پہٹنا اور سلام علیک پتہر کا کرنا اور سجدہ کرنا درختونکا
انکو غرض کہ ولی سی کرامات اپنی اختیار سی بہی ہو جاتی ہی اور بی اختیار سی بہی
ہو جاتی ہی اللہ تعالیٰ اپنی فضل سی بہی کبہی کر دیتا ہی اسمین کئی فایدہ ہین ایک
تو یہین ولی کی بندگی کیطرف رغبت بڑہتی ہی اور دین کی کام مین توجہ آجاتی
ہی اور اسکی دل پر تحقیق ہو جاتا ہی کہ یہہ دین سچا ہی اور اسکی شاگرد اور مریدونکو
اسکی کہی پر پورا اعتبار بڑہ کر محنت اور عبادت مین بہت دل لگتا ہی

اور بہت بیدین دیندار ہو جاتی ہین اور دیندار دین پر مضبوط ہو جاتی ہین اور جو
منکر ہین وہ ہارتی ہین تو یہہ سب باتین دنیا ہین ہی ہوتی ہین اور بیدین اور کفار
کی کہی سی جو کچھہ ہو جاتا ہی تو غرض یہہ ہی کہ دنیا مین معاملہ مکر کا سا ہی کیونکہ کروہ
ہوتا ہی کہ ظاہر اوسکا اچہا ہو اور باطن اوسکی حقمین اچہا نہو تو یہان بہی وہی معاملہ
ہی کہ ظاہر مین تو معلوم ہوتا ہی کہ انکی کہی سی یون پر چالیعنی کرامات ہو گئی تو اللہ تعالیٰ
کی انپر مہربانگی ہیگی تو اونکی بات اللہ تعالیٰ نی مانی ہی اور باطن مین اونکی حقمین
عذاب ہے کیونکہ یہہ سمجہین گی کہ باتین بری ہماری اللہ تعالیٰ کو بری نہ لگین بلکہ پسند
آئین تو گنہگار گنہ پر اور کافر کفر پر پورا ہو گیا ایکبار ایسی پکڑ اللہ تعالیٰ کریگا جیسی بہر
کر ناؤ ڈوب جاتی ہی اور ایک عقیدہ اہلسنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ ولی کیسا ہی بڑا
ہو ایک چہوٹی سی نبی کی برابر بہی اوسکا درجہ نہوگا کیونکہ بڑی دلیل اسکی یہہ ہے
کہ ولی کیسا ہی بڑا ہو اوسکو ہر ہر پیغمبر پر ایمان لانا فرض ہی اب انصاف کرلی کہ ایمان
لانی والی جسپر ایمان لائی وہ افضل ہی اور ولی کی عاقبت سی خاطر جمع نہین اور
پیغمبر مامون العاقبۃ ہین اور پیغمبر سب معصوم ہین کیونکہ انکی نفس ایسی پاک ہین کہ بیفرمان
جان بوجہہ کر نہین ہوتی اور ولی کا نفس اگر محافظت ہوگی تو بری کاموںسی بچ رہیگا
اور ذاتی پاک نہین اب جو کوئی کہی کہ کسی صحابی کا درجہ جیسی حضرت ابو بکر صدیق
یا حضرت عمر بن الخطاب یا حضرت عثمان بن عفان یا حضرت علی ابن ابیطالب یا حسنین
کا درجہ کسی ادنیٰ سی پیغمبر سی افضل کہی گا کافر ہو جائیگا بیشک اور جو کوئی کہی میری
مرشد کا درجہ نبی کا سا ہی کافر ہوا اور بعض علمائی کہا ہی کہ الولایۃ افضل من النبوۃ
یعنی ولایت نبی کی افضل ہی نبوت انکی سی تو یہان سمجہی کہ ولایت نبوت سی جو
افضل بتائی ہی ولی کو نبی سی افضل نہین کہا کیونکہ ولایت نبی کو بہی ہوتی ہی ولایت
کہتی ہین اوس قربت کو کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ سی ہو جاوے کہ جناب پاک سی اوسی فیض
حاصل ہو یعنی بندہ کا جو خدا سی معاملہ ہوا اور نبوت کہتی ہین اوس درجہ کو کہ خلق کو اوس
فیض سی خبر دی تو اس سی بہی معلوم ہوا کہ نبی دونو درجونکا مالک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
سی جو اونکو قرب ہے غیر اونکی کو نہین اور خلق کو بہی اوس فیض سی مشرف کرتی ہین
اور ولی بواسطہ پیغمبر کی فیض لیتا ہی اور اوروں کی پہونچانیکا محکوم نہین کیونکہ جیسی نبی

کو اپنی نبوت ظاہر کرنی فرض ہی ولی کو اپنی ولایت چہپانی فرض ہی جیسی تسلی
باطن کی خبر کی پیغمبر کو ہی کہ اوسکا خلاف ہو ہی نہین سکتا غیر پیغمبر کو نہین تابعدار سی جسکی
تابعداری کری افضل ہوتا ہی **س** بعد محمد کی سبون افضل ہی صدیق ٭ انکی پیچہی عمر ہی
کر حدیث تحقیق ٭ ان پیچہی عثمان ہی ذوالنورین جوان ٭ ان پیچہی سب سی بڑی علی
ولی پہچان ٭ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت سی جو صحاب ہماری
پیغمبر کی ہین سب سی افضل اور سردار باقی امت کی ہین کہ اللہ تعالی نی انکو نعمت پیغمبر کی
صحبت کی اور اونکی مددگی بخشی اور اسدین کی مضبوطی کی اور یہہ گروہ محمدی قایم
اللہ تعالی نی اونہین سی کیا ہی اور خدا تعالی نی قران مین اور پیغمبر نی حدیث مین
تعریف انکی کری ہی وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ
بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي ٭ اور جو لوگ قدیم ہین پہلے
وطن چہوڑنیوالی اور مدد کرنیوالی اور جو انکی پیچہی آئی نیکی سی اللہ راضی اون سی
اور وہ راضی اوس سی اور رکہی ہین واسطی اونکی باغ نیچی بہتی نہرین اور پیغمبر خدا نی
فرمایا ہی کہ سوای اصحابون میری کی اُحد پہاڑ کی برابر سونا خیرات کری اور میری صحاب
ادہ سیر جو خیرات کرین ان اصحابونکی قبولیت ایسی ہی کہ اونکی ادہ سیر جو کی برابر
انکی احد پہاڑ برابر کی سونی کو ثواب مین نہین ہو سکتی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی خَيْرُ الْقُرُونِ
قَرْنِي یعنی سب قرنونمین بہلا میرا قرن ہی جس قرنمین مین ہون اس سی سوا کیا
بڑائی ہوگی کہ بیواسطہ خدا کی رسولکا جمال مبارک دیکہا اور اونکی ساتہہ ساتہی رہی
اور دین اور قران اونکی زبان مبارک سی تلقین ہوئی اور بیواسطہ ساتہہ حکم امر و نہی کی اللہ تعالی کی
طرف سی مخاطب ہوئی اور مال و جان انکی راہ مین خرچ کیا **سوال** اصحاب کسے
کہتی ہین **جواب** جنہون نی ایمان لاکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور ایمان سے
دنیا سی چلی اگرچہ ایک نظر ہی ایمان سی پیغمبر کو دیکہا تو بہی گروہ اصحابونمین داخل
ہی اور حضرت کا جمال انکہون سی دیکہنا اور کانونسی اونکی بول سننی ایسی ہین کہ اونکی ایک
گہڑیکی سنگت اور صحبت وہ اثر کرتی ہی کہ اگر اور ولیون کی ساری عمر بہی گہویا یعنی حجرہ مین
بیٹہین اور تو چلہ کہنچین تو وہ صفائی پیدا نہو سچ کہا ہی کسینی **مصرعہ** جل نہر کی ایک ہی
گہڑی ہر ہٹ باران ماس ٭ تو معلوم ہوا کہ پیغمبر کی اصحاب سب امت سی افضل ہین

اور اون اصحابون مین چار یار باصفا کہ خلیفہ اور جانشین حضرت محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ہین سب سی بڑی اور پیغمبر خدا کی سب سی پیاری ہین اور اونکی بڑائیان
اور شرافت اور رفاقت اونہونکی ایسی ہین کہ کوئی اصحاب ان چارونکی درجہ کو نہین
پہونچتا اور آپسمین انکی بڑاپا اور چہوٹاپا ہی علی ترتیب الخلافۃ ہی یعنی جسکو
انہونی پہلی خلیفہ ٹہرایا ہی وہ سب سی افضل ہی اور جسکو اونکی پیچہی ٹہرایا وہ اوس
پہلی سی چہوٹا ہی پچہلی تک پہلی حضرت صدیق ہین اونسی پیچہی حضرت عمر ہین
اونسی پیچہی حضرت عثمان ہین اونسی پیچہی حضرت علی ہین رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین **سوال** نام ابوبکر کا اور اونکی باپ کا کیا ہی **جواب** کفر مین نام اونکا
عبد الکعبہ تہا جب مسلمان ہوئی عبد اللہ نام دہرا اور کنیت اونکی ابوبکر ہے یعنی
بکر کا باپ اور لقب اونکا صدیق ہی کہ معراجکی پیغمبر سی خبر سنتی ہی کہا کہ سچ ہی
صدیق پیغمبر خدا کی طرف سی خطاب پایا اور اونکی باپ کا نام عثمان اور کنیت اوسکی ابو قحافہ
ہی وہ بیٹا عامر کا وہ عمر کا وہ کعب کا وہ سعد کا وہ تیم کا وہ مرہ کا مرہ مین پیغمبر خدا انکی
نسب مین ساتوین پشت مین ملی ہین **سوال** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ابوبکر
صدیق کی عزت کیسی ہی **جواب** اول تو پیغمبر خدا کی مشیر تہی جو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو مشورت کرنی ہوتی پہلی اونسی پوچہتی اور نماز مین حضرت کے پیچہے
کہڑی ہوتی اور مجلسمین حضرت کی داہنی بازو پاس بیٹہتی اگر کوئی انجان جیسا باہر کا
کبہی آ بیٹہتا تو خلق سی اوسی منع نکرتی اور جو ادب اور مرتبہ کا جاننی والا وہان اوسے
پہلی جا بیٹہا تو جب حضرت ابوبکر کو آتا دیکہتا وہ جگہہ خالی کر دیتا اور جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی تو ابوبکر آمین کہتی اور لڑائیمین اصحابونکو آگی بہیجتے
تو حضرت ابوبکر کو اپنی پاس رکہتی جیسی جنگ بدر کیدن ایک سایبان پیغمبر خدا کیواسطی
بناکر حضرت کو اوسکی اندر اصحابون نی بٹہایا تہا اور آپ لڑائیمین مشغول ہوئی تہے
سب نی کہا کہ ہم تو لڑائیمین کفارونکی طرف مشغول ہونگی ایسا نہو کہ کوئی کفار کا ٹول آنحضرت
پیغمبر علیہ السلام کو اکیلا سمجہہ کر ٹوٹ پڑی جب حضرت ابوبکر نی کہا کہ یہہ ہمنے جانا
ہمارا ذمہ ہی اور مصاحبت مین یہہ عزت تہی کہ جو کوئی اپنی حاجت پیغمبر
خدا سی عرض کیا چاہتا تو حضرت ابوبکر کو سفارشی کر لیتا بلکہ یہان تک

ابو بکر کو کہتی تہی کہ جب تک مین آون تم نماز پڑہائیو اور اونہون نی ہی پیغمبر خدا کی آتی
تک نماز پڑہوائی اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آزار موت مین کہ جب لاچار ہوگئی
ایکروز حضرت بلال نی نماز کیوقت پکارا کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا رسول اللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی چاہا کہ اوٹہین اور جاکر نماز پڑہاوین نہ بنجا سکی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ ابو بکر کو کہو
کہ سب آدمیون کو جماعت سی نماز پڑہاوین اور حضرت بی بی عایشہ نی عرض کی
کہ باپ میرا نرم دل ہی اونسی نہو تو اونہین حضرت نی غصہ ہوکر کہا کہ تم حضرت یوسف
کی طرح کی مصاحب ہو کہو کہ حضرت ابو بکر نی نمازین پنجوقتی اور جمعہ بہی آپ
ہی پڑہوایا اور اصحابون نی بی تکرار پڑہی بعضی کہتی ہین کہ یہہ امر خبر القرون قرنی
مین بہی ہی کیونکہ لفظ قرنی کی چار حرف ہین چار حرفون سی چار یار مراد ہین قاف
سی صدیق رے سی عمر نون سی عثمان یے سی علی آگی پیچہی کو دیکہہ لی کہ واقع مین بہی
ایسا ہی گذرا **سوال** اہین کیا خوبی ہی کہ جبسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو
ایسا چاہتی تہی **جواب** آدمی کی دو ٹہکانہ ہین ایک تو معاملہ ظاہر کا کہ خلق کی
ساتہہ ہی دوسرا باطن کا کہ حق کی ساتہہ ہی اسمین وہ جو ظاہر خلق کی ساتہہ ہی اسمین
تن اور من اور دہن سب چیز اسکی تابع ہی یہہ سب اونکا خدا کی رسول او پر پورا قربان
تہا کیونکہ دہن کی تین قسم ہوتی ہین یا روک یعنی نقد یا جنس جیسی اسباب یا رقبہ جیسی
گہر یا باغ زمین اور تن کا یون معاملہ کیا تہا کہ جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
سنا کہ اللہ تعالیٰ نی مجہی پیغمبر کیا ہی بمجرد سننی کی ایمان لاکر دین محمدی کا مددگار ہوگیا
تو سب مددگارون دین کی مین وہ پیمبری ہتی یعنی مبری وہ ہوتا ہی کہ جو پہلی آدمی ÷
سوال تین شخص اور بہی ایمان لائی تہی بی بی خدیجہ اور زید بن حارث اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہٗ اونہین میرے کیون نہ کہا **جواب** وہی مددگار پوری نہین
ہو سکتی تہی کیونکہ بی بی خدیجہ عورت تہی اور حضرت علی سات برس کی لڑکی تہی مدد کر
ہی نہین سکتی تہی اور کسی ایذا دینی والہ کو پیغمبر سی دور اوٹہا نہ سکین تہی اور جب
پیغمبر خدا لوگونکو سمجہاتی تو سوالکا جواب نہ دے سکتی تہی انکی اسلام کا فایدہ انکی ہی لئی
تہا اور حضرت ابو بکر کی اسلام کا فایدہ انکو بہی تہا اور غیر کو بہی تہا جیسی حضرت

تہی اور زید بن حارث غلام تہی قریش کی نزدیک غلام کی کچہہ عزت نہ تہی اور
پیغمبر نی دعوی پیغمبری کا کیا تہا عورت اور نابالغ کی اور غلام کی شاہدی منظور نہ تہی جب
مطلب انسی نہ نکلا جب ابو بکر صدیق نی کلمہ پڑہا اور شاہدی دی کہ بتحقیق یہہ پیغمبر ہین
تو لوگون نی سنا اور اونہون نی آدمیونکو کہ مین تیرہ برس تک گہرون مین جا جاکر اور
مجلسون مین سنا سنا کر اور گوشون مین بٹہا بٹہا کر خدا کی اور خدا کی رسول کی صفتین بتائین اور
ایمان تلقین کرکرہ ہزارون آدمیونکو بیعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کروایا اور جو
کوئی پیغمبر خدا کو ایذا دینی لگتا اور اگر حاضر ہوتی تو مار اوپر اپنی اوٹہاتی اور حضرت
کو بچاتی اور جو پیغمبر خدا کو کفارون نی مکہ سی باہر کر دیا وہی ساتہی رہی کیسی ہی جگہہ
خوفناک ہوتی خبر ہوتی کبہی جدا نہ رہتی اور جو پیغمبر خدا کہین آپ سی کفار کی تکلیف سی دل
برداشتہ ہوکر باہر کو جاتی تو قربان ہونیکو ساتہہ نچہوڑتی غرضکہ حضرت کی ہمدم تہی اور
من کی یہہ صورت تہی کہ جو بات پیغمبر خدا سی سنتی کبہی شبہہ نہ پڑتا کہ یہہ بات سچ ہی یا
جہوٹ ہی بلکہ صدیق ہی تہی اور دل کا ٹکڑا اولاد ہوتی ہی جبکہ بی بی خدیجہ کا وصال
ہوگیا اور ابو طالب بہی مرگیا تو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر باہر کا غم ہوا جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نی بی بی عایشہ چاہی کہ عمر انکی چہہ برس کی تہی اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اکاون برس کی تہی بیٹی کا نکاح کر دیا اور دہن کی یعنی مالکی یہہ صورت تہی
کہ دہن تین طور کا ہوتا ہی ایک روک اور دوسری اسباب اور تیسری رقبہ جسدن کہ پیغمبر خدا پر ایمان
لائی اوسدن چہہ ہزار روپیہ لی تہی اور ایک غلام انکا تہا بطالیبس رومی نام کہ سفر اور حضر کا
امام تہا اور اونکی گہر کا مدار المہام تہا اول تو جو چیز کہ درکار جناب رسالت علیہ السلام کو
ہوتی اور ارشاد کرتی کہ لاؤ اوسمین کچہہ دریغ نکرتی اور کار خدا مین جو کچہہ چاہا قربان کیا
نقل ہی کہ حضرت بلال امیہ کی غلام تہی جبکہ بلال رضی اللہ عنہ ایمان لائی تو امیہ نی
خبر پاکی اپنی غلامونکو کہا کہ اسی کہو کہ تو محمد کی راہ سی پہر جا اور بت پوج جب اونہون
نی کہا تو بلال نی جواب دیا ہو اللہ احد یعنی وہ اللہ ایک ہے امیہ نی غلامونکو اوسپر
تعینات کیا کہ باری باری اسی مارے جاو کہ مرجائی جب وہ مارنی لگی تو انسی آواز اللہ
احد کی جاری ہوی حضرت ابو بکر کا ایک تنا اوس محلہ مین رہتا تہا حضرت ابو بکر اوس

ملنی لگی تہی کہ آواز احد احد کی سننی پوچہا آشناسی کہ یہہ کون ہی جب اوسنی کہا کہ
یہہ مصیبت بلال پر ہی جب حضرت ابوبکر نی امیہ پاس جاکر کہا کہ تو خداسی نہین ڈرتا کیون
اسغریب کو مارتا ہی جب امیۂ نی کہا کہ یہہ سب تمہاری ہی لگاڑی ہوئی ہین جو تمہین
ترس آتا ہی تو اسی مول لی لو جب حضرت ابوبکر نی کہا کہ ہمنی لیا تو کہہ کہ کیا قیمت اسکی
ہی امیہ نی کہا کہ اسکی دسہزار درم اور تیرا کارباری غلام لونگا جب حضرت ابوبکر نی قبول
کیا وہ غلام کارباری تو بڑا تہا ولیکن کافر تہا اسلام نہین قبول کرتا تہا دسہزار درم اور وہ
غلام دیکر حضرت بلالکو خرید کر آزاد کیا امیۂ نی کہا جو کوئی مجہی دس درم تک دیتا تو بہی
مین بلال کو دیتا تمنی کسکام کا غلام سمجہا کہ اتنی درم اور غلام اسپر لگائی آپ نی فرمایا کہ
تو ہی بہو لکیا تو کیا جانی اللہ والونکی قدر جو مجہسی تو مانگتا تو دیتا تو چوک گیا کہ اتنی پر راضی
ہوگیا اسیطرحسی ساری غلام آزاد کئی اور جہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
وہین مال قربان کیا اور رتبہ کی یہہ صورت تہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مکہ چہوڑا گہر اور ملک اور باغ سب یکقلم چہوڑکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
اختیار کری اور مونسِ صحبت سی اتنی تہی کہ بعد نماز عشا کی مراقبہ مین بیٹہتی وقت فجر کی سر
اوٹہا کر ایک آہ کہینچتی تو بڑوسن انکی بی بی پاس آکر افسوس کرتی کہ تمہاری آج
فجر کو کلیجی کی کباب کی بہین خوشبو آئی تہی تمنی ہمین ندیا فقط اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی رمز کو خوب سمجہتی تہی جسدن یہہ آیت اوتری الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی تو اجکی دن کامل کیا یعنی پورا کردیا مینی تمہاری واسطی دین تمہارا اور تمام کردی مینی
اوپر تمہاری نعمت اپنی حضرت ابوبکر صدیق وہان دہاڑ مار کر روئی کسینی کہا کہ
تم روئی الکا رونا کسیکی فہمین نہ آیا تب فرمایا کہ مین یون رویا مجہے معلوم ہوا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی ہم بچہڑینگی اور یون ہی واقع مین ہوا اور قران خوان اور
قران دان بڑی تہی کیونکہ پیغمبر خدا فرماتی ہین یوم القوم اقراہم بکتاب اللہ یعنی امامت
قوم کی وہ کراوی کہ جو وہ آپ بہی خوب پڑہنی والا ہو کتاب خدا کی تو معلوم ہوا کہ حضرت
ابوبکر صدیق بڑی کتاب خوان تہی کہ جبکو حکم ہوا کہ تم سب اصحابونکی امامت کرو اور آپ بہی
انکی پیچہی نماز پڑہی اور باقوت بڑی تہی کہ پیغمبر خدا کی بوجہہ کو اوٹہا کر تین کوس
پہاڑ پر چڑہ گئی اور امانت دار بڑی تہی خلافت کی دنونمین جو لوگون نی

بیت المالسی پانچ درم انکی خوراک کی مقرر کردی تہی گہر مین خرچ تہا خرچتی اور ایک باغ
انکا خرید تہا کہ اوس ہی کچہہ محصول آتا تو لڑکی بالو نکو وہی خرچ کفایت ہوتا جب وصال
نزدیک آیا وہی باغ بیچکر حساب کرکر جتنی روپیہ بیت المالسی پانچ درم روز کی حساب خرچ
ہوئی تہی بیت المال مین داخل کر گئے اور جوانمرد بڑی تہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتی
ہین کہ ہم سب اصحابونمین بڑی جوانمرد حضرت ابوبکر تہی لوگ کہنی لگی کہ یہہ کیونکر معلوم ہوا
فرمایا کہ ایک روز تو دن جنگ بدر کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سائبان کی تلے
بٹہایا تہا تو سب نی کہا کہ پیغمبر کی پاس رہنا کون اختیار کرتا ہی کسینی حامی نہ بہری
حضرت ابوبکر صدیق تلوار کہینچکر حضرت کی سر پر آ کہڑی ہوئی کہ اید ہر سی کوئی آویگا تو ہم نہ
جانا اور دوسری ایکدن مکہ مین مینی دیکہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قریشونی حملہ
کیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گہیر کر ایذا دینی لگے اور کہتی جاتی تہی کہ تو ہی ہی کہ
ہماری ساری خداؤنکو دور کر کر کہتا ہی کہ ایک خدا ہی اسکو پوجو اوسوقت ہماری کسیکی ہمت نہوئی
کہ قریشونسی بولی حضرت ابوبکر صدیق اوسوقت غول کفار مین دہسکر کسیکو ہاتہہ سی آگی دہکا
دیکر اور کسیکو بالونکی آڑنگی سی پیچہی کو جہوکا کر اور کسیکو کہینچ لینسی ہٹا کر یا لنسی کہتی تہی
کہ تف ہی تمہاری اوقات پر کہ ایسی شخص کو مارتی ہو کہ جو خدا کو ایک کہنی والا ہی اور پیغمبر خدا کو
ہجوم سی نکال لائی یہہ بات کہکر حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ایسی روئی کہ ریش مبارک تر
ہوگئی سوال پیغمبر خدا نی انکی بڑائی مین کوئی حدیث فرمائی ہی جواب ہان حدیث بہت
فرمائی ہین سوال وہ کونسی ہین جواب جب پیغمبر خدا کو کافرون نی بہجا یہی خط لکہا
کہ جو کوئی انکا یعنی محمد کا ساتہہ دی وہ ہمارا بیری ہی وہ کاغذ لکہہ کر کعبہ مین گہد یا تہا
شہر اور گانونکی سب لوگ حضرت کی بیری ہوگئی اون دنون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مع اپنی ساتہیونکی بن مین جا رہی تہی حضرت ابوبکر معہ اپنی مالکی حضرت کی ساتہہ تہی اور پیغمبر خدا
کی خدمت کرتی تہی کہ جب حضرت نی فرمایا تہا ما نفعنی مال احد کما نفعنی مال ابوبکر یعنی نہین
نفع دیا مجہکو کسیکی مالنی جیسا نفع دیا مجہکو ابوبکر کی مالنی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر خلیلا یعنی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا سوای اپنی پروردگار
کی خلیل تو مقرر پکڑتا مین ابوبکر کو خلیل سوال خلیل کیا ہوتا ہی جواب خلیل کہتی
ہین اوسا رجہ کی دوست کو کہ جسکی سوا اور کوئی ویسا دوست نہووی تو جناب پیغمبر خدا

فرماتی ہین کہ مین خلیل اللہ کا ہون کہ جیسی اوسکی دوستی میری من مین ہی ویسی اور کی نہین
اگر بر تقدیر ہوتی نہی تو ابو بکر صدیق کی ہوتی ولیکن تمہارا کہ مین یار ہون خلیل اللہ تعالی کا ہون اور
میرا خلیل اللہ تعالی ہی یہانتک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دلمین جگہہ تہی اونکی اور ایک روز
پیغمبر خدانی حضرت ابو بکر صدیق کو فرمایا انت عتیق اللہ من النار یعنی تو آزاد کیا ہوا
اللہ تعالی کا ہی آگ دوزخ سی اوسدنسی حضرت ابو بکر کا نام عتیق ٹہر گیا تہا اور ایثار
اونکا ایسا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند آیا تہا کہ یون فرمایا ہی انہ لم یکن احد
امن علی فی صحبتہ وماله من ابی بکر ابن ابی قحافہ مقرر یوہین ہی کہ نہین ہوا کوئی خوب نہورا
کرنیوالا میری اوپر بیچ صحبت اپنی کی اور مال اپنی کی ابو بکر ابو قحافہ کی بیٹی سی یعنی جیسی
اسنی ہمارا ساتہہ دیا ہی اور کسینی نہین دیا یہان تک ساتہہ عشق کی پیش آئی کہ جب
پیغمبر خدانی مکہ سی مدینہ کو ہجرت فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق نی دو اونٹ اپنی آشنا
کی ساتہہ بہجوا دئی تہی کہ آج کی تیسری دن فلانی جگہہ راہ مین لیکر آکر کہڑا ہو جیوا اور آپ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کاندہی پر چڑہا کر غار ثور پر کہ رستہ اوسکا نہی بڑا اوجہڑ اور پتہر کا ہی
اوس پہاڑ کی نہایت اوکہٹ یعنی دشوار ہی اور رفتہ رفتہ لگاتہا اور کافر لگا ڈرتہا
ایسا نہو کہ کہوج لیکر کوئی چلا آوی جب غار پر پہونچی تو پیغمبر خدا کو غار کی موہنہ پر کہڑا
کر کر آپ اندر گئی کہ شاید اسکی اندر کوئی سانپ بچہو ہوتب ہاتہہ سی خوب اوس غار کو جہاڑا ہی
دیکہا کہ اوسمین بل بہت تہی جب اپنی کپڑی پہاڑ پہاڑ کر وی سوراخ بہر دئی دو سوراخ
رہ گئی اور کپڑا تہوڑا رہگیا اون دونو سوراخونپر اپنی دونو پانوکی ایڑیان رکہہ کر بیٹہی
تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر بولایا اور اپنی زانو پر سر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا رکہہ کر سولایا اوس بل مین سی ایک سانپ زہری نی ڈنک ایڑی مین حضرت ابو بکر
کی مین لگایا تو بہی حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی ظاہر نکیا جب بدن بہر زہر چڑہ
گیا تب آنکہونسی آنسو چلی اور پیغمبر خدا کی رخسارہ پر پڑی جب پیغمبر خدانی پوچہا کہ آنسو
گرم ہونیکا کیا سبب ہی تب ظاہر کیا کہ یا رسول اللہ میری سانپنی کاٹا ہی جب پیغمبر خدا
نی دعا کری اللہ تعالی نی اونہین شفا کری اسیواسطی پیغمبر خدانی فرمایا ہی انت صاحبی
فی الغار وانت صاحبی علی الحوض + یہہ حدیث مشکوۃ مین ہی یعنی تو ساتہی میرا ہی
غار مین اور تو ساتہی میرا ہی حوض کوثر پر اور مالکا ہی بڑا احسان کرنیوالا مجہپر ابو بکر ہی

بخاری مین ہی کہ پیغمبر خدانی فرمایا ہی صلی اللہ علیہ وسلم خیر المسلمین مالا ابو بکر اعتق بلالا وحملنی
فی دار الہجرۃ یعنی مسلمانو مین خوب مال والا ابو بکر ہی کہ جسنی بلال کو آزاد کیا اور ہمین
سوار کر لایا گہر ہجرت کی مین یعنی مدینہ مین اور ایک روز نے پیغمبر خدا سی حضرت ابو بکر نی پوچہا
کہ آپنی فرمایا ہی کہ جو عمل جسنی بہلا کیا ہی اوسی عمل کی دروازہ سی اوسی پکارین گی
کوئی ایسا بہی ہوگا کہ جسی سب دروازونسی پکارینگی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اونہین فرمایا ارجو ان تکون منہم یعنی مجہی امید ہی کہ ہو ویگا تو اونہونسی

سوال کچہہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہم نی بہی اونکی حقمین کہا ہی

جواب صحیح بخاری مین اسناد صحیح سی آیا ہی کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نی فرمایا
کہ خیر الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر رضی اللہ عنہما انکی بیٹی محمد بن حنیف رضی
اللہ تعالی عنہ نی کہا ثم انت قال انا کاحد من المسلمین ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ سب آدمیونسی اچہا
بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر ہی پیچہی عمر بن الخطاب ہے محمد بن حنیف نی کہا کہ
حضرت عمر سی پیچہی تم ہو گی جب آپنی فرمایا کہ مین ایسا ہون کہ جیسی اور مسلمان اہی تکمیل الایمان
مین لکہا ہی کہ حضرت مرتضی علی نی فرمایا ہی کہ خبردار ہو کہ مین نی سنا ہی کہ بعضی آدمی اوس
سی مجہی بڑائی دیتی ہین جس کسیی مجہی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر پر بڑائی دی
وہ تہمت والا ہی سزا اوسکی تہمت کرنیوالیکی سی چاہئے تکمیل الایمان مین ہی اور دار قطنی مین
لکہا ہی کہ ابو جحیفہ حضرت مرتضی علی کو سب صحابہ سی اچہا کہا کرتی تہی اور لوگون نی اونہین
منع کیا وہ بزرگ دلگیر ہو کر حضرت مرتضی علی پاس گئی حضرت جناب ولایت نی پوچہا کہ تم
آج دلگیر کیون ہو جب ابو جحیفہ نی حقیقت حالکی عرض کی جب حضرت جناب ولایت نی
اونکا ہاتہہ پکڑ کر گہر مین لی گئی اور فرمایا کہ بعد پیغمبر خدا کی اس امت مین سب سی افضل حضرت
ابو بکر صدیق ہین اور اونسی پیچہی حضرت عمر ہین جب ابو جحیفہ نی کہا کہ اب مینی یہہ بات
تمہاری زبانسی سن لی جہی نہ کہونگا جب حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ منبر پر سوار ہو کر شہر
کوفہ مین اپنی خلافت کی وقت فرماتی تہی کہ سب سی اچہی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس امت مین حضرت ابو بکر صدیق ہین اور پیچہی اونسی حضرت عمر ہین یہہ تکمیل الایمان سی ہی
فرمان برداری رسول اللہ کیسی سب صحابہ نی اونکی پیچہی نماز پانچو نوقت کی اور جمعہ کی عین
زندگی مین پیغمبر خدا کی پڑہی اور بعد وفات پیغمبر خدا کی اسی پر اجتماع کر امامت اونہون ہی

قایم کہی کوئی اصحاب رسول اللہ کا انکی امامت کا منع کرنیوالا نہیں ہوا **سوال** رافضے
انہیں بُرا کیوں کہتے ہیں **جواب** وے دشمن خدا کے اور خدا کے رسول مقبول کے ہیں اور سب
صحابہ کے اور مرتضی علی کے ہیں **سوال** کیونکر **جواب** پیغمبر خدا نے فرمایا ہے **حدیث**
لن یجتمع امتی علی الضلالۃ کہ امت میری گمراہی پر اکٹھی نہو گی اب دیکھو کہ حضرت ابوبکر صدیق
کی خلافت پر سب مسلمان انکی فضیلت کے قایل ہیں اگر خدا نخواستہ وے نالایق ہوں تو
حضرت مرتضی علی اور سب اصحابوں نے اونہیں بہلا کہا بہلا کیسب سچے ہوئے اصحاب رسول
اللہ کے سچے ہیں اور رافضی جہوٹے ہیں **سوال** وے کہتے ہیں کہ حضرت مرتضی علی نے
تقیہ کیا تہا یعنی ڈر کر اوپر کے دلسے بہلا کہدیا تہا اور من میں اپنے تئین بڑا سمجھتے تھے **جواب** حضرت
مرتضی علی کی قول اور کام سب سچے ہیں اونکی گہر کی غلام ولی اللہ ہیں یہہ جہوٹی شاہدی نہیں دیتے
تو وے اسد اللہ غالب جہوٹہہ کب بولتے ہیں جو اونکو جہوٹا کہے سو ہی جہوٹا ہے امام اعظم ابو حنیفہ
کوفی سے لوگوں نے پوچہا کہ حضرت مرتضی علی سے بہت تقیہ انکی خلافت میں کیوں رہا جب آپ نے
فرمایا کہ آپ ایسے اہل حق تہے کہ جو بات سچی اور حق ہوتی وہ ہی کہہ دیتے تہے اور کسیکی پرواہ
نرکہتے تہے اور حق کی باتیں سستی اور ڈہیل نکرتے تہے اور امام شافعی نے کہا کہ وے زاہد تہے
زاہدونکو دنیا اور اہل دنیا کی پرواہ نہیں ہوتی اور عالم بڑے تہے عالمونکو سستی نہیں ہوتی اور
جوانمرد تہے اور جوانمردونکو ڈر نہیں ہوتا اور سردار تہے سرداروں کو کسیکی پرواہ نہیں ہوتی
تقیہ اور زمانہ سازی وہاں کہاں سماوے تہی یہہ تہمت رافضیونکی سب کو بُرا کہنے کیواسطے ہے
کیونکہ اصحاب کو بُرا کہا اور حضرت علی کو زمانہ ساز بنایا تو بڑی کی اور زمانہ سازی سب کی
نزدیک بادشاہ کے بہی درست نہیں **سوال** حضرت ابوبکر کا کیسا چہرہ تہا **جواب** رنگ گورا
تہا اور بدن نازک تہا اور گالونپر کم گوشت تہا اور قبول صورت تہے اور آنکہیں گڑی ہوئی
تہیں اونچا ماتہا تہا اور انگلیونکی پشت پر گوشت نہتہا اور خوشبو اونکا مشک سے بہی زیادہ تہی
حکایت ایکروز حضرت پیغمبر خدا نے حسان بن ثابت کو کہا کہ تو نے کوئی شعر ہمارے دوست
ابوبکر کی حقمیں بہے کہا ہے اوسنے کہا البتہ حضرت نے فرمایا کہ پڑہ تو اوسنے پڑہا شعر
ثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا * وکان حِب رسول اللہ قد علموا
من البریۃ لم یعدل بہ رجلا * **سوال** اونکی وفات کیونکر ہوئی **جواب** ترسیٹہ برس کی انکی عمر ہوئی
جمادی الاخری کی ساتویں تاریخ پیر کیدن سخت جاڑے میں ایکدن ٹہنڈے پانی سے غسل کیا تہا وہ تپ جاری کی تہی ہیت

اور درد سر ہو گیا پندرہ دن آزاری پڑی رہی اس عرصہ میں بالوں میں درد ہو گیا اور جہان
سانپ نے کاٹا تہا وہ جگہہ بہی لہرائی جب ایک روز بی بی عایشہ کو کہا کہ تیری دو بہائی
اور دو بہنیں میری پیچہے رہی ہیں تو اونکی قبیلہ پروری کریو جب عایشہ نے کہا کہ ایک بہن تو
میری ہے دوسری کہاں ہے جب آپ نے کہا کہ بی بی میری حمل سے ہے شاید کہ بیٹی سے جنے
فی الواقع بیٹی ہوئی جب وفات نزدیک ہوئی لوگونکو بلوا کر وصیت کری جو میں مر جاؤں تو میرا
جنازہ پیغمبر خدا کی روضہ کی روبرو پہونچائیو اور پکار کر کہیو السلام علیک یا رسول اللہ ابوبکر
صدیق تمہاری دروازہ آئے ہیں اگر آپ سے دروازہ روضہ کا کہل جاوے اور اذن ہو تو
مجہی اندر روضہ کی دفن کیجیو اور نہیں تو جنت البقیع میں گور غریبوں میں رکہہ دیجیو پندرہ دن
تک باہر نماز کو بہی نہیں آیا گیا بائیسویں تاریخ دن پیر کی بہت ماندہ ہو گئی اور سے
رات منگل کی جب وفات پائی ہجرت کا تیرہواں سال تہا جب مسلمان انکا جنازہ تیار کر کر پیغمبر
خدا کی روضہ کی روبرو لے گئے موافق وصیت کی کہا السلام علیک یا رسول اللہ جانچک غیب
سے آواز آئی ضموا الحبیب الی الحبیب یعنی دوست کو دوست پاس پہونچا دو اور دروازہ روضہ
کا کہل گیا جب پیغمبر خدا کی داہنی ہاتہہ کیطرف اونہیں دفن کیا اور پیغمبر خدا بارہویں *
وفات کو سدہارے تہے دو برس تین مہینے دس دن پیچہے حضرت ابوبکر صدیق سدہارے
ہو چکا **سوال** اونپر نماز کسنے پڑہوائی **جواب** حضرت عمر نے اور غسل حضرت
مرتضی علی نے دیا تہا **سوال** حضرت علی نے اونکی وفات پیچہے بہی کچہہ کہا تہا **جواب**
فرمایا تہا یہہ جبکہ خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق کی حضرت علی کو پہونچے
تب بے اختیار آنسو اونکی جاری ہوئے جہاں لاش حضرت ابوبکر کی تہی وہاں جلدے
چلے آئے تہے اور یہہ بات کہتے تہے الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ یعنی آج ٹوٹ گئے
جانشینی خدا کی رسول کی جب لاش حضرت ابوبکر صدیق کی جگہہ گئی سب آدمی واسطے
تعظیم کی اوٹہہ کہڑے ہوئے آپ نے وہاں کہڑے ہو کر کہا کہ رحمت کرے اللہ تعالی تیرے
اوپر ای ابوبکر تو وہ شخص ہے کہ تیرے ساتہہ رسول خدا پیار رکہتے تہے اور تجہے دیکہنے
سے راحت یعنی آرام پاتے تہے اور تجہے اپنا معتقد جانتے تہے اور اپنے بہید کی باتیں بتاتے
تہے تو وہی شخص ہے کہ اسلام کا میرے ہے اور ایمان تیرا خالص اور یقین تیرا محکم ہے
اور دین کے کام میں سب سے غنی ہے اور اپنی اللہ تعالی سے بہت ڈرنے والا ہے

پیغمبر پر کچہہ تہا پیارا کرتا اور سب پیغمبر کی رعایت مین تجہہ سا احتیاط کرتیو الا
نرہا اصحاب سب رونی لگی **سوال** بعضی رافضی اونہین کیا کہتی ہین **جواب**
سن لے کر آدمی زاد بعضونکا وتیرہ ہر وقت مین ایسا ہو رہا ہی کہ جناب پاک حضرت اللہ تعالی
کی مین جو مالک جہانکا ہی جو کچہہ جمین آیا سو کہتی رہی اور جناب پیغمبرکیمین سے بہے جو
نصیحت اوسی سنی تو لالچی کہا اور جو معجزہ دکہلایا تو جادوگر کہا اور جو صبر کیا
تو زمانہ ساز کہا اور جو قتل کا حکم کیا تو ستمگار کہا وہی شمہ کہ جو اگلی کافرون نی کیا تہا
رافضیون اور خارجیون نی پچہلی کافرون کا نام روشن کردیا کہ ہر ایک اصحاب کو
کسیکو ہجو ملیح اور کسیکو صریح کرکر برا کہنا شروع کیا اور آپ اپنی ٹہری نعلونکو بغلمین مارکر
شرمندگی دور کری جیسے بعضی کنچنیان کہتے ہین کہ قربان کرین اوس
فلانی کنچنی کو کہ جسنی نکاح پڑہ واکر مقید ہو گئی اور اپنی آبرو برادرے مین کہو دے
تو انکی طعن جہوٹی حضرت ابوبکر صدیق پر بہتان کرتی ہین یاد رکہہ **طعن** پہلا یہہ ہے
کہ حضرت ابوبکر صدیق ایک روز منبر پیغمبر خدا کی پر خطبہ پڑہتے تہی حضرت امام حسن اور
حضرت امام حسین نی کہا کہ تم ہماری نانا کے منبر پرسی اوتر پڑو تو جو وے لیاقت
امامت کی بہی رکہتی تو حضرت حسنین اونہین منع نکرتے **جواب** یہہ بات تمہارے
جہوٹی ہی کیونکہ حضرت حسنین اون دنون بہت چہوٹی تہی حضرت امام حسن تیسرے
سال ہجرت کی پیدا ہوئی تہی اور حضرت امام حسین چوتہے سال ہجرت شب برات
کی مہینے پیدا ہوئی تہی اور وفات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گیارہوین سال
ہجرت کی ہوئے عجب واہی مذہب ہی کہ قول فعل جو لڑکا نابالغ آٹہہ نو برس کا کری
اوسی ایسا اعتبار کرین کہ حکم اوسپر جاری کرین کہ جو بڑے انکی کرین اوسی رد کرین
ایک یہہ تقیہ انکی نزدیک واجب ہی اوسکو ترک کیا دوسرے پیغمبر خدا نے
حضرت ابوبکر صدیق کو پنج وقتی نماز کی امامت کی واسطی بدہ کی روز سی پیر کی دن تک
کہ روز وصال حضرت کا ہی خلیفہ کیا تہا اسمین نماز جمعہ کی اور خطبہ بہی اونہون نی پڑہوایا او
رد کیا تیسری جناب حضرت مرتضی علی کہ انکی پدر بزرگوار ہین اونہون نے اونکے
پیچہے نماز پڑہی اور خطبہ اور جمعہ اونکا روا رکہا ہی سب باتین رد ٹہرائین تو یہہ
بات انکی جہوٹہہ ہے اور بر تقدیر جو کچہہ کہتی تو بہی موجب طعن و تشنیع کا نہین

کیونکہ لڑکونکا قاعدہ ہی کہ جو کسیکو اپنی بڑی سے ایک چیز دے ہوا و سے دیکہہ کر
مانگنی لگتی ہین کہ یہہ چیز تو ہمارے ہی ہمین دو تو اس قول مین لڑکونکی دلیل چیز کی بہیر لینے
کی نہین ہوتی اور جو کہو کہ وے لڑکی ایسی نہین کہ اونکی بات نمانی تو دیکہو کہ سب مین
بڑے پیغمبر خدا ہین اونکو بہی بغیر بلوغ عمر کی اور انکی چال کو سند پکڑ نیکی حقیقین بسبب
لڑکاپن کی سند نہین رکہتی الصبی صبی ولو کان نبیا یعنی لڑکا لڑکا ہی اگرچہ نبی ہو
طعن دوسرا یہہ جہوٹہہ ہی کہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق کی وقت مین مالک
بن نویرہ مسلمان کو خالد بن ولید نے کہ امیر الامرا حضرت صدیق اکبر کے تہے
ناحق قتل کر کر اوسکی قبیلہ کو کہ خوبصورت بہت تہی اوسی رات نکاح کرکر مجامعت کری
اور عدت کی دن چار مہینے دس دن ہوتی ہین گذرنی ندئی اور عدت کی اندر نکاح کب
روا تہا یہہ انصاف ابوبکر نے نہ کیا نہ زنا کی حد ماری اور نہ قصاص مالک کا لیا حالانکہ
یہہ اونپر واجب تہا اور بلکہ حضرت عمر نی انکار بہی کیا کہ مین مالک اسلام کا ہون تو ہے
خالد مین قصاص تجہسی لونگا **جواب** مسلمانو سنیو یہہ تہمت رافضیون نی اونپر
رکہی اور ان پر قصاص لینا نہ تہا وہ قصہ یون تہا کہ حضرت خالد بن ولید جبکہ گرد نواح
بطاح کی پہونچی چارون طرفون فوجونکی دوڑ بہیجی پیغمبر خدا نی فرما رکہا تہا کہ تم جس گانو
یا شہر پاس مار لوٹ کو جاؤ تو باہر شہر کی کہڑے ہوکر سنا کرو اگر وہان اذان کے
آواز سنو تو اونہین کچہہ نکہا کرو اور جو اذان کی آواز نسنو تو اپنی لوٹ مار کیا کرو
اتفاقاً ایک رسالہ کا سردار ابو قتادہ انصاری کو کر کر بطاح کی طرف بہیجا اور وہان
مالک بن نویرہ رہتا تہا اور اوسی پیغمبر خدا کیطرف سی خدمت صدقات کی لینی کی تہے
جب وہ شہر اس رسالہ والون نی مار لیا اور وہ مالک بن نویرہ بہی پکڑا آیا اور اوسنی
کہا کہ ہم مسلمان ہین حضرت خالد نی فوج کو کہا کہ کیا وہان اذان نہوتی تہی جب قتادہ انصاری
نی کہا کہ مینی تو سنی تہی اور رسالہ نی کہا کہ ہمنی تو نہین سنی تہی اسمین وہان اور پاسکے
گانو والونسی ثابت ہوا کہ یہہ جو مالک ہی ایسا شخص ہی کہ جسدن پیغمبر خدا کی وفات
یہان سنی تہی جب اوس مالک نی خوشی کرکر راگ و رنگ کروایا اور سب خوشی کی
سامان کروائی اور اپنی برادری مین جس جس سی صدقات لئی تہی اولٹے پہر وائے اور
کہا کہ اس شخص کے آفت سی تم چہوٹی اور حضور خالد کی بہی سوال کیوقت پیغمبر خدا کے

تعمین اہانت کا لفظ حبیبی کا فر اوس زمانہ کی بولتی تہی بولا جب خالد کی نزدیک مرتد ہونا
اسکا ثابت ہوا تب اوسی قتل کروایا اسواسطہ قتادہ خفا ہوکر مدینہ مین آئے اور
خطا خالد کی ثابت کرے جب حضرت عمر نی کہا بیجا قتل مالک کا ہوا خالد کو قصاص اور
حد چاہی تب حضرت ابوبکر صدیق نے خالد کو وہان سے حضور مین بلوایا اور روبکارے کری
جب سارا قصہ من وعن دریافت کیا تب حق بجانب خالد کی پایا تو متعرض حال اونکی کے
نہوئی اور منصب امیر الامرائی کا بحال رکہا اب اس قصہ مین تامل کرکر سمجہو کہ خالد پر قصاص
کب ہوتا ہی اور حد زنا کی کب مارنی ہی اب اسپر آئی کہ استبرا ایک حیض تک عورت حربی
کا ضرور تہا خالد نی انتظار کیون نکیا تو جواب یہہ ہی کہ یہہ طعن خالد پر ہی حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ پر نہین کیونکہ خالد معصوم نہ تہی کہ ایسی گناہ نہووی اور امام عام
بہی نہ تہے باوجود اوسکی یہہ جو روایت کی ہی کہ خالد نی اوسی روز جماع کیا ہی کسی
معتبر کتابون مین نہین پائی جاتی اور جو کسی غیر معتبر مین پائی جائی تو جواب اسکا اوس روایت
کے ساتہہ موجود ہے کہ اس عورت کو مالک نی ایکمدت سی طلاق دیکر قید کر رکہا
تہا جبکہ وہ قتل ہوا تب معلوم ہوا کہ بعد طلاق کی عدت اسکی گذر چکی ہی شیخ سعدی
فرماتی ہین **فرد** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + معنی یہہ
ہین کہ دشمن کے آنکہہ مین لاکہہ ہنر ندیکہائی دین اور عیب بینی کا تماشا ہر جا کرتا ہی حضرت
خالد بن ولید نی شام کی اور روم کی لڑائی ماری اور پیغمبر خدا نی اونہین سیف اللہ
کہا ہی یہہ خاطر مین نہ آیا اور مالک بن نویرہ نی کہ مرتد ہوکر پیغمبر خدا کی وصال کی شادی
کری اور ایسی موئی ایسی اولٹی کا فرونکو پہیر دئی اسکی ہمراہی ہوکر اونپر رحم کرنا پسند
آیا اور اوسکی خون بہا اور بندی اوسکی بی بی کی داد خواہ ہوکر کہڑی ہوئے **جواب**
دوسرا یہہ ہی کہ ہمنی مانا کہ مالک مرتد نہوا تہا اور خالد کو شبہہ پڑا تو بہی خالد پر قصاص
نہین آتا کیونکہ شبہہ قصاص کو دور کرتا ہی اب تم بتاؤ کہ کیا فرماتی ہو علماء دین امامیہ
اور شیعہ کی اور اہل سنت کی صورت اس مسئلہ مین کہ جو حرکتین مالک سی ظاہر ہوئی ایسی حرکت
کوئی روز عاشورہ مین خوشی اور شادی اور کلمات اہانت کی جناب حضرت امام حسین
مین اور حقارت انکی جناب کی اور خاندان اور اولاد بتول کی کہ اسدن مصیبت مین ہاتہہ
ظالمون سی گرفتار ہوئی بیان کرے تو اوسی پہرا دین سی کہو تو قتہا اور جو کوئے

ایسی حرکتین اوس سی دیکہہ کر اوسی کافر سمجہہ کر مار ڈالی تو اوسی قصاص لینا آتا ہے
کہ نہین **جواب** تیسرا یہہ ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ پیغمبر خدا کی تہی اور کسی سنی
شیعہ کی نہ تہی کہ کسی کی خواہش کی موافق کیا جاتا بلکہ موافق سنت رسول اللہ کے
اونہین کرنا تہا سو کیا تمنی سنا نہین کہ حضور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
خالد بن ولید نی سیکڑون مسلمان مفت مرتد ہونیکی سبب سی مار ڈالی تہی اور پیغمبر خدا
ہرگز متعرض اسکی نہوئی چنانچہ اہل تواریخ اور سیر کی یہان یہہ ثابت ہی قصہ یہہ تہا کہ
حضرت خالد کو پیغمبر خدا نی ایک لشکر کا امیر کرکر بہیجا تہا انکی دوڑ ایک قوم پر تہے
کہ جو پہلی مسلمان ہوگئی تہی لیکن مسلمانکی قاعدہ سے اچہی طرح واقف نہوئی تہی
جبکہ انسی مسلمانونکا مقابلہ ہوا اور ہتیار کی نوبت پہونچی وہ بولی کہ صلبیا صلبیا کہ
ہم بگڑ گئی ہم بگڑ گئی اور مراد انکی یہہ تہی کہ اپنی باپ دادی کی دین سے کہ کفر تہا
اس سی پہر گئی حضرت خالد نی کہا کہ انہین قتل کرو کہ یہہ دین اسلام سی پہر گئے ہین ابن
عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہما کہ اونہونکی تابعدار تہی انہون نی تقلید کیا اپنے لوگون کو کہ دیکہو
کوئے انہین نماریو اور نہ پکڑیو جب یہہ خبر پیغمبر خدا کو پہونچی حضرت غصہ ہوئے اور
فرمایا اللہم انی ابرء الیک مما صنع خالد الٰہی مین بری الذمہ ہون طرف تیرے
اوس سی کہ جو کیا خالد نی اور جب کہ خالد پر قصاص حضرت نی نہ جاری کیا اور نہ دیت
دلوائی کیونکہ شبہہ کفر کا انکی دلمین پڑ گیا تہا تو حضرت ابوبکر باوجود ایسی اشتباہ کے
کی کہ جو ایک خون کیا کیونکر تعرض کرتی تو کیا بدی ہوئی اور باوجود اسکی دیت مالک
کی بیت المال سی دلوادی اور چوتہا جواب یہہ ہی کہ جو ایک خون کی قصاص سے
درگذر سی آدمی لایق خلافت کی نہو تو حضرت عثمان کی خونی کو قصاص مین نمار نی سی
کہ وہان کچہہ شبہہ متوہم نہا حضرت مرتضی علی پر حرف آویگا ہم اہل سنت و جماعت جبکہ
حضرت مرتضی علی پر اس مسئلہ کا حرف نہین پکڑتی تو حضرت ابوبکر صدیق پر کب حرف
پکڑینگی انپر الزام نہین عاید ہوتا اور پانچوان جواب یہہ ہی کہ خونکا قصاص جب ہوتا ہے
کہ جو کوئی وارث بہی مالک کا دعوی خونکا خالد سی کرتا تب ابوبکر پر قصاص کرنا واجب
ہوتا بلکہ اس مالک کا بہائی تمیم بن نویرہ حضرت عمر بن الخطاب پاس آتا تو محبت
اور عشق اپنی بہائی کا اونہی بیان کرتا اور عشق کی نعرہ مارتا اور شعر پڑہتا تہا

اوسنی حضرت عمر کی روبرو اعتراف کیا کہ وہ مرتد ہوگیا تہا اسواسطہ مارا گیا وہ بات کہ جو
حضرت عمر کی مونہہ سی حضرت ابوبکر صدیق کی حق مین نکلی تہی شرمندہ ہوکر کہتی تہی
کہ حضرت ابوبکر صدیق سے نے جو کیا وہ عین ثواب تہا شاہد اسبات کا یہہ ہے کہ حضرت
عمر ایسی کچہہ مضبوطی اور جاری کرنی حکم شریعت سے کے رکہتی تہی کہ اظہری خالد کے
متعرض احوال قصاص کی نہوتے اور امرائی اونکی بحال رکہتی **طعن تیسرا** یہہ ہے
کہ کہتی ہین ابوبکر صدیق اسامہ کی لشکر سی ٹل رہی تہی باوجود اسکی کہ پیغمبر خدا نی آپ
اسی لشکر کو رخصت فرمایا تہا اور نام بنام آدمیونکو تعینات کیا تہا اور آخر دم تک
تاکید مبالغہ سی کرتی تہی اور فرماتی تہی جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلفہا یعنی
تیار کرو تم جیش اسامہ کی لعنت کری اللہ اوسپر کہ جو انحراف اس سی کری حضرت
ابوبکر سے نے تیاری نکری **جواب** اس طعنہ کا یہہ ہی تم یہہ طعنہ حضرت ابوبکر کیطرف
کس وجہہ سی کرتی ہو یا اونہون نی تیاری نکری یا اورون نی تیارے نکری اور رو
بیٹہہ رہی جو یون کہتی ہو کہ اونہون نی تیاری نہ کرے تو جہوٹی ہو کیونکہ اسامہ کے
لشکر کی تیاری حضرت ابوبکر سے نے برخلاف مرضی سب صحابہ سے کے کری اسکی تفصیل
یہہ ہی کہ چہبیسوین تاریخ صفر کی پیر کیدن حضرت نی حکم کیا تہا لوگونکو کہ رومیون سے
واسطی بدلہ زید بن حارث کی لشکر کے جنگ کی تیاری کرو منگل کیدن اسامۃ بن زید کو
اس لشکر کا امیر کیا اور بدہ کی دن اٹہائیسوین صفر کو حضرت ماندہ ہوئی ماندون ہی نی
غزہ والہ دن نشان درست کرا اور فرمایا اغزوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتل من کفر باللہ
ترجمہ یعنی غزا کرو ساتہہ نام اللہ کی اور قتل کرو اوسکو جو کافر ہوا ہی اللہ تعالی سی اسامہ
وہ نشان اپنی ہاتہہ مین لیکر باہر نکلا اور بریدہ ابن الحصیب اسلمی کو دیا کہ تو اوٹہایا کر ایک
حرب گانو ہی اوسمین دیرہ کیا تو کہ لشکر جمع ہوجاوی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت
عمر اور حضرت عثمان اور سعد بن وقاص اور ابو عبیدہ ابن الجراح اور سعد ابن زید
اور قتادہ بن النعمان وسلمۃ بن سلام سبہون نی تیاری کری اور پیش خیمہ باہر
بہیجدیا چاہتی تہی کہ وہان سی کوچ کرین کہ آخر دن بدہ اور آخر شب جمعرات کی مرض
حضرت کا زیادہ ہوگیا تو سب کو تہہرنا ہوا اور شب پنجشنبہ کو عشا کی وقت حضرت ابوبکر صدیق
کو نماز پڑہوانی سے کے خدمت سپرد کر سے اور اتوار سے کے دن دسوین بارہ وفات

کی حضرت کو ذرا آرام ہوگیا تہا جو مسلمان کہ اسامہ کی تعینات ہوگئی تہی پیغمبر خدا اسی
رخصت ہوکر باہر آئی اور اسامہ کو بہی حضرت نی گلی لگا کر دعا کر کر رخصت کیا اتوار کے دن
بسبب زیادتی مرض کی بعد رخصت کی وہان ہی رہی پیر کی دن فجر کو جب اسامہ سوار ہونی
لگا اور لشکر کی کوچکی تیاری ہوئی جبہی ام ایمن اسامہ کی مانی اوس پاس قاصد بہیجا کہ
اوسی خبر دی کہ جناب حضرت پیغمبر برحالت نزع کی ہی اسامہ اور اصحاب گرتے
پڑتی پہرے اور بریدۃ ابن الحصیب نے وہ نشان حضرت کی دروازہ پر گہڑا کر دیا جبکہ
جناب سرور کوچ کر گئے بعد دفن حضرت کی خلافت کا حکم حضرت ابوبکر صدیق کی سپرد
ہوا جب آپنی فرمایا کہ یہہ نشان اسامہ کیدروازہ پر گہڑا کر دو اور بریدہ مذکور کو حکم کیا کہ تو اسامہ
سے کے دروازہ پر کہڑا ہوکر لشکر سے کے لوگون کو اکہٹا کر کر باہر نکال اور اسامہ سے نے بہی کوچ
کری پہر اسامہ شہر سی باہر نکلا ہین جرب مین دیرہ اگیا اسمین مدینہ مین خبر پہونچی کہ
بعضے قبایل عرب کی مرتد ہوگئی اور مدینہ پر دوڑ کیا چاہتی ہین بعضے صحابہ نی حضرت
ابوبکر کو صلاح دی کہ اسوقت شہر سی نکلکر اتنی دور دراز مہم پر جانا مصلحت نہین
ایسا نہو کہ تم باہر جاؤ اور گردسی عرب کی لوگ مدینہ خالی جانکر دوڑ کرین اور شہر کو
مارلین توڑ آفساد پڑ جائیگا حضرت ابوبکر نی قبول نکیا اور فرمایا کہ جو کوئے ہمین کہے کہ
بسبب لشکر اسامہ کے بہیجنی سے ہمین مدینہ مین آ لقمہ کریگا تو قبول ہی ولیکن پیغمبر خدا نی
کہ جو اسامہ کا لشکر بہیجنا ٹہرایا تہا اسکا خلاف ہمین روا نہین لیکن ایک بات کی پروانگی
اسامہ سی چاہئی اگر صلاح ہو تو حضرت عمر کو ہماری پاس واسطہ محافظت مدینہ کے
اور مشورہ کی ہماری پاس چہوڑ جاؤ جب اسامہ نی قبول کیا حضرت عمر کو چہوڑ سے گئے
غرہ ربیع الثانی کو کوچ کیا یہہ بات روضۃ الاحباب اور حبیب السیر سب تواریخ سنی اور
شیعہ مین موجود ہین یہہ بات تمہاری طوفان ہی اور جو دوسری وجہہ سی کہو گی یعنی
رفاقت اسامہ کیسی کیون بیٹہہ رہی اسکی کئی ہی جواب ہین اول یہہ ہی کہ جو سردار
کسی شخص کے کسیطرف کو تعیناتی بولدی اور پہر وہی سردار اوسی خدمت حضور کی فرمادی تو صحیح [illegible]
ہوتا ہی کہ اس خدمت سی تعیناتی موقوف ہوئی وہ حکم پہلا منسوخ ہوا یہان سے یہی
وہی مقدمہ واقع ہوا کیونکہ جناب رسالت نی جبکہ اول مرض مین اس لشکر سی حضرت ابوبکر
کو جدا کیا اور ساتہہ اسامہ کی تعینات کیا تہا جبکہ مرض کا پیغمبر خدا پر زور ہوا اسامہ

اور اوسکی ساتھیونکی چلنی مین ڈہیل ہوئی تہی اسمین حضرت ابوبکر کو خدمت امامت نماز کے
سپرد ہوگئی اس ہم مین مشغول ہوئی اسمین پیغمبر خدا نی وفات پائی تعیناتے
حضرت ابوبکر کی موقوف ہوئی تہی چلنا نکلنا برابر رہا تہا اور شریعت مین مشہور ہے
کہ ابتدا جہاد کا فرض کفایہ ہی تو تیاری کرنی لشکر اسامہ کی اس قبیلہ سی تہے اور
جو آپ نہ نکلی اور تیاری پوری کر دی تو انپر کچھ لازم نہ آیا اور کافرون اور مرتدون کا فتنہ
مدینہ سی دور کرنا فرض عین تہا اب جو حضرت ابوبکر مدینہ کو خالی کرکر چلی جاتی لشکر کے
ساتھ تو فرض عین ترک ہوتا جو ابوبکر صدیق نی فرض کفایہ کو واسطی فرض عین کے
ترک کیا تو نہ ہے حکم شرعی تہا بلکہ جو کوئی کسیکو ایک بہلی کام کار بار پر قایم کرتا ہی
اوسکا ثواب اوسی کو بہی ہوتا ہی جب ابوبکر صدیق نی سب تیاری کر دی اور لوگون کو
تحریص کیا تو اس فرض کفایہ کا بہی ثواب اونکی نامہ اعمال مین لکہا گیا اور جواب دوسرا
یہہ ہی کہ جو بادشاہ کیطرف لشکر کو تعینات کری اور عین تیاری سفر مین بادشاہ مر جاوے
اور دوسرا بادشاہ اوسکی گدی پر بیٹہی اور یہہ دوسرا بادشاہ کسی امرا کو تعینا تو مین
سی واسطہ اصلاح ملک یا دولت کی حضور مین رکہہ لیوی تو وہ دوسرا اگلی کے مخالف
نہین کہلاتا ہان جو وہ سردار کہ پہلی بادشاہ نی کمان افسر کیا تہا اوسی موقوف کری
اور اوس مہم مین سستی کری یا اون حریفون سی صلح کری تو البتہ خلاف ہوتا ہے اگر
اس مقام مین حضرت ابوبکر نی بہی کیا تو بہی درست ہی کیونکہ حکم پیغمبر کا اس امر مین از باب
شرع اور وحی قطعی کی نہین اور جو جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا اہل سنت اور جماعت کی کتابون
مین کہین موجود نہین اور جو ہمنی فرض کیا کہ اگر آپ یہہ فرماتے تو بہی اسکی یہ ہے معنے
ہوتی کہ اسامہ کو اکیلا چہوڑنا اور رومیونکی مہم مین زید بن حارث کی بدلہ لینے سی
پہلو مارنا حرام ہوتا اب جو حضرت ابوبکر صدیق امیر المومنین ہوئے تو اونہین باہر جانا
ایک لشکر کے ساتھ نہ رہا اور بعضی فارسی نویس کہ اپنی تئین محدثین اہل سنت کہتے ہین
اور سیر اپنی مین اونہون نی یہہ جملہ لکہا ہی الزام اہل سنت کی لئی کافی نہین کیونکہ اعتبار
حدیث اہل سنت و جماعت کی نزدیک جب ہی کہ کتب مسندہ محدثین کی مین وہ حدیث بصحت
پائی جاوی اور بغیر سند کے حدیث شتر بی مہار ہی وہ نامسموع ہی اور جواب تیسرا یہہ ہے
کہ پیغمبر خدا کی وفات کی پیچہی حضرت ابوبکر کا منصب پلٹ گیا تہا پہلی ایک مومن سے تہے

تہی اب خلیفہ ہوکر پیغمبر خدا کی جگہہ بیٹہی جو کسی کا منصب پلٹ جاوی تو احکام ہی اوس منصب کی اوسپر جاری
ہوتی ہین اور پہلا حکم نہین رہتا جیسی لڑکا بالغ ہو جاتا ہی یا باولی کو ہوش آجاتا یا مسافر مقیم ہو جاتا یا غلام
آزاد ہو جاتا یا رعیت امرا ہو جاتا یا فقیر غنی ہو جاتا یا عام قاضی ہو جاتا اور علی ہذا القیاس تو جب ابوبکر صدیق خلیفہ
پیغمبر کی ہوئی اور گدی پر بیٹہی تو اونہین اسامہ کی ساتھ کب نکلنا تہا کیونکہ پیغمبر خدا ہی اگر حیات ہوتی تو کب
نکلتی ہان تیاری کرنی لشکر کی پیغمبر کا کام تہا سو اونہون نی بہی کر دی **جواب** چوتہا یہہ ہی تہہین شبہ
پڑا کہ حضرت ابوبکر کو حکم تہا کہ تم جبتک رومیون سی لڑکر اسامہ نہ پہری جدا اوس سی نہو جیو اور پہر پیغمبر خدا
نی امامت کا اپنا نایب اونہین کیا جب ہی وہ حکم تمہاری نزدیک نہ پہرا اور پہر خلیفہ اونہین
سب نی ٹہیرایا مہمات خلافہ کی اور مدینہ کی محافظت اور پیغمبر خدا کی ننگ و ناموس کی نگاہبانی کا بہے
عذر آپکی یہان کچھہ قبول پڑا اور یہہ شعور نہ آیا کہ جو یہان رہی تو پیغمبر خدا کی آل کی نگاہبانی کری اور محافظت
یہان کی فرض تہی یہان تک کہ اس جگہہ مین رہی تو ساختگی فوج اسامہ کی ہووی تہی اور جو آپ چڑہ جاتے
تو کسیطرف سی بہی تسلی نہ تہی ولعن اللہ من تخلف عنہا جو پڑہتی ہو تو یہہ ہماری کتابون مین نہین ہی کہ جواب کا
فکر کرین اور جو فرض کیا کہ ہوتا ہی تو یہہ بہی اپنی عربی سنبہالو من تخلف عنہا کی معنی تو یہہ ہین کہ جو کوئی پہرے
اس سی تو جو کوئی کا حرف عام ہی اپنی اصول کی کتابون مین دیکہو کہ لفظ من کا عام ہی تو جو کوئی
مین سب ہی شامل ہین اب حضرت علی اور جتنی اوسوقت مسلمان تہی سبہی شامل ہوئی انکی ساتھ حضرت
ابوبکر صدیق بہی ہوئی اور جو نہین یہہ بات تعینا تیونکو کہی تہی تو بہی سمجھو کہ کہتی ہو جہز جیش اسامہ یعنی
تیاری کرو تم لشکر اسامہ کی تو اوسوقت ساری ہی مجلس تہی اور سب مسلمانون پر حضرت کا حکم تہا اور لعنت
کی وعید جو کوئی ساتھہ نہو دی تم مین سی اون سب پر تہی **جواب** پانچوان یہہ ہی تم اپنی کتابون مین
مخالفت حکم خدا کی بیشک حضرت آدم اور حضرت یونس پر ثابت کرتی ہو اگر وہی حکم خدا کا نالنی سی پیغمبر ہی رہا
تو اگر پیغمبر خدا کی ایک حکم کی خلافت امام نی کہ جو نایب نبی کا ہی کیا تو کیا ڈر ہی **طعن** چوتہا یون ہے
کہ جو یہہ بولتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابوبکر صدیق کو کبہی کسی بات مین جو امامت مین
اور شرع متین سی تعلق رکہتی ہو سردار نکیا تہا جو پیغمبر خدا کی روبرو ایک کام مسلمانون کی امامت کی
لیاقت نہ رکہتی تہی سب مسلمانون کی سرداری کی لیاقت کب رکہتی ہونگی **جواب** اسکی کتنی ہی طور سے
دی ہین پہلا طور یہہ ہی کہ یہہ دعوی تمہارا جہوٹہہ اور محض طوفان ہی سب اہل سیر اور تواریخ سنی اور
شیعہ سی ثابت اور صحیح ہی کہ جب احد کی شکست ہوئی تب مدینہ مین ایکروز خبر پہونچی کہ ابوسفیان
مکہ مین جاکر نادم ہوا اور مدینہ پر دوڑ کیا چاہتا ہی پیغمبر خدا نی کتنی جریدہ ستر لوگ مقرر کر کر اور صدیق اکبر

کو اونکا سردار کرکر اونہین رخصت کیا تہا مقابلہ پر جا کہڑی ہوئی اور چوتہی برس لڑائی بنی نضیر مین لشکرات
ابوبکر صدیق اپنی لشکر کا امیر کرکر آپ دولتخانہ چلی آئی تہی اور چوتہی سال ہجرت کی جبکہ لڑائی قبیلہ بنی لحیان کو
نکلی پیغمبر خدا کی آونی کی خبر سنکر اسس قبیلہ کی لوگ پہاڑونپر چڑہ گئی پیغمبر خدا نی ایک دو روز سے
اونہون کی گانوپر ڈیرا کیا اور ہر طرف اپنی دوڑین بہیجیان بڑی دوڑ جو کراع الغمیم کی طرف گئی تہی اوسکی
سردار حضرت ابوبکر صدیق کو کرکر رخصت کیا تہا اور چوتہی لڑائی تبوک کیواسطہ جبکہ لشکر کو حکم ہوا تہا
یہہ تہا کہ مدینہ کی لوگ ثنیۃ الوداع مین اوترین امیر لشکر حضرت ابوبکر صدیق ہوئی اور موجودات لشکر
کی بہی انہون کی طور پر ہوئی اور خیبر کی لڑائی مین جبکہ قلعہ کو گہیر رکہا تہا اور پیغمبر خدا کی آدہا سیسی کا درد
اوٹہا تہا اوس روز پیغمبر خدا نی حضرت ابوبکر کو اپنا نایب کرکر قلعہ فتح کو بہیجا اور بڑی لڑائی اوس روز
ہوئی اور ساتوین سال ہجرت کی حضرت ابوبکر کو ایک بنی کلاب کی بدو نپر بہیجا اور سلمۃ بن الاکوع کی رسالہ کو
تعینات کرکی ساتہہ کردیا اور وہان جاکر لڑائی کی ایک جماعت اونہون کی قتل کری اور ایک گروہ کو قید کرلائی
اور معارج اور حبیب السیر مین ہی کہ تبوک کی لڑائی پیچہی ایک اعرابی نی پیغمبر خدا پاس آکر عرض کری کہ ایک
دہاڑ بنی رمل کی نالہ مین آتی دیکہی ہی تمہاری لشکر پر شب خون مارا چاہتی ہی پیغمبر خدا نی حضرت ابوبکر کو نشان
اپنا دیا اور لشکر انکی ساتہہ چڑہا دیا اور رخصت کیا اور جبکہ بنی عمرو بن عوف مین خانہ جنگی ہوئی بعد ظہر کے
پیغمبر خدا کو خبر پہنچی اور آپ اونکی اصلاح کی واسطہ تشریف لیگئی اور حضرت بلال کو فرما گئی تہی کہ جو عصر کے
وقت نماز تک ہمارا آونا نہو تو ابوبکر کو کہہ دیجیو کہ لوگونکو نماز پڑہوادین اور عصر کی نماز وہان حضرت ابوبکر نے
ہی پڑہائی اور نوین برس ہجرت کی حج فرض ہوا تہا اسسال پیغمبر خدا کو کسی سبب سی اتفاق مکہ کی
جانیکا نہوا حضرت ابوبکر صدیق کو امیر حج کا کرکر لشکر صحابہ کا اونکی ساتہہ کرکر مکہ کو بہیجا کہ وہان جاکر قاعدہ
اسس عبادۃ کبری کا لوگونکو تعلیم کری اور اداب حج کی سمجہاوی اور مرض موت مین آپنی جمعرات سے
تو صبح پیر تک امامت نماز کا کہ جو ابوبکر صدیق کو کیا تہی کچہہ بیان کی حاجت نہین البتہ تم غور کرکی سمجہو
کام دینکی کہ سردارون سی تعلق رکہتی ہین تین ہین وہ یہہ ہین اول جہاد دوم حج سیوم نماز تینون کامونکا
حضرت ابوبکر کو حضرت نی حضور مین نایب کیا تہا اب بتاؤ کونسا امر دینی باقی رہا کہ جسمین نایب نہوی
کہ جسکی سبب سی وی لیاقت نیابت اور امامت کی نرکہتی تہی دوسرا طور یہہ ہی ہمنی قبول کیا کہ اونکو
کبہی زندگانی مین پیغمبر خدا نی نیابت ندی توبی تمہارا طعنہ جہوٹہا ہی کیونکہ جو وزیر اور مشیر ہوتی ہین اور
اونکی بی حاضر کام دین کا سرانجام نہوتا ہوا وہین دور دیار مین بہیجنا صلاح نہین کیونکہ اونکی جدا
ہونی سی کام بگڑتا ہی اسی واسطی پیغمبر خدا نی ارشاد فرمایا ہی کہ حاکم حذیفۃ الیمان سی روایت کرتا ہے

کہ مین نی پیغمبر خدا سی سنا ہی پیغمبر خدا فرماتی تہی کہ میرا قصد تہا کہ آدمیونکو دور دراز ملکونمین واسطی سکہانی
دین اور فرایض کی بہیجون جیسی حضرت عیسی نی حواریونکو بہیجا تہا جب حاضران مجلس نی عرض کری
کہ یا رسول اللہ اسطرح کی آدمی تو حضرت کی یارونمین ہی موجود ہین جیسی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضرت نی
فرمایا لاغنی لی عنہما من الذین کالسمع البصرہ یعنی ہمین سرتا نہین بغیر ان دونونکی دین مین مانند شنوائی
اور بینائی کی اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نی ہمین چار وزیر دیئی ہین دو زمین والون مین حضرت ابوبکر
اور حضرت عمر اور دو آسمان والونمین ایک جبرئیل دوسری میکائیل ہین اور تیسرا جواب یہہ ہی کہ جو آدمی اور کو
نہ بہیجنی سی بہی امامت کی لایق نہوتا تو یہہ لازم آتا ہی کہ حضرت حسنین بہی لایق امامت کی نہون خدا کی امان
اسس بات سی کیونکہ حضرت علی نی اونہین کبہی کسی لڑائی مین نہین بہیجا اور سوتیلی بہائی انکی محمد بن الحنفیہ
کسینی سوال کیا تہا کہ باپ تمہاری لڑائی لو جوکم کی جگہہ تمہین بہیجتی ہین اور حسنین کو کبہی حکم نہین کرتی
کیا سبب ہی امام زادہ منصف تہا اونہون نی فرمایا کہ باپ کی اولاد مین حسنین ایسی ہین جیسی بدن مین دو آنکہین
ہوتی ہین اور ہم لوگ بجای ہاتہہ پانوکی ہین تب تک کام ہاتہہ پانونسی نکلی آنکہونکو بچائی بلکہ جبلت انسان کی
ہی کہ آفت کی وقت ہاتہہ کو آنکہونکی ڈہال کرلیتا ہی **طعن پانچوان** یہہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق
نے حضرت عمر کو اپنی جیوہی سب مسلمانونکی کامونکا خلیفہ کیا اور حالانکہ پیغمبر خدا کی وقت صدقات زکوۃ
لینی کو اونہین حکم ہوا تہا پہر معزول کردئی جیسی پیغمبر معزول کر دین اوسی خلیفہ کرنا خلاف پیغمبر کے ہوا **جواب**
حضرت عمر کو معزول سمجہنا کمال بیعقلی ہی کیونکہ جو کسیکو کسی کام پر متولی کرے اور وہ اوسکو سرانجام کردے
تو وہ خدمت بہی پوری ہوتی ہی اور اوس شخص کو نہین کہہ سکتی کہ اوسکو تولیت سی معزول ہوا اور انقطاع
تولیت حضرت عمر رض بہی اسی قبیل سی تہا یعنی جب اخذ صدقات کا کام تمام ہوا تولیت بہی اونکی تمام ہوئی
اور جو یہہ بہی معزول ہوتی تو پہر پیغمبر خدا موئی پیچہی معزول ہوجاتی اور پہر امام ہوئی پیچہی بہی معزول کہلاتے
جواب دوسرا یہہ ہی کہ حضرت عمر معزول نہ تہی کیونکہ جیسی حضرت ہارون حضرت موسی کی آئی
پیچہی معزول ہوگئی تہی لیکن نبوۃ نہین جاتی رہی تہی انہین لیاقت امامت کی رہی تہی اور حضرت پیغمبر
خدا نی فرمایا ہی لوکان بعدی نبیا لکان عمر ابن الخطاب اونکی حق مین ارشاد ہوا تہا تو لیاقت انکی امامت
کی نکلی ایک **جواب** اور ہی کہ ہمنی تمہارا کہا مانا کہ پیغمبر خدا کی معزول کو سرفراز کرتی تو کیا قباحت
تہی مخالفت پیغمبر کی تو ہوتی کہ جو پیغمبر یہہ کہہ جاتی کہ انسی تقصیر ہوئی ہی کہ پہر کوئی خدمت انہین نہ بخشو
جب ابوبکر صدیق انہین خدمت دیتی تو مخالفت البتہ ہوتی تو حضرت نی انہین خدمت دینی کہین منع
کری نہین مخالفت کہان ہوئی اور جو حضرت نی یہہ کہا ہو اسس بکرنکو بہی مخالفت سمجہو گی تو معلوم ہوا کہ

پر بی غایت سنی ہو حضرت علی کا جنگ ہوا یہہ بھی مخالفت حضرت کی سمجہو گی معاذ اللہ اس سے

طعن چھٹا یہہ بہکاتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو تعینات
اور تابعدار عمرو ابن العاص کا اور اسامہ بن زید کی کیا اور اون دونونکو اون دونون پر سردار کیا اگر ابوبکر اور عمر کو لیاقت
امامت کی ہوتی تو دونون انکی سردار ہوتی **جواب** سُنیئی معلوم ہوا کہ تمہاری نزدیک لیاقت امامت
کی اور افضلیت امیر ہونہین ہوئی یعنی جسکو حضرت نی کبہی امیر کیا ہو وہ اپنی تابعدارونسی افضل ہی تو معلوم
ہوا کہ اسامہ اور عمرو ابن العاص تمہاری نزدیک حضرت ابوبکر اور حضرت عمرسی افضل ہین اور لیاقت امامت
کی عمرو ابن العاص ہین اور اسامہ مین تمہاری اسبات سی پائی گئی سچ ہی کہا ہی کہ جہوٹی کو حافظہ نہین ہوتا لیاقت
پائی تو عمرو ابن العاص مین پائی اور نپائی تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر مین نپائی **جواب** دوسرا
یہہ ہے کہ بعضی کام مین اگر کسیکو کسی خاص آدمیون کا سردار کردین سب باتونمین وہ ان تابعدارون سے
افضل نہین ہوتا کیونکہ بعضا کام ایسا ہوتا ہی کہ ان خاصون سی نہین ہوسکتا اور بعضی اُنکی کہترون سے
بن آتا ہی جیسی یہان عمرو ابن العاص کی معاملہ مین ہوا وہ کیا تہا کہ عمرو ابن العاص مرد داہی اور مکار تہا
اور حیلہ ساز تہا تو وہان منظور یہی تہا کہ حریفون سے تئین حیلہ اور فریب کر کر بہوٹ ڈالنی منظور تہے
اور کفارون مین کسی دغاسی مقابلہ ہو جاتا تو یہہ ان سی سر ہوتے اسواسطہ عمرو ابن العاص کو سرگروہ سردار
کیا تہا اور جو ماری پیر اور سرکردگی فوجداری ایسی ہی شخص کو سرگروہ کرنا چاہئی جو انکی حیلہ سی واقف ہو اور
اوسکی ساتہہ امانت دار اور بہروسی کی لوگ کردئی تہی اور اسامہ کو اسواسطہ کہ تشفی خاطر اور مصیبت زدہ
اور ماتم کشیدہ اور ظلم رسیدہ اسامہ کی منظور تہی وہ کیا تہا کہ اسکا باپ روم شام کی فوج والونکی ہاتہہ سی شہید ہوا
تہا جو اوسی سردار بنا کر اوسکی ہاتہہ سی اسکا بدلہ دلواتی تو پوری تشفی اور تسلی انکی ہوتی اور تیسری یہہ
مقصد تہا کہ تعلیم حضرت شیخین کی منظور تہی کہ انہین معلوم ہو جاکہ تعیناتونکی ساتہہ سردار کو کیا کیا معاملہ
ہوتا ہی اور تعیناتونکو سردار کی ساتہہ کیا کیا معاملہ درپیش آتی ہین اور کس کس طرح سردار کو تابعدارونکی
پرسش کیا چاہی تو راضی رہتی ہین ایک دو مرتبہ جو انکی ساتہہ ایسا معاملہ ہوتا تو اوکسی ساتہہ تعینات نکرتی
تو حق الیقین درجہ ایک معلوم نہوتا تو یہہ تابعدار کرنا نہین بلکہ واسطی تعلیم سلیقہ امرائی اور ریاست کے
تہا کیونکہ بادشاہ اولوالعزم سپاہگری سی امیری اور امیری سی وزارت اور وزارت سی سلطنت کو پہونچی ہین
تو کماحقہ سرانجام پاتا ہی جیسی تیمور شاہ اور نادر شاہ اور مانند اونکی اور جناب پیغمبر نی جو اون دونونکو
تعلیم کیا تہا تو دیکہو انہون نے کس طرح اپنی لشکرون اور امراون سی معاملہ کیا کہ اوس طرح انتظام
ہو نہیں سکتا نہ انکی امراونمین کوئی بغی ہوا اور نہ لشکر کے لوگ دوڑ دہوپ مار دہاڑ مین سست

ہوئی

ہوئی اور نہ لشکر نی امراونکی ساتہہ مکر اور حیلہ کیا اور کیسی رعیت سکہی ہی اور کیسی لوٹ آتی کہ سب پر
ظاہر ہی اور یہہ رافضی لوگ دل سی باتین اوٹہا اوٹہا خود بخود اپنی حسد کی آگ سی جلکر جو جاتی ہین سو
کہتی ہین **طعن ساتوان** یہ بہکاتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی کہ حضرت عمر کو خلیفہ اپنا روبرو کیا تو پیغمبر
خدا کی مخالفت کی کیونکہ معلوم ہی کہ جناب پیغمبر خدا اصلاح اور فساد امت کی سمجہتی تہی اور امت پر کمال
شفقت رکہتی تہی آپنی کسیکو خلیفہ نہ پکڑا اور حضرت ابوبکر نی حضرت عمر کو خلیفہ پکڑا اخلاف پیغمبر کا کیا

جواب اول یہہ ہی جو تم کہتی ہو کہ پیغمبر خدا نی خلیفہ کسیکو نہین کیا یہہ محض سراسر بہتان ہی نزدیک
سنی اور شیعہ دونونکی کیونکہ سب شیعہ قایل ہین کہ جناب پیغمبر صلعم نی حضرت مرتضی علی کو خلیفہ کیا تہا اگر حضرت
ابوبکر نی بہی خلیفہ کیا تو مخالف کیا ہوئی اور اہل سنت وجماعت کی نزدیک پوچہو گی تو انکی نزدیک تو خلیفہ
پکڑنا نماز مین اور جہاد مین اور حج مین مصاحبون اشارہ فہمون کو کہ جناب پیمبر کی تہی روا ہی حضرت ابوبکر صدیق نی
بہی دیکہا کہ آدمی عرب اور عجم کی سب طرح کی اکٹہی ہو گئی ہین بغیر کہولی بات اور لکہت کی سمجہین گے اسواسطہ ظاہر
معاملہ کیا اور دوسری یہہ ہی کہ اگر خلیفہ پکڑنا صحابہ مین منع ہوتا تو حضرت مرتضی علی حضرت امام حسن کو خلیفہ
نپکڑتی تو یہہ طعنہ تمہارا حضرت علی پر ہوا تیسری پیغمبر خدا وحی آسمانی سی جانتی تہی کہ حضرت ابوبکر کی بعد خلیفہ
پکڑنگی کچہہ حاجت خلیفہ پکڑنیکی نہتی نپکڑا اور حضرت ابوبکر کو تو معلوم وحی سی نہ تہا کہ مقرر حضرت عمر کو میرے
پیچہی خلیفہ پکڑین گی اور پیغمبر خدا نی خلیفہ پکڑنا منع کیا نہین تہا اسواسطی حضرت ابوبکر پر اسکا طعنہ نہین **طعن**
آٹہوان یہہ ہی کہ یہہ بہکاتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی کہا ہی کہ میری اندر ایک شیطان ہی اگر سیدہی
راہ پر رہون تو میری مدد کرو اور جو مین ڈگ جاؤن تو مجہی کہڑا کر دیجو تو جس کسیکو شیطان ڈگا دے
تو وہ شخص لایق امامت کی نہین ہوتا **جواب** اسطرح کا قیاس اونکا جہوٹہہ ہی کیونکہ جب حضرت
ابوبکر صدیق خلافت پر بیٹہی تہی تب پہلی یہہ خطبہ پڑہا تہا کہ ای پیغمبر خدا کی یارو مین رسول اللہ کا خلیفہ ہون
ولیکن مجہہ مین دو باتین نہین ایک تو مین معصوم نہین شیطان سی اور دوسری مجہہ پر وحی نہین آتی تو چاہیے
کہ میری متابعت تمہین اتنی ہی فرض ہی کہ موافق سنت رسول اللہ کی اور شریعت اللہ کی ہو اور اگر بالفرض
خلاف تمہین کہون تو قبول نکرو اور مجہی خبردار کر دیجو سمجہہ کہ سب مسلمانون مین یہہ بات پسندی دیکہو
انصاف کی ذات ہی کہ پیغمبر خدا کی وقت سی آدمی بسبب معصومی پیغمبر کی امر اور نہی کو بی تامل مان جاتی
تہی اسواسطہ خلیفہ نی خبردار کیا کہ یہہ دونون خواص یعنی معصوم شیطان سی اور وحی آسمان سی کام
پیغمبر کا ہی اور کسی مین نہ سمجہی اور تمہاری کتاب کلینی مین امام جعفر صادق سی یہہ روایت صحیحہ سی لکہا ہی
کہ ہر مومن کی پاس ایک شیطان ہی کہ اوسی بہکایا چاہتا ہی جب صحابہ نی عرض کری یا رسول اللہ تمہاری

بھی ہی جب حضرت نی فرمایا کہ ہان ہی ولیکن اللہ تعالی نی مجھی اوسپر غالب کیا ہی اسکی شر سی مین
سلامت ہون جسکہ شیطان اغوا واسطہ پیغمبرون پاس آوی اور انکی نبوۃ نجا تو ابوبکر صدیق کی امامت مین
کیونکر نقصان ہو جاویگا حضرت آدم نی شیطان سی دغا کہائی تو بھی خلافت خدا کی سی نگئی حضرت
ابوبکر شیطان کی آنی سی کیسی خلافت محمدی کی لایق نہون یہہ بدظن ہونا اصحابون پر خوبی رافضیون
کی ہی **طعن نوان** یہہ ہے کہ کہتی ہین کہ حضرت عمر نی کہا ہی کہ حضرت ابوبکر سی تہوڑون سے
نے بیعت پہلی کری جاننک بی پوچھہ اللہ تعالی نی مومن اسکی شر سی بچائی اگر کوئی اور اسطرح کری
تو اوسی مار ڈالو تو جو بی تمسک اوبی مشورہ ابوبکر سی جو بیعت بنائی تو معلوم ہوا خلافت انکی بی اصل
ہوئی پر امام برحق ابوبکر نکہا جاہی **جواب** اس بات سی خلافت کا کیا ذکر ہی بلکہ ایک شخص نے
اسطرح سی جب کہا تہا کہ اگر عمر مرجا تو مین فلانی کی ہاتہہ بیعت کرون اور اوسی خلیفہ بناؤن جسطرح حضرت ابوبکر
سی ایک دو آدمیون نی بی مشورہ بیعت کرلی تہی تو آخر بات جم ہی گئی اور سب مہاجرین اور انصار نے
اونسی بیعت کری اسلیے جب حضرت عمر نی کہا تہا اوسی کہ خلیفہ کرنا بغیر مشورہ مجتہدون صحابہ کی صحیح نہین
اور ابوبکر سی جو جاننک بیعت کری اگرچہ بمشورہ کری ولیکن ایسی جگہہ کہری کہ سبنی پسند کری اور بجا کری
کہ حقدار کو حق پہونچا کیونکہ پیغمبر خدا نی اول آپ نماز کا اونہین خلیفہ کیا تہا اور سب سی اونہین افضل سمجھے
تہی اور کسی پر اعتقاد ایسا نکیا جاہی کیونکہ موجب فساد عظیم کا ہو جا تو مارا جاگا اور جو یہہ کہا کہ اللہ تعالی
نی اسکی برائی سی بچایا وہ یہہ ہی کہ انصارون نی روز وفات پیغمبر خدا کی ٹہرایا تہا سقیفہ بنی ساعدہ
مین کہ ایک امام ہمارا ہوگا اور ایک مہاجرین مین ہوگا یہہ بات سُنتی ہی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بغیر
کسیکی بوجہی اور خبر کیئی چڑہ گئی اور وہان جاکر اونہون نی جسی اپنا امام بنایا تہا اوٹہا دیا اور کہا کہ پیغمبر خدا
نے کہا ہی کہ امام قریش جاہی تب سب انصار نی قبول کیا تب بہوتون نے کہا کسی خلیفہ کروگی تب حضرت
عمر نے کہا بالضرور ہم مین سب سی افضل حضرت ابوبکر ہین کہ پیغمبر خدا نی اونہین خلیفہ امامت نماز کا
اور جمعہ کا کر دیا ہی ہم اونہون سی ہی بیعت کرتی ہین تم قبول کرو تب حضرت عمر نی اون سی بیعت کری
کہ تم ہماری خلیفہ ہو اور ابوعبیدہ ابن جراح نی بہی وہین بیعت کری اور سعد بن عباد نی بیعت کری اور حضرت
زبیر اور حضرت مرتضی علی نی یہہ کہا کہ تمنی اس مقدمہ مین ہمسی نہ پوچھا آپنی جلدی کا عذر بیان کیا تب اون
دونون نی یعنی حضرت زبیر اور حضرت علی نی بی یہہ وجہ جلدی کی پسند کر کر جبہی بیعت کری تعجب ہی لیکن
رافضیون کی ہین کہ حضرت عمر کچہہ بات کسی او کو کہین اور اوسکی معنی کو حضرت ابوبکر کے اہانت پر لگا کر
توڑ مروڑ کہین اور جو حضرت ابوبکر سی بیعت کرین توڑ دالنی کہین **طعن دسوان** وہ یہہ ہی کہ کہتی ہین

کہ حضرت ابوبکر صدیق نی فرمایا ہی کہ لست بخیرکم وعلی فیکم یعنی نہین ہون مین بہلا تم مین جبتک کہ علی تم مین
ہی معلوم ہوا کہ اگر علی افضل تہی ابوبکر سی تو البتہ ابوبکر لایق امامت کی نہوئی اور جو اونہونی جہوٹہہ بولا تو بی
لایق امامت کی نٹہہری کہ جہوٹا فاسق ہوتا ہی اور لایق امامت نہین ہوتا **جواب** اول تو یہہ عبارت
تم جو کہتی ہو ہماری اہل سنت اور جماعت کی کسی کتاب مین لکہا نہین بلکہ یہہ لکہا ہی کہ حضرت علی نی کہا ہی
کہ ہم سب مین ابوبکر صدیق افضل ہین یہہ بات پہلی ہماری کتاب مین نکال دو پیچہی جواب مانگیو اور جو بقصد
تمہاری ہی کہنا ہمنی روا رکہا جو کوئی کسر نفسی سی اپنی تیئن برا کہی سو برا ہو جایا جہوٹا ہو تو امام زین العابدین
نی کہا ہی انا الذی افنیت الذنوب عمرہ یعنی مین وہ ہون کہ فنا کیا مینی گناہون نی عمر اپنی اور وہ گناہ گار
تہی تو امام معصوم کہان ہوئی نہین تو جہوٹہہ بولا امام سجاد نی صحیفہ کاملہ مین لکہا ہی کہ تمہاری بکمال معتبر
کتاب ہی جو امام زین العابدین کی طرف سی جواب کہوگی سوئی ابوبکر صدیق کی طرف سی سمجہہ لیجو اور
بعض کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق نی لفظ اقیلونی بہی کہا تہا یعنی مین استیفا خلافت کا دیتا ہون اگر لایق
امامت کی ہوتی تو استیفا کیون دیتی **جواب** حضرت موسی کو جب پیغمبری ہوئی تہی تب حضرت
ہارون پر ڈالتی تہی جب حضرت موسی کے استیفا سی نبوت نگئی تو ابوبکر خلافت سی کیونکر جاتی
رہتی اور سب شیعون کی کتابون مین لکہا ہی کہ بعد قتل حضرت عثمان کی حضرت علی خلافت نہین قبول
کرتی تہی اور سب لوگون مہاجر اور انصار نے بعاجزی والحاح تمام کی قبول کروائی اسیطرح حضرت
ابوبکر بہی سب سی مضبوطی کروائی ہونگی اور ادمیونکی دلونکی بہید لیتی ہونگی انکی منصب امامت مین
کیون فرق آیا **طعن گیارہوان** یہہ ہی کہ کہتی ہین سورہ برات جب نازل ہوئی تب پیغمبر خدا
نے حضرت ابوبکر کو مکہ کی طرف یہہ خبر پہونچانی کی واسطہ بہیجا تہا حضرت جبرئیل نی کہا کہ تم حضرت
ابوبکر سی سورہ برات لیکر حضرت علی کی حوالہ کرو کہ حضرت علی مکہ والون پر پڑہینگی تو معلوم ہوا کہ جو کوئی
قابلیت اور ادا حکم قران کی نرکہتا ہو وہ سب خلق اللہ تعالی کی حق پہونچانی اور سب شریعت رسول اللہ
کی ادا کرنی لایق کیونکر ہو وہ امامت کی لایق کیونکر ہوئی **جواب** سبحان اللہ کیا نادر خبط ہوا ہے
اس کہنی والی کو کہ جیسی کسینی کہا تہا کہ دیکہو تو حضرت شیخ سعدی نی زلیخا مین کیا خوب فرمایا ہے
مصرع الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا * یا جیسی کسینی لکہا تہا تینون معاویہ کی ٹہوکا کیا حکم ہی وہ
قصہ یون تہا کہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی حج کی اپنی طرف سی
امیر بنا کر بہیجا تہا کہ اسطور سی مناسک حج کی سمجہائیو خلق کو اور سورہ برات پہونچانیکو نہین بہیجا تہا
جبکہ حضرت ابوبکر مع لشکر روانہ ہوئی جب انکی پیچہی سورہ برات اوتری اور اوسمین حکم کافرون سے

ملاپ اور قول جو پہلی سے ہو رہا تہا اوسکی توڑنیکا آیا تہی سے یہہ نیا حکم آیا ہوا پہونچانیکو حضرت علی کی ہاتہہ کہلا بہیجا
کہ یہہ سب کو سنا دیجو پہلی ایک بات کہنی تہی اب دوسری بات کہنی کی واسطہ تعینات کر دئی بہت مفسرین
اسی پر ہین اور اہل تواریخ بہی جیسی روضۃ الاحباب و حبیب السیر والے نی یون لکہا ہی کہ حضرت نی پہلی حضرت ابوبکر صدیق
کو بہی سورہ برات پہونچانی کی واسطہ بہیجا تہی حضرت مرتضی علی کو بہی اسیواسطی بہیجا تو اسمین دو احتمال ہین یا تو
تغیری حضرت ابوبکر کی ۔ اور بحالی حضرت علی کی ہوئی ہو اور یا انکی مدد واسطہ حضرت علی کو بہیجا تو اب کتابون
حدیث مین کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور روضۃ الاحباب سے تو یون نہین معلوم ہوتا ہی کہ حضرت مرتضی علے
کی تعیناتی ہی ہوئی تہی کیونکہ جب روز نحر کی بقرعید کی دن حضرت ابوبکر نے ابوہریرہ کو ساتہہ ایک
جماعت کی حضرت مرتضی علی کی ساتہہ تعینات کیا کہ تم سبکو ڈھنڈورا دیدو کہ اس حج کی پیچہی کوئے
مشرک حج مین داخل نہو سکی اور کعبہ کا طواف کوئی ننگا نکری تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر معزول
نہوئی تہی نہین تو غیر کی خدمت مین دخل نکرتی اور پکارنیوالہ کی ساتہہ تعیناتی کراتی تہی اور سب حدیثونکی
کتاب مین ہی کہ حضرت ابوبکر کیے پیچہی اس سفر مین حضرت علی نماز پڑہتی تہی اور مناسک حج مین بہی
متابعت حضرت ابوبکر کی کرتی تہی اور صحیح ثابت ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب مدینہ منورہ سے جہان ابوبکر
صدیق تہی پہونچی اور پیغمبر خدا کی اونٹنی پر سوار دیکہی جب حضرت ابوبکر گہبرا کہ حضرت مرتضی علی پاس آئی کہ شاید حضرت
رسول خدا نہ آئی ہون جب لشکر کہڑا کر کر حضرت مرتضی علی کو دیکہا جب پوچہا یا علی حکم لشکر کی امیری کا تمہین ہی
یا مجہی جب علی نی کہا کہ تمہین جب وہانسے چلی اور آٹہوین تاریخ کو خطبہ آداب حج کا حضرت ابوبکر نی پڑہا اور یہہ
جو تم کہتی ہو کہ سورہ برات پڑہنی کی واسطی بہیجا تہا تو اس سے معزولی حضرت ابوبکر صدیق کی نہ سمجہی جاہی کیونکہ امیر
حضرت ابوبکر کو رہی اور موافق روش عرب کی کہ بیر کا اور ملاپ کا کام سردار یا فرزند سردار کی کا تہین ہوتا
تو حضرت علی پیغمبر خدا نی عہد ملاپ کا توڑنی کی خبر کرنیکو اونہین بہیجا ہو کہ کوئی یون نہ سمجہی کہ یہہ فساد حضرت ابوبکر
صدیق نی اپنی طرف سے اوٹہایا ہو تو حضرت ابوبکر حج پر اور حضرت علی اس خبر پر تعینات کئی ہون تو معزولی
حضرت ابوبکر کی ثابت نہوئی یہہ جہوٹہا طعنہ تہا رافضیونکا کہ جنہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امیر حج
کا کرین وہ لیاقت ایک حکم قران کی پہونچانی کی نرکہتی ہون تو پیغمبر خدا معصوم کیونکر ہوتی **طعن بارہوان**
یہہ ہی کہ حضرت ابوبکر نی بی بی فاطمہ کو پیغمبر خدا کی ترکہ مین سے ارث ندی بی بی فاطمہ نی ابوبکر صدیق سے
کہا اے ابو قحافہ کی پوت تم اپنی باپ کی ترکہ سے میراث لی اور مین اپنی باپ کی میراث نلون یہہ کون انصاف
ہی آپ ہی بات بنا کر کہدیا کہ حضرت نی کہا ہی کہ ہم فرقہ انبیاؤن کی ہین نہ کوئی ہماری میراث لے اور نہ ہم
کسیکی میراث لین اور اللہ تعالی نی قرآن مین خبر دی ہی کہ پیغمبر بے اپنی باپ کی وارث ہوتی ہین وورث

سلیمان داود یعنی وارث ہوا سلیمان داود کا اور اللہ تعالی نی کہا کہ دو حصہ بیٹی کو اور ایک حصہ بیٹی کا ہی اللہ تعالی
حاکم امت اور پیغمبر پر برابر تہا یہہ بات خلاف قران کی ہی **جواب** یہہ کہ بی بی صاحبہ سی دشمنی ابوبکر کی نہ تہی
ہین لیکن جہوٹہی ہی بلکہ بات یون ہی کہ اونہون نی پیغمبر خدا کی حدیث بیان کری تہی کہ حضرت نی کہا ہی کہ ہماری میراث
نہین بٹتی اور بی بی صاحبہ کی دشمنی نہین کری تہی بلکہ آٹہوان حصہ بی بیون کو پہونچتا اون مین انکی بیٹی بی بی عائشہ
بہی تہی انکو بہی ملتا اور آدہا بی بی فاطمہ کو پہونچتا اور آدہا امیر عباس جو چچا او عصبہ تہی اونہین پہونچتا اور کونسی
اونہین سے حصہ لیا کہ بی بی صاحبہ کو نملا اور یہہ جو کہتی ہو کہ آپ سے حدیث کہدی یہہ بات تمہاری جہوٹہی ہی کیونکہ
اس حدیث کی دس راوی تو اوسوقت موجود تہی ایک ابوبکر صدیق اور حذیفہ ابن یمان اور زبیر ابن عوام اور ابو دردا
اور ابوہریرہ اور امیر عباس اور علی اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد ابن وقاص سب نی اس حدیث کی شاہدی
دی اور جب حضرت عمر کے خلافت ہوئی جب ایک روز حضرت عمر نی ثقہ ثقہ راوی اس حدیث کی بولائی پہلی سبکو
قسم خدا کی دی اور کہا تم سب سچ کہو کہ پیغمبر خدا علیہ السلام نی یہہ کہا ہی کہ جو ہم موئی پیچہی چہوڑین سو میراث نہین صدقہ
ہی سب نی قسم کہا کر کہا سچ کہا ہی پہر امیر المومنین حضرت مرتضی علی کو اور امیر عباس کو اللہ کی قسم دی اور کہا کہ
تم کہو کہ یہہ حدیث سچ ہی کہ نہین جب امیر عباس اور حضرت علی نی اللہ کی قسم کہا کر کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی جب حضرت
عمر نی کہا کہ میری اب تو پوری تسلی ہوئی اب سنو تم جو کہتی ہو کہ خلاف قران کی یہہ کہا ہو تو یہہ بہی جہوٹہ ہی تمہارے
کہ بہت احکام مین میراث نہین ملتی جیسی کسیکا بیٹا غلام ہو یا کافر یا قاتل مرنیوالہ کا اوسے بہی نہین پہونچتی
اور جو تمہارا ہی کہنا ہوتا تو تمہاری کتاب مین کہان لکہا ہی کہ جو کوئی چیز پیغمبر خدا کی بچی بچائی تہی تلوارین اور
اونٹ اور بکریان اور گہوڑی اور کمانین اور ترکش اور اسباب گہر کا تہا کیا حضرت مرتضی علی نی بی بیونکو اور
حضرت امام حسن امام حسین کو اور امیر عباس کو حصہ کر کر بانٹ دیا تہا اگر وہ ترکہ میراث ہوتا تو حضرت علی اونہونکی
حق تلفی کیون کرتی اور اپنی تصرف مین کیون رکہتی یہہ تمہاری جہوٹہ ہین اور حضرت علی سچی ہین تا وجود اسکی کہ تمہاری
نزدیک معصوم اور ہماری نزدیک محفوظ ہین اور یہہ جو کہتی ہو کہ حضرت سلیمان حضرت داود کی مال کی وارث ہوئی
ہین یہہ بہی تمہارا جہوٹہ ہی کیونکہ اول تمہاری کتاب مین لکہا ہی کہ کلینی ابی عبد اللہ سے یون روایت کرتا ہے
ان سلیمان ورث داود و محمد ورث سلیمان یعنی سلیمان وارث داود کا ہوا اور محمد وارث سلیمان کا ہوا تو ظاہر
ہی کہ حضرت سلیمان کا مال تو محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پہونچا بلکہ وارث علم اور نبوت کی ہوئی اور جو
کبہی مال کی وارث کو سمجہو گی تو حضرت داود کی اونیس بیٹی تہی سب کو پہونچتا حضرت سلیمان کی کیا
تخصیص تہی مگر علم اور نبوت مخصوص حضرت سلیمان کو ہی پہونچی تہی جب کچہہ نہ بنی تو اور مکر تراشا **طعن تیرہوان**
یہہ کہتی ہین کہ فدک ابوبکر صدیق نی بی بی فاطمہ کو ندیا اور حالانکہ حضرت نی اونہین یہہ کر دیا تہا

بی بی فاطمہ نی دعوی کیا تہا تب ابوبکر صدیق نی سنا اور شاہد مانگی جب حضرت علی اور ام ایمن گواہی
شاہد لائیان ابوبکر صدیق نی کہا کہ ایک مرد کی ساتہہ دو عورتین ہوتیان تو ہم مانتی جب بی بی فاطمہ غصہ ہو کر
روٹہہ گئین اور پیغمبر خدا نی فرمایا تہا من اغضبہا اغضبنی یعنی جو بی بی فاطمہ کو غصہ مین لایا وہ مجہی بہی غصہ مین لایا
جواب یہہ بات جہوٹہہ ہی کہ حضرت بی بی صاحبہ نی دعوی کیا اور حضرت امیر اور ام ایمن نی شاہدی دی
آپ ہی تہمت اوٹہاتی ہو بلکہ اہل سنت وجماعت کی کتابون مین یون لکہا ہی کہ عمر بن عبدالعزیز بن مروان جب خلیفہ
ہوا تب اوسنی سب مروانیونکو جمع کرکر کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فدک تہا کہ جو محصول اوسکا آتا
تہا سو بنی ہاشم پر بانٹتی تہی اور اوسیطرح حضرت عمر بانٹتی تہی مین بہی یون ہین بانٹونگا جو حضرت بخشدیتی
تو اپنی ہاتہہ کیون بانٹتی اور جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم زندگی تک اپنی ہاتہہ سی بانٹتی ہون اسکی
بخشش کی شاہدی جو تمہاری نزدیک معصوم اور ہماری نزدیک محفوظ ہون کیونکر بہرین اور حالانکہ جانتی
تہی قبض بغیر ملک کیونکر ثابت ہوا اور یہہ جو بات حضرت ابوبکر نی کہی بی بی صاحبہ کا یہہ دعوی نہین جہٹلانا
بلکہ مسئلہ فقہ کا بیان کیا ہی کہ بغیر قبض یہہ ملک نہین ثابت ہوتی شاہد منگانی کی حاجت نہین تہی جو برتقدیر
ام ایمن اور حضرت امیر نی یہہ ظاہر کیا ہو تو اونہونکا کہنا روا رکہا اور حکم شرع بغیر ایک مرد اور دو عورت کی پورا
نصاب نہین پاتا اور بغیر پوری نصاب شہادت کی حکم شرع کا دینی مین صدیق اکبر لاچار تہی کیونکر دلوین اور
یہہ شان حضرت بی بی فاطمہ کی نہ تہی کہ شرع کی حکم پر خفا ہون اور غضب مین لانا انکا جب ثابت ہو کہ
جو اونکو بی ادبی کا حرف بولا ہو اور اگر برتقدیر بسبب بشریت غصہ ہو گئین ہون تو بہی حضرت ابوبکر پر یہہ
وعید نہین آتی کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو کوئی تجہی غصہ مین لاوی اوسپر میرا غصہ ہے
یون نہین فرمایا کہ جسپر تو غصہ ہوا اوسپر مین بہی غصہ ہو جاونگا اگر نرا رونی سی انکی پیغمبر خدا غضب مین
آتی تو جب ابوجہل کی بیٹی سی حضرت علی نی نکاح ٹہرایا تو بی بی فاطمہ روتی ہوئی حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ پڑہا کہ فاطمہ میرا گوشت کا ٹکڑا ہی
جو اوسی ستاویگا سو مجہی ستاویگا تو حضرت مرتضی علی کو کیا کہو گی اور پیغمبر خدا کو غصہ مین لانا سبکی
نزدیک برا ہی اگر ناحق حضرت موسی حضرت ہارون پر غصہ ہوئی تو کیا خلل ہوا جب شیعون نی دیکہا
کہ یہہ بغیر قبض ثابت نہوا اونہون نی جو دہوان مکر اور نکال کہڑا کیا **طعن چودہوان** یہہ ہی کہ پیغمبر
خدا صلعم فاطمہ کو فدک دینی کی وصیت کر گئی تہی ابوبکر نی خلاف وصیت کی عمل کیا اور نہ دیا **جواب**
اول تو وصیت کرنا حضرت کا صحیح سی ثابت نہین ہوا دوسری یہہ ہے کہ پیغمبر خدا علیہ السلام کا مال بعد وفات
اونکی میراث نہین ہوتا سو اسمین وصیت کیونکر جاری ہو کیونکہ مال غیر مین وصیت ہو سکتی ہے اور

میراث مرنی پیچہی ہوتی ہی اور پیغمبرونکا مال موئی پیچہی خدا کا مال ہو کر بیت المال مین داخل ہوتا ہی کیونکہ انبیا
اپنی مال کو ایسا جانتی ہین کہ ہمنی اللہ تعالی سی واسطی نفع لینی کی مانگ لیا ہی اسی واسطی پیغمبرون پر زکوۃ
واجب نہین ہوتی اور پیغمبرون کی مال سی اونہون کا قرض نہین ادا کیا جاتا اگر برتقدیر تمہارا کہنا سچ ہوتا تو
حضرت علی نی اپنی خلافت مین کیون نہ لیا اور جو یون کہو کہ یہہ غصب تہا تو نہ لیا تو آپ لیتی و لیکن
حسنین اور صاحبزادیون کو اونکی ماکا ورثہ کیون نہ دلوایا اور پیغمبر خدا کی بی بیون کو اور امیر عباس کو کیونکر
نہ دلواتی معلوم ہوا کہ حضرت علی ناحق نہین کرتی تہی و لیکن تمہاری حجت جہوٹی ہی و لیکن تمہین ایک شبہ
رہا ہوگا کہ جو بی بی فاطمہ نی دعوا کیا تہا تو ابوبکر کو شاہد مانگنی کی کیا حاجت تہی نذر کیا ہوتا **جواب**
ابوبکر اپنی مال کی مالک تہی اپنی ملک سی اگرچہ کچہہ فرماتین تو حاضر ہوتی اور یہہ بات معاملہ کی تہی خلاف
عقاید شرعی کی عمل کرتی تو بڑا فساد عالمون اور قاضیون اور حاکمون مین قیامت تک پڑ جاتا کہ
روی رعایت سی بی نصاب شہادت کی بڑی جگہہ روا ہی دیدینا اور پہر کسکو دیتی ازواج مطہرات
اور امیر عباس کہ بجای باپ کی چچا پیغمبر خدا کی تہی وی کچہہ چاہتی اور نہ دیتی تو یہہ سند پکڑتی کہ بی بی صاحبہ کو
کیون دیا حق خلافت کا تہا سو کیا **طعن پندرہوان** یون کرتی ہین کہ جسکو مسایل شرعی خوب
طرح یاد نہون وہ قابل امامت کی نہین ہوتا ابوبکر مسایل شرعی سی واقف نہ تہی لایق امامت
کی نہ تہی **سوال** وہ کیا مسایل ہین کہ جو وہ نجانتی تہی **جواب** کہتی ہین کہ ایک چور کا بایان
ہاتہہ اونہون نی کٹوایا تہا اور شریعت مین دہنا ہاتہہ کٹوانا ہی **جواب** وہ قصہ یون تہا
کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق کی پاس ایک ہاتہہ اور ایک پانو کٹا آیا اور فریاد کری کہ یمن کی
حاکم نی ایک ہاتہہ اور ایک پانو میرا چوری کی تہمت سی کٹوا ڈالا آپنی اوسپر رحم کیا اور اپنی مکان مین آپ
جگہہ دی قضائے اوسی رات بی بی اسماء بنت عمیس کہ والدہ محمد بن ابی بکر کی تہین اونکا گہنا کہو گیا
وہ سب باہر والونکا جہاڑ لینی لگی تو وہ لنجا لنگڑا اپنی ہاتہہ مین چراغ لیئی پہرتا تہا اور کہتا تہا اللہ اوسی
سزا دی کہ جو ایسی جگہہ سی بہی نہین ٹلتی قضائے جب گہنا نہ پایا بعد کتنی روز کی وہ گہنا سونار کی
ہی پاگیا تب تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوس لنگڑی اور لنجی نی سونار کی پاس بیچا تہا جب حضرت ابوبکر صدیق
نی فرمایا کہ اسکا پانون ہاتہہ کاٹ ڈالو اور فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوئی کہ اپنی سزا کو پہونچا اس طعنہ کو سوای
بہکانی ناحق کی کیا کہا جاہی **طعن سولوان** یہہ کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق نی ایک قضاق
فجاۃ سلمی کو آگ مین جلا کر مارا تہا اور پیغمبر خدا صلعم نی منع فرمایا ہی کہ آگ مین ڈال کر عذاب کرنا یہہ کام
خدا کا ہی تم نکرو **جواب** یہہ بات تمہاری جہوٹہہ ہی و لیکن شجاع بن زبرقان نی انکی بوت

علی

سی لواطہ یعنی برا کام کیا تہا جب حضرت ابوبکر نی بمشورت سب صحابہ کی بلکہ خصوص حضرت مرتضے
کے اوسی آگ مین جلا دیا ولیکن یہہ طعن حضرت ابوبکر پر کیا ہی بلکہ شریف مرتضی کہ جنہین علم الہدی کہتی ہین
کہ شیعون کی نزدیک انکی کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ کو جو ہی اوسی دیکہو کہ کیا لکہا ہی ان علیا احرق رجلا
اتی اغلاما فی دبرہ یعنی حضرت علی نی جلایا ایک مرد کو کہ آیا تہا وہ ایک لڑکی کی پیچہی کی راہ سی اور حضرت
علی نی کچہہ زندیق آئی اونہین جلا دیا تہا عجب واہی مذہب ہے کہ حضرت ابوبکر پر ڈال کر وہ بات کہتی ہین کہ جسمین
الزام حضرت علی پر آوی معلوم ہوا کہ دوستی تمہاری حضرت مرتضی علی پر یہہ بہی تقیہ ہی گیارہ طعن بی بی عایشہ
پر لکہتی ہین سات تو یہان لکہتی ہین پہلا یہہ ہی کہ بی بی عایشہ نی ایک لونڈی پائی تہی اور یہہ کہا تہا کہ یہہ ہیضے
لونڈی سنگاری ہی کہ اس سی بعض جوانون قریش کو شکار کرونگی **جواب** یہہ روایت تمہارے
ناقص ہی کیونکہ یہہ بات وکیع بن جراح نی عمار بن عمران سی یون روایت کری ہی کہ مجہی کو شئے عورت بنی غنم
کی قوم سے کہتی تہی کہ بی بی عایشہ یون کہتی تہین اول تو عمار بن عمران کا احوال معلوم نہین اور بنی غنم کی عورت
کا نام نہا تو کچہہ معلوم نہین اسطرح کی بی اصل باتین لیکر امہات المومنین حضرت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبیلونکو برا کہنا کام مومنونکا نہین اور جو بر تقدیر ایسا کام ہوتا تو بہی موجب طعن کا نہا کیونکہ ہاتہہ کی لڑکی پالی کو
کسی اشراف کفو کو دینی کی تلاش سی عار نہین **دوسرا طعن** یہہ ہی کہ پیغمبر خدا نی ایک روز خطبہ
پڑہا اور بی بی عایشہ کی حجرہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ الفتنۃ ہہنا یعنی فتنہ یہان ہی تین مرتبہ یعنی
تین بار من حیث تطلع قرن الشیطان اسطرف سی کہ طلوع ہوتا ہی سینگ شیطان کا یہہ جو اشارت بی بی
عایشہ کی حجرہ کی طرف کی تو فتنہ بی بی عایشہ کو فرمایا کہ اونہونکی لڑائی حضرت علی سی ہوئی اور ہزارون مسلمان
مارے گئی **جواب** اسطرح جہوٹی معنی سمجہنی حدیث پیغمبر سی تحریف کرنا ہی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
تمہین معلوم نہین کہ خدا کی رسول علیہ السلام نی بہت جگہہ فرمایا ہی اور اشارت مشرق کی طرف کی ہی سب جگہہ
بی بی عایشہ کا گہر کہان تہا اتفاقا جدن آپنی مسجد مین یہہ فرمایا بی بی عایشہ کا حجرہ بہی مشرق کی سیدہ
پر تہا خیر اگر دوسری عبارت بہی یہان سی ہی سمجہو گی تو البتہ کافر ہونی تمہاری مین کچہہ شک اور خلل ہی نرہا کیونکہ
خدا کی رسول صلعم بی بی عایشہ کی حجرہ مین دفن ہوئی ہین جہان خدا کی رسول صلعم دفن ہون وہان فتنہ اور
قرن شیطان کا سمجہنا البتہ اعتقاد تمہارا ہی گوارا کرتا ہی یہہ سمجہہ تمہاری جہوٹہی ہی اور عبد اللہ ابن عباس کے
روایت تمہاری اس شبہہ کی کہونی کو کافی ہی کہ لفظ حدیث کا یہہ ہی راس الکفر ہہنا و اشار نحو المشرق حیث
تطلع قرن الشیطان یعنی کہ کفر یہان ہی اور اشارہ کیا طرف مشرق کی اب سمجہہ مدینہ سی مشرق کیطرف
کوفہ ہی کہ وہان فتنہ اوٹہہ کر حضرت عثمان قتل ہوئی اور فتنہ عبید اللہ ابن زیاد کا ہی کہ موجب قتل حضرت
امام حسین کا ہوا اور عبد اللہ بن سبا کوفہ مین ہوا کہ سردار رافضیونکا ہے اور مشرق کیطرف نہروان ہے
کہ وہان سی خارجی نکلی اور مشرق کیطرف بصرہ ہی کہ وہان سی معتزلہ کی جڑ ہے اور واصل ابن عطا نکلا اور طرفہ
اچنبہا یہہ ہی کہ بی بی عایشہ اپنی مکان سی حج کو گئین تہی اور جو مقابلہ حضرت علی سی ہوا بصرہ شہر مین آئین تہے
طعن تیسرا یہہ ہی کہ کہتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب مکہ سی رہنی کی حجرہ کو اپنی باپ اور اپنی باپ کے
دوست کا مقبرہ بنایا **جواب** یہہ بات تمہاری جہوٹہہ ہی کیونکہ جو حجرہ ملک پیغمبر خدا کی ہوتا اور بی بی عایشہ
کا نہوتا تو حضرت عمر اونسی اپنی قبر کا اذن کیون مانگتی اور حضرت امام حسن زمین بی بی عایشہ سی حجرہ مین قبر کے
کیون مانگتی تمنی سنا ہوگا کہ مدینہ مین ہتیار بندی ہوگئی تہی کہ مروان نی کہا تہا کہ مین رکہنی ندونگا اور امام حسن نی
کہا تہا کہ مین رکہونگا جب ابوہریرہ نی دار مدار کروائی تہی اگر بی بی عایشہ کی ملک حجرہ نہوتا تو حاکم وقت سی اذن
مانگتی **طعن چوتہا** جہوٹہہ یہہ ہی کہ بی بی عایشہ یون کہتی تہین آخر وقت مین قاتلت علیا لوددت انی
کنت نسیا منسیا یعنی لڑائی کی مینی علی سی مین چاہتی ہون کہ ہو جاتی ملیا میٹ **جواب** جو تم
کہتی ہو ہماری کتاب مین کہین نہین ولیکن یہہ ہی کہ جب لشکر بی بی عایشہ کو جنگ جمل مین شکست پڑی اور
حضرت علی نی صحابہ کی لاش پر لاش پڑی دیکہی تب اپنی ران پر ہاتہہ مارتی تہی یالیتنی مت قبل ہذا وکنت
نسیا منسیا یعنی ای کاشکی مین مرجاتا پہلی اس سی اور ہوجاتا ملیا میٹ اور بی بی عایشہ کو بہی جب وہ دن
یاد آتا تو اتنی روتی تہین کہ اوڑہنی مبارک تر ہوجاتی البتہ خانہ جنگیون مین ایسی ہی دلگیریان ہوتی ہین تم پیغمبر خدا صلعم
کی گہر کی دشمن ہو **طعن پانچوان** یہہ ہی کہ کہتی ہین ماغرت علی احد من النساء النبی صلعم کما غرت
علی خدیجۃ وما رأیتہا قط وکان رسول اللہ صلعم یکثر ذکرہا یعنی ایسی غیرت نہین کری بی بی عایشہ نی اور کسیکی
عورتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جیسی کہ غیرت بی بی خدیجہ پر کری اور نہین دیکہا عایشہ نی اوسکو ہرگز اور رسول
خدا کی اکثر اونکا ذکر کیا کرتی تہی تو معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کی چاہت سی اونہین غیرت آئی تو کہان بہلائی ہوئی
جواب عورتونکو غیرت آنی جبلی ہی یعنی ذاتی خوبی اختیاری ہی اگر کوئی بات مخالف شرع کے
بیان کری ہو یا حکم شرع کا نمانا ہو تو طعنہ ہی تمنی سنا نہین کہ ایک روز پیغمبر خدا ایک قبیلہ کی گہر گئی تہی اور دوسرے
بی بی نی آپ اچہا کہانا پکا کر بہیجا تہا اوس بی بی لانیوالی کی ہاتہہ سی لیکر رکابی زمین سی پہینک ماری
اور پیغمبر خدا اپنی ہاتہہ سی کہانا اوٹہاتی جاتی تہی اور فرماتی غارت امکم یعنی غیرت کری ماں تمہاری نے
اور کچہہ زبان سی نفرمایا **طعن چہٹا** یہہ ہی کہ کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نی بی بیونکو گہر سی نکلنا منع
فرمایا تہا حضرت عایشہ گہر سی نکل کر مدینہ سی مکہ گئین اور مکہ سی بصرہ گئین تو پیغمبر خدا صلعم کی کہنی پر نرہین
جواب یہہ جہوٹہہ ہی کیونکہ خدا کی رسول نی مطلقا نکلنا منع نہین فرمایا تہا بلکہ یون فرمایا تہا

ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ یعنی سنگار کر کر بی پردہ گہر سی نہ نکلا کرو جیسی کفر کی لوگونکی عورتین نکلتی ہین اور اگر نفس نکلنا منع ہوتا تو پیغمبر خدا یہہ آیت نازل ہوئی پیچہی بی بیونکو حج کو اور عمرہ کو اور ماباپ کی ملاقات کو اور برادرین شادی اور غمی کو نجانی دیتی اور حضرت بی بی واسطی حج کی محرم اپنی بہانجی زبیر ابن العوام کو ساتہہ لیکر گئین تہی اور پیغمبر خدا صلعم بی بیان سب کی ماتہین سب سی محرم تہین اور **طعن ستاتوان** یہہ ہی کہ کہتی ہین کہ بی بی عایشہ حضرت عثمان کے خون لینی کو بصرہ گئین تہی انہین کیا علاقہ تہا بلکہ حضرت مرتضی علی سی دشمنی تہی اسواسطی گئین تہی **جواب** جو خلیفہ سب بیت المال کا ہوتا ہی وہ سب مومنون کی کام کو سب کی طرف سی سرانجام کرتا ہی اور جو حرم محترم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہ واسطی جاری ہونی احکام الہی کی کہ عمدہ اوسکا قصاص ہی خصوص ایسی رئیس صحابہ رسول کا اور خلیفہ حضرت رسول اللہ صلعم کا وہ ناحق مارا جاوی تو پچہلون کی کیا امید رہی وہ سب کی ماتہی ایسی معاملہ مین کیونکر ہاتہہ پانو نہ مارتین اور یہہ تمہاری خوبی ہی کہ جو کہتی ہو کہ حضرت امیر کے دشمنی کی واسطے گئین تہی استغفر اللہ یہہ کیا بات ہی کہ دشمنی حضرت امیر سی ہوئی بی بی عایشہ سی روایت اس حدیث کی ہے کہ حب علی عبادۃ یعنی دوستی علی کی عبادت ہی بلکہ بی بی صاحبہ اسواسطہ گئین تہی کہ سب اصحابونکی آپسمین صلح کرد یجیی او قاتلون حضرت عثمان کا حضرت علی کی ہاتہون قصاص کروادیجیی او جنبر برائی اور فساد کا بہرم تہا اونہین لشکر امیر سی سمجہا کر نکلوا دیجیی اور حضرت طلحہ اور زبیر کو حضرت عثمان کی قاتل برملا کہتی پہرتی تہی کہ انہین ہی مار دیجیی درستی ہوئی بی بی عایشہ پاس گئی کہ شتاب صلح کروا دو اسواسطی وی گئین تہی اور یہہ تمہارا کہنا کہ جو ابن عاصم کوفی اور ابن قتیبہ کی کہی کی موافق ہی اونہون نی بی بی حضرت عایشہ کی حق مین جنگ جمل وغیرہ مین جو خبیث آیا سو لکہا ہی وہ بات کوفی لایوفی پر اتباع کیا اور خدا کی رسول صلعم کی کہنی پر اتباع نکیا ایتہ الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات

ریختہ لمصنفہ درشان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حامل ہی تو ہی بار نبوت نبی کا + شامل ہی تو ہی ثانی اثنین نبی کا + کیونکر کہ نہ ہر درسی بکاری تجہی جنت + قربان ہی تن و جان سی اولاد نبی کا + کیونکر کہ ہون بار تیری عمل پہ ثقلین + صدیق ہی اسرار نبی سر دجلیکا + ادنی ہی تیری صفت یہہ ہی بعد محمد + ہی پیش امام عمر عثمان علی کا + دامن سی لگا تیری حسب نسب کی رمضان + مشتاق ہی چہمک آئینہ نور نبی کا + فضیلت حضرت عمر ابن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب دسوین پشت پیغمبر خدا سی نسب مین ملتی ہی **سوال** وی کس سال مین پیدا ہوئی تہی **جواب** تیرہوین برس سال فیل سی پچہی محرم کی پہلی تاریخ پیدا ہوئی تہی **سوال** اونکا حلیہ کیسا تہا **جواب** لنبا قد سادہ حلیتی کوئی جانتا کہ سوار جاتا ہی چہرہ سرخ اور بڑا سر اور سیسی داڑہی یعنی انبوہ دار گالونپر تہوڑا گوشت تہا اور آنکہین سرخ بہت تہین **سوال** کچہہ حضرت علی نے

اوہنین

اوہنین خطاب بہی دیا تہا **جواب** کئی خطاب دئی تہی ایک تو مثابہ المسلمین یعنی پناہ مسلمانونکی اور دوسری معز الاسلام یعنی اسلام کی عزت دینی والی اور تیسری زرداء الناس یعنی آدمیونکی چادر **سوال** وی کس صفت کے آدمی تہی **جواب** گیارہ صفتین پوری اونہومین تہی ایک زہد دوسری قناعت اور تیسری مجاہدہ اور چوتہی ریاضت اور پانچوین تواضع اور چہٹی مسکینی اور ساتوین تقوی اور آٹہوین دینداری اور نوین توکل اللہ تعالی پر اور دسوین اللہ تعالی کا ڈر اور گیارہوین کرامات اور سخاوت اور متابعت سنت رسول اللہ کی تہی **سوال** اب ہمین بتلا دو کہ تمنی کیا کہا **جواب** ایک ایک دو دو باتین ساری تبلاتا ہون **سوال** زہد اور قناعت کیا ہوتا ہی **جواب** زہد کہتی ہین بی پرواہی کو اور قناعت کہتی ہین سنتو کہہ کو کہ وی ایسی تہی کہ جو دنیا کا مال تہا راہ خدا کی پر خرچ کیا تہا اور اپنی بیٹی عبد اللہ کو کبہی نری روٹی پانیکی گہونٹونکی ساتہہ کہلاتی اور کبہی نون کی ڈلی کی ساتہہ اور کبہی دودہ کی ساتہہ کیونکہ کبہی ایسا نہو کہ اچہا کہانا سیکہہ کر مالکی چوڑنیکی عادت ہو جا **سوال** تقوی اور دینداری کیسی تہی **جواب** تقوی پرہیزگاریکو کہتی ہین آپکی پرہیزگاری اور دینداری ایسی تہی کہ ایک بیت المال مین لوٹ سی کچہہ مشک آیا تہا حضرت عمر نی اپنی قبیلہ کو دیا اور کہا کہ جو شہر کی بی بیان تمہاری پاس آوین تو یہہ مشک تم بیچ دیجو بی بی صاحب نی سب بیچ دیا وہ مشک کی ہاتہہ بہری سوئی جو اوڑہنی کو لگی تہی وہ اوڑہنی خوشبودار ہو گئی تہی حضرت عمر نی وہ اوڑہنی سونگہ کر بی بی صاحبہ کو کہا کہ یہہ بیت المال کا مشک ہزاروں مسلمانونکا حق تہا تمنی اپنی اوڑہنی کو کیون لگایا بی بی صاحبہ نی کہا مینی مشک تو نہین لگایا ولیکن ہاتہہ میری مشک سی وقت بیچنی کی بہر گئی تہی وی اس سی پونچہی گئی ہین آپنی اوس اوڑہنی کو ہاتہہ مین لیکر پانی سی دہونا شروع کیا دہوتی جاتی تہی اور سونگہتی جاتی تہی جب تک بو مشک کی رہی وہ اوڑہنی دہوتی رہی ایسی پرہیزگار تہے کہ ناحق کی بو کی روادار نہ تہی اور ایسی دیندار تہی **حکایت** ایک روز اونکی بیٹی نی کہا کہ میرا بہی جی چاہتا تہا کہ جہاد مین مین بہی شامل ہون آپنی منع فرمایا اور کہا کہ میرا جیو ڈرتا ہی کہ کبہی تو زنا نکری جب صاحبزادہ نی عرض کری کہ حضرت مجہسی یہہ حرکت نہایت دور ہی اور اچنبہا ہی کہ حضرت نی میری حق مین یہہ کیا گمان کیا جب آپنی فرمایا کہ یہہ یون بات ہی کہ جب کہین سی اگر بندی آوینگی اور اونمین سی لونڈیان لین گی اور تم بو لوگی کہ ہم اتنا مول اس لونڈیکا دیتی ہین تو اور کوئی تم سی خلیفہ کا بیٹا جانکر بہرہ کر مول نکہہ سکی گا اور وہ جتنی سستی تمنی خریدی وہ حق غازیونکا تہا تمہاری سر رہا تم تو جانو گی کہ ہماری خریدی لونڈی ہی تصرف کرو گی اور وہ فی الحقیقت زنا ہو ویگا اور اپنی کنبی کی آدمیونکو فرمایا کرتی تہی کہ تم اپنی تئین بہت تہام کر رکہا کرو ایسا نہو کہ کوئی تم مین سی ایسی بات کر بیٹہی کہ لوگ باہر کی سنکر سند پکڑین اور توکل یعنی بہروسا خدا کا تہا تب پورا تہا **نقل** ایکدن یون اتفاق ہوا تہا کہ آپ شام کو تشریف ایام خلافت اپنی کی مین لیگئی تہی

اونٹ پر سوار ہوتی اور غلام نکیل اونٹ کی پکڑکر چلتا اور دو کوس غلام سوار ہوتا اور
آپ اوس اونٹ کی نکیل پکڑکر چلتی جب وہانکی امراؤن اور علماؤن اور اشرافونکو خبر آپکی پہونچی تب بڑی بڑی آدمی
سوار ہوکر استقبال کو اعلی پہونچی جب نوبت آپکی پیادہ چلنی کی تہی ویسی ہی چلی گی کسیکی شرم نکی تب لوگونکو معلوم
ہوا جب بڑی بڑی سرداروننی عرض کی کہ خلیفون کا طور ہیبت اور صلابت کا چاہئی یہہ چال تمہاری شایان نہین
آپ نی فرمایا کہ تم اسکا خیال نکرو ہمارا کام کہین اوسی سی ہی راست ہوتا ہی اور خوف اور ڈر اللہ کا اتنا تہا
کہ کبہی ہاتہہ مین گہاس کا تنکا لیکر کہتی کہ ہای عمر تو گہاس کیون نہوا کہ کوئی تجہی کہا لیتا او ڈر حساب قیامت کا
نہوتا اور کبہی کہتی کہ ہای عمر تو بکری کیون نہوا کہ کوئی تجہی موٹی کرکر کاٹ پکاتا اور کہا کہلا دیتا تو بہی ڈر عذاب خدا کا
نہوتا **حکایت** ایکدن حضرت عمر جلدی جلدی چلی جاتی تہی حضرت علی نی پوچہا کہ ایسی جلدی کہان چلی جب
حضرت عمر نی کہا کہ خیرات کا مال ہی ایک اونٹ کہو گیا ہی اوسی ڈہونڈنی جاتا ہون جب حضرت علی نے
کہا کہ جو خلیفہ تمہاری پیچہی ہوگا اوسی بڑی خرابی مین تم نی ڈالا جب حضرت عمر نی کہا کہ ابو الحسن میرا جیو ڈرتا ہے
کہ اگر ایک بکری کا بچہ خیرات کا ندی فرات مین ضایع ہوجاوی تو میرا جیو ڈرتی ہی کہ عمر پر غصہ خدا کا نہو کہ تو ایسا غافل کیون
ہوا تہا کہ فرات کی پل مین چہید پڑکر بکری کی بچہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور انصاف اور عدل مین ایسی تہی کہ ایک
بی بی انکی بہت خوبصورت تہی اور آپکا جیو اوسی بہت چاہتا تہا جس روز کہ خلافت پر بیٹہی تب اوس بی بی
کو طلاق دی کیونکہ ایسا نہو کہ اسکی محبت مین کبہی کار خلافت مین خلل نہو اور دوسری جو دو قصی والی آپکی روبرو
لڑتی آتی تو آپ دو زانو ہو بیٹہتی اور کہتی اللہ تعالی تو ہی مدد کر کہ جو حق ہو سو مین انکو حکم کرون یہہ دونون جہگڑالو چاہتی
ہین کہ اپنی ضد مین میرا دین لیجاوین اور تیسری جس کسیکو کہین کا عامل کرتی تو اوسی یہہ دستور العمل لکہہ دیتی
کہ اچہا کہانا نکہائیو اور شکوہ کا لباس نرکہیو اور ترکی گہوڑی پر مت چڑہیو اور بیش قیمت کپڑا نہ پہنیو اور میدہ
کے نان نکہائیو اور گہر کا دروازہ نہ بند کیجو کہ غریب فریادی نہ پہونچ سکی اور دروازہ پر چوبدار نہ بٹہائیو اور عدل
مین سستی نکریو اور اوس سی قول اور قسم لی لیتی کہ اس عہد سی نہ پہریو غرضکہ عدل کی سب باتین یکی
تہین اور نگہبانی خلق مین ایسی تہی کہ رات سارے شہر کی کوچی گلی مین خبر لیتی پہرتی کیونکہ کبہی ایسا نہوئے
کہ کوئی کسیکا ستایا ہوا ہو مجہی خبر نکر سکا ہو اور اپنی گہر مین فکر کر رہا ہو تو معلوم ہوجاوی **حکایت** ایکرات کو
آپ ایک گلی مین چلی جاتی تہی اور چانچک ایک گہر مین ایک عورت کی آواز آئی کہ ہای کی نعری مارتی تہی اور
کہتی تہی اللہ تعالی مجہہ پر میری خاوند کا ملنا مشکل ہی اور حضرت عمر کہ خلیفہ ہی اوسی میری کیا پڑی ہے کہ مجہے
میری خصم سی ملاوی آپ یہہ بات سنتی چلی گئی فجر کو اوسکا گہر تحقیق کرکر کہانا پہونا اسکا آپ نی ذمہ
کیا اور کوئی قاصد بہیجکر اوسکی خاوند کو بلا دیا ایک روایت ہی روضۃ الاحباب مین کہ ایک روز حضرت عمر

نی اپنی بیٹی بی بی حفصہ کہ قبیلہ پیغمبر خدا کا ہی اونسی پوچہا کہ عورت زیادہ سی زیادہ خاوند کی جدائی مین کتنا صبر کرسکتی
ہی صاحبزادی نی کہا کہ چہہ مہینی جب سی پیچہی چہٹی مہینی سب قبیلہ دارونکو رخصت لشکر سی دیتی تہی **حکایت**
ایک روز آپ حضرت عمر اور غلام انکا اسلم رات کو شہر مین چلی جاتی تہی کہ ایک عورت نی اپنی بیٹی کو کہا کہ تو دودہ
مین پانی ملا دی جب اوسکی بیٹی نی کہا کہ ای مان خلیفہ حضرت عمر نی ڈہنڈہورا پہیرا ہی کہ کوئی
دودہ مین پانی نہ ملائیو جب اوسکی مانی کہا یہان تو نہ عمر ہی نہ اوسکا ڈہنڈہورا ہی جب وہ لڑکی بولی کہ یہہ کیا لائق
ہی کہ روبرو حکم کی مانیں اور پیٹہہ پیچہی نمانیں حضرت عمر بہت خوش ہوئی آپ نی وہ لڑکی دودہ والی کی اپنی بیٹی
عاصم سی بیاہی اسکی ایک بیٹی پیدا ہوئی وہ دادی عمر بن العزیز کی ہوئی اور ہیبت یعنی دہاک اونکی بڑی تہی حکم
ٹراجکی طرف نظر اوٹہاکر دیکہتی وہ کانپنی لگ جاتا **حکایت** ایک روز ایلچی بادشاہ روم کا حضرت
عمر رض پاس مدینہ مین آیا جب خلیفہ کی محل سرا پوچہی جب لوگون نی کہا اونکی تو ایک جہونپڑا ہی اوس ایلچی نی پوچہا
کہ آپ کہان ہونگی جب کسینی کہا کہ مسجد مین ہونگی وہ مسجد مین گیا پہٹی کپڑون والا ایک سوتا پایا اسنی
کہا خلیفہ کہان ہین جب بتانیوالی نی کہا یہی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ایک کہجور کی سایہ کی تلی کہ جہان اینٹین تہاپا
کرتی تہی وہان پائی غرضکہ وہ ایلچی آپ کی صورت بیٹہہ کر دیکہنی لگا جب اسکی اوپر ہیبت حضرت عمر کی نی اثر کیا
وہ کانپنی لگا پہر تہوڑی سی بار پیچہی اوسکی طبیعت پر ایک خوشی آئی جب آپ جاگی اسنی سلام کیا آپنے
پوچہا کون ہی کیا کہتا ہی جب اوسنی کہا مین قیصر روم کا ایلچی ہون آپنی کہا تو کیا کہتا ہی اور کیا پوچہتا ہی تب اوسنی
عرض کری کہ حضرت میری عرض یہہ ہی کہ مین ایسا بہادر ہون کہ ہزارون جوانون پر اگر مین پڑون تو میری اوپر
ہیبت ہزار سوار کی اتنی نہ پڑی جیسا مین آپ کا جمال دیکہہ کر کانپ گیا اور مین بڑی بڑی بادشاہون خونخوار
کی دربار دیکہی ہین اور وہان میری انکہہ نہین جہپی اور یہان مین نہین جانتا کہ مجہکو کیا ہوا مصنف کہتا ہے
کہ سچ ہی کسی بزرگ نی کہا ہی کہ جو کوئی چاہی کہ جانی میری آگی کیا قدر ہوگی تو یہان اپنی دلمین ہی دیکہہ لی کہ اللہ تعالی
کی حکم کی میری دلمین کتنی قدر ہی جو خدا کا ڈر کسیکی دلمین ہے سبکوئی اوس سی ڈرتا ہی اور کرامات اونکی
ایسی ہین کہ کہان تک بیان کری ولیکن ایک دو بیان کی جاتی ہین ایک روز مدینہ شریف مین آپ خطبہ جمعہ
کا پڑہتی تہی کہ فرمانی لگی یا ساریا بن رسیم الجبل یعنی ای ساریا رسیم کی بیٹی خبردار پہاڑ کو سو آدمی جو بیٹہی تہی آپسمین
دیکہنی لگی بعضون نے کہا کہ یہہ باولونکی طرح بہکتی ہین جب حضرت مرتضی علی نی کہا کہ واللہ یہہ بیہودہ اور بیموجب
بات نہین فرماتی کچہہ سمجہہ کر کہتی ہین اسمین حضرت عبد الرحمن بن عوف نی عرض کری کہ کیا تم منکرونکو حجت
تبلاتی ہو کہ عین خطبہ مین کہتی ہو کہ ساریا پہاڑ کو ہو جب حضرت عمر نی کہا کہ میری دلمین یون معلوم ہوا کہ پہاڑ
کے تلی عراق مین ایک قافلہ مسلمانون کا کہ اونکی سردار کا نام ساریہ بن زنیم ہی چلا جاتا ہی اور تقاضا

نے اونہیں آلیا ہی جب مین نے بے اختیار پکار کر کہا کہ ای ساریا الجبل یعنے پہاڑ کی آڑ لو اور جو وے پہاڑ سے
آگے بڑہ جاتے تو مارے جاتے جب سب چپ ہو رہے ایک مہینے کے پیچہے لوگ عراق کی طرف سے آئے اور یہہ
خبر لائے کہ جمعہ کا وقت نماز کا تہا اور ہم پہاڑ کے تلے جاتے تہے کہ حضرت کی آواز سنے سنے یا ساریا الجبل جو ہم پہاڑ
کی طرف دیکہنے لگے تو کیا دیکہتے ہین کہ ایک دہاڑ ہم پر پڑا چاہتے ہے ہمنے پہاڑ کی آڑ لیکر اونہین مار بہگا دیا

حکایت

جبکہ مصر فتح ہوا وہان کے حاکم عمرو ابن العاص کے پاس لوگ اکٹہے ہو کر آئے کہ یہہ نیل ندی جو ہے اسکا عجب طور ہے
جو لہنا کہ یہہ ہے کہ جسمین ہم ہین چودہوین رات کو قبول صورت چہوکری اوسکے ماباپ سے بقیمت برضا مندے
لیکر اور اوسے اچہے کپڑے پہنا کر اور خوب گہنے سے سنگار کر کر ندی کی پل پر سے اوسمین دہکا دیتے ہین وہ لڑکی بہجا دے
ہے تو ندی ہماری کہیتون اگر بہتی ہے اور جو یہہ بات نہین کرتے تو ندی زور نہین پکڑتی اور پانی بہی نہین بہرتے
عمرو بن العاص نے کہا کہ یہہ رسم کفر کی ہے مسلمان کفر کی جڑ اوکہاڑنے والے ہین لوگون نے وہ بات چہوڑ دے
تین مہینے گذر گئے کہ ندی نہ چڑہی تب شہر کے لوگون نے اوجڑنا اختیار کیا تب عمرو بن العاص نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کو اس تمام احوال کی عرضی کرے جب حضرت عمر نے سنکر جواب عرضی کا لکہا اس مضمون سے کہ آفرین باد
ہے تمہین کہ تمنے رسم کفر کی دور کرے اور کاغذ پر ایک اعلام لکہا کہ اوسکی ہندی یہہ ہے کہ لکہتا ہے حضرت عمر
امیر المومنین کے دریای نیل پر جان لے ای دریای نیل کہ عمر لکہتا ہے کہ اگر تو آپ سے آپ بہتا ہے تو تو مت بہیو اور
اگر اللہ تعالی واحد قہار تجہے بہاتا ہے تو ہم اوس سے چاہتے ہین کہ تجہے چڑہا کر بہا دوے اور عمرو کو لکہا کہ یہہ پرزہ
دریای نیل مین ڈال دیجو جبکہ وہ پرچہ دریای نیل مین ڈالا مجرد ڈالنے کی سولہ گز پانی اونچے چڑہ گیا اور وہ چال پہلی
بالکل موقوف ہو گئی امام مستغفری کہتے ہین جبکہ حضرت موسی علیہ السلام نے دعا چاہی تہی تب بہی سولہ ہی گز
اوٹہا تہا اور حضرت عمر کی بہی دعا سے سولہ ہی گز اوٹہا اور سخاوت اور خلق کے ساتہہ پیار انکا ایسا تہا کہ غزوہ
تبوک کی تیاری مین چالیس ہزار درم حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لائے تہے اور ایک نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اور انکا غلام اسلم رات کو سیر غریبون یتیمون کی کرتے پہرتے تہے کہ جنگل مین ایک آگ چمکی آپنے کہا کہ یہہ کیسی
آگ ہے چلو دیکہین وہان جا کر دیکہین تو ایک عورت پانی گرم کر رہی تہی آپنے فرمایا اوس عورت کو کہ
ہم بہی آوین جب اوسنے کہا کہ جو کوئی ہمسے بے وارثون بہو کون غریبون یتیمون پاس آکے اسوقت
خبر لے اوسکو اذن مانگنے کی کیا حاجت ہے آؤ آپ نے نزدیک ہو کر اوس سے فرمایا کہ تو کون ہے
اور کہانسے آئی ہے اوسنے کہا کہ فلانے ملک سے آئی ہون بیکس ہون اور بہو کی مین لاچار ہون لوڑ
کے گی یتیم میری پاس ہین نہ میری خاوند ہے کہ میرا حال پوچہے اور نکوئی یہان میرا دوست ہے کہ مجہے دلاسا
دے یہہ لڑکے کی جدا میرا جے جلاتے ہین جب حضرت عمر نے پوچہا کہ یہہ آگ کیون جلاتی ہے اور اس ہنڈیا مین

کیا

کیا پکاتی ہے جب اوس عورت نے کہا کہ یہہ چہوکرے میری مارے بہوکہ کی مجہے ٹلکنے نہین دیتے تہے لاچار
مینے ہنڈیا مین پانی ڈالکر چولہے پر رکہہ نیچے سے اسکے آگ جلادی ہے کہ تمہاری واسطے کہانا پکاتی ہون
وہ چپ ہو کر سو گئے ہے اس سے حضرت امیر المومنین عمر اپنے دلمین بہت فکر مند ہوئے تب اس عورت نے
کہا کہ یہہ جو خلافت بیٹہا ہے یہہ مجہسے عاجزون کی خبر نہین رکہتا خدا کو کیا جواب دیگا جب آپنے کہا خلیفہ
نے تمہارا حال نہ سنا ہو گا تو یہہ عذر ہو جاویگا جب اوس عورت نے کہا کہ جتنی ملک کی اوس سے
نگہبانی ہو سکتی تہی وتنا ہی کیون نہ لیا جب آپ اوٹہے گہبرا کر ایک تہیلا آٹے کا اور لوٹا روغن زیتون
کا اوسے اپنی ہاتہہ سے لا کر دیا اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین ایسی پوری تہی کہ کیا مجال
تہی کہ خلاف رسول اللہ کی کچہہ ہو سکے **نقل** ایک روز ایک صحابی نے عرض کرے یا عمر ہمنے یون
سنا ہے کہ دو بات مین تمسے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا ہے آپنے فرمایا کہ بتاؤ جب اوس نے
اصحاب نے کہا ایک تو یہہ ہے کہ پیغمبر خدا نے کبہی بوریہ پر مصلا بچہا کر نماز نہین پڑہی او تمنے فلانے دن پڑہے
اور دوسرے دو سالن کی پیالے آگے رکہہ نہین کہایا اور تمنے دو سالن کے پیالے رکہہ کر کہائے جب اوسے آپنے
آفرین کرے اور خیر خواہ سمجہا اور اپنے مکانمین لیگئے اور دکہلایا اور کہا کہ یہہ بوریا یہان بچہا تہا اور پاس اسکے بکری
تہی اوسنے پیشاب کیا تہا ہمین شبہہ اوسکے پیشاب کی چہینٹو نکا اس بوریہ پر پڑا تہا اسواسطے اسپر مصلا
بچہایا تہا اور جواب دوسرے بات کا یہہ ہے کہ میری گہر مین ایک مہمان تہا اوسکے واسطے ہمنے گوشت روٹی
پکائی تہی وہ کہا رہا تہا کہ بی بی حفصہ نے کچہہ کہانا میری واسطے بہجوایا تہا مینے وہ بہی اوس مہمان کو دے دیا
میری گہر دو طرح کا سالن نہین پکا تہا جسنے دو آدمی اسبات پر نوکر رکہے کہ مجہسے خلاف سنت کا ہو جاوے
تو تم بتلا دیجو اور اہل بیت رسول تہے **سوال** یہہ نہین سمجہے **جواب** ایک روز حضرت عمر اور حضرت
مرتضی علی ایک مکان مین بیٹہے تہے جب حضرت عمر نے فرمایا کہ اور خوبی جو ہمنے عاقبت بخیر کی سنی تہی اپنی
مقدور ذخیرہ کیا ولیکن پیغمبر خدا نے کہا ہے کہ سب سے پہلے میری اہل بیت پل صراط سے پار ہونگی یہہ اہل بیت
ہونا ہمسے نہو سکا حضرت مرتضی علی نے فرمایا کہ یہہ کیونکر ہو جب حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہو سکتا ہے
اگر لڑکی اپنی ام کلثوم ہمسے منسوب کرو جب حضرت علی نے گہر مین آکر حسنین سے مصلحت کرے کہ یہہ بات
حضرت عمر نے ہمسے کہی تمہاری کیا صلاح ہے حسنین نے فرمایا کہ لڑکی کہین تو بیاہی ہوگی ولیکن ایسے شخص
کہان پاوگی کہ عشرہ مبشرہ مین بہی ہون اور فضایل بیان کئے تب بی بی کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے
کیا دو بیٹیان ایک بیٹا زید بن عمر پیدا ہوئے **سوال** یہہ خصلتین حضرت عمر کی ہمنے سنے اور کچہہ خدا کی
رسول نے بہی اونکا درجہ فرمایا ہے **جواب** اول نشست مجلس مین ٹہیک اونکی آنحضرت کی بائین تہی

اور حضرت ابابکر صدیق کی داہنی تہی یہہ خاص وزیر پیغمبر کے ہی اور پیغمبر خدا فرماتی ہی کہ ابوبکر اور عمر دو نو میرے
ایسے ہین کہ جیسے میری آنکہہ کی بینائی اور کانکی شنوائی اونسے نہو سکی جدائی اور حدیث طبرانی مین ابونعیم
سنے وسنے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کری کہ اللہ تعالی نے چار وزیر میری مددگار کری ہین دو آسمان
والونسے ایک تو جبرئیل اور دوسری میکائیل اور دو زمین والونمین ایک حضرت ابوبکر اور دوسری حضرت عمر اور
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی یفر الشیطان من ظل العمر یعنی بہاگتا ہی شیطان سایہ عمر کی سے ایک حدیث
ترمذی مین ہی لو کان بعدی نبیا لکان عمر ابن الخطاب یعنی اگر ہوتا میری پیچہی پیغمبر تو ہوتا عمر بیٹا خطاب کا
اور بخاری مین یہہ حدیث ہی والذی نفسی محمد بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک یعنی قسم
ہی مجہی اوس رب کی کہ جسکی ہاتہہ قدرت مین میرا دم ہی نہ ملاقات کریگا تیری تئین شیطان جبکہ تو چلنی
والا ہی کسی کوچہ کی تئین ہرگز جاتا رہا شیطان اوس کوچہ مین سے مقرر کہ سوای کوچہ تیری کی ہی اور ابن
ماجہ ابن ابی کعب سے یہہ حدیث روایت کرتا ہی کہ پہلی ہی پہل سب سے کہ اللہ تعالی اپنی بندو پر سلام کریگا
وہ پہلا حضرت عمر ہی ہوگا **نقل** ہی کہ جدن ایران کی لڑائی مسلمانون نے ماری اور وہان سے
لوٹ آئی حضرت امام حسن تشریف حضرت عمر پاس لیگئی جب حضرت عمر نے آپکو ہزار درہم دئی اور اپنے
بیٹی کو پانسو درہم دیئی جب انکی بیٹی نے کہا کہ یہہ کیا واسطہ ہی کہ حضرت علی کی بیٹونکو تمنی ہزار ہزار درہم دیئے
اور ہمین پانسو درہم دئی اور حالانکہ ہم پیغمبر خدا کی وقت مین ہی کافرونسے تلوارون لڑتی تہی اور یہہ لڑکے
اوسوقت مین مدینہ کی گلیون مین کہیلتی پہرتی تہی انکی برابر تو ہو د حضرت عمر نے فرمایا کہ انکی باپ کا سا تیرا
باپ ہی اور انکی ماکیسی تیری ماہی اور انکی نانا کا سا تیرا نانا ہی اور انکی نانی سی تیری نانی ہی اور انکی پہوپہی
سی اور چچا سا تیری پہوپہی اور چچا ہی اور اونکی خالہ اور ماموں سی تیری خالہ اور مامون ہین تو اونکی برابر کیونکر ہی
باپ اونکا حضرت علی اور ماں اونکی بی بی فاطمہ زہرا ہی اور نانا اونکا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور نانی بی بی
خدیجہ الکبری اور چچا جعفر طیار ہی اور پہوپہی امہانی ہی اور ماموں ابراہیم ہی اور خالہ بی بی رقیہ اور ام کلثوم ہے
جب اونکی بزرگی پہچانی یہہ بات حضرت مرتضی علی نے سنی تب فرمایا کہ مینی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتی تہی العمر سراج اہل الجنۃ کہ حضرت عمر چراغ اہل بہشت کی ہین جب حضرت عمر نے
یہہ سنا تب ایک جماعت کو ساتہہ لیکر حضرت علی کی گہر گئی اور فرمایا مینی یون سنا ہی کہ تمہین میرے
حق مین پیغمبر خدا نے بشارت دی ہی حضرت علی نے فرمایا کہ سچ ہی جب حضرت عمر نے فرمایا کہ اپنی ہاتہہ سے
مجہی ایک پرچہ کاغذ پر لکہدو جب حضرت علی نے لکہہ دیا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العمر سراج اہل الجنۃ
حضرت عمر نے بہی اوس پرچہ کو اپنی اولاد کی سپرد کیا کہ جدن میں مرون یہہ پرچہ کفن کے اندر رکہیو

پہچانی

چہاتی پر رکہہ دیجو اولاد نی اونکی وصیت پر عمل کیا اور ایک حدیث ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ ہر امت مین ایک
شخص محدث ہوتا ہی اور ہماری امت مین محدث عمر ابن الخطاب ہے **سوال** محدث کسی کہتی ہین **جواب**
محدث اوسی کہتی ہین کہ جسکی صلاح کی موافق کتاب الہی نازل ہو اسیواسطی پیغمبر خدا نے فرمایا ہی الحق ینطق علی
لسان العمر یعنی حق بولتا ہی اوپر زبان عمر کی **سوال** ہمین بتلاؤ تو اللہ تعالی نے حضرت عمر کی مشورت اور
صلاح کی موافق کون حکم فرمایا ہی **جواب** گیارہ حکم تو مجہی بہی یاد ہین کہ صواعق محرقہ مین لکہتا ہے
اول مدینہ مین حضرت آئی اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتی لگی تب یہود کچہہ اہانت کی بات کرنی لگی
کہ ہماری قبلہ کی طرف نماز پڑہنی لگی ہین جب حضرت عمر نے خفا ہو کر کہا کہ اگر اللہ مقام ابراہیم کو ہمارا قبلہ کردی
تو کیا خوب ہو جب اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کری واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے یعنی پکڑو تم مقام
ابراہیم کو قبلہ دوسری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر مین پردہ نتہا سبطرح کی آدمی گہر مین پہلی پہرے
آیا جایا کرتی تہی جب حضرت عمر نے عرض کرے کہ یا الہی کیا خوب ہوتا کہ خدا کی رسول کی قبیلو پر پردے
آیت آجاتی خدا نے انکی صلاح کی موافق آیت پردہ کی نازل کری تیسری بی بیان پیغمبر خدا کی حضرت پر زیادتی
کرتین تہین جب حضرت عمر نے کہا کیا خوب ہو کہ اللہ تعالی کہدی کہ تمہین طلاق دیکر اور بی بیان بدلے
انکی کر وادی اللہ تعالی نے موافق آرزو انکی کی آیت نازل کری عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن
یعنی نزدیک ہی کہ پروردگار پیغمبر خدا صلعم کا تمہین طلاق دیکر بدل دی بی بیان بہتر تمسی چوتہی قیدی
بدر کی لوگونکو حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے مال لیکر چہوڑ دیا اور صلاح حضرت ابوبکر اور پیغمبر
خدا کی پہچانی اور صلاح عمر یہہ تہی کہ مال خدا دیگا انہین قتل کر ڈالو موافق صلاح حضرت عمر کی حکم آیا اور
حضرت پر عتاب آیا اور پانچوین شراب کی مسئلہ مین اختلاف پڑ رہا تہا کوئی کہتا تہا حلال اور کوئی
کہتا تہا حرام حضرت عمر نے کہا کیا خوب ہو کہ اللہ تعالی شراب کی حرام ہونیکا حکم کہلا کردی موافق حضرت عمر
کی صلاح کی شراب کی حرام ہونیکا حکم کہلا گیا یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس
من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون اور جبکہ یہہ آیت اوتری ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من
طین یعنی کیا ہمنی انسان کو کیچڑ گارے سے تب حضرت عمر کی موہنہ سے بے اختیار نکل گیا فتبارک اللہ احسن
الخالقین یہہ آیت اللہ تعالی نے بعینہ اوتاری اور ساتوین جبکہ ابی ابن خلف منافق ہوا تب عبد اللہ بیٹا
ابی خلف کا حضرت کو اپنی باپ کی جنازہ پر لیگیا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی نماز کو اوٹہی
تب حضرت عمر نے پیغمبر خدا سے آکر کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ بڑا دشمن خدا کا ہی تہوڑی پاپیچہی یہہ آیت
نازل ہوئی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ نہ پڑہ نماز اوپر کسیکی اونہو نمین سے کہ مر گیا

اور نہ کہڑا ہوا وپر قبر اوسکی کی یعنی منافقون پر نماز نہ پڑہو اور آٹہوین پیغمبر خدا کو شفقت خلق خدا پر بڑی تہی
سبکی بخشش چاہتی تہی یہان تک کہ منافقون کی واسطی بہی چاہنی لگی حضرت عمر نی کہا کہ حضرت منافقون
کی واسطی تو تم بخشش چاہو یا نچاہو خدا تعالی انہین بخشیگا نہین اللہ تعالی نی یہہ آیت نازل کری سواء
علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم یعنی برابر ہی ان پر بخشش چاہو یا نچاہو اللہ تعالے
نہین بخشیگا اونہین اور نوین بدر پر جب لڑائی حضرت صلعم نی ٹہرائی جب مدینہ کی لوگونمین بعضون نے
عرض کری کہ مدینہ شہر سی نہ نکلو جب حضرت عمر نی کہا کہ توکل بخدا کرو اور نکلو اللہ تعالی نی صلاح حضرت
عمر کی پسند کری یہہ آیت آئی کما اخرجک ربک من بیتک تا آخر یعنی جیسی تجہے نکالا رب تیرے
نے گہر تیری سی نازل ہوئی اور دسوین جب منافقون نی حضرت بی بی عایشہ پر تہمت اوٹہائی پیغمبر
خدا نی حضرت عمر سی اور صحابہ سی یہہ قصہ کہا حضرت عمر نی حضرت سی کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ بات
جہوٹہہ ہی اور جیسی کچہہ بات ہی اللہ تعالی خبر کر دیگا اللہ تعالی کیطرف سی یہہ آیت نازل ہوئی سبحانک
ہذا بہتان عظیم پاک ہی خدا تعالی یہہ بہتان بڑا ہی وہ منافق شرمندہ ہوئی اور گیارہوین یہہ ہے
کہ رمضان مین رات کو عورت سی جماع نہین کیا کرتی تہی قضاء ایک رات کو اتفاق جماع کا اپنی بی بی سے
حضرت عمر کو پڑگیا جب آپ غمگین ہوکر پیغمبر خدا پاس آئی اور احوال عرض کیا جب اللہ تعالی نی یہہ آیت
نازل کی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم یعنی حلال کی تمہاری تئین اللہ تعالی نی روزہ کی رات
مین صحبت طرف عورتون تمہاری کی یہہ صواعق محرقہ مین لکہا ہی انتہی **سوال** گذران انکی کیا تہے
جواب جب تک قوت رہی محنت کر کر اینٹین تہاپ کر اونہین بیچ کر کہاتی وقت فجر سی اشراق تک
مسجد مین رہتی بعد اوسکی اینٹین تہاپتی دوپہر تک پہر قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو سویا کرتی پہر اوٹہہ کر ظہر کی
نماز پڑہتی بعد نماز کی دوسری دنکی واسطی گارا کات رکہتی پہر عصر کی وقت سی مغرب تک عدل
کرتی جب قوت کام کرنیکی نرہی اور گہر مین اسباب نرہا کہ تجارت کرین لاچار ہو کر اصحابون سی کہا کہ ہم
کام امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مین مشغول ہوتی ہین اب فراغت ہمین اور کام کی نہین رہی
کہانیکا کیا علاج کرین جب سب صحابہ چپ تہی اور حضرت علی کی رای کی موافق جتنا کچہ وقت روزہ
کہولنی کی آدمی کہالی وتنا ہی خرچ بیت المال سی لی لیتی اکثر اوقات جو ہی روزہ ہوتی تو بارہ لقمہ
کہانا کہا لیتی **سوال** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی انہین کچہہ خطاب بہی ملا تہا **جواب**
فاروق یعنی فرق کرنیوالا **سوال** اسکا کیا موجب تہا **جواب** چہٹی سال پیغمبری آئی جبہی یہہ مسلمان
ہوئی مین سنا ہی کہ اونسی پہلی اونیس مرد اور گیارہ عورتین ایمان لائی تہین حضرت ابوبکر صدیق

سے

نے اللہ ظاہر ایمان کرتی تہی اور اپنی گہر مین مسجد بنا رکہی تہی وہان نماز پڑہتی اور لوگونکو بی دہڑک نصیحت کرتی ولیکن
کعبۃ اللہ مین ظاہر اکہٹی ہوکر اپنی طور نماز نہ پڑہ سکتی تہی جبکہ عمر فاروق چہدن ایمان لائی آئی ہی فرمایا کہ یا
رسول اللہ صلعم کافر ملا کعبہ مین بت پرستی کرتی ہین او ہم ظاہر کعبہ مین نماز پڑہین ہم تو بر حق ہین تو چہپی کیون رہین
حضرت پیغمبر صلعم اور امیر حمزہ اور حضرت مرتضی علی اور بعضی اور بہی صحابہ نی کعبۃ اللہ مین آکر ظاہر نماز پڑہنی شروع
کری اسمین یہہ بات کافرون پر بہاری پڑے کافر اونہون پر حملہ کر کر پڑی اونہون نی ڈہال اور موٹہون اور مکون سے
ایسی ماردی کہ سب باہر کاڑہ دیئی اور ظاہر کعبہ مین نماز پڑہی اوسدن خطاب فاروق پایا تہا قیامت
تک جاری ہی حضرت ابوبکر کی شاہدی سی اسلام تپایا گیا تہا حضرت عمر کی اسلام سی جتایا گیا ایک روز پہلے
اونکی ایمان لانی سی پیغمبر خدا نی دعا مانگی تہی کہ یا الہی مجہی عمر کو دی یا ابوجہل کو دی دوسرے دن حضرت عمر
مسلمان ہوگئی مسلمان ہوتی ہی کافرونکو کعبہ سی نکال کر نماز پڑہی سب مسلمان خوش ہوئی اسمین حضرت
جبرئیل آسمان سی آئی کہ یا رسول اللہ صلعم آسمان والونکو بہی حضرت عمر کی اسلام کی خوشی ہوئی **سوال**
اور پیغمبر خدا کی اون دونون کو یعنی ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب کو بہت بڑائی کیون دیا کرتی تہی **جواب**
پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ کوئی یون نجانی کہ حضرت ابوبکر اور عمر کو مینی بڑہایا ہی بلکہ اللہ تعالی نی بڑہایا ہی ابوبکر صدیق
بہشت مین ایسا ہی جیسی آسمان مین تارہ دنکا چہمکا اور حضرت عمر کی محلونکو بہشت مین پیغمبر خدا صلعم نے
دیکہا اور دنیا مین خبر دی ہی کہ یا عمر مینی تمہاری محل بہشت مین دیکہی ولیکن تمہاری غیرت کی واسطی تمہارے
ننگ و ناموس پر مینی نظر نہین کی اور دونو صاحب روضہ منورہ مین ساتہہ پیغمبر خدا کی مدفون ہین اور زندگی
پیغمبر مین بہی دونون وزیر مشیر تہی کہ بغیر انکی مشورہ کی کچہہ کام اجرا نہوتا تہا اور اون دونونمین چہوٹائی اور بڑائی
اصحاب کی کہی سی اور پیغمبر خدا کی حکم سی کہ یہہ کام ہمنی اور ابوبکر نی اور عمر نی یون کیا یا یون سمجہہ کر کرینگی معلوم
ہوتے تہے یعنی پہلی حضرت ابوبکر کا نام لیتے اور پیچہے
حضرت عمر کا نام لیتے **سوال** انکی وفات کیونکر ہوئی تہی **جواب** ایک
شخص تہا ابولولو نام وہ میرہ کا غلام تہا ایک روز ایک شخص نے حضرت عمر کی روبرو فریاد اوس
ابولولو غلام کی کری کہ ایک کافر کو مینی لڑائی مین مارا تہا تو جب اوسکا اسباب اوتارنیکو مین گہوڑے
سی اوترا تب ابولولو غلام نی مجہسی پہلی دوڑ کر اس موئی کافر کی زرہ اوتار لی اگر میرا حق ہی تو مجہی اس
سی دلوادو آپنی ابولولو کو بلوایا اور اوس کا دعوا سنوایا اور ابولولو نی جانا آپنی فرمایا زرہ کا حق مارنیوالے
کا ہی تو زرہ پہیر دی اوس ابولولو نی وہ زرہ تو پہیر دی ولیکن حضرت عمر سی دلمین کینہ رکہا کہ میری زرہ
کیون پہیر دا دی ایک روز وقت فجر کی اول وقت وہ غلام خنجر باندہ کر دوسرے صف مین ہو بیٹہا جبکہ

گار مین اہری ہوئی تب اوس نامبخت روسیاہ نی تین زخم خنجر کی ماری ایسا زخم کاری آیا کہ حضرت عمر
سینہ سی ناف تک چاک ہوگیا آپنی فرمایا کہ خبر لیجو یہہ کون تہا جو مارکر جاتا ہی معلوم ہوا کہ ابو لولو غلام مغیرہ
کا ہی آپنی فرمایا کہ الحمد للہ کہ میرا مرنا کسی مسلمان کی ہاتہہ سی نہوا اور قیامت کو میرا جہگڑا اس مسلمان سی پڑا اور
لشکر ہی کرام معروف پر ماری گئی وہ ابو لولو جبکہ گہر گیا تو اور شخص بناہتیار ون تہی اسنی دس آدمی ماری پہر
ایک خنجر اپنی پیٹ مین ایسا مارا کہ مرگیا یہہ بات حضرت عمر نی سنی تب فرمایا کہ الحمد للہ ہماری واسطی کوئی نکار آگیا
اور وہ آپہی مرگیا شرح مشارق والہ لکہتا ہی کہ بدہ کی دن چہبیسوین[26] ذیحجہ کو زخم آیا تین دن زخم سی زندہ رہ
جمعہ کی دن چاندرات کو وفات پائی اور انکی عمر کی کئی روایتین ہین اکثر اسیر ہین کہ تریسٹہہ[63] برس کے
عمر تہی حضرت بی بی عایشہ کی حجرہ کی اندر رکہی گئی اور حضرت ابو بکر چہاتی برابر سرا اونکا ہی پکروز پیغمبر خدا اور حضرت
ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پہاڑ پر تہی اور پہاڑ ہلا حضرت نی کہا کیون ہلتا ہی کہ تیری
اوپر نہین ہی کوئی مگر ایک پیغمبر اور ایک صدیق اور دو شہید دو حضرت ہے اور شاہدی ہی ایک روز پیغمبر خدا
صلعم کے پاس حضرت عمر سفید کپڑے پہن کر آئی آپنی فرمایا کہ یہہ کپڑے نئی ہین یا دہوئی جب حضرت عمر
نے کہا کہ دہوئی ہین جب پیغمبر خدا نی کہا البس جدیدا اعش حمیدا امت شہیدا یعنی پہن نیا اور جی بہلا اور مر شہید

ریختہ درشان حضرت عمر رضی اللہ عنہ لمصنفہ **ریختہ** تجہہ شان عمر ذات محمد کی مقر ہی ✤ ہوتا جو میری بعد نبی
ذات عمر ہی ✤ کیونکر کہ بنا اعدل اصحاب نبوی ✤ شیطان بہی آدمی کہ جہان اوسکا گذر ہی ✤ کیونکر نہو مشتاق
نبی تیری ملن کا ✤ تجہہ ذات کو قران مین رب کن ہی اتری ✤ دریای نہ اعلام تیرا ڈال سکی ہی ✤ موجب
جو فتح مین فرس شام مصر ہی ✤ پایا ہی نظر تیری کفر توڑ حقیقی ✤ رمضان بہی مشتاق تیری پاک نظر سے ہی ✤

سوال حضرت عمر کو غسل کسنی دیا تہا **جواب** عاصم کوفی کی تاریخ مین شیعونکی نزدیک بہی یہی ہے
کہ حضرت مرتضی علی نی غسل دیا اور صہیب رومی نی نماز پڑہائی بعد نماز کی جب جنازہ اوٹہانی لگی تب حضرت
مرتضی علی نی دعا کری کہ اللہ تعالی کی رحمت تجہہ پر ہمیشہ ہوجیو اپنا سا کمال دوستدار میری نزدیک اپنی پیچہی
ایسا کوئی نچہوڑ چلی تم کہ اوسکی سی کام کرکر خدا سی ملاقات حاصل کرے قسم خدا کی مجہی یقین ہے
کہ تمہین یہہ دولت نصیب ہوگی کہ اپنی دونون یارون پاس دفن ہوگی کیونکہ اکثر اوقات مجالس حضرت
پیغمبر خدا کیمین ہم حاضر ہوتی حضرت کی زبان مبارک سی یون سنتی کہ ہمنی اور ابوبکر اور عمر نی یون کیا اور
ملتی اور ابوبکر اور عمر نی یون ٹہرایا اپنی کا مومنین دونہین ملا کر کہتی یہہ روضۃ الاحباب مین لکہا ہی

بیان حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا

یہہ بیان ہی جیسی عثمان ہین پاچہی علی
جوان باقی سب امت اوپر علی برضے پہچان حضرت کا نام عثمان ہی اور کنیت ابو عمر اور لقب ذو النورین ہے

عثمان

عثمان بیٹے عفان کے وہ بیٹے ابو العاص کے وہ بیٹے امیہ کی وہ بیٹے عبد الشمس کے وہ بیٹے عبد المناف کی پانچوین پیڑ ہی
خدا کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی جاملی اور عرب مین کنیت اوسی کہتی ہین کہ کسیکو فلانی کا بیٹا یا فلانی
کا باپ کہہ کر پکارین جیسی نور کا باپ یا جیسی احمد کا باپ اور حضرت عثمان کا لقب جو ذو النورین ہوا اوسکی
معنی دو نورون والہ ہی ان دونون نورونمین علما کو اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ حضرت پیغمبر خدا کے
دو صاحبزادی بی بی رقیہ اور ام کلثوم بیاہی گئین تہی یہہ نعمت کہ دو بیٹیان پیغمبر صلعم خدا کی ایک شخص کو بیاہی
جان یہہ اور کسی شخص کو نعمت نصیب نہین ہوئی سوای حضرت عثمان کی بلکہ حضرت پیغمبر خدا نے
بعد وفات بی بی ام کلثوم کے فرمایا تہا کہ جو میری تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بہی مین عثمان کو ہی دیتا اور بعض
انکی سخاوت کی سبب سی کہتی ہین یعنی دو حالتون کفر اور اسلام کی سخاوت پوری تہی بعضی کہتی ہین کہ دو عمل
کی سبب کہتی ہین کہ قایم اللیل اور صایم الدہر تہی یعنی رات کو جاگتی اور دنون روزہ رکہتی قیامت مین دونون
طرف انکی نور پیدا ہوجایگا اور بعضی کہتی ہین کہ پیغمبر خدا سی ماکی طرف سی ہی اور باپ کی طرف سی چار
پیڑہے اندر ملتی ہین باپ کی پیڑہی تو بیان ہوگئی اور ما انکی بی بی اروی پیغمبر خدا کی سگی پہوپہی کی بیٹی تہین
ماکی طرف سی عبد المطلب مین نصب ملتا ہی **سوال** پیدایش آپکی کس سن مین ہوئی تہی **جواب**
ساتوین سال اصحاب فیل کی لڑائی سی پیچہی ہوئی تہی **سوال** چہرہ انکا کیسا تہا **جواب** خوش قد لمبی
تہی گورا رنگ سرخی مائل چیچک رو داغ سیتلا کی خوب چمکتی تہی اور داڑہی بڑی لمبی تہی اور جوڑ بند ہونکی بہاری
تہی اور بازو پر بال بہری تہی اور سر کے بال بہت کالی تہی اور گہونگر یالی تہی اور اگلی سر پر تہی جسی عرب
اصلع کہتی ہین اور دانتونکی بیڑی بہت ستہری تہی اور خوبصورت تہی اور کانونکی لونک سر کی بال بڑی ہوئی تہی
اور خوبصورتی مین یوسف ثانی تہی **نقل** ہی اسامہ بن زید کہتا ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا صلعم کی ایک تہالی گوشت
بی بی رقیہ کو میری ہاتہہ بہیجا تہا مین جاکر دیکہون تو میان بی بی دونو برابر بیٹہی ہین وہ گوشت مین نی دیا دونو
قبول صورتونکا جوڑا ایسا یعنی کہیں ساری عمر مین نہین دیکہا **سوال** وہ لباس کیسا پہنتی تہی **جواب** کبہی تو
لودی یوندی کپڑی پہنتی تہی اور کبہی دو سو درم کی پوشاک پہنتی تہی اور کبہی بائین ہاتہہ کی چہہ انگلی مین انگوٹہی رکہتی تہی
اور خضاب کبہی مہندی اور کبہی کتم کا کرتی **سوال** تجہہ خدا کی رسول نی بہی اونکی حق مین فرمایا ہی **جواب**
پیاری خدا کی رسول کی وہی ایسی تہی کہ حضرت نی فرمایا ہی کہ ہر شخص کی رفیق ہوتا ہی اور میرا بہشت مین رفیق
عثمان ہی اور عشرہ مبشرہ مین ہین اور ایکدن ایک شخص نی حضرت عثمان سی بے ادبی کری تہی بغیر عذر کری مرگیا
آپنی اوسکی جنازہ کی نماز نہ پڑہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا کہ خبر دی مجہی اللہ تعالی نی کہ مین اپنی لڑکے
کا نکاح عثمان سی کر دونگا اور کیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ عثمان شرماتی ہی کہ فرشتی بہی

اوس سی حیا کرتی ہین اور فرمایا ہی کہ اس امت مین یہہ میری کہ بہت محکم اس امت مین بھی میرے
حیا مین عثمان بن عفان ہی اور فرمایا ہی یعنی پہلا ہی کہ اپنی کنبی کو لیکر اللہ کی طرف اپنی شہر سی اوجڑا ہی بعد حضرت
لوط کی اور فرمایا ہی کہ حضرت عثمان اونہاری حضرت ابراہیم کی ہین ایک روز پیغمبر خدا نی حضرت عثمان کو کہا
کہ ای عثمان مجہی جبرئیل نی خبر دی ہی کہ اللہ تعالی نی تجہی ام کلثوم سی نکاح کیا ہی موافق مہر بی بی رقیہ کی اور
فرمایا ہی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عثمان بن عفان میرا دوست ہی دنیا مین بہی اور آخرت مین بہی
سوال ایسی دشمن کیا خوبی تہی کہ جسکو رسول خدا کی یون فرمادین **جواب** بہت بڑی آدمی تہی اول تو اللہ تعالی
کی عبادت کمال کرنیوالہ تہی روزہ اور نماز اور شب بیدار تہی اور قاری قران خوان اور قواعد جنگ دان دوسرے
سخاوت بڑی تہی تیسری حلیمی اور حیا اور عاجزی اور خدا سی بہت ڈرتی تہی اور خلیفہ ہوئی **سوال** کچہہ بیان
اونکا یہہ ہم سمجہی نہین **جواب** اول عبادت مین خدا کی ایسی تہی کہ کبہی ایسا ہی ہوجاتا کہ برس دن تک
روزہ رکہتی چلی جاتی اور کبہی افطار کرتی اور ہر وقت تازہ وضو کرتا اگرچہ وضو ہوتا اور کمال عاجزی سی نماز پڑہتی
اور کبہی ایسا ہی ہوجاتا کہ رات کو مقام ابراہیم پر نماز پڑہنی کو اور دعا کو جاتی کہڑی ہوکر پڑہتی تو کبہی مرتبہ کہڑی
ہی فجر ہوجاتی اور کبہی دو رکعت مین سارا قران ختم کردیتی اور دن مین قران بہت پڑہتی ایک روز ایک شخص نی عرض
کری کہ حضرت یہہ محنت تمنی اوٹہائی ہی آپنی فرمایا کہ قرآن اللہ تعالی کا خط ہی اسپر رات دن نگاہ رکہنی چاہیے
کہ اسکی حکمون پر نگاہ ہر وقت رکہنی چاہئی یعنی کوئی حکم رہ نجای یعنی کبہی ایسا نہو کہ کوئی اللہ تعالی کی نافرمانی کر
بیٹہین اور لایق غضب کی نہو جاوین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سب لڑائیون مین حاضر تہی مگر بدر مین اور
بیعۃ الرضوان مین حاضر نہ تہی **نقل ہی** کہ ایک شخص مصری نی مسجد الحرام مین حضرت عبد اللہ بن عمر سی سوال
کیا کہ جواب دو حضرت عبد اللہ نی کہا کہ پوچہہ اوسنی کہا کہ حضرت عثمان جنگ بدر مین حاضر تہی اونہون نی کہا
کہ نہین پہر کہا کہ بیعت الرضوان مین بہی حاضر تہی حضرت عبد اللہ نی کہا کہ نہین پہر پوچہا جنگ احد مین بہاگ گئی
تہی حضرت عبد اللہ نی کہا کہ سچ ہی جب عبد اللہ نی کہا کہ اسکا جواب سن جنگ بدر کو پیغمبر خدا صلعم جب
چڑہتی تہی تب حضرت عثمان کو فرمایا کہ واسطی بیمارداری بی بی رقیہ کی تمہین چہوڑ چلی ہین اور جو تم اوس
کام واسطی مدینہ مین رہو کی تو آخرت کا ثواب اور دنیا مین لوٹ کا حصہ تمہین ملیگا اسواسطی رہ گئی تہی
اور بیعت الرضوان کی دن حضرت عثمان پیغمبر خدا کی بہیجی مکہ مین گئی تہی اور جبکہ پیغمبر خدا نی بیعت الرضوان شروع
کری جب داہنا ہاتہہ اپنی باوین ہاتہہ پر رکہا اور فرمایا کہ یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی جب آپنی باوین ہاتہہ کو حضرت
عثمان کا ہاتہہ فرمایا کہ حاضر دن سی دیکہہ تو حصہ سوا ہوگیا اور جنگ احد سی جبکہ بہاگی تہی اللہ تعالی نی اونہین
بخش دیا تہا اللہ تعالی فرماتا ہی ولقد عفی اللہ عنہم اور تحقیق بخشش کیا اللہ تعالی اونہون سی یہہ آیت

جنگ احد کی بہاگ نکلی حق مین ہی اور سخاوت اور بخشش انکی ایسی تہی کہ ایک روز لشکر پر حضرت کے
تنگی آئی تہی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جو کوئی اس لشکر کی تیاری کری اوسی بہشت نصیب ہوگا چالیس ہزار
درم تو حضرت عمر لائی اور حضرت عثمان ایک روایت ہی کہ نو سی پچاس اونٹ اور پچاس گہوڑی اور ایک
روایت ہی کہ ہزار اونٹ اور ستر گہوڑی اور ساڑہ تین ہزار روپی نیاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کری
عبد اللہ ابن مسعود کہتی ہین کہ مینی پیغمبر خدا صلعم کو دیکہا کہ چلتی اور پہرتی تہی اور یہی فرماتی تہی اللہم اغفر لعثمان
ما اقبل وما ادبر وما اخفی وما اعلن وما اسر وما اجہر یعنی ای اللہ تو بخشدی گناہ عثمان کی جو آگی کری
اور پیچہی کری جو اکیلا کری یا پنچو مین یا چہپ کر کری یا ظاہر کری اور جامع ترمذی مین لکہا ہی کہ روایت ہی
عبد الرحمن بن حباب سی جبکہ جیش العسرت کی حضرت عثمان نی تیاری کری تہی جب پیغمبر خدا منبر سی اوترتی تہی
اور فرماتی تہی کہ کفایت ہی یہی کام عثمان کو کہ کیا اب تمام عمر خواہ کچہہ کام نکری اوسی یہی کفایت کرتا ہی بار بار
یہی فرماتی تہی اور بعضی کہتی ہین اوس رات کو پیغمبر خدا صبح تک کہتی تہی یا الہی مین عثمان سی راضی ہون تو بہی
راضی ہوجیو **نقل دوسری** کہ رومہ کا کوا خریدا وہ یون تہا کہ پیغمبر خدا صلعم جب مدینہ منورہ مین تشریف
لائی تو حضرت کی ساتہہ جو اور جڑ گئی تہی اونہین بغیر پانی کی نہایت تکلیف تہی کیونکہ مدینہ کی نزدیک میٹہا
پانی نہ تہا اور شہر مین کہاری پانی پیا نہین جاتا تہا وہان دور سی میٹہا پانی لاتی اور مدینہ شہر مین مہنگا بکتی
صحابون مہاجرین کو نہ قوت پانی دور سی لانی کی تہی اور نہ طاقت مہنگا پانی خریدنی کی نہایت صحابون
پر تکلیف تہی کیونکہ سیر بہر اناج کی ایک مشک پانی میٹہی کی پاتی تہی مہاجرین پر تکلیف تہی ایکدن پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس یہودی بنی غفار کا کوا تہا اوسی بلوا کر فرمایا کہ تو اسکو راہ خدا پر سبیل کردی
تو مین تیرا ضامن ہوتا ہون کہ تیری واسطہ بہشت مین چشمہ جاری ہووی اوسی کیا قدر تہی پیغمبر خدا کی کہنی
کی اوسنی کہا کہ صاحب حال تو میری کنبی کا باغ اسی سی ہرا ہی اسکا مجہہ سی دیا نہین جاتا حضرت
عثمان یہہ سوال جواب سنکر ہمت باندہ کر اوس یہودی پاس گئی اور کہا کہ میان یہہ کوا بیچدو تمہارا
دل چاہی سو لو وہ قبول نکرتا تہا اور یہہ مول بڑہتی جاتی تہی یہان تک پینتیس ہزار پر انکا مول پہنچا
جب اوسنی قبولا اور راضی ہوا وہ کوا خرید کر کی جناب پیغمبر خدا پاس آکر عرض کری کہ کوا رومہ کا مینی
واسطی خدا کی سبیل کیا جناب پیغمبر خدا صلعم نہایت خوش ہوئی جب حضرت عثمان نی عرض کری
کہ یا رسول اللہ صلعم جیسی اوسکی ضامن تہی میری بہی ویسی ضامن ہوجی آپنی فرمایا البتہ من حفر
بیر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرہا عثمان یعنی جو کوئی کہودی کوا رومہ کا اوسی بہشت ہی راوی کہتا ہی اوسی
عثمان نی کہودا یعنی پہلی خریدنی کی اوسکو کہودا اور تعمیر کیا **نقل ہی** کہ پیغمبر خدا صلعم کی دل سی نی

جاہا کہ مسجد مدینہ کی کشادہ کرین ہمسایہ مسجد کی گہر یہود کی تہی آپنی ایک یہود ہمسایہ کو بلاکر فرمایا کہ جو تو
اپنا گہر ہماری ہاتہہ بیچدی تو دنیا مین مثمانتی بیسی لی لی اور عاقبت مین بہشت کا محل تجہی ملجایگا اوسکی
ضامن ہم ہین وہ شخص نالایق تہا قبول نکیا حضرت امیر المومنین عثمان نی یہہ بات سنی اور جاہلیت کی
دنونکا وہ دوست بہی حضرت عثمان کا تہا ولیکن ہرچند کہ حضرت عثمان نی اوسی سمجہایا اوسنی نمانا جب آپ
قیمت ٹہرنی لگی آپنی فرمایا کہ دس ہزار مثقال سونی کی قیمت لی جب وہ خوش ہوا آپنی خرید کر حضور
مین عرض کری کہ یا رسول اللہ صلعم اسکی بدلی بہشت کی گہر کی میری بہی ضامن ہوگی حضرت نی قبول کیا
اور زاہد ایسی تہی کہ خلافت کی دنونمین منبر پر سوار ہوتی موٹی چادر سر پر ہوتی اور پیغمبر خدا کی مسجد مین پہر دن
چڑہی ہوتی اور زمین پر بیٹہہ ٹیکتی کنکریان جو بدن مین چہبتیان ساری بدن پر اثر دکہائی دیتا اور کبہی اونٹ
پر سوار ہوتی اور پیچہی غلام بٹہا لیتی اور اچہی اچہی لذت کی کہانی خلافت کی دنونمین مسجد مین منگالیتی وہ بہوکہ
محتاجون کو کہلادیتی اور آپ روٹی سرکہ سی لگا کہاتی اور حیا ایسی تہی کہ عبد اللہ ابن عمر کہتی ہین کہ ان تینون
برابر خلق اور حیا مین کوئی اصحاب نہین پہونچتا حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت ابو عبیدہ
ابن جراح اور خواجہ حسن بصری کہتی ہین کہ حضرت عثمان حیا مین ایسی تہی جب چاہتی کہ غسل کرتی تو گہر مین جاکر
دروازہ بند کرکر کپڑون پر پانی اوندہالیتی

حکایت ایک روز پیغمبر خدا صلعم گہر مین لیٹ رہی تہی اور پنڈلیان
گہٹنون تک کہل رہی تہین حضرت ابوبکر صدیق آئی آپنی اذن دیا آبیٹہی پہر حضرت عمر آئی وہ بہی اذن لیکر
آبیٹہی پہر حضرت عثمان نی اذن مانگا جب آپنی اوٹہہ بیٹہہ کر کپڑا استوار کیا پیچہی انکی لوگون نی پوچہا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کیا موجب تہا کہ حضرت عثمان کی آنی سی آپ اوٹہہ بیٹہی آپنی فرمایا کیونکر نشرماؤن
اوس شخص سی کہ جسکی شرم سی فرشتی بہی شرماتی ہین کتنی خواص انمین ہین اول ذوالنورین دوسری
قران کو انہون نی اکٹہا کیا سب ملک مین لکہہ لکہہ بہیجا اور تیسری کہتی ہین کہ مین چوتہا ہون جنہون نی
سبقت اسلام پر کری چوتہی جب سی کہ داہنی ہاتہہ سی بیعت پیغمبر خدا کی ساتہہ کری وہ ہاتہہ ستر
پر نہین لگایا پانچوین کبہی جہوٹہہ نہین بولا چہٹی جسدن سی کہ مسلمان ہوا ہون ہر ہفتہ کی اندر میں ایک
غلام آزاد کیا ہی ساتوین کبہی شراب مینی نہین پی آٹہوین نہ اسلام مین نہ جاہلیت مین کبہی زنا نہین
کیا اور کبہی خدا کی بیفرمانی نہین کری اور بی لاگ نصیحت کرتی رہی اور ایسی تہی کہ کسیکا ملاحظہ نکرتی

حکایت ایک روز ابوذر غفاری کہ بڑی قدیم اصحاب صفہ تہی کہ جن لوگونکو حضرت نی کہا تہا کہ
یہہ تارک دنیا ہین اور پیغمبر خدا کی عشق مین گہربار چہوڑکر حضرت کی دروازہ پر آبیٹہی تہی سوای
تلوار اور قران کی اور مال نرکہتی تہی اور ایک اونہوںمین فوت ہوگئی تہی اور اونکی پاس ایک دینار

نکلا تہا

نکلا تہا آپ حضرت پیغمبر خدا صلعم نی فرمایا تہا کہ اسکی یکداغ ہوگا جب سی سب مالدار ڈری اور کہا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارا کیا حال جب آپنی فرمایا تم زکوۃ چالیسوان حصہ دیا کرو اور حضرت عثمان کے وقت مین اون حضرت
ابوذر غفاری پر ایسی حالت آئی کہ سطرح کی لوگونکو کہنی لگی کہ کہاؤ سو کہاؤ اور باقی راہ خدا کی لٹاؤ نہین [illegible]
روپی تمہاری باقی رہین گی وتنی ہی تمہاری داغ ہونگی یہہ بات حضرت عثمان نی سنکر اونہین بلایا اور کہا یہہ حکم
پیغمبر خدا نی اصحاب صفہ کو جو تارک دنیا ہین اونہین کہا ہی یہہ حکم عام نہین ہی جب باہر آئی پہر یہی باتین
کرنی لگی حضرت عثمان نی ہرچند منع کیا اونہون نی نمانا لاچار ایک روز حضرت عثمان نی ایک غلام ساتہہ کیا
اور کہا چار پانچ کوس ایک گانو مین اونہین چہوڑ آ جب آپ کو مدینہ سی باہر لی چلی تب وہ جدائی قبر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی بیکل ہوکر رونی لگی غرضکہ جب اونکو باہر لیگئی تب یہہ بات مرتضی علی نی
سنی تب آپ سوار ہوکر پہونچی اونکو بیکل دیکہا اور اوس غلام کو کہا کہ چہوڑدی اسی مدینہ لیچل ابوذر خوش
ہوکر مدینہ کی طرف پہری اور غلام نی کہا کہ مجہی خلیفہ کا حکم راہ مین چہوڑنی کا نہین اودہر سی اونہون نی
کہینچا اور ادہر سی غلام نی اونہین کہینچا اور غلام نی کوڑا ابوذر غفاری پر چلایا حضرت امیر المومنین نی آگی
ہوکر اپنی بدن پر لیا غلام نی شرمندہ ہوکر حضرت عثمان کو خبر کری حضرت مرتضی علی اور حضرت عثمان نی
کہا کہ توبہ کرو اور یہین مدینہ مین رہو جب رہی اور شہادت حضرت عثمان کا حال بڑا ہی ولیکن تہوڑا سا بیان
کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ مصر مین ایک شخص تہا توریت اور انجیل کا عالم نام اوسکا عبد اللہ بن سبا تہا جبکہ حضرت
عمر کی وقت مین مصر فتح ہوا قوم قبیلہ اسکی کی عورتین مسلمانونمین پکڑی آئین ماری شرم اور غیرت کی لاچار تہا
جب کہ چارون طرف سی ملک مین اسلام کی دہوم پڑگئی جب وہ تقیہ سی یعنی دغا سی مسلمان ہوا حضرت
عثمان کی آگی اور پہر اوسنی دیکہا کہ ہم چشم اونکی کون ہین تو حضرت مرتضی علی کو پایا آمار فت اپنی حضرت
جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی رکہہ کر اور چہوٹی بڑو مین واقف ہوکر مصر مین گیا از بسکہ قابل کمال
تہا باتین جہوٹی بصورت حق کی بناکر سب آدمیون کو عبد اللہ ابن سعد سی کہ نائب حضرت عثمان کا تہا باغی کرکر
دشمن بنایا پہر تحقیق کیا کہ جو حضرت عثمان سی دلمین کشش رکہتا تہا بصرہ اور کوفہ مین اپنی شاگرد ادہر کو بہیجکر
اونہین قایم کیا اور یہہ بات ٹہرائی کہ بلوہ عام کرکر حج کی دنون مین وہان جاکر داد بیداد کرکر حضرت عثمان کو
آنکہہ صحابہ مین حقیر کرو غرضکہ اونہون نی یون ہی کیا کہ ہزار آدمی مصر کی جن کا سردار قاضی ابن حرب در
پانسو آدمی بصرہ کی جنکا مقدم حرقوص ابن زہیر اور کوفیونکا سردار مالک اشتر مکہ مین پہونچی مصریون
نی حضرت مرتضی علی سی چہپی عرض کی کہ ہم کئی ہزار آدمی اسواسطی آئی ہین کہ حضرت عثمان کی خلافت سی ہٹاکر
تمہین بٹہادوین حضرت امیر المومنین علی نی سنکر غصہ کیا کہ خبردار کبہی ایسی بات کی تب حضرت طلحہ ان

ہمسنا بصرہ والے طلحہ پاس اور کوفہ والے حضرت زبیر پاس گئی اور یہی کہا وہی جو حضرت امیرالمومنین نے فرمایا تہا سو
اونہون نی کہا آخر لاچار ہوئی جب حضرت امیرالمومنین عثمان اور حضرت امیرالمومنین علی نی مشورہ کرکر ایک خط
عبد اللہ بن سعد کی نام کمال غصہ کا لکہا عبد اللہ ابن سعد نی وہ خط دیکہہ کر ایک شخص کو ماری مار کی مار ڈالا
اور بعضونکو قید کیا بعد اوسکی سات سی آدمی مع بعضی مہاجرین کی کہ دعوی خون ناحق کی مدینہ مین آئی جب حضرت
مرتضی علی حضرت عثمان کی گہر تشریف لیگئی اور آپنی فرمایا کہ بات بڑہ گئی اب جو عبد اللہ بن سعد کو تغیر نکرو گی اور کوئی
دانا آدمی بات کا سنوارنی والا اوس جگہ نہ بہیجو گی اور یہہ خون کی پرسش آہستگی مین نکرو گی تو بڑا فساد ملک مین
اوٹہیگا حضرت بی بی عایشہ کی بہی اور حضرت طلحہ کی بہی سبکی یہی صلاح ٹہری سب کی صلاح سی محمد بن ابی بکر
کو اختیار کیا اور پروانہ نیابت کا انکی نام ہوگیا کچہہ مہاجر اور کچہہ انصار انکی تعینات ساتہہ ہوئی کہ موافق مشورہ ان
ہمراہیونکی قصہ عبد اللہ بن سعد کا فیصل کرو اور خون کا دعوا جو اوسپر کرتی ہین اوسی خوب طرح سمجہہ کر جہوٹہہ
سی تحقیقات کرکر حکم کرو انہین رخصت کیا جب تین منزل مدینہ سی گئی وہان اونہون نی ایک غلام پکڑا
اوسکی پاس ایک خط تہا اور اوسمین یون لکہا عبد اللہ بن سعد کو کہ دیکہتی ہی اس خط کی محمد بن ابی بکر کو قتل کریو
اور اس پروانہ کا اعتبار نکریو اور جنہون نی تیری فریاد کری ہی اونہین سزا دیجو یہہ خط دیکہتی ہی یہہ قافلہ مع
اوس خط اور غلام کی مدینہ مین آئی اور وہ خط دیکہلایا حضرت مرتضی علی اور بڑی بڑی صحابہ کو اور بہت آدمی
اکہٹی ہوکر اور غلام اور وہ خط لیکر حضرت عثمان کی پاس گئی اور کہا کہ صاحب یہہ غلام تمہارا ہی کہا ہان پہر
یہہ اونٹ تمہارا ہی کہا ہان کہا کہ خط تمنی لکہا ہی جب آپنی فرمایا کہ یہہ خط ہمنی نہین لکہا اور ہماری تئین اسکی
خبر بہی نہین قسم ہی اللہ تعالی پاک کی سبکو یقین اونکی بات کا آیا جب سب نی کہا کہ یہہ کام مروان نے
کیا ہی مروان نی کہا نہین یہہ کام کیا مگر کسی دشمن میری نی یہہ مہر چورا کر کردی ہی اور جو مین غلام ایسی
کام کو بہیجتا تو تمہاری ساتہہ کیون روانہ کرتا مگر یہہ منصوبہ کسی اس قافلہ والونکا ہی تب سبکی یہی صلاح
ٹہری حضرت عثمان کو کہا کہ مروان کو ہمین پکڑ دو تحقیقات کر لینگی حضرت عثمان نی کہا کہ اب تمہین پکڑ دینا
صلاح نہین ایسا نہو کہ بلوہ مین کوئی بی تحقیق اوسی مار ڈالی تو بلوہ کا خون رُلجایگا غرضکہ مروان کو نہ
پکڑوایا تب بلوہ عام ہوا چارون طرف سی شہر مین گوہارین آپڑین اور حضرت عثمان کا گہر گہیر لیا اور
مسجد مین آنی نہ دیتی تہی اور پانی میٹہا گہر مین نجانی دیتی تہی اور کہتی تہی کہ یا خلافت سی دور ہوجاؤ
یا مروان کو پکڑوا دو اور حضرت عثمان کہتی تہی کہ ہمین خدا کی رسول نی فرمایا ہی کہ تمہین دین کی زرہ پہنا کر
لوگ چاہینگی کہ اوتار ڈال تو نہ اوتاریو اور صبر کریو تیری حق مین یہی بہلا ہی تمہاری کہنی سی پیغمبر
خدا کا کہنا نہ ٹالونگا وہ زرہ یہہ خلافت ہی اور مروان کا گناہ میری نزدیک ثابت نہین ہوا اوسین

قتل

قتل کرنیکو کیونکر دیدون حضرت علی ہر چند کہ بلوہ والونکو ہٹاریہی نہ ہٹی لاچاری کو حضرت امام حسن اور حضرت
امام حسین اور ساتہہ بہروسی کی لوگ حضرت عثمان کی دروازہ کی اوپر بہیجدی کہ ایسا نہو کوئی گہر مین گہس جاوی
نماز کی وقت حضرت عثمان مسجد مین نہ آسکتی تہی اور حضرت ابوہریرہ کو اور کبہی عبد اللہ ابن عباس کو وی
اذن دیتی وی امام ہوکر نماز پڑہا دیتی ایک روز حضرت عثمان اپنی کوٹہی پر چڑہی اور فرمایا کہ مین ایک بات
پوچہتا ہون سب سی جواب دیجو کیا سبہی کو فرماد جب آپنی فرمایا کہ ہم جب مدینہ مین آئی پیاس سی غریب
غربا تلف ہونی لگی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہا کہ جو کوئی رومہ کا کنوا مول لیکر خدا کی راہ مین وقف
کردی تو اوسکی بہشت کی ضامن ہم ہین اوسی پینتیس ہزار روپے لگا کر مینی خریدا اور خدا کی راہ مین وقف
کردیا اب مجہی ہی اوسکا پانی پینی نہین دیتی سب نی کہا کہ سچ ہی آپنی پہر کہا کہ زمین مسجد کی تنگ تہی اور
نمازی بہت آتی اور پاس گہر یہودیونکی تہی وی نہین دیتی تہی اونکو مینی دس ہزار مثقال سونی کے
دئی اور اونسی لیکر مسجد مین ملا دی اور رسول اللہ بہشت کی ضامن میری ہوئی اوس مسجد مین مجہی نماز کو
نہین آنی دیتی ہو اور تیسری اور سنو کہ پہاڑ ثبیر پر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت
عمر اور مین چڑہی ہی اور پہاڑ ہلا جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ ای پہاڑ تو کیون ہلی ہی تیری اوپر پیغمبر ہی یا صدیق ہی
یا دو شہید ہین پہاڑ تہم گیا سبنی کہا اللہ اکبر جسکی تین مرتبہ خدا کی رسول بہشت کی ضامن ہون وہ کام
دوزخ کی نکری اور مغفوری اور قتل کرنا اور کروانا ناحق کام دوزخ کا ہی وہ ہم سی ہوی تسکی یہہ بات حضرت
مرتضی علی نی سنی تب دہاڑین مار کر روئی اور فرمایا تین نجال پانی مٹہی کی اسیطرح پہنچاؤ اونہون نے
منع کیا غرضکہ بنی ہاشم اور بنی امیہ نے اتفاق کرکر پہونچایا آخر الامر مالک اشتر کوفہ والونکو آپنی بلوایا اور
کہا تمہین اس بلوہ سی کیا غرض ہی جب اوسنی کہا تمہین خبر کردیا خلافت موقوف کرو استعفا دو یا اپنی
سزا ابولو یا مروان کو قتل کرو آپنی فرمایا کہ خلافت کی استعفا دینی سی تو ہمکو پیغمبر خدا نی منع فرمایا ہی اور سزا
اپنی جب بولون جو مینی کچہہ گناہ کیا ہو اور مروان پر ہمین کچہہ ثابت نہین کہ اہی مار ڈالین اس قوم کا اور ہمارا انصاف
کی آگی انصاف ہوگا ہم اپنی عمر بہر جنگی مین شہادت سی نہین چوکتی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نی دنگی اونکو کہا
کہ عثمان وہ شخص ہین کہ جنگ احد سی بہاگ گئی تہی بڑا گناہ کیا تہا وہ اللہ تعالی نی اوسکی تئین بخشدیا تہا اور جو
تم کہتی ہو یہہ بات گناہ صغیرہ ہی اوسکی بدلی اوسکی تئین یعنی ایسی بڑی شخص کو قتل کا نام لیتی ہو جب
پہلی مدینہ والی انصارون نی حضرت عثمان پاس چہپا آدمی بہیجا کہ ہمکو حکم ہو تو انسی لڑ پڑین اور حضرت امام حسن
اور عبد اللہ بن زبیر نی آدمی بہیجا کہ سات سی آدمی ہم مین کہو تو انکو مار کر باہر نکال دین اور زبیر ابن العوام نے
بہی کہلا بہیجا آپنی لڑائی کی کسیکو رخصت ندی ابوہریرہ اوٹہی اور مجلس مین اونہونکی بہی خیرخواہون عثمان کمین

گئی اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ پیچہی میری فتنہ ہونگی صحابہ نی پوچہا
کہ نجات اونسی کیونکر ہوگی جب آپنی فرمایا کہ رجوع اس مرد کی طرف یعنی عثمان بن عفان کیطرف کرو جب سب
حاضران مجلس جو اوسوقت تہی اونہون نی حضرت عثمان کو کہلا بہیجا کہ ہمین یہہ حقیقت ابو ہریرہ کی زبانی دریافت
ہوئی ہمین کیا حکم ہی آپنی فرمایا کہ مین یہہ تو جانتا ہون کہ میری واسطی آدمی مارے جائین یا مال کسیکا لوٹا جاوی اور
اور قسم دی کوئی ہتیار ہماری واسطی نہ باندہی اور گہر کی غلام قریب چارسو کی تہی اون سبکی ہتیار کہلوا دئی جو دن
ذیحجہ جمعہ کی دن فجر علی الصباح لوگ اونکی گہر مین جا پڑی بعضی کہتی ہین محمد ابن ابوبکر انکی گہر مین گئی اور ڈاڑہی
اونکی کو ہاتہہ لگایا آپنی فرمایا بہتیجے تو اوس ڈاڑہی کی قدر کیا جانی تیرا باپ ہوتا تو جانتا وہ شرمندہ ہوکر
باہر نکل گئی آپ قران پڑہتی تہی تلوار جب لگی یہہ آیت تہی فسیکفیکہم اللہ ہر قطرہ خون پڑے اور شہید ہوئے
گہر سی وے قاتل کود گئی اور گہر مین شور مچا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور صحابونکی اولاد جو باہر حاضر
تہی واویلا سنکر گہر مین گئی جاکر دیکہین تو شہید ہوئی ہین انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہتی حضرت علی آئی یہہ احوال
دیکہا حضرت امام حسن کی موہنہ پر طمانچہ مارا اور امام حسین کے چہاتی پر مکا مارا کہ ہمنی تمکو نگہبانی بہیجا تہا تم
ساتہہ کیون نہوئی لوگ بیچ مین پڑ گئی اور کہا کہ حضرت عثمان نی اسکو منع کر دیا شہر مین دنگا پڑ گیا کوئی کہی
محمد بن ابوبکر نی مارا ہی کوئی کہی مصریون نی مارا ہی آپسمین ہزارون آدمیونکا بیر ہوگیا اور دہڑی بندہ گئی اور کتنی
گہر لٹ گئی حضرت عثمان کی لاش گہر مین پڑی لوگون تہوڑون نی نماز جنازہ کی پڑہی زبیر ابن العوام نے
نی نماز پڑہائی **سوال** حضرت مرتضی علی جنازہ پر کیون نہ حاضر ہوئی **جواب** بلوہ عام مین نام
محمد بن ابوبکر کا ہی قتل کا دہم تہا ایسا نہو کہ بیر والونکی وہان بنی امیہ سی تلوار نکل جاوی اور زیادہ بات نہو جاوے
سوال حضرت عثمان نی مروان کو کہ جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدینہ سی نکال دیا تہا پہر کیون بلالیا
جواب مروان کو جدا نہین نکالا تہا مروان کا باپ حکم تہا اوسنی نکالا تہا **سوال** کیون نکالا تہا
جواب وہ مرد فسادی تہا جو بات پیغمبر خدا اصحابون کو فرماتی وہ ایسی کہدیتا کہ لوگونکو شبہ پڑ جاتا
پیغمبر خدا صلعم نی دریافت کرکر کہا کہ یہہ کون مفسد ہی کہ جو مین کہدیتا ہون اوسکی خلاف لوگونکی دلونمین شبہ
ڈالتا ہی معلوم ہوا کہ حکم ہی آپنی فرمایا کہ اسی مدینہ سی نکال دو کہ پہر یہان نہ آوی اسواسطی نکال دیا تہا حکم
نی پیغمبر کی آخر مرض مین حضرت عثمان کی ہاتہہ کہلا بہیجا کہ مین توبہ کرتا ہون جو قبول ہو پیغمبر خدا نی کچہہ اقبال
کیا تہا ولیکن کوئی شاہد او نتہا اور پیغمبر خدا کا وصال جبہی ہوگیا حضرت کی وفات پیچہی حضرت ابوبکر کو کہا
اونہون نی بہی اقبال نکیا بغیر شاہد کی پہر حضرت عمر سی عرض کری آپنی بہی اقبال نکیا حضرت عثمان کے
وقت مین عرض کری کہ ساری پشت کو حکم باہر رہنی کا ہی تو ہم سب باہر رہتی ہین اور جو ہماری توبہ قبول

ہو تو ہم توبہ کرتی ہین ہمین مدینہ مین آنی دو اور حضرت عثمان نی پیغمبر خدا سی سنا بہی تہا کہ بلوالو تب حضرت
عثمان نی فرمایا کہ آؤ تب داخل ہوئی **سوال** حضرت عثمان کہان رکہی گئی ہین **جواب** جنۃ البقیع
مین روضہ موجود ہی ریختہ در شان حضرت عثمان رضی **ریختہ** جنت مین نبی ساتہہ رفیق ہو جو چلیگا + وہ
ذات ہی عثمان بگڑ کون سکیگا + دو نور سی روشن جو کری حضرت جنکو + اوس شخص کی دشمن کو بخش کون
سکیگا + سیراب کیا شہر مدینہ کو تمہین نی + مسجد کے توالونکو پہونچہ کون سکیگا + جب تیری حیا ونکی فرشتون
مین ہو شہرت + اس صفت اندر پہونچہ بشر کون سکیگا + مداح جو عثمان کا ہی دوست محمد + مشتاق ہی رمضان
نظر لاج بہری گا + تعریف تمہاری کری کیا عاصی رمضان + تعریف کری جسکی خدا سا و نبی سا

بیان حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ

مصرع باقی سب سی ہین علی ولی بڑے
پہچان + اب مذکور خلافت حضرت علی کا ہی اونکا نام اونکی مانی اسد رکہا تہا کیونکہ اونکی ما فاطمہ
بیٹی اسد کی تہی اپنی باپ کی نام پر انکا نام رکہا تہا اور اونکی باپ ابو طالب نی اونکا نام زید رکہا تہا
کیونکہ زید نام قصی کا تہا جو باپ عبد المناف کا ہی اور پیغمبر خدا نی نام علی رکہا تہا سو ہی رہا جبکہ حضرت مرتضی علی
کا نام حضرت نی رکہا تب انکی ما فاطمہ بنت اسد نی کہا کہ جب میری یہہ لڑکا پیدا ہوا تب ہاتف نی غیب سے
آواز دی کہ اسکا نام علی رکہو اور کنیت انکی ابو الحسن ہی یعنی باپ حسن کا اور دوسری کنیت اونکی ابو تراب
ہی یعنی مٹی کا باپ یہہ کنیت اسطرح ہوئی تہی کہ ایک روز پیغمبر خدا بی بی فاطمہ کے گہر گئی تہی حضرت مرتضی علی
گہر مین نتہی جب پیغمبر خدا نی پوچہا کہ علی کہان ہی بی بی صاحب نی فرمایا کہ آج مجہہ مین اور اون مین کچہہ بیر سا
ہوگئی تہی اسواسطی وی دوپہر کو گہر مین نہین سوئی پیغمبر خدا باہر آئی اور کسیکو کہا کہ ڈہونڈہو تو حضرت
علی کہان ہین کوئی خبر لایا کہ مسجد مین سوتی ہین آپ وہان گئی دیکہین تو چادر چہرہ پر پڑی ہی اور
مونہہ پر مٹی سی بہر رہی ہین آپ پیغمبر خدا انکی مونہہ سی مٹی جہاڑتی تہی اور فرماتی تہی قم یا ابا تراب
یعنی اوٹہہ کہڑا ہو ای مٹی کی باپ یہی خطاب پسند پڑا **سوال** چہرہ حضرت علی کا کیسا تہا **جواب**
قد میانہ تہا النبانہ تہا اور گیہوان رنگ سرخی مائل دور سی کوئی دیکہتا تو چہرہ کا سبز رنگ معلوم ہوتا تہا
اور سر پر آگی سی بال نتہی اور پیچہی تہی اور ڈاڑہی مبارک لمبی تہی ناف تک اور چوڑی بڑی تہی اور چہرہ
کا نور اور ڈاڑہی کی چمک ایسی تہی کہ کسیکو طاقت آپکی دیکہنی کی نہ تہی اور آنکہین بڑی تہی اور پیٹ بڑا
تہا اور بدن پر گوشت اور موٹا تہا اور چلتی ہوئی بہت خوبصورت چلتی اور جب لڑائی مین چلتی تو اکڑ کی
چلتی جدہر کو کہ مونہہ اوٹہاتی ہر ایک کو تاب کہڑی رہنی کی نہتی **سوال** اونکی خلافت کیسی تہی
جواب جبکہ حضرت عثمان شہید ہوئی تب وہ لوگ جو معتمد علیہم اوسوقت کی تہی حضرت

نی اوسسی بیعت کری مروان مع فرزندونکی مدینہ شہر سسی بہاگ گیا جب حضرت علی عثمان کی گہر گئی تو وہان جاکر احوال
پوچہا کہ تم پہچانتی ہو کہ حضرت عثمان کو کسنی مارا جب بی بیون نی کہا تین آدمی تہی کہ دیوار کی کونیکی اندر سسی گہر مین
آئی تہی محمد بن ابوبکر کو تو ہم پہچانتی ہین اور اون دونونکو نہین پہچانتی ہین جب حضرت مرتضی علی نی محمد بن ابی بکر
کو بلاکر پوچہا کہ بی بیان کیا کہتی ہین جب محمد بن ابوبکر نی کہا کہ سچ ہی مین حضرت عثمان کی گہر مین بُری نیت سسی گیا تہا
ولیکن اونہون نی میری باپ کا نام لیا تب مین توبہ کرتا اولٹا پہرا اور وہ دو شخص جو تہی مین اونہین نہین پہچانتا
اور قسم ہی خدا کی مینی اونہین نہین شہید کیا اور مینی پہچانا بہی نہین اور جانتا بہی نہین جب بی بیون نی کہا
کہ سچ ہی کہ انہون نی تو شہید نہین کیا ولیکن منع بہی نہین کیا اور اونہونکو بہی لائی تہی پہر سب اصحابون نی آپکی
ساتہہ بیعت کری جیسی ابوطلحہ اور زبیر اور ابوموسی اور ابن عباس اور خزیمہ بن ثابت اور ابوالہیثم بن
تیہان اور عمار بن یاسر اور محمد بن سلمہ اجماع ہوکی بیعت کری **سوال** کچہہ بڑائی انکی کہو کیسی تہی **جواب** پہلی دن جب
کہ پیدا ہوئی انکی ما اوسوقت کعبہ مین طواف کرتی تہی اور جانتک دردزہ اونکی اوٹہا جلدی گرکر کعبۃ اللہ کی
اندر ہوگئین اور وہان یہہ پیدا ہوئی تب آنکہہ اونکی بند تہی اور جب پیغمبر خدا اپنی ہاتہہ مین جب لینی لگی تب اونہون
نی انکہین اپنی کہول دین سب سسی پہلی مونہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکہا اور پیغمبر خدا نی زبان اونہونکی
مونہہ مین دی اونہون نی چوس لی اور پیغمبر خدا نی گہر مین اگر طاس مین پانی منگاکر اپنی ہاتہہ سسی اونہین
نہلایا اور فرمایا کہ پہلی دن مینی انہین نہلایا اور پچہلی دن یہہ ہمکو نہلاوینگی یہہ کتاب روضۃ الاحباب
مین لکہا ہی اور ساری عمر پیغمبر خدا کی ساتہہ تربیت مین پرورش پائے ہی اور ما اونکی فاطمہ بیٹی اسد
کی وہ ہاشم کا وہ عبد المناف کا اسد اور عبد المطلب دونو حقیقی بہائی ہاشم کی بیٹی تہی ابوطالب کو
اسد کی بیٹی فاطمہ بیاہی ابوطالب کی پیچہی ہاشمیونمین پہلی وہی مسلمان ہوئی یعنی حضرت علی کی والدہ
اور خدا کی رسول نی فرمایا ہی حضرت علی کو حدیث انت منی وانا منک یعنی تو مجہسی ہے اور مین تجہہ سے
ایکروز جہاد سرکار کا اسامہ بن زید حضرت علی کی ساتہہ کردیا تہا لڑائی مین تو اسامہ ابن زید نی حضرت
مرتضی علی کو کسی بات پر کہا کہ تم ہماری مولی یعنی ہماری میان نہین ہو اور پیغمبر خدا نی غدیر خم مین سنا
اور فرمایا حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جسکی ہم میان پس علی بہی اوسکا میان ہے
اور مولا کی معنے دوست کی بہی ہین کہ جسکا مین دوست ہون علی بہی اوسکا دوست ہی حدیث اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ ترجمہ یا الہی دوست رکہیو تو اوسکو جو علی سسی دوستی رکہتا ہو

اور

کو فرمایا کہ تم مدینہ مین رہو کہ یہان ننگ ناموس ہی اور ہمین سفر دور دراز کا ہی جب حضرت علی نی فرمایا کہ
یا رسول اللہ مجہی عورتونمین چہوڑی جاتی ہو جب آپنی فرمایا حدیث اما ترضی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے
ترجمہ تو راضی نہین مجہہ سسی ایسی رہ جیسی ہارون رہی تہی موسی کی پیچہی یہہ دونون حدیثونکی شیعہ سند پکڑتی
ہین کہ پیغمبر خدا حضرت علی کو خلیفہ کر گئی تہی کہ یہہ کہا تہا غدیر خم مین کہ جسکا مین مولا ہون اوسکا علی بہی مولا
ہی تو اون صاحبون نی اکر مینی اسکی خلافت کی سمجہی کہ جسکا مین والی ولایت ہون اوسکا علی ہی تو یہہ
فرماوکہ اوس دن سسی پیچہی پیغمبر خدا آپ گوشہ کر بیٹہی تہی اور اونکو مختار کردیا تہا یا آپ بہی دخل میری
مین رکہتی تہی اگر جب سسی پیچہی پیغمبر خدا آپ حکومت رکہتی تہی تو تمہاری سمجہ خدا کی رسول نی چہوڑ بہی کردے
کیونکہ اونہین جب سسی مختار نکیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کو کہا کہ امامت کرو اور جب سسی پیچہی اگر پیغمبر خدا مسجد
مین گئی تہی تو ابوبکر صدیق کی پیچہی نماز پڑہی اور جو مختار کردیتی آپ دخل نکرتی تو سمجہنا تمہارا سچ ہوتا اور
دوسری اگر پیغمبر خدا حضرت علی کو خلیفہ کرتی تو حضرت پیغمبر مانی صحابہ کی اور اپنی کیون روا رکہتے اور جو
ماری ڈر کی روا کہی تو خلیفہ کہان ہوئی اگر خلافت پیغمبر خدا کی دی ہوئی ہاتہہ نہ آتی تو لڑکر لیتی گذر نے
اور پیغمبر خدا نی خیبر کی لڑائی مین فرمایا تہا کہ ہم نشان کل اوسکو دینگی کہ جو خدا کا اور خدا کی رسول کا پیارا ہی
فجر ہوئی تب سب امیدوار تہی کہ کسکو ملی جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ علی ابن ابیطالب کہان ہی حاضران مجلس نے
کہا کہ حضرت اونکی آنکہین دکہتی ہین جب آپنی فرمایا بولا لاؤ کوئی جاکر بولا لایا جب حاضر ہوئی تب پیغمبر
خدا نی اپنی مونہہ کا لعاب حضرت علی کی آنکہہ مین لگایا ایسی انکہین اچہی ہوکر روشن ہوگئین کہ پہر کبہی
نہ دوکہین اور نشان اونہین دیا نقل اور ایک روز پیغمبر خدا کی گہر مرغ پکا ہوا رکہا تہا اور حضرت نی دعا کری
کہ اللہ تعالی اپنی پیاری کو میری پاس بہیج کہ یہہ مرغ مین اوسکی ساتہہ بیٹہہ کر کہاون حضرت علی آئی اور اونکی
ساتہہ کہایا تو جسنی حضرت مرتضی علی کی ساتہہ دوستی کری اوسنی خدا اور خدا کی رسول کی موافقت کری
اور جسنی دشمنی حضرت علی کی ساتہہ کری اوسنی خدا کی اور خدا کی رسول کی ساتہہ کری اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی
کہ یا علی تجہہ مین نمونہ حضرت عیسی کا ہی کہ یہود دشمن ہوکر اونکی مان کو برا کہنی لگی اور نصارا دوست ہوکر
ثالث ثلثہ کہنی لگی کہ حضرت عیسی مریم یا اللہ تینونمین ایک کوئی سا خدا ہی فصل الخطاب مین لکہا ہی
کہ حضرت مرتضی علی نی روایت لکہی ہی کہ پیغمبر خدا نی مجہی خبر دی ہی کہ ای علی دوست تیری بہشت
مین ہونگی اور ایک قوم ہوگی نام اونکا رافضی ہوگا اونکو جہان پاؤ قتل کیجو وی مشرک ہونگی جب
مینی پوچہا کہ مین کیونکر پہچانونگا اونہین جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ میری ابوبکر اور عمر کو گالیان دینگی

حکایت ایک کسی رافضی نی ایک سنی کو پوچہا کہ تجہکو بہی فرق سنی شیعہ کا معلوم ہی سنی نے کہا کہ ہی جب اوسنی کہا کہ کیونکر سنی نی کہا کہ دو دریا بہی جاتی ہین ایک رحمت کا اور ایک لعنت کا رحمت کا دریا محبت حضرت علی کی ہی اور لعنت کا دریا دشمنی صحابہ کی ہی رحمت کی دریا مین تو ہم تمہارے شریک ہین اور جب تم لعنت کی دریا مین غسل کا استعمال کرتی ہو تب ہم تمسی اور تمہارے عمل سے دونوسی بیزار ہین اور تمہاری اس عمل ہین اللہ تعالی اور اللہ کا رسول دونو بیزار ہین **سوال** صفت اونکی بیان کرو کہ وی کیسی تہی **جواب** بارہ چیزین کامل تہین اول دیانت یعنی دیندار ے اور زہد یعنی بے پرواہی اور ریاضت یعنی محنت اور امانت یعنی اخلاص اور تواضع اور شجاعت اور سخاوت اور فتوت اور علم اور ہیبت اور کرامت اور متابعت رسول اللہ اور شہادت **سوال** اونسی کچہ ہمین سناو **جواب** ریاضت اونکی ساتہہ اس صورت کی تہی کہ تمام رات عبادت خدا کی مین پوری ہوتی تہی کسیکو طاقت اس بوجہ کی اوٹہانیکی نہتی اور آپکی ہمایون نی کبہو پیٹ بہر کہی سناہی اور ہزار آواز تکبیر تحریمہ کی گنتی ہی اور کبہی دو ہزار کا بہی اتفاق ہوا ہی اور نماز مین استغراق کی یہہ بہی صورت ہوئی ہی کہ ایک دن جنگ احد مین آپکی بدن مین ایک تیر کی بہال رہ گئی تہی جب جراح نکالنی لگا تو آپکی درد بی نہایت ہوتا اور غش کی نوبت پہونچ جاتی جب پیغمبر خدا نی بہال نکالنی منع فرمائی جبکہ آپ نماز مین مشغول ہوئی تب حضرت رسول اللہ نی فرمایا کہ آپ بہال نکالو جب نکال لی اور حضرت علی کو خبر نہوئی وہ لوہو جو چلا تمام پانو کی تلی کی زمین گیلی ہوئی اور حضرت علی نی پوچہا کہ یہہ کیا ہی جب لوگون نی احوال بیان کیا حدیث الصلوة معراج المومنین مناجی بہ ترجمہ نماز معراج مومنون کی ہی اپنی اللہ سی بہید کی باتین کرتی ہین اونہین لوگونکی شان ہی اور امانت داری یہہ ہی کہ باطن کے امانت یہہ ہی کہ فرمایا کرتی تہی کہ کمال یقین کا مرتبہ غیب کی مین یہان تک پہونچا ہی کہ اگر پردہ غیب کا اوٹہہ گیا ہو تو بہی کچہہ یقین کی ٹر ہنی کی جگہہ نہین رہی سبحان اللہ کیا شان ہی کہ جنکی ظاہر اور باطن ساتہہ اسطور کے یکسان ہون اور پہر کبہی قدم باہر شریعت سی نہ رکہا ہو اور امانت دار حدیث رسول اللہ پر ایسی تہی کہ صحابہ مین حضرت معاویہ وغیرہ سی جو چند روز مخالفت رہی اگر کمال خفا ہوتے تو یہی فرماتی کہ اخواننا قد بغوا علینا یعنی بہائیون ہماری نی تحقیق باغی پنا کیا ہماری اوپر اور کبہی کسیکو کسی پر لعنت نکرنی دی اور اپنی روبرو کبہی گالی ندینی دی اور جہان حق تلوار کا تہا وہان تلوار ماری اور گرد نفسانیت سی آفتاب امانت کو گرد آلودہ نکیا علیہ ولا تسبوا اصحابی ترجمہ یعنی گالیان مدو تم اصحابون میری کو یہہ حدیث پہنچائی اور محمد حنیفہ روایت کرتی ہین کہ ایک روز ایام خلافت اونکی مین حضرت امام حسن نے پوچہا کہ یا حضرت بعد پیغمبر خدا کی افضل سب آدمیون سی کون ہین حضرت علی نی فرمایا کہ حضرت

ابوبکر اور حضرت عمر ہین امانت دار حیدر کرار سید مختار احمد سالار انبیا نامدار کا ہی کہ کیا مجال ہی کہ بال برابر قال اور افعال اور احوال رسول امین کی مین فرق پاوی **سوال** فتوت کیا ہوتا ہی **جواب** فتوت کی چار تہم ہین ایک دشمن پر قدرت پاوی تو بخشدی دوسری غصہ مین حلیمی کری اور تیسری وقت دشمن کے دشمن پر بہلا چاہی اور محتاجگی مین سخاوت کری اونمین چارون باتین پوری تہین اور حلم اونکا ایسا کچہہ تہا کہ کسی لڑنیکی خو نتہی یہان تک کہ آپکا ایک غلام تہا اور وہ دیوار کی پاس کہڑا تہا اور آپنی اوسی پکارا اور وہ نبولا جب حضرت علی نی دیوار کی چہید مین سی دیکہا کہ کہڑا ہی جب پہر پکارا وہ نبولا یہان تک کہ ستر مرتبہ پکارا اور وہ نبولا جب آپنی اوٹہہ کر اوسکی روبرو ہو کر پوچہا کہ تونی جواب مجہی کیون نہین دیا اور سنی گیا اوسنی کہا کہ میرا جی یون چاہتا ہی کہ کبہی تم غصہ نہین کرتی کسطرح آج غصہ کرو جب آپنی فرمایا کہ یہہ تیرا چاہا نہوگا ولیکن تجہی مینی آزاد کیا اور روٹی کپڑا تیرا مینی اپنی سر رکہا **سوال** آپ جانتی تہی تو کیون پکارا تہا **جواب** آپنی پیغمبر خدا سی سنا تہا کہ ایک روز ایک شخص نی سوال کیا تہا کہ یا رسول اللہ ہم لونڈی غلام سی کی بار تک درگذر کرین جب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کچہہ نا کرو تو ستر بار تک درگذر کیا چاہی تو اس بات کی پورا کرنی کی لئی پکارا تہا جہان اتنی اتنی بات نکا ترک نہو وہان تقیہ کیا ٹہکانا ہی کہ خلافتون کی بات کو چہپاوین اور پیچہی ایسی شخصونکی نماز پڑہین کہ جن شخصونکو فاجر فاسق پورا کہین اور خلیفہ ناحق کی ساتہہ ہتیار باندہ کر کفار سی لڑین اور اونکا مارا ہوا مال کہاوین اور اونکی خلافت کی وقت لونڈی پکڑی ائی ہوئی بی نکاح گہر مین رکہین اور ماری خوشامد کی اونہین کچہہ نکہین یہہ اعتقاد رافضیونکا ہی اور مسلمان اہل سنت اور جماعت کو حضرت علی کا کہا اور کیا دونو جہانکی ہدایت ہی کیونکہ جنکی علم کی صفت رسول خدا کی کرین حدیث انا مدینة العلم وعلی بابہا ترجمہ یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ہی اور عبد اللہ ابن عباس فرماتی ہین کہ حضرت علی سب مفسرونکی رئیس تہی کہ چہہ لاکہہ نکتہ قران مین اونسی مینی پای ہین **نقل ہی** کہ ایک عورت نی عرض کی یا حضرت میرا بہائی موا ہی اور چہہ سی دینار چہوڑی ہین اور مجہی ایک دینار دیتی ہین اور کہتی ہین کہ تجہی یہی ایک پہونچتا ہی تو حضرت علی نی اوسیوقت فرمایا کہ شاید ایک بیوی اور دو بیٹیان اور ایک ما اور بارہ بہائی اور تو ایک بہن ہین ہونگی جب اوس عورت نی کہا کہ سچ ہی جب حضرت علی نی فرمایا کہ تجہی ایک ہی پہونچتا ہی **سوال** اوسکا حساب بیان کرو کہ جو سمجہہ لین **جواب** یہہ ہی کہ آٹہوان حصہ بی بی کا ہی پچہتر اوسی دئی اور دو تہائی دو بیٹیونکی تہی چار سی اونہین دئی اور چہٹا حصہ ما کا تہا سو اوسی باقی رہی پچیس جو پچیس بارہ بہائیونکو اور ایک اوس بہن کو اور کہان تک اونکی صفت گوئی نکا بیان کیجئی ایک شخص نی حضرت علی کو بازار کوفہ مین سوار ہوئی جاتی تہی دیکہا اور کہا سبحان اللہ عجب شان تمہاری ہی کہ بعد پیغمبر خدا کی کوئی تماشا ہی نہوگا جب آپنی فرمایا کہ یہہ بات جو تونی کہی کیا کسی کتاب مین دیکہی ہی

سنی ہی جب اوسنی کہا کہ یا حضرت نہ مینی کسی کتاب مین دیکہی ہی اور نہ کسی اصحاب
سی سنی ہی ولیکن یہہ بات میری موہنہ سی غلبہ محبت سی نکل گئی جب آپنی اوسکی حد ماری اور کہا افضل
سب سی بعد پیغمبر خدا کی حضرت ابوبکر صدیق ہین اور اونسی پیچہی حضرت عمر ہین اور شجاع اور بہادر ایسی ہی تہی
کہ لڑائی خندق مین عمر عبدود کو جسکو مارا ہی آپنی ہی مارا ہی اور پیغمبر خدا نی تلوار ذوالفقار کہ جنگ بدر مین منبہ
قریش کی لی تہی اونہین بخشی اور اونکی حق مین دعا کری الہی تو مجہی علی سی جدا نکریو اور یون فرماتی تہی حدیث لا فتی
الا علی لا سیف الا ذوالفقار ترجمہ یعنی علی سا بہادر نہین اور ذوالفقار سی تلوار نہین اور یہہ بہی پیغمبر خدا نی فرمایا تہا کہ ایک
وار کا ثواب تمہین آدمی اور جنات سبکی عمل کا درجہ ملیگا اور خیبر کے لڑائی مین جب یہودیکو قتل کرکر کواڑ قلعہ کی کو سپر
کی طرح اوٹہالی گئی ایسو پر تقیہ یعنی زمانہ سازی اور حیلہ بازی کا خیال کرنا محض اپنی نامردیکا سب جگہہ تماشا
کرنا ہی اور سخاوت اونکی ایسی ہوگی کہ سوا خدا کی دنیا کی لاگ نہ ہی تہی ایک روز آپ اور بی بی فاطمہ دونو روزہ
سی تہی جبکہ رات کو کہانی کو بیٹہی تب کچہہ بہوکی مسکین مانگنی کو دروازہ پر آئی کہ ہمین واسطی خدا کی کہانا کہلاؤ
اور جو کچہہ کہ کہانا پکاتہا اون بہوکونکو کہلادیا اور آپ بہوکہی رہی اور دوسری دن پہر روزہ رکہا جبکہ کہانیکو
بیٹہی جب اور بہوکہی آئی اور کہا کہ ہمکو کچہہ خدا کی واسطی کہلواؤ وہ جو حاضر تہا اونہین دیدیا اور آپ بہوکہی رہی
اور تیسری دن پہر روزہ رکہا جبکہ شام کی وقت کہانا لیکر بیٹہی تب دروازہ پر کچہہ آدمی آکہڑی ہوئی کہ ہم قیدی
ہین کچہہ ہمین واسطہ خدا کی کہلواؤ آپنی جو کچہہ کہ حاضر تہا اونہین کہلوادیا اور بہوکہی رہی تین دن تک روزہ پر
روزہ رکہا جو پایا سو کہلایا اوسکی سوا گہر مین کچہہ نرکہا اور زہد کا اونکی یہہ حال تہا یعنی دنیا سی ایسی بیزار
تہی **حکایت** ایک شخص مسافر مدینہ مین آیا تہا اور حضرت امام حسن نی اوسکی مہمانی کری تہی اور طرح طرح کے
کہانی پکوائی تہی جبکہ کہانی کا وقت ہوا تب اوس مہمان نی کہا کہ حکم ہو تو مین مسجد مین نماز پڑہ آؤن حضرت
امام حسن نی فرمایا کہ پڑہ آؤ وہ شخص مسجد مین گیا اور نماز پڑہی پہر جو دیکہا کہ مسجد کے کونی مین ایک شخص بورانی
کپڑی پہنی ہوئی ہی اور ایک تہیلہ مین سی سوکی ستو نکال کر دو یا تین پہنکی ماری اور اوس شخص کے بہی
تعظیم فرمائی کچہہ اوسکو بہی دئی یہہ بہی پہانک گیا چپ چپاتا حضرت امام حسن کی پاس چلا آیا اور جبکہ کہانیکو
دسترخوان بچہا اوسوقت اوس مسافر نی عرض کری کہ یا حضرت مسجد مین ایک شخص بیٹہا ہی اور ماری بہوک کہ
کے آٹا پہانکتا ہی اوسکی بہی تعظیم ہو جاوی تو بہت خوب ہی جب حضرت امام حسن نے دریافت کرکر فرمایا کہ وہ
حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہین کہ سب نعمتین اونپر قربان ہین اور آنکہین آنسوونسی بہر لائے
اور فرمایا کہ اونہون نی لذتین دنیا کی اپنی اوپر حرام کی ہین اور اپنی قالب کو دکہہ مین ڈال دیا ہی اور تواضع
اور عاجزی اونکی اس حالت پر تہی کہ باوجود اس علم اور فضل کے عاجزی ایسی تہی کہ بازار سی سودا اپنی

ہاتہہ

ہاتہہ لایا کرتے تہی اور ایک روز گوشت بکریکا بلی مین بازار سی لئی آتی تہی لوگون نی عرض کے کہ یا امیر المومنین
یہہ بوجہہ ہمین عنایت ہو کہ آپکی گہر پہنچا دین جب آپنی یہہ حدیث فرمائی لا ینقص الرجل من کمالہ ما یحمل شی الی
عیالہ ترجمہ یعنی یہہ نہین گہٹتا ہی آدمی بڑائی اپنی سی جو کچہہ چیز اوٹہا لاوی طرف کنبی اپنی کی اور ایک روز منبر کی اوپر
آپ بیٹہی تہی اور بدن پر آپکی تہ بند موٹی کپڑیکا آدہی پنڈلی تک تہا اور چادر بہی آپکی ایسی ہی تہی اور حضرت
امیر عباس نے عرض کری کہ ای امیر المومنین یہہ کیا بات ہی جو تمنی اختیار کری ہی جب آپنی کچہہ خیال نکیا
اور کرامت یعنی بڑائی اونکی ایسی تہی کہ کسیکی کیا طاقت کہ سارا بیان کرسکی ولیکن بڑہیا سوت والی کی طرح
کہ حضرت یوسف کی خریدار ہو کہڑی ہوئی تہی کچہہ بیان کیا جاتا ہی **اول** یہہ ہے کہ بی بی عائشہ روایت کرتی ہین
کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق بار بار حضرت علی کی موہنہ کی طرف دیکہتی جاتی تہی کہ مینی حضرت ابوبکر سے
پوچہا کہ یہہ کیا سبب ہی کہ تم بار بار حضرت علی کا موہنہ کیون دیکہتی ہو اونہون نی فرمایا کہ مینی خدا کی رسول سی
سنا ہی کہ حضرت علی کی موہنہ کیطرف دیکہنا عبادت ہی اور ابن عساکر انس ابن مالک سی روایت یون کرتی
ہین کہ حضرت نی فرمایا ہی کہ یہہ چار شخص ایسی ہین کہ منافقونکی دلوین مین انکی دوستی اکہٹی نہین ہوتی جسکی دلمین
ایمان ہوگا اوسیکو وہ پیاری ہونگی وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی ہین اور جبکہ
خدا کی رسول مدینہ مین گئی ہین تب سب باہر سی آنیوالی یارونکو آپسمین مدینہ والونسی بہائی بنادیتی تہی جب
حضرت علی نی فرمایا کہ یا رسول اللہ مجہی کسیکا بہائی نہ بنایا جب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ یا علی تو میرا بہائی ہے
دنیا مین اور آخرت مین ایک حدیث ہی کہ روایت کرتا ہی حکم حضرت مرتضی علی سی کہ فرماتی تہی کہ ایک روز
پیغمبر خدا نی مجہی یمن کی طرف حاکم کرکی بہیجا جب مینی عرض کری کہ ای رسول خدا کی مین جوان ہون اور
حکم کیا جا ہونگا اور مین جو جانتا نہین اوس کا کیا حکم کرونگا جب پیغمبر خدا نی میری چہاتی پر ہاتہہ مارا اور
فرمایا کہ یا الہی علی کو سچا راہ دکہلا اور اوسکی دلکو ثابت رکہہ اور زبان اوسکی کو اوپر سچہ کی رکہہ قسم ہے خدا کے
جیسی پیچہی جبکہ کوئی دو قصہ آگی میری لاتی ہین اونکی حکم دینی مین مجہی کچہہ شک نہین رہتا ولیکن ان شیعہ
لوگونکو اس حدیث پر یقین نہین وہ کہتی ہین کہ حضرت علی تقیہ سی کبہی ڈرتی ہوئی پرونکو بہی بہلا کہتی تہی
اور کبہی ڈرتی ہوئی مسئلہ ریائی کہتی تہی جیسی وہ اصحاب ثلثہ کی پیچہی نماز پڑہتی تہی اور دلمین اپنی بیزار تہی
اور یہہ سمجہتی نہین کہ اونکی دوستون کی پیچہی بہی نہین نماز پڑہتی اور اونہون نی حضرت عمر کو اپنی بیٹی بیاہی تہی
اور یہہ رافضی اپنی تئین ایسا بہادر سمجہتی ہین کہ اونکی دوستون سی بہی انکار رکہتی ہین اور جنکی دوستی
مین اونہون نی اپنا جینا اور مرنا اختیار کر رکہا تہا یعنی اونہین رسول اللہ نی خلیفہ کر بٹہایا تہا اور آپ
اونکی متابعت اختیار کر رکہی تہی اون لوگون کی دشمنی اونہون نی اپنا ایمان کر سمجہا ہی مدار اونکا برا

کہا عبادت کرجاتا ہی رہی وہ دین وہ صاحب دین کہ جنہون کی عبادت گالیان اہل محبت رسول اللہ اور امام علی ولی اللہ
کی ہو اور شہادت اونکی ایسی ہوئی تہی جبکہ حضرت معاویہ نے لڑائی مین محمد بن ابوبکر کو شہید کیا تب پیغام صلح کا
حضرت مرتضی علی کو بہیجا کہ ہمارا شبہ قتل حضرت عثمان کا محمد بن ابوبکر پر تہا اونکو ہمنی مار لیا ہمین اب تمہاری
متابعت قبول ہی جب حضرت مرتضی علی کی طرف سی حضرت موسی اشعری اور حضرت معاویہ کیطرف سے
حضرت عمرو قاص منصف ہوئی کہ جو کچہہ تم ٹہراؤ وہ ہمین سبکو قبول ہی ایسا دونوں اکٹہی ہوکر یہہ بات ٹہرائی
کہ نہایت شامکی جیسی کہ حضرت عثمان کی وقت حضرت معاویہ بن سفیان کو تہی اب بہی اونہین پاس رہے
اور متابعت جیسی پہلی خلیفہ راشدین یہہ کرتی آئین ویسی ہی حضرت مرتضی علی کی قبول کرین جب سبکو
یہہ بات پسند آئی اور اسی پر صلح ہوئی اور سب مسلمان خوش ہوئی الحمد للہ کہ فساد مسلمانون مین تہا یہہ دور ہوا
اور جس روز یہہ بات ہوئی اوس شب کو بارہ ہزار جوانون کا دستہ حضرت مرتضی علی سی بدظن ہوکر کہ
تمنے صلح اونسی کیون کری لشکر سی جدا ہوکر دور جا پڑا اور کہا کہ تمہاری متابعت قبول نہین جب حضرت
مرتضی علی نی حضرت عبد الرحمان بن عوف کو اونکی سمجہانی کی واسطی بہیجا اور اونہون نی وہان جاکر جو مناقب
کہ جناب حضرت مرتضی علی کی تہی اونکی آگی پڑہی اور سمجہایا کہ اونکا فعل حکمت سی خالی نہین یہہ عقل کامل
ہین اونکی اوپر اعتراض بیجا ہی جب اونمین سی آٹہہ ہزار جوانون نی توبہ کری اور حاضر ہوئی اور چار ہزار آدمی
کہ جنہین خارجی کہتی ہین اونہون سنے نمانا اور اونکی دو سردار تہی ایک کا نام عبد اللہ بن وہب اور دوسرے کا
نام حرقوص بن زبیر اونہون نے کوچ کرکر نہروانکی ملک کیطرف جاکر لوٹ مار شروع کری تب فوجین اسلام
اودہر چڑہین اونہین مار تہ تیغ کیا وہانکی لوگ خنجر نہایت آبدار رکہتی تہی حضرت علی کا ایک غلام تہا عبد الرحمن
ابن ملجم وہ ایک خنجر لایا اور حضرت مرتضی علی کو دکہلایا آپنی اوسیکو دیا وہ شہر کوفہ کو گیا جب وہ کسی عورت
خارجیہ پر عاشق ہوگیا اور سوال نکاح کا کیا جب اوس عورت نی کہا کہ جو تو حضرت مرتضی علی کو قتل کری
تب مین تیری گہر مین آؤن اوس غلام نی قبول کیا وہ کم بخت رمضان کی اٹہارویں تاریخ جبکہ فجر کے
اذان ہوئی اور آپ نماز کے واسطہ مسجد مین تشریف لیگئی جبکہ سجدہ کسی سر اوٹہایا تب اوسنی وہ خنجر
آبدار آپکی سر مبارک پر مارا وہ کام کر گیا اور حضرت علی نی فرمایا فزت برب الکعبۃ ترجمہ مقصد کو پہنچا مین
قسم ہی رب کعبہ کی اور غلام مار کر مسجد سی نکل گیا اور لوگون نی حضرت کا حال دیکہا ہائی توبہ شروع کی
کے اسمین باہر سی غلام کو پکڑ لائی اوس سی پوچہا تو نی یہہ کام کیا اوسنی اقرار کیا جب آپنی فرمایا کہ
اسی قید کرو اور کہانا پینا اسی دیا کرو جب حضرت علی کو گہر مین لیگئی تب آپنی دونو صاحبزادونکو یعنی
حسنین رضی اللہ عنہما کو وصیت کری اور کہا مین تمہین کہتا ہون کہ اللہ تعالی سی ڈرتی رہو اور تم دنیا

نہ ڈہونڈیو خواہ وہ تمہین ڈہونڈہی اور جو دنیا تمکو دیکر پہیری اوسکا غم نکریو اور سچ بولیو اور یتیمون پر رحم کیجیو اور
عاجزونکی مدد کریو اور کام آخرت کی واسطہ کریو اور ظالم کی دشمن رہیو اور مظلومون کے یاری کریو اور خدا کی
رضا ڈہونڈیو اور خدا کی کام مین کسی طعنہ دینی والے سی نشرمائیو اور محمد حنیف جو بیٹی تہی اونہین فرمایا کہ ان
بہائیونکا حق تیری اوپر بڑا ہی انکی تعظیم کرتا رہیو کہ بغیر انکی کسی کام کا بہروسا نکریو اور حضرت حسنین کو فرمایا
کہ تمہاری باپ کا بیٹا ہی اور تمہارا بہائی ہی اوسکی حال کی رعایت کرتی رہیو پہر ذکر لا الہ الا اللہ مین
مشغول ہوکر جمعہ کی دن زخم آیا تہا ہفتہ کو زندہ رہی اور اتوار کی رات بیسوین تاریخ انتقال ہوا اور حضرت
حسنین اور عبد اللہ بن جعفر نی آپکو غسل دیا اور محمد ابن حنیف نی پانی پکڑایا اور حضرت امام حسن نی نماز
پڑہائے اور شواہد النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت نی فرمایا تہا کہ تم جنازہ ہمارا فلانی طرف لیجائیو جہان
تمہین سفید پتہر کہڑا نظر آوی وہان ہمین رکہہ دیجیو موافق وصیت حضرت علی کی جنازہ کو جدہر فرمایا تہا
اودہر کو لیگئی جب وہان پہنچی کہ جہان دیکہا کہ ایک پتہر خوب چمکتا گڑ رہا ہی وہان سی پتہر اوکہاڑا تو دیکہا
کہ اوسکی نیچی قبر طیار ہی اوسمین آپکو رکہا اور قبر زمین کی برابر کردی جو گہر کی لوگ تہی سو جانتی تہی
اور لوگون سنی چہپا رکہا تہا کہ کہان قبر ہی جبکہ ہارون رشید کا وقت آیا تب ایک روز بادشاہ اوس
جنگل مین شکار کو گیا تب کتی ہرنون پر چہوڑی نہ تو کتون نی ہرنو پر حملہ کیا اور نہ ہرن کتون سی ڈر کر
بہاگی یہہ اچنبہا دیکہکر ہارون رشید نی فکر کیا اور اوس ضلع مین کوئی بڈہا تہا اوسی بلاکر پوچہا
تب اوسنی کہا کہ ہم اپنی بزرگون سی سنتی آئی ہین کہ یہان قبر حضرت مرتضی علی کی ہی جب بادشاہ
نے تحقیق کرکر وہان روضہ مبارک ظاہر کیا اور بادشاہ زیارت کو آیا کرتا جہان نجف اشرف ہی یہہ حالی
بہی ہوچکا ریختہ مصنف در فضیلت جناب حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ **ریختہ** ہی مظہر اسرار خفی کا و
جلی کا ÷ ہی مظہر دربار شہر علم نبی کا ÷ کیونکر نکری چارون جو دانکو منور ÷ جو چاند ہوئی پرتو خورشید
نبی کا ÷ موقوف ہوئی جب نبی حب تیری ابر ÷ ہی دوست خدا کا وہی کا جو علی کا ÷ پایا ہی تیری
ذات کو حق جوڑ کفر توڑ ÷ رکہتا ہی لو ہین ورد سدا ناد علی کا ÷ رمضان جیسہ طاقت کہ کری مدح کہ
جیسی ÷ پڑہا سا خریدار ہو ملی سوت علی کا **سوال** بیان کرو یہہ چارون یار آپسمین کیسی تہی ایک کو
ایک کیا کہتا تہا **جواب** حضرت ابوبکر صدیق کہتی ہین کہ مین نی پیغمبر خدا سی سنا ہی کہ حضرت علی
کی مونہہ کی طرف دیکہنا عبادت ہی اور جس روز کہ بی بی فاطمہ کا وصال ہوا جنازہ کی نماز کو حضرت ابوبکر
صدیق کو فرمایا کہ تم پڑہائیو اونہون نی حضرت علی کو فرمایا بہت مبالغہ سی کہ تم سزاوار ہو تم پڑہاؤ آخرالامر
حضرت ابوبکر صدیق سنے نماز پڑہائی یہہ فصل الخطاب اور روضۃ الاحباب مین لکہا ہی اور حضرت عمر فرماتی تہی

بیان حضرت علی کی ... ہمکو وہان رہتی ایک روز ایک عورت حمل والی حرام سی پکڑی آئی کہ حضرت
عمر نے کہا اسی سنگسار کرو تب حضرت علی نی فرمایا کہ اس سی پوچھو کہ کبھی حمل سی نہو تب اوس سی
پوچھا تو معلوم ہوا کہ حمل ہی جب حضرت عمر نی فرمایا کہ اگر علی نہوتی تو عمر مارا گیا تہا اور حضرت علی نی اپنی ہاتھ
سی لکھدیا تہا کہ حضرت نی فرمایا ہی کہ عمر بہشتیونکا چراغ ہی اور دوسرا کاغذ لکھہ دیا تہا کہ مین اللہ تعالی
کی آگی تمہاری شاہدی بہرونگا کہ اپنی خلافت مین تمنی ایسا کام نہین کیا ہی کہ کوئی اوس سی اچہا کری
اور صاحبزادی ام کلثوم حضرت عمر سی بیاہی تہی اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی فرماتی ہین کہ مین نے
سن لیا کسی سی یہہ کہتا کہ ابوبکر اور عمر سی علی افضل ہی تو اوسی حد مارونگا اور جبکہ حضرت مرتضی علی
نی خبر سنی کہ کسیکو حضرت ابوبکر صدیق نی خلیفہ کیا جب آپنی فرمایا کہ حضرت عمر و ابن الخطاب کے
سوا کسی اور کو خلیفہ کیا ہوگا تو ہم راضی نہونگی اور حضرت ابوبکر صدیق کو اور حضرت عمر کو دونوکو حضرت
علی نی اپنی ہاتہہ سی غسل دیا ہی اور حضرت عثمان کی دروازہ پر صاحبزادی حسنین ٹہادئی تہی نگہبانی کی
واسطی اور جب خبر شہادت حضرت عثمان کی سنی تب صاحبزادون کی طمانچہ ماری اور حضرت عمر
نے خلافت کی حقمین کہدیا تہا کہ جسکو یہہ چہہ آدمی حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور
حضرت عبد الرحمان بن عوف اور حضرت سعد بن وقاص آپسمین مشورہ کرکر ٹہہادینگی وہی خلیفہ ہی اور جو چہونکی
دو گروہ ہوجان تو جس طرف حضرت عبد الرحمن ہوان اونکا کہا مانو جب چہون اکہٹی ہوکر بیٹھی تب حضرت زبیر نے
کہا کہ میری طرف سی مختار حضرت علی ہین اور حضرت طلحہ نی کہا میری طرف سی مختار حضرت عثمان ہین اور حضرت
سعد نی کہا میری طرف سی مختار عبد الرحمان ہین جب حضرت عبد الرحمان نی کہا کہ یا علی اگر تمہین خلیفہ نکرین تو تم
کسپر راضی ہوگی حضرت علی نی فرمایا کہ حضرت عثمان پر اور حضرت عثمان سی پوچہا کہ اگر تمہین خلیفہ نکرین تو تم
کسپر راضی ہوگی جب حضرت عثمان نی فرمایا کہ حضرت علی پر جب حضرت عبد الرحمان نی فرمایا کہ تم مین تیسرا کون
حاکم کرین کہ قیامت کو اوسکی جواب دہی کری اگر مجہی حکم دو تو مین جسکو افضل جانون اوسی خلیفہ ٹہرادون
تب دونو صاحبون نے فرمایا کہ ہم دونونی تمہین اختیار دیا جسی چاہو اوسی خلیفہ کرو تب حضرت عبد الرحمان نے
حضرت عثمان کو فرمایا کہ اپنا ہاتہہ نکالو جبکہ ہاتہہ حضرت عثمان نی نکالا حضرت عبد الرحمان اور حضرت علی نی بیعت کی
پہلی خلیفہ رسول اللہ کی حضرت ابوبکر صدیق ہوئی برضامندی سب صحابہ کی پہر حضرت ابوبکر نی خلیفہ حضرت
عمر کو کیا اور سب صحابہ نی اونسی بیعت کری اور حضرت عمر نے حضرت عثمان کو خلیفہ کیا ساتہہ چہ صحابہ کے
مرضی کی پہر خلیفہ حضرت علی ہوئی برضامندی سب صحابہ کی کوئی پہلی اور کوئی پیچہی سب اکٹھی ہوگئی جو کوئی
ان چارون کی کسیکی خلافت کا منکر ہو وہ اجماع اصحاب کا منکر ہو اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ میری امت

گمراہی

گمراہی پر اکٹھی نہوگی اور جو کوئی کسی خلیفہ کی خلافت ناحق کہیگا وہ پیغمبر خدا کی کہیکا منکر ہوگا کیونکہ پیغمبر خدا نے
فرمایا ہی کہ میری امت گمراہی پر جمع نہوگی اور خلفاء اربعہ کی خلافت کا منکر کہتی ہی کہ اکٹھی ہوگئی تو وہ پیغمبر خدا کا جہوٹ
سوال بعضی کہتی ہین کہ حضرت مرتضی علی کو ہم اول سب صحابہ سی زیادہ چاہتا ہی ولیکن ہماری دل مین کسیکی
دشمنی اور حقارت نہین تو اوسی کیا کہتی ہو **جواب** دوستی دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو دینی اور دوسری
دنیاوی دینی تو یہہ ہی کہ ایک شخص دوسری شخص کو کسی پر افضل سمجہتا ہی اسیواسطی دوسری سی زیادہ
چاہتا ہی جیسی خدا کو رسول کو سب سی افضل جانتی ہین اسیواسطی سب سی زیادہ اونہین سی محبت رکہتی ہین
اسطرح کی محبت تو درجہ بدرجہ چاہئی کیونکہ یہہ دلکی ہماری تعظیم ہے اور دوسری محبت دنیاوی جیسی بیٹا بیٹی
کی محبت یا اپنی باپ کی محبت یا بعضی دوست آشنا کی یا پیر و استاد کی محبت یہہ محبت بی اختیاری جیسی
ہی جیسی موافقت ایک بیٹی کی ساتہہ ہو اور بیٹونسی ایک بیٹے کو جو چاہتا ہی تو کچہہ خلل نہین اسمین بندہ
لاچار ہی **بیت** بعضی فضیلت عائشہ ہوئی بڑی سن سانچ ٭ حضرت زہرا سی سنون جای نقابدیا پانچ
ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ بی بیان پیغمبر خدا کی سب مسلمانونکی مائین ہین خصوص حضرت بی بی
عائشہ کہ پیغمبر خدا کی محبوب تہین نو برس کی عمر مین خدمت شریف مین آئی تہین اور نو برس تک خدمت
مین رہین اور علم مین جو چیز کہ پیغمبر خدا سی پہونچی تہی ہو بہو سب یاد تہی اور صحابہ کو جبکہ کسی مسئلہ مین اختلاف
پڑتا تو انہون ہی کا سی فیصلہ پاتی کیونکہ پیغمبر خدا نی فرمایا تہا حدیث خذوا شطر دینکم من ہذہ الحمیراء ترجمہ یعنی لو تم
دین آدہا اپنا اس لڑکی سی البتہ جیسی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فضیلت نسب کے ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا
فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہی اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی جو کوئی فاطمہ کو رلاویگا وہ مجہی رلاویگا اور خدا کے
رسول کی بیٹی ہی اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ بی بی فاطمہ سب بہشت کی بیبیونکی سردار ہین ایسی ہی حضرت بی بی
عائشہ کو بہی بزرگی علم کی ہی کہ جسقدر حضرت کی کنبی مین اونکو علم تہا وتنا اور کو نتہا قریب چوتہائی احکام شرعی
کے بی بی عائشہ سی ثابت ہوئی ہین جیسی بی بی فاطمہ کو بہشت کی بیبیونکا سردار فرمایا ہی ایسی ہی بی بی عائشہ
کے حق مین فرمایا ہی حدیث فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ یعنی بزرگی عائشہ
کی اور عورتون کی ایسی ہی جیسی بزرگی ثرید کی اور کہانونپر ایک دن بی بی عائشہ کو پیغمبر خدا نی فرمایا تہا
کہ ای عائشہ حضرت جبرئیل تجہپر سلام کہتی ہین بی بی صاحبہ نی فرمایا علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور یون
اتفاق ہوا تہا کہ اصحابون کو محبت پیغمبر خدا کی بی بی عائشہ پر معلوم ہوئی تہی تب جسکسیکو نیاز لانی
ہوتی تو بی بی عائشہ کی باریکو لاتی ایک دن اور بیبیون نی اسبات کا گلہ کیا حضرت بی بی فاطمہ سی
کہا کہ کسطرح آپ تم پیغمبر خدا کو سمجہاؤ کہ صحابونسی فرمادین کہ بی بی عائشہ کی باریکا دن سب اپنی نیاز کا دن

...سی دو نہین ... کرتی ... یا کہ جسی مین دوست رکہتا ہو
نہین تہی بی بی نی فرمایا کہ ہان مین اوسی دوست رکہتی ہون جب حضرت نی فرمایا کہ عایشہ کو
دوست رکہہ اسبات سی معلوم ہوا کہ دشمن بی بی عایشہ کا دشمن پیغمبر خدا کا ہی اور بعضی منافقون نی جو بی بی عایشہ
کو برا کہتا تہا اسد تعالی نی اونکی پاکدامنی مین آیت قران کی نازل کری کہ قیامت تک محرابون مین اور نمازون مین
پڑہی جاینگی اور وفات بی بی فاطمہ کے رمضان کے تیسری تاریخ ہوئی اور ولادت بی بی صاحبہ کی اکتالیسوین
برس عمر پیغمبر خدا کی کا تہا جب پیدا ہوئین تہی اور چہہ مہینی پیچہی پیغمبر خدا کی وفات پائی اور بی بی عایشہ بیٹی حضرت
ابوبکر صدیق کی ہی کہ بی بی ام رومان کی پیٹ سی وہ بیٹی عامر عویمر کے بیٹی کی ہی اور وفات اونکی سنہ اٹہاون
ہجری مین ستائیسوین رمضان کی ہوئی ہی **بیت** مرنی پیچہی لوبی مت لعنت کہی یزید پر
کچہہ شک نہین ہی وہ تو پلید تہا یعنی بعد مرنی کی کسی کلمہ گو کو کیسا ہی بدکار ہوا وسی لعنت کا لفظ نکہی کیونکہ
جو وہ ایمان دار ہو تو وہ لعنت اولٹ کر لعنت کرنیوالی کی طرف آویگی یہان بڑی احتیاط ہی اسیواسطی جبکہ امام
اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سی پوچہا کہ یزید پر لعنت کا کیا حکم ہی آپ چپ رہی اور کچہہ جواب نہ دیا نہ ہان کری
اور نہ نہہ کری اب اسمین بہت بحث ہی کوئی کہتا ہی کہو اور کوئی کہی نکہو احتیاط بہت اسمین ہے کہ نکہی کیونکہ کلمہ
پڑہنا اور نماز پڑہنی اوسکی ثابت ہی اور امام زین العابدین سی ایکدن یزید نی پوچہا کہ اس شخص سی ایسا عمل
شنیع ہوا ہی کہ ظاہر ہی کوئی ایسا عمل بہی باقی رہا ہی کہ امید بخشش کی مجہی بہی ہو جاوی تب حضرت امام زین العابدین
نی فرمایا کہ تو دو رکعت نماز نفل بعد مغرب کی پڑہا کر کہ جسمین سورہ فاتحہ سی پیچہی الحمد للہ الذی خلق السموات والارض
وجعل الظلمات والنور اول سورہ انعام سی پہلی یستہزؤن تک اور دوسری مین بعد الحمد کی الم یروا کم اہلکنا
من قبلہم من قرن سی دوسرے یستہزؤن تک پڑہا کر جب وہ گیا تب دوستون خاندان کی نی عرض کری
یا حضرت اسی دوزخ مین تم جلنی دو عاقبت خیر کی بات ایسی کو بہی کیون فرماتی ہو جب آپ نی فرمایا کہ ہمارا
وہ خاندان ہے کہ ہماری نانا کو اسد تعالی نی فرمایا ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہے
مگر رحمت کرنی واسطہ عالمونکی کہبی وہ شفیع ہو کہڑی ہون تو اوسکی لعنت کا ڈر پہر آنیکا ہی اور دوستی اور
دشمنی لعنت پر مقرر نہین ہی کہ بغیر لعنت کہی دوست نہین ہوتا اور وہ دشمن سب مومنونکا ہی اور
لعنت اور رحمت ہاتہہ خدا کی اگر ایمان کہو کر دنیا سی گیا ہی کچہہ حاجت نہین کافر پر ہووے ہی گی امام
ہمارے امام اعظم چپ رہی ہین حنفیونکو بہی چپ رہنا ہی کچہہ نہین کہنا کیونکہ بے ایمان ہو کر مرنا اوسکا
کسی سی ثابت نہین ہوا ہی **سوال** اگر کوئی کہی کہ جو حضرت امام حسین کے ساتہہ بی ادبی کری ایسے
کی حق مین لعنت کہتے ہوئی تمہارا دل کیون ہلی ہی **جواب** یہہ چپ رہنا ہمارا یزید کے دوستی

نہین

نہین ہی بلکہ واسطہ متابعت اہل رسول اللہ کے ہی **سوال** وہ کیا متابعت ہی **جواب** کہ حضرت
امام حسین کا خون بعد پیغمبر خدا کی پانچوان ہی پہلی حضرت عمر کا ابو لولو غلام کی ہاتہہ سی ہوا اور دوسرا خون حضرت
عثمان کا بلوہ عام مین ہوا اور تیسرا خون حضرت علی کا عبد الرحمن ابن ملجم کی ہاتہہ سی ہوا اور چوتہا خون حضرت امام حسن
کا باغوای یزید پلید بیاکی بی بی کی ہاتہہ سی ہوا اور پانچوان خون امام حسین کا یزید کے لشکر کے ہاتہہ سی ہوا کہین تمنے
کسیکو ایسا بازار در بازار بیہودہ بکتا دیکہا ہی کہ اگلی چارونکی قاتلو پر لعنت بکتا پہرتا ہو جیسی اگلی اگلون کی
قاتلون پر لعنت سی چپ رہی ہین ویسی ہی پچہلی حضرت امام حسین کی قاتل پر چپ رہی بلکہ امام زین العابدین
جو بیٹی حضرت امام حسین کی تہی اونہون نی تو بخشش کے راہ بتادی تہی اب اس کو اہل سنت وجماعت ہوا
چاہیئی تو کتنی باتین ہین یاد کر لی یہہ عقیدہ رکہی کہ جتنی پیغمبر ہین یہہ سب گناہ صغیرہ یا کبیرہ جان بوجہ
کر کرنی سی معصوم ہین مگر کہین چوک کر قدم ڈگ گیا ہی **عقیدہ** محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن
مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن معد بن عدنان خاتم الانبیا انکی پیچہی کوئی پیغمبر
ہو کر نہ آویگا اور اللہ تعالی کی دوست ہین اور خاص بندہ ہین اور کبہی بت اونہون نی نہین پوجا نبوت
سی پہلی اور نہ پیچہی اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ بہی نہین کیا کبہی خلاف رافضیون کی وہ کہتی ہین کہ تقیہ کر کر
پیغمبر خدا بہی جہوٹہہ بول گئی ہین اور دوزخیونکو بہشتی کہہ گئی ہین وہی رافضی جہوٹی ہین **عقیدہ** یہہ رکہی کہ سب
سے افضل بعد حضرت محمد الرسول اللہ کی حضرت ابو بکر صدیق ہین ابو قحافہ ہین انسی پیچہی حضرت عمر ابن الخطاب
ہین انسی پیچہی حضرت عثمان بن عفان ہین انسی پیچہی حضرت مرتضی علی ابن ابیطالب ہین رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین جنہون نی ان چارونسی بیعت کری باقی اور ثابت بیعت حق پر ہین جیسی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی وقت مین تہی کسیکا حال نہین پہرا اور کسی کی کمال مین نقصان نہین آیا **عقیدہ**
سب اصحابون کو دوست رکہی دلسی لیکن رافضیون خارجیون کی طرح نہوجاوی کہ ایک سی پیار اور ایک
سی بیزاری رکہی وی خوار ہونگی خدا کی رسول نی کہا ہی **حدیث** لا تسبوا اصحابی یعنی میرے
کسی اصحاب کو کوئی گالی مت دیجیو اور پیغمبر خدا نی فرمایا ہی من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم
یعنے جو کوئی دوست رکہی میرے اصحاب کو بس میری دوستی واسطی اونکے دوست رکہی کیونکہ ہمنشین میرے
ہین اور جو کوئی دشمنی رکہی اصحابون میری سی بس ساتہہ میری دشمنی کی دشمن رکہی کیونکہ قدر میرے
صحبت کی نکری اور آپس کی اصحابونکی جہگڑی رگڑی سی تو کسیکا دشمن اور بدگو نہو بلکہ خدا کی
رسول نی جو حکم کر دیا ہی سو کر **حدیث** اذا ذکروا اصحابی فامسکوا یعنے جسوقت ذکر کیجاوین

کافر نکہی مگر جو قران اور حدیث کی دلیل قطعی سی وہ گناہ ثابت ہوا ہو اور وہ شخص کہی رہا ہی عقیدہ کسی مسلمان کو کیا ہی گنہگار
گناہ کبیرہ کی کرنی سی مسلمانی کا نام نہین اوٹہتا ہے یعنی وہ مسلمان فی الحقیقت مسلمان ہے
عقیدہ یون نکہی کہ ایمان کامل ہوگئی تہی گناہ بندہ کو ضرر نہین کرتا جیسی بعضے بیدین فقیر کہتے ہین
حضرت آدم کا قصہ یاد کیجی اور یہہ بہی نکہی کہ مومن گنہگار داخل دوزخ نہین ہوگا عقیدہ یون
جانی کہ مومن گنہگار ہمیشہ دوزخ مین کوئی نہین رہنی کا خواہ کیسا ہی گنہگار ہو ولیکن ساتہہ ایمان کے
موا ہو عقیدہ یہہ نہ سمجہی کہ جو ہم بندگی کرین سو سب مقبول ہی اور جو گناہ کرین ہم سو سب مغفور ہین
یہہ قول مرجیہ کا ہی ولیکن ہان یون جانی کہ جو کوئی اللہ تعالی کا حکم خالی عیب ظاہری اور باطنی سی ادا کری
تو مقبول سوال عیب ظاہری اور باطنی کیا ہی جواب جس طرح حکم ہوا ہی ویسی نکری جیسی نماز
بیوضو پڑہے یا قیام قعود اچہی طرح نکری یا قران صحیح نہ پڑہے یہہ عیب ظاہرے ہی اور خوب وضو کرے
اور قیام اور قعود پوری ادا کری اور ساتہہ اوسکی کفر اور شرک بہی کری یا کفر اور شرک نکری لیکن یہان
دنیا کا دکہلاوا ہو تو کری اور نہین تو نہین تو یہہ مقبول نہین کیونکہ یہہ عیب باطنی ہی جو عمل ان دونون
عیبون کسی پاک ہو وہ رنج اوسکا ضایع نہوگا اللہ تعالی فرماتا ہی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین یعنے
اللہ تعالی نیکو نکی مزدوری ضایع نہین کرتا اور اپنی فضل و کرم سی قبول کرتا ہی اور ثواب دیگا
اوسی اپنی وعدہ کی موافق عقیدہ جس نی کفر اور شرک سی توبہ کری اور گناہ کرتا رہا اور بے توبہ مر گیا
تو حال اوسکا متعلق بارادہ الہی ہی چاہی عدل کری اوسکو عذاب کری کیونکہ وہ مستحق عذاب کا ہی اور
چاہی اپنی فضل سی بخشدی اور درگذر کرے عقیدہ ریا جبکہ عمل مین آئی اجر اوسکا جاتا رہتا ہی
بلکہ گناہ ریا کا باقی رہتا ہی یہی حکم غرور کرنے عبادت کا ہی کہ کوئی نیک کام کر کر کہی کہ مین ہی ایسا ہون
عقیدہ مسلمان اللہ تعالی کو سر کے انکہو نسی نہین دیکہی گی جیسا وہ ہی عقیدہ یہہ کسی بندہ کو قدرت نہین کہ
جیسی کچہہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی بندگی کو ویسی ہی ادا کری عقیدہ ایمان اللہ پر اور اوسکی حکم پر اقرار زبان سی کرنا
کہ برحق ہی اور دلمین اوسی سچہ جانی کا نام ہی عقیدہ ایمان مسلمانون کا اور فرشتو نکا اور جنات کا اور بہشتیون
والونکا اور زمین والونکا کیا پیغمبر اور کیا اولیا اور سب مومنین کا کم یا زیادہ نہین ہوتا ولیکن عمل اور یقین مین
فرق ہی پس ایمان تو قبولیت ہی اور اسلام نام فرمانبرداری احکام الہی کا ہی پس فرق ایمان اور اسلام کا لغت
کر اظہر ہی ولیکن مانند ایک شی کی ہی اسمین فرق نہین ہو سکتا جیسی پیٹہہ اور پیٹ عقیدہ دین بولا جاتا ہے
ایمان اور اسلام اور شریعت پر عقیدہ تمام مومن برابر ہین اس مسئلہ مین کہ ہم بہی جنتی ہین ہمارا مالک

اور

اور حاکم ایک ذات الہی ہی اور دین پر یقین رکہتی ہین اور اللہ تعالی پر بہروسا رکہتی ہین اور خدا اور اوسکی
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مین ہین اور اوسکی قدر کی رضا مین ہین اور خوف عذاب اوسکی
مین اور امیدوار اوسکی بخشش کی ہین اور یقین اوسکی ذات مین اور تحقیق اوسکی صفات مین عقیدہ
سوای ایمان کی اور عملون مین بندون مین فرق ہی اور ایمان مین سب برابر ہین عقیدہ اللہ تعالی بندون پر
فضل کرتا ہی اور بعضو نپر عدل کرتا ہی کبہی ایسا فضل کری ایک عمل سی ایک بندہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے
اپنی فضل سی اوسی دیتا ہی اور کبہی بندہ گنہگار گناہ کرتا ہی جس عذاب کا سزاوار ہو اوسکو
بدلہ دیتا ہی اور کبہی اپنی فضل سی بخشدیتا ہی اور کبہی کسیکو کسی کے سفارش سے بخشدیتا ہی عقیدہ
شفاعت جناب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطہ گنہگارون صغیرہ اور کبیرہ والون کی کہ لائق
عذاب کے ہین برحق ہی بشبہہ مقرر کرینگی عقیدہ شفاعت اولیا اور شہدا اور فقرا اور مسلمانون کے لڑکون کے
برحق ہی عقیدہ قیامت کو ظالمون کی نیکیان مظلومونکو دینگی اور نیکیان نہون تو مظلومونکی بدیان ظالمونکو
دینگی عقیدہ ثواب اور عذاب اللہ تعالی کا فنا نہوگا اللہ تعالی ہدایت کرتا ہی اپنی فضل سی ایمان اور
بندگی کی طرف جسی چاہتا ہے توفیق بخشتا ہی وہ کرتا ہی اور جسی توفیق کی مدد نہوئی کہ موافق رضامندی
الہی کی وہ کام کری وہ گمراہ ہوگیا جسکی مدد توفیق کی نہ ہوئی اسی بے مددی کے سبب سی جو گناہ کا
عذاب ہوا یہہ عدل ہی عقیدہ اور بندہ کا ایمان شیطان زبردستی کر کر نہین لی سکتا ولیکن
شیطان کی بہکاوسی یا نفس کے خواہش سی آپ ہی کفر کی بات کر بیٹہتا ہی تب شیطان ایمان
کو سلب کر لیتا ہی عقیدہ سوال منکر اور نکیر کا من ربک و دینک و نبیک قبر مین یا ہٹکانی کی جگہہ برحق
ہے عقیدہ روح کا بدن مین آنا قبر مین برحق ہی سب کافرون کو اور مومنون کو عقیدہ اللہ تعالی
کا قرب بندگی والونسی اور دوری اللہ تعالی کی گنہگارونسی کچہہ لنبا چوڑا اور اونچی کا نہین بلکہ
نشان بیچگونی کا ہی بوصف تنزیہ کی عقیدہ ماں باپ رسول خدا کی کفر پر موئی تہی اور ابوطالب
حضرت کا چچا منکر کافر ہوا عقیدہ جسوقت کہ مشکل ہو دی اوپر انسان اہل ایمان کی کو سے
باریکی علم توحید سی پہر واجب ہی اسپر کہ وہ اعتقاد رکہی کہ جو سبکی نزدیک صواب ہو اللہ تعالے
کی ذات مین مجملا سمجہتا رہی جب کہ اوسی عالم ربانی عارف کامل ملی جب اوس سی تحقیق تفصیل وار
بروجہ کمال ظاہری اور باطنی سیکہہ لے پہر ڈھیل نکری عقیدہ ہم بہی تیتی ہین اللہ تعالی کو موافق
طاقت اور مقدور اپنی کی جیسی اللہ تعالی نی صفت کرے ہی اپنی ذات کی ساری صفتون ہونے
اور ان ہونے اپنی کے اپنی کتاب مین آن ہونی یہہ ہی جیسی فرمایا اللہ تعالی نی لیس کمثلہ شے

یعنے اوسکی مثل کوئی نہین ہوتا وہو السمیع العلیم وہ سنتا اور جانتا ہی یہہ ہوتی ہی اتنی باتین جسمین ہون
اوسکی سنی گہو سنون جب تمنی معلوم کیا کہ مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ جو بیان کیا گیا اب معلوم
کرو کہ فرقہ بدین کونسی ہین کہ جنہین اللہ تعالی نی فرمایا ہی اور کہا ہی یہہ ان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا
تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنے یہہ راہ کہ جو مین نہین دکہلایا اور اس راہ چلنی کا تمہین حکم دیا
وہ دگر اشریعت کا ہی پہر پکڑو تم پیروی شرع رسول اللہ کی اور پیچہی نہ پڑو تم بہولے راہونکی کہ جہوٹی لوگون کے
طرف مشغول نہو کہ وہ تمہین پہیر دینگی راہ مسلمانی سی اور شیطانی رستہ پر ڈال دینگی اور پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حدیث ستفرق امتے علی ثلثۃ وسبعین فرقۃ کلہا فی النار الا سواد الاعظم
یعنے نزدیک ہی کہ متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر فرقون کی سب دوزخی ہونگی مگر ایک بیچ جنت کے
اور وہ وہ لوگ ہین جو گروہ عظیم کے پیرو ہون لوگون نی پوچہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وی کون
لوگ ہین آپنی فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحابون کی راہ پر ہون یعنے اہل سنت وجماعت کی یہی ہین
کہ سنت راہ پیغمبر خدا کی اور جماعت راہ پیغمبر کی اصحابون کی ہی اسکی آٹہہ فصل ہین **فصل پہلی**
اہل سنت اور جماعت کی مذکور مین ہی نشان اہل سنت اور جماعت کا دس چیزین ہین جسمین یہہ دسون چیزین
پائی جاوین تو جانیے کہ یہہ اہل سنت اور جماعت ہوا اور مومن سنی ہو **سوال** وی دسون کونسی ہین
جواب بعد پیغمبر خدا کی سب سی افضل ابوبکر صدیق اور حضرت عمر ابن الخطاب کو سمجہی وی دونون
پیغمبر خدا کی خسر ہین اوسکی پیچہی سب سی بہتر دوست رکہی حضرت عثمان بن عفان کو اور مرتضی علی کو کیونکہ
وی دونو داماد رسول اللہ کی تہی تیسرے تعظیم دونون قبلونکی کرنی یعنے کعبہ اور بیت المقدس کے کرنے
چوتہی دونون موزون پر مسح کرنا پانچوین دو نوشتہ ہدایون سی بچنا یعنی یہہ شاہدی نہ دیوی کہ فلانا قطعی
بہشتی ہی اور فلانا قطعی دوزخی ہے اور چہٹی پیچہی دونو اماموں کے نماز پڑہنی یعنے نیک بخت اور بدبخت
صالح ہو یا فاسق ہو ساتوین اللہ تعالی کی طرف سی نیکی اور بدی جانتی آٹہوین فرمانبردار یا بیفرمان اللہ تعالے
کے پر جنازہ کی نماز پڑہنی نوین نماز اور زکوۃ دونو ادا کرنے دسوین فرمان برداری سب طرح کے
بادشاہ کی کرنی اور کسی مسلمان پر ناحق تلوار نہ کہینچنی اونکی چار مذہب ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی انکی
اصل متابعت حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت
علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہم کے ہی جو مسئلہ چارون مذہب مین ایک طرح کا پاوین
اوسکا نام اتفاقی ہی اور جو کسی مسئلہ مین اختلاف ہو اوسکا نام اختلافی ہی ان چارون کا اصول
قران اور حدیث اور اجماع صحابہ کے موافق ہے اور چہہ فرقون کا اصول قران اور حدیث اور

اجماع صحابہ کی قید مین نہین **سوال** وی کونسی ہین **جواب** رافضیہ خارجیہ جبریہ قدریہ جہمیہ مرجیہ ان چہونکی ہر کسی ساتہہ
بارہ بارہ شاخ ہین بارہ چہکہ بہتر ہوئی **فصل دوسری** بارہ شاخ رافضیونکی مذکور مین ہی **سوال** اونکی بارہ شاخونکا
کیا نام ہی اور کہان ہین متفق ہین اور کہان مین مختلف **جواب** بارہ شاخ رافضیہ کی یہہ ہین ایک علویہ دوسرا ابدیہ تیسرا شیعیہ
چوتہا اسحاقیہ پانچوان زیدیہ چہٹا عباسیہ ساتوان امامیہ آٹہوان ناویہ نوان تناسخیہ دسوان لاعنیہ گیارہوان راجعیہ بارہوان
متبرائیہ یہہ بارہ چودہ باتین متفق ہین **سوال** وی کونسی ہین **جواب** پہلی پنجوقتی نماز کو جماعت سی پڑہنی سنت نہین
سمجہتی دوسری دونو موزون پر مسح روا نہین سمجہتی تیسری حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کو برا بولتی ہین چوتہی
سوای امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی سب اصحابون سی بیزار ہین بلکہ اہانت کرتی ہین پانچوین حضرت بی بی فاطمہ
کو بی بی عایشہ پر افضل جانتی ہین بلکہ اہانت کرتی ہین چہٹی کہتی ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
قوت سی پیغمبری نہین کر سکتی تہی حضرت مرتضی علی بغیر اور ساتوین حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کا نام بدی کر لیتی
ہین اور اونہین مجتہد نہین سمجہتی اور آٹہوین رحمت خدا سی اور دیدار سی ناامید ہین اور نوین تراویحون کو سنت
نہین سمجہتی اور دسوین تین طلاق جو کوئی ایک مرتبہ کہی اوسپر کہتی ہین طلاق نہین پڑتی اور کہتی ہین طہر مین تین
مرتبہ کہی تو پڑتی ہی اور گیارہوین داہنی ہاتہہ کو بائین ہاتہہ پر قیام مین رکہنا سنت نہین سمجہتی اور بارہوین خطبونکو
کالی کپڑی پہناتی ہین اور تیرہوین روزہ کو جلدی کہولنا سنت نہین سمجہتی اور چودہوین مغرب کی نماز کا وقت جلدی
دن چہپی سنت نہین سمجہتی بلکہ جب تک کہ تاری جہمک آوین مغرب کی نماز نہ پڑہین اور بارہ مسلونمین بارہوں مختلف
ہین اول علویہ وی رافضی حضرت علی کو نبی کہتی ہین اور یون کہتی ہین کہ حضرت جبرئیل بہولکر وحی حضرت محمد رسول اللہ
کو دی گئی تہی اور ایک اوسکی شاخ غرابیہ ہی وہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا اور حضرت علی مثال دو کالکی تہی کہ حضرت جبرئیل
بہولکر وحی محمد رسول اللہ کو حضرت علی کی بہروسی دی گئی تہی اور دوسری ابدیہ حضرت علی کو پیغمبر کا ساجہی
سمجہتی ہین اور تیسری کہ حضرت علی کو ایا دوست رکہتی ہین کہ اور کسیکو حضرت علی پر افضل نہین سمجہتی اور جو کوئی
حضرت علی کو سب سی افضل نجانی اوسی وی کافر جانتی ہین اور چوتہی اسحاقیہ وہ کہتی ہین کہ زمین کسیوقت پیغمبر سے
خالی نہین رہتی پیغمبری اب بہی ختم نہین ہوئی ابہی وقت باقی ہے اور پانچوین زیدیہ اونکی تین گروہ ہین
پہلی کہتی ہین کہ جنہون نی حضرت مرتضی علی کی ہونی اور کسی صحابہ کے بیعت کری اوی کافر ہین دوسرے
سلمانیہ وہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور بی بی عایشہ کو کافر کہتی ہین اور تیسری کہتے ہین
کہ سوائے اولاد حضرت علی کے اور کوئی لایق امامت کے نہین اور زمین کو امام سے
خالی نہین سمجہتی اور چہٹی عباسیہ وے کہتے ہین کہ سوائے اولاد حضرت عباس

بن عبد المطلب اور کوی اولی امامت کی نہین ہے اور ساتوان امامیہ وہ کہتی ہین کہ فاسق کی امامت روا نہین
ہی اور بادشاہی سوا اولاد حضرت مرتضی علی کی روا نہین ہی اور آٹہوان ناویہ وہ کہتی ہین کہ جو کوئی اپنی تئین اور سے
افضل جانی سو کافر ہی اور نوین تناسخیہ وہ کہتی ہین کہ مردہ کی تن سی جان نکلکر اور کی تن مین جا پڑتی ہی
یہہ روا ہی جیسی ہندو لوگ کہتی ہین اور دسوین لاعنیہ وی حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور
حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو لعنت کہتی ہین اور گیارہوین رجعیہ ہین وہ کہتی ہین کہ حضرت مرتضی علی
اب ابر مین ہین کہ یہہ کڑک جو ہی آپکی دلدل کی قدم کی آواز ہی اور بجلی اوسکی سم سی آگ جہڑتی ہی قیامت سے
پہلی ایک مرتبہ دنیا مین آوینگی اور مردونکو زندہ کرینگی اور زندہ کر سنیون کو دوزخ مین جلاوینگی اور شیعون کو
بہشت کو چلاوین گی اور بارہوین مترلصبہ وہ بادشاہ پر باغی ہونا روا رکہتی ہین اور بادشاہ کی ساتہہ
جنگ کرنا روا جانتی ہین اور بعضی بیہودہ ایسی ہین کہ اونکو وی رافضی بہی مسلمان نہین کہتی ایک غلات نصیریہ
ہین وہ حضرت علی کو خدا کہتی ہین اور دوسرے اسماعیلیہ وہ کہتی ہین اللہ تعالی نہ موجود ہی اور نہ معدوم ہی اور بدائیہ وہ
کہتی ہین کہ بعضے کام اللہ تعالی کرتا ہی اور پہر وہ برا جانتا ہی تو اپنی کئی پر پچہتاتا ہی یعنی اوسے ہی کام
کا انجام معلوم نہین اور ایک فرقہ اونکا ذمیہ ہی کہ وی مذمت یعنی ہجو حضرت محمد مصطفی کی کرتی ہین اور کہتی ہین
کہ حضرت مرتضی علی خدا تہی اور حضرت محمد رسول اللہ پیغمبر تہی کہ حضرت علی کی طرف خلق کو بلاتی تہی اونہون نے
برا کیا کہ خلق کو اپنی طرف بلایا اور ایک زراریہ ہین وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کی صفتین نئی پیدا ہوئی ہین
قدیم نہین ہین حادث ہین اور ایک فرقہ جسمیہ ہی وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی لنبا اور چوڑا اور دونگہا ہی اور تینون
برابر ہین مسئلہ سفیدی جیسی خالص چاندی اور سورج کی سی جہمک ہی اور مشک اور عنبر سی زیادہ خوشبودار
ہی اور ایک اور فرقہ ہی بنانیہ وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی کی صورت انسانکی سی ہی پہلی اللہ تعالی کی روح حضرت علی
مین گہوسی اونکی پیچہی محمد بن حنفیہ مین گہوسی اونکی پیچہی اونکی بیٹی ابی ہاشم پر اونکی بنان بن سمعان پر کہ بہت ہین
کہان تک اونکی بیہودگی بیان کرون کہ بولتی ہین شرم آتی ہی اور دوسرا فرقہ خارجیہ ہی اوسکی بارہ فرقی ہین
کا یہہ نام ہی ایک ازارقیہ اور دوسرا اباضیہ اور تیسرا ثعلبیہ اور چوتہا خلیفیہ اور پانچوان کوزیہ اور چہٹا کنزیہ اور
ساتوان میمونیہ اور آٹہوان محکمیہ اور نوان اخنسیہ دسوین خارمیہ گیارہوان معتزلیہ بارہوان شمراخیہ ساری خوارج سے
مسلونمین متفق ہین وہ یہہ ہین اول تو جماعت سی نماز برحق نہین جانتی دوسری مسلمان کو گناہ کرنی
سی کافر کہتی ہین تیسری بادشاہ ظالم سی لڑائی کرتی ہین اور باغی ہو جاتی ہین اور یہہ کہتی ہین کہ حضرت مرتضی علی کرم
اللہ وجہہ برحق امام نہ تہی اسی واسطہ حضرت معاویہ نے اونسی لڑائی کری اور معاویہ ابن سفیان کو حق پر
سمجہتے ہین اور بعضے مسلونمین آپسمین مختلف ہین پہلی ازارقیہ وہ کہتی ہین کہ آدمی مومن خواب مین کچہہ دیکہا

نہین

نہین دیکہہ سکتا کیونکہ وحی اوترنا منع ہوگیا ہی دوسری اباضیہ وہ کہتی ہین کہ ایمان محض اس بول کا ہی نام ہی
اور کچہہ کام شرط نہین کہ سنت ہی تیسری ثعلبیہ وہ کہتی ہین کہ سب کام ہماری موافق چاہت خدا کی ہین
قضا اور قدر کی نہین یعنی جو کچہہ چاہتا ہی سو کرتا جاتا ہی کچہہ پہلی سی نہین ٹہرا رکہا تہا مسلمان کہتی ہین کہ
جو کچہہ علم قدیم مین ٹہرا رکہا تہا سو کیا یہہ مذکور باب التقدیر مین ہو چکا چوتہی خلیفیہ وی کہتی ہین کہ ایمان کا لانا
فرض غیر معلوم ہی فرضیت ایمان کی نص قطعی سی ثابت نہین ہوئی پانچوین کوزیہ وہ کہتی ہین کہ بادشاہ جو
کافرونسی غزا ترک کری وہ کافر ہی چہٹے کنزیہ وہ کہتی ہین کہ غسل جنابت مین مل مل کر بدن دہونا فرض
نہین اور اندر سی بدن کے عضو کو دہونا فرض ہے ساتوین ممونیہ وہ کہتی کہ بندو نیز زکوۃ کچہہ نہین چاہو دو
اور چاہو ندو آٹہوین محکمیہ ہین وہ کہتی ہین کہ نیکی اور بدی اللہ تعالی نی اپنی علم قدیم مین نہین ٹہرائی نوین اخنسیہ
ہین وہ کہتی ہین کہ ایمان بہی کسب بندیکا ہی اور مخلوق ہی اور اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی توفیق اور تاثیر کہ
من جانب اللہ ہی اس سی منکر ہین روز قیامت تک نیک کامونکا کچہہ فایدہ نہین ہوتا دسوین خارمیہ
وہ کہتی ہین کہ نماز اکیلی پڑہنی ہی جماعت نہیں گیارہوین معتزلہ وہ کہتی ہین کہ قران نیا پیدا ہوا ہی اور یہہ جو
کچہہ کاغذون مین لکہا ہی سو اور ہی اور وہ جو مراد ہی وہ اور ہی بارہوین شمراخیہ اور معتزلہ وہ کہتی ہین کہ
بندہ کا قول و فعل پیدا کیا ہوا اور ٹہرایا ہوا اللہ تعالی کا نہین مردون کو کچہہ نماز اور روزہ اور خیرات سے
کچہہ بخشش تو اوسی نہین پہونچتا اور قیامت کو کوئی شفاعت نکریگا اور اہانت رسول اللہ کی کرتی اور قیامت
کا حساب اور عمل کی گنتی اور میزان کا تول اور پلصراط پر گذر ہرگز نہوگا اور گنہگار ہمیشہ اعراف مین رہینگے
نہ بہشت مین اور نہ دوزخ مین بیچ مین ہونگی اور سب فرشتی ایمان والون آدمیون پر افضل ہین اور اللہ تعالی
کے دیدار کے منکر ہین اور اولیاونکی کرامت کی منکر ہین اور مسلمان اور کافر کو نکاح کرینین برابر سمجہتے ہین
اور صفتین اللہ تعالی کی منکر ہین اور کہتی ہین کہ جب اللہ تعالی نی خلقت پیدا کری تو نام اوسکا خالق
ہوا اور ہمیشہ سی نتہا اور جب کسیکو رزق دیا تب رزاق ہوگیا کچہہ پہلی رزاق نتہا وہ عالم اور سکتا ہی اور جانتا
اپنی ذات کری اور اوسکی صفت نہین اور جو چیز کہ اللہ تعالی نی پیدا نہین کے اوسی بہی شی کہتے ہین اور یہہ
کہتے ہین کہ بہشتی بہشت مین ہو دینگی اور مرینگی اور کہوئی جاوینگی اور جو کوئی ناحق مارا جایا اوسی کا فرمای
تو بسم اللہ کہتی ہین ہم انا للہ وانا الیہ راجعون کہتی ہین اور اوسی بنا موت موا کہتی ہین اور قیامت کی
علامتون کی منکر ہین اور تین طلاق والی بی بی حلالہ حلال سمجہتی ہین اور علم سی عقل کو افضل سمجہتے
ہین اور کہتی ہین کہ معراج کی رات پیغمبر خدا نی کلام خدا کی نہین سنی اور بیت المقدس تک جانیکی قایل
ہین اور عرش اونچائی کو کہتی ہین اور کرسی کو علم کہتے ہین اور حجاب دیدار سی منع کو کہتی ہین اور روح

اوسکی حکم لوٹتی ہین اور پیغمبرونکو معصوم نہین جانتی اور حرام کو رزق نہین کہتی اور غیب پر ایمان لانا ناحق سمجھتے
ہین اور کہتی ہین خدا کا بندون پر حکم نہین اور مرنی پیچھی نیکی بدیکا کام کا بدلہ نہین ہوتا اور کچھ خدا کو دنیا ہی
وہ دنیا مین ہی ملجاتا ہی اور کہتی ہین یہہ دنیا کی عورتین مانند گلاب کے پہول کی ہین جسکا جی چاہی سونگہی
اسیطرح سی عورتین ہین کہ جسکا جی چاہی جس سی فایدہ لیوی یعنی گہری یا مجامعت کری **فصل** چوتہی
جبریونکی بارہ فرقونکی مذکور مین **سوال** وہ کونسی ہین **جواب** ایک مضطریہ دوسرے افعالیہ تیسری مقیہ
چوتہی مفروغیہ پانچوین نجاریہ چہٹی تمنیہ ساتوین کسالیہ آٹہوین سابقیہ نوین حبیبہ دسوین خوفیہ گیارہوین فکریہ
بارہوین حسبیہ پہلا مضطریہ وہ کہتی ہین کہ بہلائی اور برائی خدا کی طرف سی ہی ہمارا اسمین کچہہ دخل نہین اور
قیامت کی دین بندہ کو اپنی کئی کی سی ثواب اور عذاب نہین اور دوسری افعالیہ وہ کہتی ہین کہ بندہ کام کرتا ہے
پر اپنی کام پر قدرت نہین رکہتا تیسری مقیہ وی کہتی ہین کہ نیکی اور بدی مخلوق کی ہی اور خالق کا دخل نہین
چوتہی مفروغیہ وہ کہتی ہین کہ محنت اور مشقت اگلی زمانی کی لوگون پر تہی آخری زمانی کی لوگون پر نہین ہے
پانچوین نجاریہ ہین وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالی گنہگارونکو عذاب انکی قول فعلون کی سبب سی نہین کری
اپنی چاہت سی جیسی چاہی کری چہٹی تمنیہ وہ کہتی ہین خیر بندہ کی وہ ہوتی ہی کہ جیسی اینامن اور خلق بہلا
ہی ساتوین کسالیہ وہ کہتے ہین کہ ثواب اور عذاب بندیکو بندہ کی فعلون سی ہرگز کم زیادہ نہین ہوتا
آٹہوین سابقیہ وہ کہتی ہین کہ نیکبختی اور بدبختی بندیکی پیدا ہونی سی پہلی پیدا ہوچکی ہی بندگی اوسکی کچہہ دستگیر نہین
ہوتی اور بدبختی ہای پہیر اسکی نہین ہوتی نوین حبیبہ وہ کہتی ہین کہ کوئی دوست اپنی کو نہین مارتا اللہ تعالی
نی بندونکو دوست کہا ہی نہ ماریگا دسوین خوفیہ وہ کہتی ہین جسکی نیکی مین عمل ہتی ہوجان تو اوسی
کچہہ نفع نہین ہوتا گیارہوین فکریہ وہ کہتی ہین کہ صنعت اللہ تعالی کی مین فکر بہتر ہی سب بندگی
اور خیرات سی خواہ کچہہ کرو یا نہ کرو اور بارہوین حسبیہ وہ کہتی ہین کہ جس بندہ کی نیکی ہوون تو جس بندہ
نی نیکی بہت کری اوسکا ساجہی ہوجا کیونکہ سب آدمی ایک دادا کی پوتی ہین جس کسیکی مال اور
اسباب بہت ہو اوس مال مین سبکو ساجہی کرلیتا ہی اور جو کوئی منکر ہو اور اپنی مال سی جو کوئی انہوت
والونکو منع کرین اوسی گنہگار بدکار کہتی ہین اور بندون کی سب کامون کو بعد توفیق کی کہتی ہین نیکی
پر توفیق اور بدی پر توفیق نہین کہتی اور جیسیہ قران اور انجیل کو مانتی ہین اور توریت اور زبور کو نہین مانتے ہیں
فصل پانچوین بارہ گروہ قدریہ کی مذکور مین ہی ایک احمدیہ دوسری تنویہ تیسری کسانیہ چوتہی شیطانیہ
پانچوین شریکیہ چہٹی وہمیہ ساتوین داودیہ آٹہوین تحولیہ نوین ناکسیہ دسوین فاسطیہ گیارہوین نظامیہ بارہوین
منزلیہ جو کسی مسلون تین کہ بارہ ہوئی

متفق

متفق ہین وہ یہہ ہین اول تو یہہ کہ بعضی باتین ایسی ہین کہ اللہ تعالی کی نزدیک کفر ہین اور اونکی نزدیک روا کہی وہ
کبر لیجی وہ چہہ چیزین ہین پہلی تو کہتی ہین کہ بعضی چیز روا ہی کہ عند اللہ محض ایمان ہو اور نزدیک خلق کی کفر ہو دوسرے
نماز جنازہ کو واجب نہین جانتی تیسری کہتی ہین کہ توفیق کام کئی سی پیچھی ہوتی ہی اور تقدیر نیکی اور بدی کی خدا
نہین جانتی ایسی جانتی ہین اور روز میثاق سے منکر ہین کہتی ہین اندازہ نیکی اور بدی کا اللہ تعالی نی روز ازل سی یعنی
اوسکا تول نہین ٹہرا رکہا تہا اور اہل سنت اور جماعت کی نزدیک توفیق اور عمل برابر ہوتی ہین فقہ اکبر مین لکہا ہے
چوتہی کہتی ہین کہ معراج پیغمبر خدا کو خواب مین تہی جاگتی نہین ہوئی اہل سنت اور جماعت کہتی ہین کہ جاگتی مین ہوئی
وہ کہتی ہین کہ ہم نہین جانتی کافر ہین یا مومن ہین اللہ تعالی کی نزدیک اور پانچوین کہتی ہین کہ ہمین معلوم نہین
کہ مرتی ہوئی آدمی ساتہہ ایمانکی موا ہی یا بی ایمان موا ہی اور چہٹی روز میثاق کی منکر ہین اور روز الست کو حق
نہین سمجھتی اور بارہ مسلونمین بارہ ہونکا اختلاف ہی اول احمدیہ وہ فرضیت کی منکر ہین اور سنت کی منکر ہین
اور کہتی ہین کہ بندہ پر ہرگز سنت نہین دوسری تنویہ وی کہتی ہین کہ نیکی رحمن سی ہی اور بدی اہرمن سے ہی
تیسری کیسانیہ وی کہتی ہین کہ بندونکا فعل مخلوق ہی یا غیر مخلوق ہی معلوم نہین چوتہی شیطانیہ وی کہتی ہین
اللہ تعالی نی شیطان نہین پیدا کیا یعنی شیطان کی وجود نہین پانچوین شریکیہ وی کہتی ہین کہ ایمان بندیکا
غیر مخلوق ہی اور افعال بعضی مخلوق ہین اور بعضی غیر مخلوق چہٹی وہمیہ وی کہتی ہین کہ عالم کو فنا نہین اور ہمارے
کام اوسکی حکم سی نہین اور ساتوین داودیہ ہین وی کہتی ہین کہ جہان منسوخ نہین ہوگا اور آٹہوین منویہ ہین
وی کہتی ہین کہ بادشاہ کی متابعت مین ڈہیل کرنی روا ہی یعنی ایک بادشاہ کی متابعت کرنی اور بادشاہ سے
سی لڑائی رکہنی روا ہی اور نوین ناکسیہ ہین وی کہتی ہین کہ جس نی گناہ کیا وہ کافر ہوگیا توبہ اوسکی
قبول نہین ہی اور دسوین ماسطیہ ہین وی کہتی ہین کہ بندہ پر کسب حلال فرض نہین ہی اور زہد بہی فرض
نہین ہوتا اور گیارہوین نظامیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کو چیز نکہی اور کہتی ہین کہ عالم کا اور کسیکو معلوم نہین
قدیم ہی اور بارہوین منزلیہ وی کہتی ہین کہ ہم نہین جانتی ہین کہ اللہ تعالی بدی پر تقدیر کری ہی یا نہین **فصل** چہٹی
بارہ گروہ جہنمیہ کے مذکور مین ہی ایک معطلیہ اور دوسری مترالقبیہ اور تیسری متراقیہ اور چوتہی واردیہ اور
پانچوین خرقیہ اور چہٹی مخلوقیہ اور ساتوین غبرمیہ اور اٹہوین فانیہ اور نوین زنادقیہ اور دسوین لفظیہ اور گیارہوین
قبریہ اور بارہوین واقفیہ جونسی مسئلونمین سب وی متفق ہین وہ چہہ بات ہین ایک یہہ ہی کہ کہتی ہین کہ ایمان
دلمین ہی اور زبان سی کہنا کچہہ فایدہ نہین کرتا اور دوسری سوال منکر نکیر کو برحق نہین جانتی ہین اور تیسرے
حوض کوثر کی پانیکو ہرگز نہین جانتی اور چوتہی ملک الموت کی آونکی منکر ہین اور پانچوین حضرت موسی علیہ السلام کے
اللہ تعالی سی سوال جواب سی منکر ہین اور چہٹی حساب گور کی منکر ہین ولیکن جونسی مسئلونمین بارہ ہونکا اختلاف ہی

اختلاف ہی وہ یہہ ہین ایک معطلیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کے صفات اور اسماء اللہ تعالی کی نو پیدا ہین
اور دوسری متر البقیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی اور قدرت دونو مخلوق ہین تیسری متراقیہ وہ کہتی ہین کہ اللہ تعالے
بی شبہہ ایک جگہہ ٹہر رہا ہی اور چوتھی واردیہ ہین وے کہتے ہین کہ اللہ تعالی سبکو نگاہ رکہنیوالا ہی کسی مومن کو
دوزخ مین نہ ڈالیگا جبکہ سب کافر دوزخ مین پڑ چکیگی دروازی دوزخ کی بند ہو جائیگی اور پانچوین خرقیہ ہین
وی کہتی ہین کہ دوزخمین آدمی ایسی جلین گی کہ پہر نہ جیونگی اور چہتی مخلوقیہ ہین وی کہتی ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ
نبی نتہی حکیم تہی اور ساتوین تحریہ ہین وی کہتے ہین کہ قران شریف نو پیدا ہی اور آٹہوین فانیہ ہین وی کہتی ہین
کہ معراج محمد رسول اللہ کی جان سی تہی اور تن سی نتہی اور نوین زنادقیہ ہین وہی کہتی ہین کہ اللہ تعالی دنیا اور آخرت دونون
مین سر کی آنکہونسی ہر کسیکو دکہا جاتا ہی اور دسوین لفظیہ ہین وی کہتی کہ قران بول پڑہنے والونکا ہی اور خدا
کا بول نہین اور گیارہوین قبریہ ہین وی کہتی ہین کہ قیامت کو عذاب نہوگا اور بارہوین واقفیہ ہین وے
کہتے ہین کہ قران شریف نہ نو پیدا ہی اور نہ پیدا ہوا ہی **فصل ساتوین** بیچ بیان بارہ گروہ مرجیہ کے
مذکور ہین ہی ایک تارکیہ اور دوسری شانیہ اور تیسری راجیہ اور چوتہی شاکیہ اور پانچوین عملیہ اور چہٹی منقوصیہ اور ساتوین
منقولیہ اور آٹہوین متشبیہ اور نوین بدعیہ اور دسوین مشبہیہ اور گیارہوین حشوئیہ اور بارہوین اشرقیہ پہلی تارکیہ ہین وے کہتے ہین
کہ بندہ پر بعد ایمان کی کچہہ فرض نہین چاہو کچہہ بندگی کرو اور چاہو کچہہ نکرو اور دوسری شانیہ ہین وی کہتی ہین کہ جب
بندہ نی کلمہ پڑہا پہر کچہہ نیکی کرو یا نکرو اوسی کچہہ نفع اور نقصان نہین ہے اور تیسری راجیہ وی کہتی ہین کہ بندہ کو
گناہ کی سبب گنہگار نکہی اور بندگی کہ سبب فرمانبردار نکہی کیا جانی کون حق پر ہی اور چوتہی شاکیہ وی کہتے
ہین کہ بندہ شکمین ہی مرتی وقت اگر ایمان سی موا تو ایمان سی مرا اور مومن ہوویگا اور جو بی ایمان گیا تو کافر کہین گے
اور مسلمانون کو خاطر جمع سی حکم خدا کا ماننا ہی اور پانچوین عملیہ ہین وی کہتی ہین کہ عمل کا جاننا ایمان ہی اور
جو کوئی امر و نہی نجانی تو کافر ہی یہہ نہین جانتی کہ کلمہ پڑہتے ہی کیونکر مسلمان ہو جاتی ہین عالم ہی صاحب ایمان
ہوتی اور چہٹی منقوصیہ ہین وی کہتی ہین کہ جو مومن بندہ بدی کری تو کافر ہی اور ساتوین منقولیہ وی کہتی ہین
کہ ایمان گہٹتی ہی بڑہتا نہین ہی اور آٹہوین متشبہ ہی وی کہتی ہین کہ ان شاء اللہ تعالی ہم مسلمان ہین و لیکن خاطر
جمع نہین اور نوین بدعیہ ہین وی کہتی ہین کہ بادشاہ کی فرمانبرداری کرنی چاہئی چاہی نیکی ہو یا بدی
اور دسوین مشبہ ہین وی کہتی ہین کہ دن قیامت کا جہوٹہ ہی اوسکی کچہہ دلیل نہین ہی اور گیارہوین حشوئیہ وی
کہتی ہین کہ حکم واجب کا اور سنت کا ایک ہی اور بارہوین اشرقیہ وی کہتی ہین کہ آدم کو اللہ تعالی نی اپنی صورت پیدا
کیا ہی **فصل آٹہوین** بعضے اور مجتہدون نی سات اور گروہ کو بہی کہا ہی ایک کرامیہ اور دوسری دہریہ اور تیسری
حنبلیہ اور چوتہی اباحیہ اور پانچوین باطنیہ اور چہٹی امراحیہ اور ساتوین اشعریہ ہین اول کرامیہ وی کہتی ہین کہ

ایمان

ایمان زبان کا اقرار ہی اور ولی کو نبی سی بہتر سمجہتی ہین اور کہتی ہین کہ مردہ کو فرشتہ قبر مین سوال جواب کی واسطی نہ اٹہاتی
تب اوسکی داڑہی پکڑ کر سوال جواب کرتی ہین اور معراج سیڑہی یاقوت اور زمرد اور مروارید اور مونگی کی ہی اور اللہ تعالے
کی رہنی کی جگہہ عرش ہی اور اللہ تعالی کی وجود ہی اور ملک الموت روحونکو قبض کرتا ہوا تہک جاتا ہی اور معرفت کا
نور دلمین اور زبان مین پیدا ہوا ہی اور ایمان نہین اور ایمان مومن کا روز میثاق سی ہی اور بادشاہت قریش کی جانب
اور کی روا نہین اور پیغمبر کی معجزہ بغیر دلیل کے نہین اور عرش خدا کی کہڑی ہونیکی جگہہ ہی اور کرسی خدا کی دونون
پاؤن کی رکہنی کی جگہہ ہی اور پیغمبرون سی کفر اور ایمان دونو ہوتی ہین اور کسب کو واجب جانتی ہین اور خدا کی
ذات اور صفات مین فکر کرنا روا سمجہتی ہین اور خواب کی تعبیر کو سچ نہین سمجہتی اور خدا کی ذات مین اور قران مین
شک کرتی ہین کیا جانی کہ ہی یا نہین اور صحابہ کے تعظیم نہین ہے اور تارونکو خیال جانتی ہین اور اللہ تعالی کے
تقدیر مین شک رکہتی ہین اور قبلہ مین بہی شک کرتی ہین کہ صحیح ہی یا نہین اور وضو کرنیکو جایز نہین رکہتی دوسری
دہریہ طبع کو وہم کہتی ہین اور محراب کو جایز نہین رکہتی اور تیسری حنابیہ وی کہتی ہین کہ مومن تو کافر نہین ہوتا
اور کافر مومن نہین ہوتا اللہ تعالی کی چاہت مین ہین اور چوتہی اباحیہ وی کہتی ہین کہ اللہ تعالی دنیا مین ہر کسیکو سر کی
آنکہونسی دکہائی دیتا ہی اور مومنون کو قیامت کی دن زنا کا زیان نہین اور پانچوین باطنیہ وی کہتے ہین کہ جس حدیث
مین علامت قیامت کی جیسی دجال کا آونا اور یاجوج اور ماجوج اور دابۃ الارض اور مغرب سی آفتاب کا نکلنا اور
حضرت عیسی کا آونا اور اصحاب کہف کا آونا درست نہین اور چہٹی امراحیہ وی کہتی ہین کہ اللہ کیطرف سی پیغمبرون کو رسالت
کا حکم نہین جو کوئی اپنی ڈر سی ایمان لادی سو ہی مومن ہی اور نہین تو نہین اور ساتوین اشعریہ وی کہتی ہین کہ عقل
ایک علم خدا کی نہایت ہی یہہ گروہ معتزلیون مین ملی ہی اور ایک گروہ امام اعظم نی مجسمیہ اور بہی کہا ہی وی کہتے ہین
کہ اللہ تعالی کی دیہی ہی یعنی وجود رکہتا ہی اور یہہ گروہ کرامیہ مین ملی ہی ان سب گمراہون بی دینون سی اپنے
امان مین ہمکو اور سب مسلمانون کو رکہی آمین **حکایت** ایکدن ہرقل بادشاہ قیصر روم کی نی حضرت معاویہ
کیطرف نامہ لکہا کہ تم کہتی ہو کہ ہم محمد رسول آخر زمان کی امت مین ہین ہماری کتنی سوالونکا جواب دو وہ سوال
یہہ ہین کہ شی کیا یعنی چیز کیا ہی دوسری لاشی کیا ہی یعنی ناچیز کیا ہی تیسری وہ کیا دین ہی کہ جس مین
اور نیکی قبول نہو اور چوتہی نماز کی تالی کیا ہی اور پانچوین بہشت کا درخت کیا ہی اور چہٹی ہر چیز کی نماز کیا ہی
اور ساتوین وہ کونسی چیزین ہی جو لڑکی کہ جسمین جان نہو اور نہ مان کی پیٹ سی اور نہ باپ کی کمر سی پیدا ہوئی ہو
اور آٹہوین وہ کونسا مرد ہی کہ باپ کا بیٹا نہو اور نوین وہ کونسا مرد ہی کہ جسکی ساتہہ اور قوم نہو اور دسوین وہ
کونسی قبر ہی کہ اپنی بیچ والی کولی پہری ہی اور گیارہوین یہہ لال اور پیلی آسمان مین کمان پڑ جاتی ہے
وہ کیا ہی اور بارہوین وہ کونسی جگہہ کہ جہان ساری عمر مین ایکہی دفعہ سورج چمکا ہو نہ پہلی اور نہ پیچہی

[illegible] ہی کہ ایکبار چلی ہو اور نہ پہلی اوس سی اور نہ پیچہی اور چودہوین وہ کونسا درخت
کہ بغیر پانی اوگا ہی اور پندرہوین وہ کیا ہی کہ بغیر جیو دم لیتی ہی اور سولہوین آج کیا ہی اور سترہوین کل گذری
وہ کیا ہی اور اٹہارہوین کل آویگی وہ کیا ہی اور انیسوین اوسکی پیچہی پرسون وہ کیا ہی اور بیسوین بجلی کیا ہی اور اکیسوین
رعد کیا ہی اور بائیسوین اوسکی کڑک کیا ہی اور تیئسوین کہکشان یعنے آسمان پر راہ سا دیکہائی دیتی ہے
وہ کیا ہی اور چوبیسوین چاند مین چہائیان سی وہ کیا ہین جب یہہ خط حضرت معاویہ کی پاس لکہا آیا جب
دربار کی لوگون نی کہا کہ تم اپنی طرف سی جواب نہ دیجیو کیونکہ ایسا ہو کہ کہین اپنی طرف سی کچہہ کہہ بیٹہو اور خطا ہے
اسمین اور طعن کرین تو سبکی یہی صلاح ٹہری کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس کی طرف لکہہ بہیجی جو وہ جواب کہلا
بہیجین سو ہم لکہدین گی جب اونکی طرف خط لکہا اور حضرت عبد اللہ ابن عباس نی جواب یہی دلا بہیجا جواب
پہلا شی یعنی چیز وہ پانی ہی کیونکہ اللہ تعالی نی خبر دی ہی کہ ہمنی سب شی پانی سی زندہ کری ہین دوسرا
لا شی یعنی نا چیز یہہ دنیا ہی کہ دیکہائی دیتی ہے اور فنا ہی اور تیسری جس چیز بغیر کوئی عمل قبول نہین ہوتا

وہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہی اور چوتہی تالی نماز کی اللہ اکبر کہنا ہی اور پانچوین بہشت کا پٹ لاحول ولا قوۃ الا
باللہ ہی اور چہٹی ہر چیز کی نماز سبحان اللہ وبحمدہ ہی اور ساتوین وہ چار چیزین نہ باپ کی پشت مین اور نہ ماں کے
پیٹ مین رہی اور جاندار ہی اول تو دادا آدم اور دوسرے دادی حوا اور تیسری حضرت موسی کا عصا اور
چوتہی حضرت ابراہیم کا دنبہ اور آٹہوین جو کسی مرد کا باپ نہو حضرت عیسی ع ہین اور جس مرد کی ماں
نہو وہ دادا آدم ہین اور دسوین جو چیز اپنی صاحب کو اوٹہاؤن پہری وہ مچہلی حضرت یونس کے نگلنے
والی ہی کہ چالیس دن اونہین لئی پہری تہی اور گیارہوین یہہ گمان جو آسمان پر کسی رنگ کی پڑ جاتی ہی
یہہ اللہ تعالی کے امان کی نشانی ہی اس امت کی ڈوبنی سی کیونکہ کہین کہولی بنا شعاع سورج کے
چمکتی نہین تو معلوم ہوا کہ اس ابر سی تو ڈوبنی سی بچی اور بارہوین جو شی جگہہ پر ایک مرتبہ سورج چمکا ہے
اور کبہی اوس سے پہلی نہین چمکا تہا وہ دریا نیل کا بیچ ہی کہ بنی اسرائیل کی واسطی دریا مین رستی پڑ گئی
تہی اور تیرہوین وہ چیز جو ساری عمر مین ایکبار چلی ہی اور پہر کبہی نہین چلی تو وہ کوہ طور ہی کہ بنی اسرائیل نے
جب بیفرمانی حضرت موسی کی کرکی بہاگی تب اللہ تعالی نی پہاڑ طور کا ایک ٹکڑا اوکہاڑ کر اونکی سر پر لاکہڑا کیا
کہ جسمین بہانت بہانت مین عذاب معلوم ہوتی تہی جب ایک غیب سی آواز آئی کہ ای بنی اسرائیل اگر
تم توریت کو قبول کروگی تو تم بچوگی نہین تو یہہ عذاب تمکو غارت کریگا تب لاچار ہو کر اونہون نے کہا کہ ہم
سبنے توریت کی احکام کرنی قبول کئے جب وہ عذاب اونسی ہٹ گیا وہ پہاڑ اپنی مکان گیا یہہ سب
حضرت موسی پاس حاضر ہوئی اور وہ جو درخت پانی بغیر ہوا سی وہ کہیا کدو ہی کہ حضرت یونس کے چہپانے کے

واسطہ اللہ تعالی نی کر دیا تہا اور پندرہوین بغیر جان جو دم لیتی ہی وہ صبح ہی اور سولہوین وہ جو آج ہی وہ عمل کا دن
ہی اور سترہوین وہ کل جو گذری وہ مثل ہی اور اٹہارہوین وہ جو کل آونی والی ہی وہ اجل کا دن ہے اور انیسوین
پرسون جو آویگی وہ امید کا دن ہی کیونکہ کل کا ہی کوئی ضامن نہین اور بیسوین یہہ بجلی جو ہی فرشتونکی ہاتہہ مین کوڑی
ہین کہ اوسکی تئین بادلون پر مارتی ہین اور اکیسوین یہہ رعد نام اوس فرشتہ کا ہی جو بادلونکو ہانکتا ہی اور
بائیسوین کڑک اوس ہانکنی والی کی آواز ہی اور تیئسوین یہہ کہکشان کہ جو آسمان مین راہ سا دیکہلائی دیتی ہی اسکے بیدہ پر
آسمان کی دروازے ہین کہ جسمین سی فرشتہ اور روحین آیا جایا کرتی ہین اس بیدہ سی تارونکا بہت گہن ہے
اسواسطی روشنی بہت ہی وہان اور چوبیسوین چاند کی چہائیان جو ہین جنکی اللہ تعالی نی چاہا روشنی رات اور
دنکی مین فرق کیا جاہی تب اللہ تعالی نی اوسکی روشنی اتنی میٹ دی اور جو نہ مٹاتا تو رات اور دن مین
کچہہ فرق نرہتا جب عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نی یہہ جواب لکہہ کر حضرت معاویہ کیطرف بہیجا حضرت
معاویہ نے ہرقل بادشاہ کی طرف بہیجا جبکہ قیصر روم نی دیکہا تب کہا کہ یہہ باتین کوئی نہین جانتا کہ یا کوئی پیغمبر
ہو یا پیغمبر کا سننی والا ہو کہ جنہون نی پیغمبر سی سنا ہو یہہ در المنثور مین ہی تفسیر آیت اذ نتقنا الجبل کی مین
بیت سنی سنائی مان کر لاوی جو ایمان ÷ دلیلون سی واقف نہو تو بہی مومن جان ÷ ایمان دو طرح کا
ہوتا ہی ایک مدلل اور دوسرا مقلد مدلل اوسی کہتی ہین کہ اللہ تعالی کا ہونا اور ایک جاننا اور پیغمبر کے پیغمبری
اور وعدے اللہ اور رسول کی کہ قیامت اور بہشت اور دوزخ اور جو چیز کہ اعتقاد دلانا اوسپر ضروری ہی ہر ہر چیز کے
دلیل آیت قرآن یا حدیث پیغمبر سی وہ ثابت کری کہ برحق ہے ایمان سبکے نزدیک مقبول ہے اور ایمان
مقلد وہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کا ہونا کہ ہی اور ایک ہی اور پیغمبر اوسکا برحق ہی اور وعدی اوسکی کہ جو اونہون
نی فرمایا ہی کہ جسپر اعتقاد دلاونا ضروری ہی اوسکی دلیل نجانی اور کسی سی سنکر مانا جیسی اور عام لوگ ہوتے
ہین یہہ ایمان نزدیک بعضی اماموں کی روا نہین کیونکہ اوسکی دلیلین اگر شیطان وسواس ڈالدی یا کوئی
اوسی سمجہانی لگی تو جبہی راہ سی پہر بیٹہی اور کسیکا کہا نمانی اور جس چیز پر تصدیق رکہتی ہی اوسی یہہ جانتا
نہین ہی لیکن اور روایت صحیح سی ثابت ہوا ہی کہ ایمان مقلد کا مقبول ہی کیونکہ جب اوسنی سنکر حکم اللہ تعالی
کا قبول کیا اوسیوقت وہ صاحب ایمان ہوگیا اب جب تلک کہ اعتقاد سی نہ پہریگا اوسکا ایمان نہ جائیگا
اللہ تعالی کی امان **مسئلہ** اب سنلی کہ تقلید اوسی کہتی ہین کہ دیکہا دیکہی کرنیسی کری اور تقلید چار طرح
کی ہوتی ہی ایک تو پیغمبر خدا کی تقلید کرنی کہ حضرت کی کہی اور کریکی متابعت کر بیٹہی تو روا ہی اور دوسرے
تقلید عالم کے یعنی آپ سی بڑے عالم کی ہوتی ہی یعنی ایک مسئلہ ہی کہ چہوٹی عالم نی کہا تہا اور پہر فتوا
دوسرے عالم نی کہ اوس سی علم اور پرہیزگاری مین زیادہ تہا اور طرح دی بہیجا تو چہوٹی عالم نی پہر بڑے

عالم کی تقلید کری یہہ بہی روا ہی اور تیسری عام لوگونکو پرہیزگاری عالمونکی چاہیی یعنی جو عالم کام کرتی
ہون اونکی دیکہا دیکہی آپ بہی کرنی لگی یہہ بہی روا ہی اور جو عالم بہی ہوا اور پرہیزگار ہو تو تقلید اوسکی روا
نہین مگر جو باپ دادی یا عالم بدپرہیز اپنی بزرگونکی چال کرتی ہون تو دیکہین اگر موافق کتاب کی کرتی ہون
تو روا ہی اور خلاف حکم خدا کی وہ چال کرتی ہون تو نکرین کیونکہ یہہ رسم کافرونکی ہے کہ باپ دادونکی
چال کرتی ہین اور گناہ اور کفر کا لحاظ نہین رکہتی تو وہ تقلید روا نہین اور بعضی بندہ ایسی ہوتی ہین کہ
حکم خدا کی کو دلیلون سی خوب وجہہ جانتی ہین اور اوسپر آپ یقین نہین رکہتی یعنے ڈگی باتین کرنی
لگ جاتی ہین تو دی کیسی ہی بڑی ہون مسلمان نہین ہوتی کیونکہ مسلمانی خدا کی حکم کو قبول کرنا اور
ماننی کا نام ہی محض جاننی کا نام نہین اگر جاننا ماننی بغیر بہی کام آدتا تو شیطان سب کچہ جانی ہے
اور الله کا کہا مانا نہین تو کافر ہی رہا **سوال** اور پیغمبر خدا نی سب لوگونکو مجرد کلمہ کہنی کی مسلمان کہا اور
صحابہ ہی اور سب تابعین نے بہی محض جب کسینی کلمہ توحید پڑہا اوسی مسلمان برحق کہا بلکہ بعضی علما کو ایمان
تقلید پر شبہہ جو پڑا ہی اوسکا کیا موجب ہی **جواب** جو کوئی مسلمانون کے ملک مین پیغمبر کی تعریف سنکر
اور اپنی تئین مسلمان ہونا سمجہ کر باختیار خود کلمہ پڑہا یا آسمان اور زمین کو خیال کرکر اوسکا مالک الله
کو سمجہ کر مسلمان ہو جا تو وہ بیشک مسلمان ہی اور جو کوئی مسلمان بہار کو جادی اور کوئی اوس مسلمان پاس
ہندو آشنا ہو جاوے اور جن جن باتون پر ایمان لاونا فرض ہے وہ کافر بہی کہی کہ یہہ برحق ہی ولیکن
اپنی دین سی نہین پہرا اور اوس مسلمان کی دیکہا دیکہی اپر عمل ہی تو اسمین اختلاف ہی کیونکہ مسئلہ اسطرح
ہی کہ جو کوئی کلمہ کہی اور جانی کہ اوسکی کہی سی میرا کفر جاتا ہی اور مین مسلمان ہو جاتا ہون تو وہ مجرد کہنی کلمہ
کے مسلمان ہو جاتا ہی اور جو یون جانی کہ اپنی دین سی نکلکر مسلمان اس کلمہ کہی سی نہین ہوتا اور وہ کافر
کلمہ کہی ہی تو کافر ہی اور کافر پیغمبرون سے بہی اور اولیا ونسی دینکی باتین بہی سنتی رہے ہین اور
جانتی رہین ہین اور مانتی نہین تو کافر ہے رہی جیسی بعض مسلمان کہلادین ہین اور ان ہوئی
باتین کفر کی بکنی لگ جاتی ہین اونکی دیکہا دیکہی نکرے چاہئی جیسی رافضی حضرت کی اصحابونکو
برا کہنی لگی تو کیا ہی برا ہوا اوسکا کہا نمانی اور نزدیک حضرت امام اعظم کے ایمان الله تعالی کے
باتونکو دلمین سچ جاننا اور زبان سی اقرار کرنا ہی اور بعضی حنفی کہتی ہین کہ ایمان سچ ماننی کو ہی کہتے ہین
اور اقرار اسواسطہ ہے کہ حکم شرع جیسی نماز جنازہ کے یا ذبح یا نکاح جاری ہو وین کیونکہ مومن
کے معنی مصدق ماسوانت امومن لنا مین شاہد ہی اور اقرار شرط ہماری نزدیک سبکی اسواسطہ ہے
کہ تصدیق ایک چیز چہپی ہوئی ہی ظاہر مین اوسکے کوئی نشانی نہین سوائے اقرار کے تو معلوم ہوا کہ

جو کوئی

کہ جو کوئی دل سی حکم الہی کا تصدیق رکہتا ہی اور زبان سی اقرار نکری تو الله کی نزدیک مومن ہی اور شرع کی نزدیک
کافر ہی کیونکہ ثبات شرع کی ظاہر پر ہی جبکہ کسیکو دلکا احوال معلوم ہوا اور ظاہر کا نشان پایا نہین تو وہ شرع کی
نزدیک کافر رہا اور دلکی تصدیق مجمل اور اقرار زبان کا مقلد مین موجود ہین ولیکن اہل سنت اور جماعت کی نزدیک ایمان
تقلیدی والہ گنہگار ہی کیونکہ دار الاسلام مین علما رضا صاحب عقل نے بہی دلیلین الله تعالی کی وحدانیت کی عقلی
اور نقلی سب طرح کی بیان کری ہین اتنی قدرت ہوتی کیون نہ پڑہا اور نہ سیکہی اور الله تعالی نی علم اوپر
فرض کہا تہا اوسنی پڑہ پڑہ کر اپنا ایمان کیون نہ دلیلون سی مضبوط کیا اور پڑہونکی بہروسی آپ کیون
جاہل رہا اور یہہ عقل جو الله تعالی نی ایسی نعمت دی تہی اسی اوسنی ضایع کیا اور یہہ الله تعالی کی حجت ہی اسی
کر نسبی گنہگار ہوا اور کافر جب ہوتا جو سب احکام ایمان اور اسلام کو قبول کرکر پہر کسی احکام سی منکر ہو جاتا
اور یہہ سمجہا چاہئی کیسا ہی پڑہا ہو وہ شرک منانی لگی یا کفر کی رسمین کرنی لگی جیسی ہولی کہیلنی لگی یا دیوالی
کی گہنڈلی چینی لگی یا روشنی کرواوی یا ہنومان کا روٹ پکائی یا دیی یا بہیرون کا اشٹ کری یا بیاہو مین
کفر کی رسمین کرنی لگی جیسی بانیا یعنی ارتا اور کنگنا اور چاک پوجنا اور پیٹا اور برہمن یعنی نجومی پوجنا کرنی لگی کسیکی
دیکہا دیکہی نکرئی جیسی دین کی بات سنکر مانکر مسلمان ہوگیا تہا ویسی ہی کفر کی بات سنکر کافر ہوگیا یا
پیر اور استاد جاہل شرک اور کفر کی باتین کرین یا حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنی لگی یا مسلمانی سی انکار کرین
تو اونکا کہنا نمانئی **بیت** الله پر کوئی جہل سی لو اگر کرے تکرار + وہ کافر ہی کفر مین جہل عذر نہین ہی یار +
ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ اپنی الله تعالی کو پہچانی کہ جو لایق اوسکی جناب کی ہو سو کہی اور جو لایق اوسکی
جناب کی نہو وہ نکہی اگر کوئی بات کہی کہ جو لایق اوسکی جناب کی نہو اور بول اوٹہی یا اعتقاد رکہی کہ مقرر یون ہے
ہی تو کافر ہوا اور جسکی عقل قایم ہی وہ کہنی لگی کہ مجہی خبر نہین تہی تو یہہ عذر اوسکا الله تعالی کی جناب مین مقبول
نہوگا اور وہ کافر ہو جاویگا کیونکہ الله تعالی نی قرآن مین فرمایا ہی کہ مین نی اپنی پیغمبر خلق پر بہیجی اور کتابین بہیجی
کہ یہہ مانو اور یہہ نمانو سب کہا بہیجا اب کسیکو بولنی کے اور فکر کرنیکی جگہہ نرہی جیسی اپنی وقت مین پیغمبر
حکم الله تعالی کا کتاب سی سمجہاتی تہی اب ویسی کتاب کے معنی عالم اپنی اپنی وقت کی لوگونکو سمجہاتی ہین
کسیکو مقدور ہی جو اوسی خواہش ہو عالم سی مسئلہ معلوم کرلی اور قیامت کو کسی کا نہ ہوا کہ شرع کی بتا نہ ہوا یا الله تعالی
کی باتین جہوٹہا نی والی یون کہین گی کہ ہمکو خبر نہتی اسواسطی ہمنی اسی کہا تہا تو الله تعالی بہی اونہین کہویگا کہ
تمہین ہمارا حکم قبول نہا اور جو تم مانتی تو بتا دینی والی تو مینی واسطی تمہاری پیدا کر دی تہی دنیا مین اور تمہین
عقل دی تہی تو بہی حکم ایمان نہ ڈہونڈہا **بیت** وقت مرنی کی جو کوئی لاوی بہی ایمان + وہ مقبول
نہ جانیو دیکہہ فرشتی مان + بعضے بندہ کہ زندگی مین کفر اور شرک سی توبہ نکری اور مرتی وقت

جب کہ اوسسی دنیاسی ناامید ہوجاوی یا جانکندنی دیکہائی دی یا اسکا سر ٹوٹنی لگی او سوقت کہی مین ایمان
لایا اوسکا ایمان مقبول نہین کیونکہ جیسی ایمان لانا فرض ہی ایسی ایمان لانیمین یہہ بہی شرط ہی کہ اپنی اختیار سی
ایمان لاوی اور اختیار یہہ ہوتاہی کہ ایک کام چاہو کرو اور چاہو نکرو اوسی بی بس ہوجاتو مرنکی وقت او سے
کچہہ نیکی بدی کرنیکا بس نہین رہا اور کفر اور شرک کا بہی بس نہو تو بی بس کا اقرار بہی مقبول نہین ولیکن جو
گنہگار گنہ کی توبہ بی بسی کی وقت کری تو اللہ تعالی مالک ہی چاہی کچہہ قبول کری اور چاہی رد کرے
مسئلہ بعضے کفر اور شرک کرنیوالے دیکہتی ہین کہ جانکندنی کی وقت سی پہلی خوب خوب خواب اور
تماشا بہی دیکہتی ہین اوسپر مغرور نہو جئی کیونکہ جبتک روح بدنسی نہین نکلتی ہی اوسسی پہلی نڈر ہونا عذاب
خداکی سی خوف کفر کا ہی کیونکہ بعضی وقت شیطان بہی اپنی چہیڑ بازی سی حور اور محل اور براق اور دوست
او ماں او باپ کی صورت دیکہلاتاہی کہ اوسکی آنکہہ مین بدعمل ناپسند نہو وین اور کہبی بری بری چیزین بہی
دیکہلاتاہی جیسی آگ یا سانپ یا بچہو یا گرز کی مارنیوالی اور بہت سا دہمکا دیکہلاوی ہی اوسی دیکہہ کر
اللہ تعالی کی رحمت سی ناامید نہو کیونکہ چہیڑ بازی شیطان کی ایسی بہی ہوتی ہی ولیکن یہہ جب ہی کہ جیسی
ادبکی سرت ہو اور جیسی سرت نرہی اوسوقت اوسی سچی بات دیکہلائی دیتی ہی ولیکن اگر حضرت عزرائیل ع
کی کچہہ ہیبت کی صورت دیکہلائی دی تو بہی ناامید نہو جئی حدیث مین آیا ہی کہ سب کوئی مرتی وقت اپنی مکان
کو دیکہتا ہی مسلمان کو بہشت اور کافر کو دوزخ پس پہر جب کافر دیکہہ کر ایمان لاوی کہ مین حکم خدا کا قبول کیا
تو اوسکا ایمان مقبول نہین ہوتا کیونکہ جو بنا دیکہی اپنی بس کی وقت اللہ تعالی کی حکم کو قبول کر کر اوسکی فرمانبردار
اختیار کری تو ایمان اوسکا مقبول ہی اور بی بسیکی وقت مین جو ایمان لاوی تو بہ ان دیکہا نرہا اور کچہہ کام کرنی کا
بس نرہا ایمان اوسکا مقبول نہین اور قیامت کو سبہی کافر دوزخ کو دیکہہ کر اقرار کرینگی اور کہینگی کہ اللہ تعالے
ہمنی دیکہا کہ تیرا کہنا سچا ہی اب ہمین دنیامین بہیج کہ تیرا کہا بجالاوین تو مقبول نہوگا اور حدیث شریف مین
آیا ہی ان اللہ یقبل التوبۃ العبد مالم یغرغر ترجمہ تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندی کی جب تک حلق مین دم الجہے
اور اللہ تعالی فرماتا ہی آیت فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا ترجمہ پہر نہین ہوئی کہ فایدہ کری اونہین ایمان ان
اونہو نکا جب تک کہ دیکہین عذاب ہمارا آیا تو فرشتی جان لینی آجاوین یا مغرب کیطرف سی سورج نکل آوی
تو کافر کو ایمان لانا فایدہ نہین کرتا اور قرآن مین یون بہی آیا ہی آیت ولیست التوبۃ للذین یعملون السیات
حتے اذا حضر احدہم الموت قال انی تبت الآن ترجمہ نہین یعنے اور نہین توبہ قبول واسطہ اونہو نکی کہ عمل بری
کرتی ہین یہان تک کہ جسوقت حاضر ہو جا ایک اونکی کی اوپر موت جب کہی کہ لا یا مین ایمان اور خزانۃ
الروایت مین یون لکہا ہی کہ فرشتہ کی آنیکی وقت اگر اوسکا ایمان لانا ایک بہی مسلمان سنلی تو بہی وہ

مسلمان ہی **سوال** اگر کوئی کہی کہ فرعون بہی مرتی وقت ایمان لایا تہا وہ بہی مسلمان ہوئی جواب کہتا تہا
تفسیر نیشاپوری مین لکہا ہی کہ فرعون کا ایمان بی بسی کا ہی کیونکہ اوسنی ایمان خدا کی واسطی ظاہر نہین کیا تہا
بلکہ دریا کی آفت سی بچنی کی واسطی کہا تہا اور دوسرے فرعون نی یہہ بات کہی تہی قال آمنت انہ لا الہ الا الذی
آمنت بہ بنوا اسرائیل ترجمہ یعنی ایمان لایا مین اوسپر کہ جسپر بنی اسرائیل ایمان لائی تو بہی نام اللہ کا اوسنی نہین
لیا اسواسطہ ایمان اوسکا مقبول نہین اور قران مین یون بہی آیا ہی ولیست التوبۃ للذین یعملون السیات
حتی اذا حضر احدہم الموت فقال انی تبت الان اور نہین ہی توبہ اونکی جو عمل کرتی ہین بوری یہان تک کہ
جسوقت حاضر ہو ایک اونکی پر موت جب کہی کہ ایمان لایا مین اب اگرچہ بری عمل مین گناہ بہی داخل ہین
ولیکن جو کوئی گناہ سی توبہ موت سی ڈر کر کری تو توبہ اوسکی روا ہی کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالی کی یہان عزت
ہی جب مرتی ہوئی گنہ سی توبہ کی اسکا حال خدا کی خواہش پر ہی چاہی بخشی چاہی نبخشی اور کافر کی
توبہ کا وقت یقینا جاتا رہا اس سی معلوم ہوا کہ ایمان لانی مین اختیار بہی ضرور ہے کہ ساتہہ یقین دل سے
بیدہڑک ایمان لاوی ڈگمگ دگا یعنی شک اور کہٹکا دل مین نہو وی یہان تک اگر کوئی پوچہی تم مسلمان ہو تو جواب
بیدہڑک کہی کہ ہم برحق مسلمان ہین اور شبہہ کی بات نکہی **سوال** شبہہ کی بات کیا ہوتی ہی **جواب** کوئی
پوچہی تم مسلمان ہو اور دوسرا جواب دی کہ خدا چاہی تو ہین یعنے انشاء اللہ تو اسکی ایمان مین ابہی شبہہ ہے
مسلمان ہونا بیدہڑک چاہی فقہ اکبر مین امام اعظم فرماتی ہین کہ جو کوئی کہی اللہ تعالی ہمارا خدا ہی انشاء اللہ تعالی
او یا حضرت محمد الرسول اللہ صلعم ہماری پیغمبر ہین انشاء اللہ تعالی تو بیشک کافر ہوا کہ اس سی معلوم ہوا کہ ابہی معلوم
نہین کر جانا ہی کہ نہین آگی جانیگا تو جب جانیگا مسلمان ہوگا کیونکہ جب کوئی کہتا ہی کہ اس غلام کو
انشاء اللہ آزاد کیا تو آزاد نہین ہوتا اسیطرح اسکی ایمان بہی نہین ہوتا ولیکن جو یون کہی کہ اب تو مسلمان
برحق ہین انشاء اللہ تعالی مرنی تک بہی اسیطرح قایم رہین گی تو کچہہ ڈر نہین جیسی بزرگ کسی نی پوچہا تہا
کہ تم مسلمان ہو جب اونہون نی کہا کہ مسلمان برحق ہون ایسا کہ جسکی سبب سی تاریخ حکم ایمان کی جو دنیا مین
مجہپر جاری ہون جیسی جان اور مال اور اولاد امان حق مین آجان اور خاطر میری کو نہ ایذا کرین اور بر اگمان نکرین
اور ذبیح کیا حلال اور بی بی نکاح مین آجا اور جس ایمان سی کہ بہشت مین جاتی ہین اور دوزخ سی نجات پاتی ہین
اور اللہ تعالی راضی ہوتا ہی وہ قبولیت ہی وہ خدا چاہیگا تو ہوگا اوسکی ہاتہہ ہی ولیکن اسمین ایک عقیدہ
ہے اسکو سمجہہ لیجو تو چاہی کوئی پوچہی تم مسلمان ہو خواہ عاجزی اور خاکساری سی کہی کہ کلمہ تو کہتی ہین اللہ تعالے
جانی ہم مسلمان ہین یا نہین تو معلوم ہوا کہ اوسی کلمہ کی پچہی مسلمان ہونین شک ہی مسلمان نڈر ہوکر چاہیے
بیت پہلی عمل ایمان مین داخل ہوئی نکو + خطرہ دل بی قصد کا پکڑا جائی نکو + **عقیدہ** ایک عقاید

مذہب اہل سنت اور جماعت سی یہہ ہی کہ عمل یعنی نیکیان ایمان مین داخل نہین ایمان اور چیز ہی اور نیکیان
اور چیز ہین ایمان جڑ ہی اور نیکیان شاخ جب تک ایمان نہین لاتا او نیکیان قبول نہین ہوتی **سوال** نیکی کیا ہوتی
ہے **جواب** نیکی کی تین قسم ہین ایک یہہ حکم خدا یا رسول کا ادا کری جیسی نماز روزہ یا خیرات اور نہی عنہ
جیسی کوئی کہی کہ مسلمان کی دل خوشی کی واسطی ناچ کرواتا ہون قلوب المومنین عرش اللہ تعالی تو بہی
گنہگار رہوگا کیونکہ نہی عنہ ہی کسیکی خوشی کی واسطی اللہ کی حکم کی تاثیر نہین جاتی بلکہ بہلا جانیگا تو کافر
ہو جایگا دوسرا رکن بندگی اسکا کرنیوالا خدا کی واسطی کری اور جو خدا کی واسطی نکری تو وہ بہی نیکی نہین جیسی
کوئی نماز روزہ خدا کی واسطہ نکری اور دنیا کی دکہلانی سنانی کو یا گہبرا ہوا کری جیسی روزہ نرکہا اور مجلس مین
گہر گیا اور کہانا اور پینا اور جماع کا اتفاق بہی شام تک فجر سی نہ پڑا تو وہ بہوکہی پیاسی مرنا بندگی نہین اور تیسرا
حکم خدا کا خدا کی واسطہ کری لیکن موافق تعلیم رسول اللہ صلعم کی کری تا بندگی ہو والا بندگی نہین جیسی کوئی نماز خدا کی
واسطی پڑہی ولیکن پانچون وقت کی نماز فجر کی وقت پڑہ لیا کری تو وہ بندگی نہین کیونکہ موافق تعلیم رسول کے
نہین پڑہی اور قسم نیکیونکی بہت ہین غرضکہ نیکیان جیسی نماز روزہ حج یا زکوۃ یا خیرات انکی نکرنی سے
ایمان نہین جاتا ہان انکو نکری تو گنہگار رہو اور کری تو ثواب پاوی اور ایمان وہ ہوتا ہی کہ جو وہ نکری تو کافر
ہو جا اور کری تو مومن ہو جا **سوال** ایمان کیا ہوتا ہی **جواب** اللہ تعالی کو ایک اور مالک اور حاکم اور معبود
دلمین جاننا اور زبان سی بہی ایک ہی اقرار کرنا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر آخر الزمان بی شک
جاننا اور جو کچہہ کہ محمد الرسول اللہ اللہ تعالی کی طرف سی لائی ہین سب کو سچہ اور برحق جاننا جبکہ دلمین برحق
جانکر زبان سی شہادت دی اور کہا یہہ ایمان ہی مثلا ایک شخص ایمان لایا تہا اگرچہ نیک عمل نکرنی پایا اور مر گیا
تو بہشتی ہوا اور جو جان بوجہہ کر اللہ پر ایمان لایا اور نیکی نکری یعنی نماز نہ پڑہی یا روزہ نرکہا ولیکن بہلی بات کو
بہلی اور بری بات کو بری سمجہا اور کہتا رہا تو وہ کافر نکہا جائیگا اور جو نیکی کرنیکو کہی کہ یو نہین سر مارتی ہین
انکا موذسی کچہہ بہی حاصل نہین ہوتا یا فرض چیز کو یون کہی یہہ کاہیکو فرض ہی تو کافر ہوا اور جو کوئی ایمان
پورا رکہی اور عمل نیک کری بشرطیکہ جسکی ظاہر مین عیب نہو جیسی نماز پڑہی اور اوسمین کوئی نماز کا توڑنی
والا نہ ہو گیا ہو اور کوئی عمل نیکونکا کہو دینی والا نکیا ہو جیسی شرک اور کفر نکر بیٹہا ہو اور کسیکی دیکہا دیکہی یا
سنانی کو بہی نکیا ہو کیونکہ جو کوئی عمل نیک دنیا کی دیکہا دیکہی کری اور خدا کی واسطہ کر کر یہون پہا کرتا
پہرتا ہو تو عمل کا ثواب جاتا رہی اور اگر عمل کر کر یہون یہان کرتا نہ پہرتا ہو تو اللہ تعالی اوس مومن متقی
کو مقرر بہشت مین داخل کریگا اور کسی نیکی کرنی والی کی مزدورے ضایع نکریگا اللہ تعالی فرماتا ہی ان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین ترجمہ یعنی تحقیق اللہ تعالی نہین ضایع کریگا مزدورے نیکو کارونکی اور حضرت

محمد

محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی جو خطرہ کہ بی قصد دلمین آتی ہین اور جاتی رہتی ہین اگر گناہ کی
کے ہون تو بخشی جان اور جو چیز کہ دل سی ایک گناہ کا ارادہ کیا کہ فلانہ کام ہم کرینگی یا خود بخود دل مین ایک
چیز کا خطرہ آگیا اور وہ شخص اوس چیز کا بندوبست کرنی لگا اور دلسی دور نکری جیسی کسیکی دلمین زنا کا خطرہ
آیا اور اوسنی اوس کا خیال باندہ لیا کہ فلانی پاس شام کو فلانی طرف جاونگا تو ارادہ ہو گیا جب تک وہ خطرہ
گناہ کا ادا نہو گنہگار نہوگا جیسی کسیکی دلمین آیا کہ فلانی کا مال لی لیجی اور جہہ دلسی جاتا رہا یا دن کو بندوبست کیا کہ
اسطرح سی ہاتہہ آویگا رات کو لین گی تو جب تک نہ لیگا گنہگار نہوگا اور جو کفر کا خطرہ آیا جیسی کسیکی دلمین آیا
کہ سب چیز اللہ نی پیدا کری اللہ کو کسنی پیدا کیا ہوگا اگر جہہ وہ خطرہ جہٹ پٹ دل سی کہو دیا اور توبہ
کری اور کہا کہ اللہ پاک ہی اور بی عیب اور بی نقصان تو وہ مسلمان ہی کچہہ گناہ نہین اور جو ارادہ سے
مثلا اللہ کی ذات مین فکر کری کہ مین معلوم کر لونگا یعنی اعتقاد کر لیا اور خیال باندہ لیا کہ اللہ تعالی ایسا
ہوگا یا عرش پر بیٹہا ہی یا کہی میرا بیٹا مانندہ تہا اب اچہا ہو گیا شادی لیجاونگا تو کافر ہو گیا کیونکہ
تصدیق ٹوٹ گئی یا دیان باندہی کہ اللہ تعالی نی یہہ کنچنیونکا ناچ یا اور حرام چیز حرام کی اچہا نکیا اگرچہ موہہ
سی نبولا اور دلمین ٹہرایا تو بہی کافر ہو گیا اسکا نام اعتقاد ہے اگر اسکا اعتقاد بہی پہر گیا ہو تو کفر ہے
بیت کبہی کوئی مدت پیچہی کرون شرک کفران + اوسی وقت سی ہو گیا تو ابی ایمان + یعنی جو کوئی
اپنی دلمین یون ٹہراوی کہ اتنی برسون پیچہی شرک منائونگا یا یون کہے کہ جب میرا بیاہ ہوگا تب جاکر جونگا
جب اوسنی دلمین ٹہرایا اوسیوقت سے کافر ہو گیا یا کوئی کہی کہ اللہ تعالی نی پہلی سی کافر کیون
نکری کہ اب آکسی مسلمان ہوتی آخون درویزہ لکہتا ہی کہ تو بہی کافر ہو جاوی بلکہ جو کوئی کہی کسی عورت
کو کہ تو کافر ہو جا تو اس خاوند کی نکاح سی نکل اویگی تو بتلاوی والا جبہی کافر ہو گیا اور عورت جب مانیگی
جب کافر ہوگی **بیت** سب سنی ہونی کی ستو چہوٹا بڑا جو ہو + کافر اوسی نجانو مسلمان سے ہو + ایک
مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی بندہ مومن سی جو گنہ کبیرہ یا صغیرہ ہو جاتا تو وہ کافر نہین ہوتا عقاید سنیہ مین لکہا ہی
گنہ کبیرہ مین بہت اختلاف ہی بعضی علمانی کہا ہی جس گنہ کی مار کا وعدہ خدا کی رسول کی زبان سی ثابت
ہو گیا ہی وہ کبیرہ ہی ایک روایت مین بارہ ہین شرک کرنا اور ناحق کسیکو قتل کرنا اور نیک بی بی کو تہمت
کری کہ تو چہنال ہی اور زنا کرنا اور ایک مسلمان کو دو کافرون سی لڑائی مین بہاگ جانا اور ناحق یتیم کا مال
کہانا اور جادو کرنا اور سود کہانا اور مسلمان ما باپ اپنی کو بدخوئی سی ستانا اور ماباپ اگرچہ بدخوئے
سی بیزار ہون تو کچہہ ڈر نہین اور کعبہ کے حرم مین ظلم اور خون کرنا چوری کرنی اور شراب پینی شرح مقاصد
لکہا ہی اور لواطتہ یعنی جانور کے راہ ستر داخل کرنا اور کچہہ نشہ کی چیز کہانا اور ایک دینار پہر مال کسیکا

... کی گور سحج البدن ہوئی کہ یہی روزہ توڑ ڈالنا اور ناحق کسی مسلمانکو مار پیٹ
کرنا اور جھوٹی قسم کہانی اور اپنون سی قطع رحمی کرنی اور راہ باٹ اور گھر مین چوری کرنی اور وقت سی پہلی نماز
پڑہنی اور وقت سی پیچہی نماز پڑہنی بغیر عذر کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جان بوجہ کر جہوٹ بولنا اور پیغمبر
کی کسی اصحاب کو گالی دینا اور سچی شاہدی چہپانی اور رشوت لینی اور حرام مین عورت مرد کی بہڑواپن کرنا
اور سردار کی آگی ناحق کسیکی چغلی کہانا اور مال کی مقدور ہوتی زکوٰۃ نہ دینی اور جو بہلی بات نکری اوسی نصیحت
نکرنا اور جو کوئی بری بات کرتا ہو اوسی مقدور ہوتی نہ ہٹانا **سوال** اس کہنے کا کیا حکم ہی **جواب**
جیسا وہ کام ہی ویسا ہی اوسکی کہنی کا حکم ہی اگر وہ کام کرنا فرض ہی تو اوسی کہدینا فرض ہی
اگر حاکم یا قاضی یا محتسب کو مقدور ہوتی ہوئی معلوم ہو کہ فلانہ شخص نماز نہین پڑہتا اور روزہ نہین رکھتا تو اوسکو
مقدور والی پر اوسی پڑہانا فرض ہی اور تعزیر موافق حکم کی جاری کری اور جو کوئی عہدہ دار نہو اور بہائی مسلمان ہو تو
کہنے کا مقدور ہو تو کہدی اور سنت اور نفل کا کہنا ہی سنت نفل ہی اور جس موافق گناہون اوسی موافق درجہ
بدرجہ جہڑک چاہی محیط حنفی مین لکہا ہی جیسی کسیکا گہٹنا کہل رہا ہو تو اوسی نرمی سی منع کردی کہ توڈہک لے
اور جو مقابلہ کری تو اوس سی بہت جہگڑا نکری اور جو کسیکی ران کہلی ہی ہو تو غصہ کر کے منع کردی اور
مقابلہ کری تو جہڑک دی اور ماری نہین اور جو ستر کہول کر لنگوٹا باندہی تو ادب دی اور جو مقابلہ کری تو جان
نہین مار ڈالنا روا ہی عقاید سنیہ شرح مقاصد سی **سوال** کس کس کو سمجہاوی علم والونکو یا جاہل لوگونکو
جواب جو کوئی شرع سی بچل جاوی سبکو بتاوی اگر قاضی غیرہ ہونکی قصہ نسنی اور کسنی تو بی بیغور کری
بے سند مسئلہ کہوی تو بادشاہ حاکم قاضی کو سمجہاوی اور جو علم کی بچی باتی علم جسطرح دلمین آوی بنا کر مسئلہ
کہدی یا قران اور حدیث کی معنی جسطرح چاہتا ہی بنالیوی تو حاکم اور قاضی کو چاہی کہ اوسی نصیحت کردے
کہ اگر خلاف علما کی کبہی کہوگی تو بیحرمت ہوگی یا اذان مین کچہ گہٹاوی یا بڑہاوی یا نماز مین جہان پکار کر
پڑہنا ہو آہستہ پڑہی یا آہستہ کی جگہہ پکار کر پڑہی یا لوگونکو بی نماز پڑہی سی یا غسل سی یا وضو درست بتاوی
تو منع کردی **سوال** جو قاضی یا حاکم اور عالم کی برائی کی باتین چپ رہین تو کسی غریب آدمی کو
سبکو منع کرنا ہی **جواب** غریب کو مقدور ہو تو منع کردینا ہی کیونکہ جب سب گناہ پر اکہٹی ہوگی
تو سب چہوٹی اور بڑی برابر مین **سوال** جو کوئی آپ ہی گنہگار ہو اور بری بات کرتا ہو اوسے
اور کو منع کرنا روا ہی یا نیک پاکونکو ہی روا ہی **جواب** سبکو روا ہی کیونکہ جیسی گنہ سی بچنا فرض
ویسا ہی اور کو مقدور ہوتی بچانا فرض ہی اسپر دو فرض ہین ایک بچنا اور دوسرے کو بچانا اگر کینے
گناہ کیا ایک فرض ترک کیا اب چاہئی دوسری فرض کو ترک نکری عقاید سنیہ مین لکہا ہے

سوال

سوال کوئی ایسی جگہہ بہی ہی کہ جہان کسیکو نصیحت نکرنی ہو **جواب** وہ ہی کہ جہان نصیحت کرنی سی لڑائی اور دنگا
ہوتا ہو اور اپنی تئین مقدور روکنی کا نہو جہان دنگی کا خلل ہو وہان نصیحت کرنی حرام ہوجاتی ہی اور گناہ کبیرہ قران پڑہ کر
بہولنا اور جاندار چیز کو آگ مین جلانا ہی جیسی چڑی اور جون وغیرہ اور عورت بیغدر خاوند سی جدی رہے اور اللہ تعالے
کی رحمت سی ناامید ہونا اور اللہ تعالی سی نڈر ہوجانا اور عالم کی یا حافظ کی اہانت کرنی اور اپنی عورت کو ماں بہن
کہنا اور خوک کا گوشت کہانا شرح عقاید جلالی مین لکہا ہی اور اور بہی ایسی گناہ ہین کہ اونکا بیان رکہی وہ یہ ہین
بندگی مین غرض خلق کو دکہانا یا سنانا اور ناحق کسی پر غصہ کرنا اور کسی مسلمان سی دلمین کینہ رکہنا کہ فلانی نی ان
مجہی یون کہا تہا اور ڈاہ رکہنا یعنی روبرو خوشامد کری اور پیٹہ پیچہی گلا کری اور دلمین یہ ہی کہ کہو یا جاوی اور اٹہنا
اور رو نیر اور بہون پہان کرنا کہ ہم ایسی ہین اور جالمین دیندار و مین دیندار اور بیدینو مین بیدین ہوجانا اور بیفایدہ اور
بیہودہ باتین غور کر کر چہوڑنی لگی اور لالچ کی ماری چین نرہی اور بہوک فقر سی گہبرا جانا اور دولتمند کی دولت
دیکہہ کر حسد کرنا اور فقیرون کو فقیری کی سبب ٹہٹہا کرنا اور طالع مندیدین کو دوست کی سبب تعظیم کری اور بے
کئی کامونکی تعریف اپنی چاہنی اور مال کی سبب غرور کرنا اپنی عیب بہول کر اور کی دیکہنی اللہ کی نعمت دی کو
بہول کر شکر نکرنا اور اللہ تعالی کی کئی پر راضی نہونا اور مکر کرنا اور دغا دینی اور زندگی کا ایسا ارادہ کری کہ موت
یاد ہی نکری اور مسلمان پر ناحق بدگمان رکہی اور اللہ تعالی پر برا گمان رکہنا اور واسطی دنیا کی علم پڑہنا اور چہپانا
اور علم پر عمل نکرنا اور علم اور قران کا اور یا دینی عبادت کا دعوا بڑائی سی کرنا ناحق بیغرور اور ظالمون کا حق
ضایع کرنا اور علم دین کی اہانت کرنی اور بری چال ڈالنی اور سنت کی راہ چہوڑنی اور ظالمون اور بیدینون کی
سنگت رکہنی اور کسیکی دئی کا شکر نکرنا اور حضرت محمد الرسول اللہ کا نام سنکر صلی اللہ علیہ وسلم نکہنا اور سونے
چاندیکی باسن مین کہانا اور قران کی آیت یا سورۃ یا سپارا یاد کر کر بہلانا اور جاضرور اور پیشاب راہ پر کرنا
اور پیشاب سی بدن اور کپڑی کی ستہرائی نرکہنی اور بغیر ضرورت ستر عورت کہول کر پہرنا ایسا کہ سوای اپنی
بی بی کی اور کوئی دیکہی اور بی منڈیری کی چہت پر سونا اور اپنی اوپر ایک چیز کو جانتا ہی کہ مجہہ پر فرض ہی یا
واجب اور نکری اور رکوع اور سجود مین ٹہیر کر تسبیح نہ پڑہی اور جسکی امامت سی لوگ بیزار ہوں اور وہ چہپ
چہپ کر امام ہوجا یا صف چیر کر امام ہو اور جماعت کی صف مین ایک یا دو آدمی کی جگہہ بیچ مین خالی رکہہ کر کرنا
ہو اور جماعت برابر نکرنا اور امام اپنی سی نماز مین بڑہ جانا اور آسمان کی طرف یا دائین بائین دیکہنا اور قبر کو
سجدہ یا طواف کرنا یا چراغ جلانی یا جسطرح خدا سی دعا مانگتی ہین کہ فلانی چیز مجہی دو اسطرح بزرگونسی
عرض کرنا یا قبر کی طرف نماز پڑہی کہ مراقبہ ہی اور عورت کو سفر شرعی مین بغیر محرم اکیلا جانا یا سونی لیکر
اولٹا پہر آنا یا جمعہ کے دن خواہ مخواہ گردن اولنگہ کر اگلونکی ایذا دینی اور حلقہ کی آدمیون کی بیچ مین ہو بیٹہنا اور

ہاتہہ سی [illegible] بی اور چہی سی نیچی تک مرد کو پاجامہ رکہنا اور بہی
سی تن کرنی اور ڈینڈ لاتا چالین چلنا اور کالا خضاب داڑہی پر کرنا بیغرض جہاد وغیرہ کی اور ماتم مین
اپنی مونہہ پر طپانچہ مارنی اور گریبان پہاڑنی اور آپ شکوا کرنا اور اوسی شکوا سننا تاکہ دیکہین کہ کیا کیا کہی ہی
اور قبر پر بیٹہنا عورتون کو قبرستان مین جانا یا جنازہ کی یا روح نکلنی کی وقت پیچہی پیچہی ساتہہ نکلنا اور لڑکو نکی
گلیمین ڈوری اور بدہی اور مہرہ باندہنی اور زکوۃ فرض ہوئی پیچہی بموجب شرعی ڈہیل کرنی اور جو کسی پر قرض
آتا ہو اور جانی کہ اوسکو مقدور نہین ہی پہر اوسی گالی دی یا قید کری یا ہاتہا پائی کری اور مال دار کسی سی
مال کا سوال کری جو زرینکو یا اور کسی سی مالدار خیرات کا مال لیکر کہا لی اور کسی گر ہٹر اکر مانگی یا کسیکو کچہہ مال
خیرات کا دیکر پہر نہور اکری اور جہان آدمی پیاس کی مارے مرتی ہون وہان پانی ہوتی سی مگر جاد ربالدا عقیدہ
کی قربانی نکری یا قربانی کا چمڑا بیچدی اور گناہ کبیرہ کو ہلکا سمجہی توبہ نکری اور حاجت سی زیادہ عمارت بنادی فقط
نام کی اور بڑائی کی اور جس سی مزدوری کروائی اوسی مختانہ دینی مین ڈہیل کرنی اور کام کروالینی پیچہی ندینا
اور نامحرم عورت پر بری نگاہ کرنی اور ناحق کسیکا گلا کرنا اور چپ کی ناحق کسیکی باتین سنا اور ٹہٹہا اور مسخری
مسلمان سی کرنا اور بہوک سی سوای پیٹ بہری پر کہانا مگر رضامندی مہماندار کی واسطی کوئی نوالہ لیلی تو روا ہی
اور جو گہر کسیکی بی نوتہ ہوئی اور دونکی ساتہہ بی رضامندی مہماندار کی جاکہادی اور خاوند بی بی کا حق واجب ندیوی
جیسی مہر یا روٹی کپڑا اور عورت گہر سی سنگار کر کر خوشبو لگا کر باہر نکلی اگرچہ خاوند بہی اذن دیوی اور خاوند سی
عورت طلاق مانگی بیعذر اور کسی مسلمان کو گالی دینا اور لونڈ بیسی وطی کرنی اپنی ملک مین آئی پیچہی ایک حیض
بغیر اور کسی آزاد سی ناحق زبردستی سی بی نوکر خدمت کروانی یا آزاد کو پکڑ کر لونڈی غلام کر لینا اور لونڈی
غلام سی انکی طاقت سی زیادہ کام لینا اور مسلمان یا مسلمان کی رعیت کافر کو ناحق مارنا بیوجہ شرع کے
اور جادو اور ٹونا کرنا کہ جسمین شرک یا کفر ہو اور جسمین غیر کو سجدہ کری یا جانور بہینٹ کسی شیطان بہیرون بہوانی
وغیرہ کی دینی ہو تو کفر ہی اور کسی اور کو جادو سکہا دینا یا آپ سیکہنا جیسا جادو ویسا ہی حکم کری اور جو کوئی
غریب کو ظالم مارتا ہو یا مال چہینتا ہو یا آبرو بگاڑتا ہو اور پاس کا اوسکی بیٹہنی والا ایسا ہو کہ چاہی تو ظالم کو دفع کردی
اور وہ ظالم اسکی روکنی سی رک جاوے اور ظالمو نمین بیٹہنا جاکر اور ظلم کی بات اونکی سی راضی ہونا اور جو کسیکو
زنا مارتی ہون اور یا خون کی بدلی خون کرتی ہون غرضکہ شریعت مین جو مارنا روا ہو مارتی ہون اوسی چہوڑانا
یا سوراخ مین سی کسیکی ننگ ناموس پر دیکہنا اور جو کوئی چپ کی باتین کری اونکی باتین سننی اور ختنہ کرنا
موقوف کرنا اور جہان کافر ولکا ڈر شہر یا گانو مارنی کا ہو وہان گوشت کہائی نکری اور سلام کا جواب
ندینا اور دلمین محبت یہہ رکہی کہ مجہی دیکہہ کر آدمی اوٹہہ تعظیم دین اور وہاسی بہاگنا اور قسمین بہت سی کہانی

اگرچہ

...نی سیاہ کا ہتہہ کی
رنگت یا اور حنز کا
کرنا سوای تیل کی
کیونکہ تیل کا کرنا
اصحابون سی ثابت
ہی کہ لفظ کتم کا
حدیث مین آیا ہی
کتم تیل کو بہی کہتی
اور بعضون نی
کتم اور کہانس کا
کہا ہی غرضکہ تیل
کا خضاب
کرنا جائز ہی ۱۲
محمد حسن

اگرچہ سچی ہی ہون اور سچی کو کچہہ لیکر بیچا کرنا اور چوسر شطرنج کہیلنا اور ستار یا سارنگی یا نفیری یا الغوزہ یا بانسلی بجانی اور
سننی اور کسی مسلمان کی ناحق ہجو کرنی اور کسی سی کہکر ہجو کسیکی مشہور کروانی جن سی لکہتی ہین اور راگ ساتہہ
مزامیر کی کروانا سبکی نزدیک منع ہی بعضی صوفیون نے مباح لکہا ہی تو اونکو لکہا ہی کہ جنکو حرص اور نفس کی خوشی نہو
اور پرہیزگار ہون جیسی تاتاری دوا کہاتا ہی سنی اسمین کئی شرطین ہین ایک اوس مجلس مین عورتین اور امرد لڑکی
نہون دوسری اوس مجلس مین حضور اہل اللہ کا ہو فاسق اور دنیا دار نہون اور تیسری منع قوال سب خالص للہ
نہون کچہہ غرض معتاد اور اجورہ کی نہو اور چوتہی یہہ مجمع واسطی کہانا کہانیکی یا مال لینی کی نہو اور پانچوین صوفی
وہ اوٹہی کہ جسپر حال کا غلبہ ہوگیا ہو اور سچی کو دین جہان یہہ شرطین نہون وہان صوفی بہی منع کرتی ہین عقاید سنیہ
سی لکہی ہی چاہئی کہ سمجہی ان سبکی ان باتونکی مار قران اور حدیث سی ثابت ہوئی ہی اگر کوئی کسی سی منکر ہو تو کفر کا
ڈر ہی اور جو کوئی منع کری تو قبول کری کیونکہ جو یہہ گناہ صغیرہ کو بہی ہلکا سمجہہ کر کی کریگا تو وہ کبیرہ ہو جاویگا کیونکہ
یہہ بات سب جانتی ہین **بیت** کلمہ کہی جو کفر کا اعتقاد بن کوی + وہ کافر ہی کفر مین جہل عذر نہین ہی
یعنی جو کوئی کلمہ کفر کا کہ جسکی کہنی سی فقہا کی نزدیک کافر ہو جاتا ہی بیڈر اپنی اختیار سی کہی اگرچہ مسئلہ جانتا ہو یا نجانتا ہو
کہ اسبات کی کہنی سی کفر ہوتا ہی بمجرد کہنی کی کافر ہو جو کوئی کلمہ کفر کا زبان سی بولی خواہ دل سی اسکا اعتقاد ہو
یا نہو کافر ہوا اور جو کوئی کسیکو کہی کہ تو یہہ کلمہ کفر کا کہہ نہین تو مین تجہی مار ڈالونگا اگر جان ماری جانیکا ڈر ہو تو
وہ مختار ہی چاہی دلکو خدا کی کہی پر مضبوط رکہہ کر کلمہ کفر کا کہی تو کچہہ ڈر نہین اور چاہی نکہی اور جان دی شہید ہی
اور کلمہ کفر کا بی اختیار بہی مونہہ سی نکل جاوی تو کچہہ ڈر نہین اور بہت شخص ہین کہ مارے غرور کی ایمان کو صحیح نہین
کرتی اور کلمہ کفر کی کہتی پہرتی ہین اونہونکو وقت مرنیکی معلوم ہوگا کہ کافر تہی کیونکہ کفر کا کام کرتی تہی اور نہین
جانتی تہی وقت مرنیکی فرشتی بتا دینگی جب ہا بیگا پہر پچہتا ویگا کچہہ کام نہ آویگا اب چاہئی کہ ایمان تحقیق کرین
اور کفر کو معلوم کرین اور اوس سی بچین خواجہ عبدالشکور سلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتی ہین کہ مسلمان کلمہ رد کفر کا دن مین کئی بار
پڑہ لی تو کفر اوسکا جاتا رہتا ہی وہ یہہ ہی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
بہ تبت عنہ واسلمت واقول لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہ تعالی اسکی سبب کفر بخشدیتا ہی اور کوئی لوگ جانی
کہ مین یہہ کہدونگا کہ مین نہین جانتا تہا یہہ انکا عذر قبول نہین ہوگا کیونکہ جب کسینی کلمہ کفر کا کہا اگرچہ دل
اسکا ایمان پر مضبوط ہو دل کا اسکی ایمان کام نہین آویگا اور خدا کی اور خلق کی سب کی نزدیک کافر ہو جاویگا مسئلہ یہہ شخص
بمجرد کہنی کی کافر تو ہوتا ہی ولیکن احکام مرتد کی بہی جاری ہی اوسپر ہوتی ہین جیسی بی بی جدی ہو یا ذبح اسکا مردار ہو جا
اور سوا اسکی جو احکام ہین یا نہین **مسئلہ** جبتک یون نکہی کہ مین دین مسلمانی سی پہر گیا تب تک مرتد کا
حکم نہین کیا جاتا مگر ایمان اوسکا ایسا ہی کہ جیسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین منافقون کا تہا

[illegible] تو کافر نہین ہوجاتاہی سوال جوکوئی ایسی بات کہی کہ اوسکی کئی معنی ہون اسلام کی بہی
ہون او کفر کی بہی ہون توکیا کہی جواب جو ایسی مسلمان بات کہی کہ اوسکی کئی معنی ہون ۹۹ طرح سی سمجہہ کفر کے
اوسکی مضمون مین پائی جاتی ہو اور ایکطرح سمجہی تو مسلمانی سمجہی جاتی ہو تو وہی ایک مسلمانیکی سمجہین گے کیونکہ مسلمان
پر برا گمان نچاہئی اور جو اس مسلمان کی نیت کفر کی ہی بات کی ہی تو وہ جانی اور خدا جانی جیسی سمجہا ویسی
پاویگا ولیکن اوسی کہدی کہ ایسی بات سی بچی اور توبہ کری **مسئلہ** جو کوئی کلمہ کہی اور کفر کی اعتقاد سے
نہ سمجہی تو وہ خدا کی نزدیک کافر ہی **سوال** وہ کیا باتین ہین کہ جنکی کہنی سی آدمی کافر ہوجاتاہی **جواب**
اصل اسکی سات شرط ایمان کی ہین جونسی ٹوٹیگی جبہی کافر ہوگا **سوال** وہ کونسی ہین **جواب** ایمان غیب
پر بے دیکہی لانا اوس چیز پر کہ جو اللہ اور رسول اسکی نی فرمایاہی دوسرے غیب کا علم خاصہ حق کا جاننا ہی یعنی
اللہ کی سوای کسیکو غیب کا علم نہین وہ پانچ چیزین ہین قیامت کی آنیکی خبر مینہہ کی خبر عورت کی رحم مین لڑکا یا لڑکی
کی خبر اور کل کو کیا کریگی اور کہان مریگی **نظم** قیامت کی آنیکی مینہہ کی خبر + کہ یہہ عورتوان مین جو مادہ
و نر + جو کیا کرین کل نجانی کوئی + کہا جا مرین پانچ پوری ہوئی + تیسری دبی دبائی آری بلی نکرے
ایمان لانہین اپنی اختیار سی زندگی مین اللہ اور اللہ کی رسول کو قبول کری اور چوتہی جو اللہ تعالی نی حلال کیا او سے
حلال سمجہی اور پانچوین جو اللہ نی حرام کیا اوسی حرام جانی اور چہٹی رحمت خدا کا امیدوار رہنا اور ساتوین غضب خدا
کی سہی ڈرہنا اول غیب پر ایمان لاناہی پہلی ذات اللہ تعالی کی پر لاناہی جو کوئی اللہ تعالی کی ذات یا صفات یا
حکم اوسکی جہوٹہہ بتادی یعنی کہی کہ نہین ہے تو کافر ہی جو کوئی اللہ تعالی کی صفات ایسی کہی کہ جو لایق نہ
کی نہون تو بہی کافر ہو جب کہی کہ اللہ تعالی کا بڑا سر ہوگا یا بڑی بڑی ہاتہہ ہونگی غرضکہ کسیکا سا اوسکا
بدن یا بند بتادی یا سمجہی تو کافر ہوا کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایاہی کہ مین کسی سا نہین اور بعضی کہتی ہین مشکل کے
آسانی ہین کہ اللہ تعالی کی ہاتہہ بلند نہین کیا جانی مشکل آسان ہوجا اگر ارادہ اوسکا ہاتہون سی قدرت ہو تو بہی
روا نہین کیونکہ جو اوسوقت اوسکی دلمین ہے ہاتہہ کی معنی قدرت کی ہونگی تو بہی بجا نہین تو کافر ہوا **مسئلہ**
جو کوئی کہی عمر تو ہیچ مکانی نکانی زرتو خالی + اسکی معنی تجہسی کوئی مکان نخالی نہ تو کسی مکان مین یہہ کفر ہی
کیونکہ جو کہا کہ تجہہ سی کوئی مکان نخالی تو کفر ہی کیونکہ جب کوئی مکان نہ بنا تہا اللہ تعالی حاضر ناظر تہا اب ہے
ویسی ہی کچہہ فرق نہین پر اجسنی کہا کہ تو مکان مین ہی اوسنی ویسا نہین سمجہا کہ جیسا پہلی تہا **مسئلہ** جو کوئی کہی
کہ اللہ تعالی انصاف پر کہڑا اپنی ہاتہہ ہی یا لیٹا ہی تو کفر ہی کیونکہ کہڑا ہونا ران اور پنڈلی کی جوڑ کو جدا ہوکر سیدہا ہے
ہوجانیکو کہتی ہین اور بیٹہنا گہٹنی موڑکر جوڑنیکو کہتی ہین اور لیٹنا سارا بدن ٹیک دینی کو کہتی ہین ان جوڑ بندون
سی اللہ تعالی پاک ہی جیسی اللہ تعالی کی جوڑ بند لمبا بدن بتلائی یا جانی تو وہ کافر ہوا **مسئلہ** جو کوئی

ظالم

ظالم کو کہی کہ تو نی میری اوپر ظلم کیا اللہ تعالی تیری اوپر ظلم کیجیو کافر ہوا کیونکہ اللہ کو ظالم بتایا **مسئلہ** جو کوئی کہی اللہ
جانتا ہی تو یا کہی انشاء اللہ تعالی کل یہہ کام کرینگی دوسرا کہی خدا جانی ہو یا نہو ہم تو کرینگی یہہ کافر ہوا کیونکہ اللہ جو چاہی
اوسی کوئی موڑ نہین سکتا اسنی کہا کہ مین موڑ دونگا **مسئلہ** جو کوئی کہی کسی یار کو کہ خدا جانتاہی کہ تیری شادی اور
غمی مین مین ایسا ہون کہ جیسی اپنی شادی یا غمی مین مین ہون تو کافر ہو کیونکہ جہوٹی بات کا اللہ کو شاہد کیا خدا کو
جہوٹی بات کا شاہد کرنا کفر ہی بندہ ایسا کوئی نہین ہوتا کہ اوسی اپنی پرائی شادی اور غمی مین فرق نہو **مسئلہ**
جو کوئی کہی کہ خدا کی قسم ہی اور تمہاری قدمونکی تو کافر ہوا کیونکہ عزت خدا کی اسکی قدمونکی ساتہہ یاد کری
اور جو کہی قسم خدا کی اور تیری جانکی یا سر کی اسمین اختلاف ہی **مسئلہ** جو کوئی بغیر شاہد نکاح کری اور کہی
مین خدا اور رسول کو شاہد کر لیا یا کہی خدا اور فرشتونکو شاہد کیا ہی تو کفر ہی کیونکہ اسنی سوا خدا کی اور کو غیب کا
جاننی والا جانا اور یون کہی کہ داہنی بائین والہ فرشتی شاہد کئی تو نہین کافر ہوتا کیونکہ وہ مقرر جانتی ہین **مسئلہ**
اور جو کوئی سفر کو چلی اور کسی جانور کی آواز سنکر پہر آوی تو نزدیک بعضونکی کافر ہوا اور جو کسیکی گہر پڑا تو بولی
کوئی کہی کہ اس گہر مین آزاری پڑا ہی وہ مرجائیگا کافر ہوا کیونکہ پیغمبر خدا نی کہا ہی کہ سون شرک ہی جو کوئی
بیمار یا دکہیا کہی کہ اللہ تعالی ہمین بہول گیا کافر ہوا **مسئلہ** کوئی کہی کہ فلانہ کام ہمنی خدا سی چہپ کر کیا کہ اللہ تع
کو بہی خبر نہین کافر ہوا **مسئلہ** یا کہی کہ فلانہ سنی ایسی چہپ کی کہا کہ خدا نی بہی نہین سنا یا کہی کہ ہماری تو شہر
مین چل وہان خدا کا بہی بس نہین چلتا یا کہی کسیکو کہ تو کمائی کر وہ کہی اللہ تعالی دیگا بہلا کہی کہ خدا اچہی
دیگا یا تنگ دیگا تو کافر ہوا **مسئلہ** اگر کوئی کہی کہ مین پیغمبر ہون یا رسول اللہ ہون اور ارادہ اوسکا خدا کی رسول ہونیکا
ہو کافر ہوا **مسئلہ** دوسرا کہی کہ جو تو پیغمبر ہی تو ہمین معجزہ دکہلا اگر یون سمجہہ کر کہا کہ یہہ جو پیغمبر ہوگا تو معجزہ دکہلا دیگا
تو وہ معجزہ مانگنی والا بہی کافر ہوگیا کیونکہ اسنی یون نجانا کہ بعد ہماری پیغمبر کی کوئی پیغمبر ہوناہی نہین اگر اوسکی
پیغمبر ہونی مین شک یقین نہو اور واسطہ قایل کرنی کی کہی تو کچہہ ڈر نہین جیسی حضرت ابراہیم نی نمرود کو کہا تہا کہ تو
جانتا ہی تو سورج مغرب سی نکلوا دی واسطہ قایل کرنی اور فضیحت کرنی کی کہا اور یقین تہا کہ یہہ خدا ہی **مسئلہ**
جو کوئی پیغمبر خدا کی اہانت کری وہ کافر مطلق ہی **مسئلہ** جیسی کوئی کہی کہ پیغمبر خدا صلعم کنگال تہی یا کہی
کہ پیغمبر خدا صلعم کی کپڑی میلی پہنا کرین تہی یا کہی پیغمبر خدا صلعم ہمیشہ ننگی رہین تہی یا ایک عاجز دی بہی تہی
یا بندہ وی بہی تہی کافر ہوا بعضون نی لکہا ہی کہ مطلق یہہ بات کہنی ہی کافر ہوجاتاہی اور بعضے کہتے
ہین کہ اگر پیغمبر خدا کی اہانت کر کر یہہ باتین کہتا ہی تو کافر ہوتاہی اور نہین تو نہین **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ
پیغمبر خدا صلعم باولی تہی یا کہی بیہوش تہی تو کافر ہو **مسئلہ** جو کوئی کہی کہ حضرت آدم ع جو بہشت مین گیہون
نکہاتی تو ہم یہان کیون اس بلا مین پڑتی اسکی کفر مین اختلاف ہی ولیکن کہا نخاسی جو کوئی کہی آدم علیہ السلام

[illegible] تماشا جیسی کی

کی باتین نکر تو یہہ کافر مطلق ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ جو اللہ تعالی ہمین بہشت مین بولاویگا تو فلانی بغیر
ہم نجاوینگی کافر ہوا یا کہی کہ اللہ تعالی فلانی کی ساتہہ اگر بہشت مین بہیجیگا تو نجاونگی کافر ہوا یا کہی اگر اللہ تعالی
فلانونکی سبب سی بہشت ہمین دیگا تو وہ بہشت ہمین ضرور نہین تو کافر ہوا یا کہی ہم بہشت نہین جاتی دیدار
چاہتی ہین تو بہی کفر ہی کیونکہ اللہ تعالی نی دیدار اپنی کا مکان بہشت فرمایا ہی اسی اگر خواہش بغیر بہشت کی تہی
تو دیدار کے وعدہ کی جگہہ وہی تہی کفران نعمت کری مسئلہ جو کوئی پیالہ پانی کا ہاتہہ مین لیکر پیتا ہوا کہی
وکاسا دہاقا یا ہنڈیا مین کچہہ کچہہ دال سا لن باقی رہ گیا ہوا اور کہی والباقیات الصالحات کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی قران کی معنی ٹہٹہی نین ڈال کر کہی تو بہی کافر ہوا جیسی کوئی اکیلا نماز پڑہتا ہو اور دوسرا کہی کہ تو
نماز جماعت کی کیون نہین پڑہتا وہ بہلا کہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی الصلوۃ تنہی یعنے نماز اکیلی ہی کافر ہوا
یا کلمہ بدل دیوی جیسی عصی آدم کو عصی موسی پڑہی یا خر موسی کو خر عیسی پڑہی یا نماز کہی مین نماز خدا
کی کہی سی چہوڑ دیے یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ یعنی ای ایمان والو نزدیک نہو تم نماز کی آگی اللہ تعالی
نی فرمایا ہی وانتم سکاری یعنی جب تم مست ہو تب نہ پڑہو یہہ نکہا یا قران کی عربی لغت ہندی یا فارسی
لغت بناکر کہی اللہ تعالی نی یون کہا ہی جیسی بعضی جاہل ہندی عین کو الف اور قاف کو خی پڑہتی ہین اور
کہتی ہین کہ اللہ تعالی نی کہا ہی کہ ان مالہ اخلدہ یعنی جسکی ان مال ہو اوسی دس اخلیین آتی ہین یا ڈاڑہی
منڈا کہی کلا سوف تعلمون کی معنی مین کلا ایا صاف رکہو اور بعضی کہتی ہین کہ قالوا بلی کی معنی یہہ ہین کہ کال اور بلا
شامت بدعملونکی ہی اگرچہ نیت خیر ہو یعنے لوگونکو بری بات سی روکتی کی یا کہی الف کو الف کہو تو بہی
کفر ہی یعنی جو کسی قرات مین ہی نہو وہ کہی کہ پڑہو یا کوئی نماز کی نصیحت کری دوسرا کہی کہ ہمنی نماز بہی پڑہی
کچہہ بہی حاصل نہوا یا کہی تونی نماز پڑہی تیری کیا ہاتہہ آیا کافر ہو یا کوئی کسیکو کہی کہ کوئی دن نماز پڑہ دیکہہ
کہ کیا مزہ پاویگا وہ دوسرا کہی کہ کوئی دن نماز چہوڑ دیکہہ کہ کیا مزہ پاویگا کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی غلام کو
کہی کہ نماز پڑہا کر غلام کہی کہ مین تو نہین پڑہتا کیا جانین وہان ثواب میان نی بی نہ چہین لین کافر ہوا
مسئلہ جو کوئی جان بوجہہ کر بی وضو نماز پڑہی تو اوسکی کفر مین اختلاف ہی مسئلہ جو کسیکو ازاری کہ جب
واسطی نماز کی بیٹہی ادہی جب گوز آجاوی اور رنگ نسکی اور اسکا گوز نکل جاوی اور وہ ماری شرم کی
نماز ہی پڑہی جاتو بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ وہ کافر نہین کیونکہ اسنی ماری شرم کی یہہ کام کیا ہی اور
دل مین شرمندہ ہی اور دین کی مسئلہ کو ہلکا نہین جانتا ولیکن جو ایسا معاملہ ہو جاتو چاہئی کہ دلمین

نیت

سود مین ٹہری تو قصد رکوع سجود کا نکری کافر نہین ہوتا مسئلہ جو کوئی کسیکو کہی کہ تو مال زکوۃ دی اگر مال
ظاہر کہر ادکہلائی دی اور اوسنی کہا کہ مین نہین دیتا تو کافر ہوا اور جو مال اوسکا چہپا ہوا اور ظاہر نکرتا ہو وہ جو
کہی مین نہین دیتا تو بعضونکی نزدیک کافر ہوا کیونکہ شاید یہہ سمجہا ہو کہ مجہی نہین دینا اور دوسرون نی یہہ
سمجہا ہے کہ یہہ کافر نہین ہی کیونکہ اوسنی شاید یون نکہا ہو کہ مین ظاہر نہین دیتا جو دو آدمی لڑتی ہون ایک
کہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوسرا کہی کہ یہان لاحول کسیکام آتی نہین یا کہی لاحول کچہہ فائدہ نہین کرتی
کافر ہوا مسئلہ یا کوئی کہی سبحان اللہ یا کلمہ کہی دوسرا کہی کہ یہہ کیون کہتی ہین اتنی کیا بپت پڑی یا کسی کلام
خدا کی پڑہنی والی کو کہی کہ ای فلانی تو اس کلام کی تہری اکہاڑ ڈالی تو بہی کافر ہوا کیونکہ کلام کی اہانت
کری مسئلہ جو کوئی حرام کی روزی کہاتی ہوئی بسم اللہ کہی اگر ذات اسکی حلال ہو جیسی چوری کی گای بیل
بہینس کا گوشت یا دودہ اکثر علما کی نزدیک کافر ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین نہین ہوا اور جو شراب پیتی یا مردار
کا گوشت یا خوک یا اور حرام چیز جیسی کتا یا بلی کہاوی اور بسم اللہ کہی بالاتفاق کافر ہوا جو کوئی بہنگ پیتی
یا پاپا ساچوپڑ کا پہینکتی بسم اللہ کہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی سی مثلا دس روپی اپنی آتی مانگتا ہو اور ظالم
نہ دیوی مظلوم کہی کہ تو مجہی یہان نہین دیگا تو مین تجہسی قیامت مین لونگا ظالم نہ دی اور کہی کہ عاقبت کی ہزار
دس روپی اور دیجا قیامت مین اکہٹی بیس لی لیجو تو اکثر مشایخ کی نزدیک کافر ہوا کیونکہ قیامت پر ایمان
نہین مسئلہ جو کوئی کسیکو کہی کہ میان دنیا کو عاقبت کی واسطہ چہوڑ دو دوسرا کہی کہ نقد واسطی ادہار کے
نہین چہوڑتی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی فقیر لیتا ہوا مال حرام جانکر اوسی دعا دیتا جائی اور دینی والا آمین
کہتا جائی تو دونو کافر ہوئی مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہی کہ تو حلال کہا اور دوسرا کہی کہ ہمین حرام ہی اچہا لگی ہی
یا کہی کہ ہمین حرام چاہئی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی پیا چاہئی علم کس کام آتا ہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی
کہی کہ پلاو کی رکابی علم سی بہتر ہی تو کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ پلاو کی رکابی اچہی ہی اللہ تعالی سی تو کافر
نہین ہوتا کیونکہ اسکی معنی اور بہی ہو سکتی ہین کہ یہہ اللہ کی طرف سی اچہی ہی یا نعمتون اللہ سی ہے
اگر یہہ ارادہ نہو تو کافر مطلق ہوا مسئلہ جو کوئی کسی مسلمان کو کہی کہ ای کافر اس کہنی والی کی کفر مین
اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ کافر ہوا اور بعضی کہتی ہین نہین اور مختار فتوی اکثر علما کا اسی پر ہے کہ اگر اسنی
گالی کی طور پر کہا اور اعتقاد سی کافر نہین کہا تو کافر نہین ہوا اور جو اعتقاد سی کافر سمجہ کر کہتا ہی
تو کافر ہوا کیونکہ جب اسنی اعتقاد کیا کہ یہہ کافر ہی تو گویا دین مسلمانی کو کفر سمجہا اور دین اسلام کو کفر
سمجہنا کفر ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہم تو ملحد ہین تو بہی کافر ہوا یا کہی کہ ہم برہمن یا یہودی ہین

اسکے

... ہی کافر ہوا یا کہی ہم داود نبی ہی یا چرند اسی ہین تو بہی کافر ہوا یا کہی مسلمانکو ای کافر دہکہی کافری رہنی دی یا کہی کہ کافر نہوتا تو بہتہ تک کاہیکو آتا ان سب باتون مین کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کلمہ کفر لیکر دریافت کر کر کہی کہ مجہی معلوم تہا تو بہی کافر ہو کیونکہ کفر مین جہل عذر نہین مسئلہ جو کوئی عورت اپنی خاوندکو کہی کافر ہونا بہتر ہی تیری پاس رہنی سی کافر ہو کیونکہ خاوند کی رہنا فرض ہی اسنی کفر کو فرض سے اچہا کہا مسئلہ جو کوئی ہندو مسلمان ہوا اور مسلمان اوسی کچہہ مال اوگاہ دین کوئی مسلمان دیکہکر کہی یاروت افسوس ہے کہ ہم کافر کیون نہوئی کہ جو آج مسلمان ہوتی تو اتنا مال ہاتہہ آتا تو کافر ہوا کیونکہ کفر کے آرزو سی کافر ہوگیا جو کوئی بادشاہ کو سجدہ کری اگر اسکی ہیبت سی دیگر تسلیمات کی جگہہ سجدہ کیا تو کافر نہین اور جو یون سمجہا کہ یہہ بہی دنیا مین چہوٹی خدا ہین یا کچہہ بہی نیت نہو تو کافر ہو مسئلہ جو کوئی کچہہ گناہ کرتا ہو دوسرا کہی کہ توبہ کر اللہ تعالی کی آگی وہ کہی مینی کیا کیا ہی کہ توبہ کرون یا کہی کہ مینی کیا کیا ہے کہ مجہی توبہ کرنی آوی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی مسلمان کو کفر کا کلمہ کہنا سکہا دی کہ یون کہا کر تو سکہلانیوالا کافر ہوا اگرچہ ٹہٹہا یا مسخری کری ہو مسئلہ جو کوئی کسی عورت کو کہی کہ تو دین مسلمانی سی پہر جا تو خاوند سی جدی ہو جاگی تو اس عورت کو کہنی والا کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہم ثواب اور عذاب سی بیزار ہین کافر ہوا مسئلہ جو کوئی ظالم کسیکو ماری وہ مظلوم کہی کہ مین مسلمان ہون مجہی مت مارو وہ ظالم کہی لعنت خدا کی تجہہ پر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوا فصول عمادیہ مین لکہا ہی کہ جو کوئی کفر کی کلمہ کہی اور دوسرا ہنسی تو کافر ہوا مگر جو مسخرہ کہ ایسی باتین کہی کہ اوسی لاچار ہنسی آجاوی تو کافر نہین ہوتا مسئلہ جو کوئی مسلمان کچہہ خیال کری اور کلمہ کفر کی اوسکی دلمین آوین پر اسپی اعتقاد نہین کیا تو کافر نہین ہوا مسئلہ جو کسی کا فرزند مرجاوی وہ کہی یا اور کہی کہ اچہی اچہی آدمی اللہ تعالی کو بہی چاہئی ہین تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ ... بہلی ہی جہوٹی بہلی تو کافر ہوا کیونکہ سو کہنا کہانی روا ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ فلانی کو اللہ تعالی نی سید اکثر اپنی آگی سی نکال دیا ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کہی کہ اللہ تعالی تو مجہی بہول گیا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی بادشاہ ظالم کو کہی کہ عادل ہی تو کافر ہو مسئلہ جو کوئی آیت قرآن کی ٹہٹہی مین یاد ہو لک پر یا طنبورہ پر پڑہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی جان بوجہ کر خواہ مخواہ نماز چہوڑ دی اور قضا پڑہنی کی بہی نیت نہو اور اللہ تعالی کی غضب سی نہین ڈرتا ہو تو کافر ہوا جو کوئی کافر مسلمان کو یون کہی کہ مجہی مسلمان کر لے وہ کہی کہ مین مسلمان کرنا نہین جانتا یا کہی فلانے پاس جا وہ کریگا تو اوسکی کفر مین اختلاف ہی بہت علما اسپر ہین کہ کافر نہین ہوتا مسئلہ جو کوئی کہی کہ پیٹ بہری پر کہانا حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی بلا غصہ کی

کہی

کہی کہ یہانکی مسلمانون سی کافر بہتر ہین کہ ملا دیکا حق نہین کہتی کافر ہوا یہہ مسئلی دستور القضات سی مالابد مین مولوی محمد ثناء اللہ پانی پتی نی داخل کئی ہین جو کوئی یون کہی کہ خدا کا دیدار ہونا محال ہی یعنی ہو ہی نہین سکتا تو کافر ہوا مسئلہ اگر حرام قطعی کو حرام نجانی یا حلال قطعی کو حرام جانی تو کافر ہوا مسئلہ قطعی اوسی کہتی ہین کہ اوسکا سب علما کی نزدیک چارون مذہبون مین ایک حکم ہو یا فرض کو فرض نجانی تو کافر ہوا لیکن جو کوئی مردار کو بیچی اور کہی کہ مردار کا نہین حلال کا ہی تو کافر نہین ہوا اور جہوٹا ہی اور جو کوئی کہی ہین سب مردار حلال ہے یا حرام حلال ہی یا حلال حرام ہی تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کہی کہ فلانا اگر خدا ہو جاتو اپنا حق نچہوڑون کافر ہو جا مسئلہ اگر کسی لڑکا کو کوئی کہی کہ تیری زبان سی تو اللہ بہی بڑہ آدمی ہم تو کیا چیز ہین کافر ہوا مسئلہ اگر کسی کا بیٹا مرجاوی اور وہ کہی کہ یہہ خدا کو چاہئی تہا یعنی کوئی کام خدا کا بی اسکی اٹک رہا ہی یا کہی ای فلانے خدانی تجہہ پر ظلم کیا ہی کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کسیپر ظلم کری اور مظلوم کہی یا اللہ یہہ باتین انکی تو پسند نکر لو دیں جو تجہی بہی یہہ بات پسند آئی تو ہمین تو یہہ بات پسند نہین یا کہی بس تجہی دیکہا تو کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کہی کہ اوپر خدا ہی اور نیچی تم ہو تو کافر ہوا کیونکہ شریک کیا مسئلہ اگر کوئی کسی جانور کا سون لیکر کہی کہ اناج مہنگا ہوگا یا سستا ہوگا یا کہی اوجڑ ہوگا یا کال پڑیگا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ رزق خدا اسی ہی لیکن بندہ کی ڈہونڈہنی بنا نہین ہاتہہ آتا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ فلانا پیغمبر ہو جا تو بہی اوسپر ایمان نلاؤن یا کہی کہ اگر خدا نماز کو کہی کہ تو بہی نپڑہون یا کہی جو اودہر قبلہ ہو تو نماز نپڑہون تو کافر ہوا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کری تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسیکو کہی کہ ناخن کتروانی اور موچہین کتروانی اور ڈاڑہی رکہنی سنت ہی دوسرا کہی کہ پیغمبر خدا کی سنت ہی تو بہی ہم نہین مانتی کافر ہوا یا کہی میان شان بگڑ جاگی تو سنت کسکام آویگی تو کافر ہو کوئی کسیکو خدا کا نام سیکہاتا ہو اور دوسرا کہی کہ میان کیا شور مچایا ہی یعنی رد کیا کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی قرضدار کسی کو کہی کہ ہم تو قرض خدا بار ہے نچہوڑین کافر ہوا مسئلہ اور جو کہی کہ پیغمبر پاس نچہوڑین تو کافر نہین ہوتا مسئلہ اگر کوئی کہی کہ میان یہہ مسئلہ حکم خدا کا ہی دوسرا کہی کہ مین حکم خدا کیا جانو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی فتوی کا کاغذ دیکہے اور شریعت کو ہلکا جانی اور کہی کہ کیا چہٹیان لے لی آئ دہو یا کہی ہم نہین مانتی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ حکم شریعت کا یون ہی دوسرا ڈکار لیکر کہی کہ واہ تیری شریعت کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ قاضی کی جل مسئلہ اس آدمین اوسنی کہا کہ یادہ لی آئیو تو بہی ہم نہین جاتی تو بہی کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہی کہ فلانے سی صلح کرنی دوسرا کہی کہ بت کو سجدہ کرون اور صلح نکرون تو کافر نہین ہوتا کیونکہ نہ بت کو پوجون اور نہ صلح کرون کہتا ہی مسئلہ جو کوئی کچہہ گنہ کا کام کرتا ہو اور دوسرا اسکو کہی کہ او تمہین مسلمانی دیکہاؤن اور اوسی بلا کر وہ گناہ کرتی دکہلا دی تو کافر ہوا

مسئلہ جو کوئی کہی کہ جو کوئی ہماری خوشی مین خوش ہووی خوش ہو تو کافر ہوا کیونکہ وہ رضا خدا کی ہے
کہ جسکی رضا مین سبکو راضی رہنا چاہیی جو کوئی بہنگ یا پوست یا شراب پیتی ہوئی یون کہی جو کوئی ہمارا گلا
کری اوسکی ہان گیتی اور باپ پلا یا کہی یہہ سبز سبز کیا ہی عاشقونکو مباح ہی تو کافر ہوا کیونکہ حرام کو حلال کہا
یا بہنگ کا پیالا ہاتھہ مین لیکر کہی سقیہم ربہم شرابا طہورا کافر ہوا مسئلہ جو کوئی عورت کہی کہ اس خاوند عالم پر لعنت
ہی کافر ہوئی مسئلہ یا کوئی کہی کہ فلانا کام گناہ ہی نہ کر دوسرا کہی کہ میری بی بی نی کہا ہی حکم بی بی بہ از حکم
خدا ہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ جب تک ہمین حرام یاد ہونگا حلال کی گرد نہ پہرونگا تو کافر نہین ہوا کیونکہ
اپنی نفس کے چوری بیان کی ہی جو کوئی پیغمبر کی بالکو باڑ آیا یا بالٹا کہی وہ کافر ہے مسئلہ جو کوئی آزار سے
کہی کہ اللہ تعالی تو مالک ہی چاہی مسلمان کرکے ماری اور چاہی کافر کرکی مارے کافر ہوا مسئلہ یا کہی اللہ تعالے
ہماری اوپر روزے فراخ کر ظلم مت کر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ غیب کا علم کسیکو نہین دوسرا کہی کہ مجھی ہے
کافر ہوا مسئلہ جو کوئی اذان کہی دوسرا کہی کہ جھوٹہہ کہتا ہی یا دوت کہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ ہمارے
کچھہ مال نہین دوسرا کہی کہ پیغمبر اور فرشتی بہی تیرے کنگالی کی شادی بہرین تو بہی نمانو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی کسیکو کہی کہ کافر ہونا اچھا پر تیرے پاس رہنا اچہا نہین کافر نہین ہوتا کیونکہ اس سی دور
ڈہونڈہی ہی مسئلہ جو کوئی کہی کہ تو اس بات سی کافر ہوگیا دوسرا کہی کہ ہوا ہی سہی کافر ہوا مسئلہ جو
کوئی کسیکو کہی کہ فلانا مجہی خدا سی زیادہ پیارا ہی کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی کسیکو کہی کہ مین مسلمان ہوتا ہون مسلمانی
سیکہا دو دوسرا کہی کہ کل یا فلانی دن ہم درس کہینگے تو وہان مسلمان ہوجیو کافر ہوا کیونکہ شکوہ اپنے
کی واسطہ اتنی دن اوسکا کافر رہنا چاہا چاہتی ہی کہ کلمہ اوسیوقت پڑہا دیوی اور ظاہر ہونیکو کہین پیچہے
تو کچھہ ڈر نہین مسئلہ جو کوئی کسی پر غصہ ہوکر یا مسخری سے کہی کہ میان ہمین اس نماز روزہ نی گہری اوٹہا
مارا تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کہی کہ جب سی یہہ نماز اور روزہ یا مسئلہ چلی ہین جب سی برکت رزق کی جاتی
رہی ہی یا کہی کہ ہمین سزاوار نہین یا کہی کہ ہمین سجتی نہین جب یہہ کام کرتی ہین کچھہ مال یا جان مین نقصان
آجاتا ہی تو کافر ہوا کیونکہ فرض خدا کو نحس اور برا سمجہا مسئلہ جو کوئی دعا مین کہی کہ الہی ہمسی رحمت
کی یا مہینہ کے یا روزی کی بخیلی مت کر تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی عالم فاضل کا سوانگ بہر کر یا وعظ کرنیوالونکا
بہیس کر لوگونکو ہنساوی اور لوگ ہنسین سب کافر ہوئی کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اس آیت مین ان الذین
اجرموا کانوا من الذین آمنوا یضحکون یعنی بتحقیق وہ جو کافر ہوئی ہین ایمان والونکو ہنستی ہین مسئلہ
جو کوئی ایک کام کری اور دوسرا اوسی پوچھی کہ یہہ کام تو نی کیا ہی وہ پہلا کہی کہ خدا جانی ہی مینی
نہین کیا تو کافر ہوا کیونکہ خدا کو جہوتی بات پر شاہد پکڑا کفر ہے مسئلہ اگر کسینی ہندو کی سی دہوتی

باندہے

باندہی یا جنیو ڈالا یا فرنگی کی ٹوپی پہن پہرا تو دیکہین گر کیون پہن پہرا ہے اگر خوف دہشت کی جگہہ سی پہن کر نکل جا
پہرا تو کچہہ ڈر نہین اگر واسطی خوشی دل کی یا سوداگرون مین ملکر سوداگری کیا کری تو کافر ہوا مسئلہ اگر کسینی گناہ صغیرہ
یا کبیرہ کیا دوسری نی کہا کہ توبہ کر وہ کہی کہ مینی کیا کیا ہی جو توبہ کرون کافر ہوا اگر تو جہنمی کی واسطی کہا ہی تو کچہہ
ڈر نہین مسئلہ جو کوئی شراب پیتا ہوا یا زنا کرتا ہو یا جوا کہیلتا ہو دوسرا دوست اوسکا اوسی آکر مبارکباد دی
دی یا اوسپر پیسی وار وار کر پہینکی تو کافر ہوا مسئلہ حیض مین عورت سی جماع کرنا حلال سمجہی تو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی کہی کہ چلو مسئلہ سنو دوسرا کہی کہ میان ہمین علم کی مجلس سے کیا کام ہی کافر ہوا مسئلہ یا کہی مسئلونپر
کس سی چلا جاتا ہی کیا کرینگی سنکر کافر ہوا مسئلہ اگر کوئی جہگڑی مین کہی قاضی کی چلو وہان فیصل کرلین
دوسرا کہی کہ ہم تو نہین چلتی اور پیادہ پکڑ لیجا تو لاچار ہین تو کافر ہوا یا کہی کہ ہم مسئلونکی قایل نہین یا کہی کہ علم
کے طور کی مسئلونپر فیصل کرنا ہماری رسم نہین یا کہی کہ جسطرح ہماری باپ دادون سی ہوتی چلی آئی ہی
ویسی کرینگی یا کہی کہ مسئلونکا ہمین فیصلہ قبول نہین جسطرح پنچ ملکر ٹہراوینگی ہم قبول کرینگی ان سب باتون مین
کافر ہوا مسئلہ اگر رمضان کا چاند دیکہہ کر کہی کہ کیا بڑی آفت آئی ہی کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کسی سی کہی کہ فلانیکو
تم دین کی بات بتلاؤ دوسرا کہی کہ اسنی میرا کیا لیا ہی کہ مین اسکی پیچھی پڑون تو کافر ہوا مسئلہ اور آداب
کرنا بزرگون کا دینی ہون یا دنیائی جیسی آگی اونکی کہڑا ہونا یا دست بوسی کرنی یا وقت سلام کے
پیٹہہ جہکانی روا ہی مسئلہ جو کوئی بکرا یا بہینسا کسیکے نام کا یا کسی چیز پر جیسی کوئی پریا دریا پر یا گہر پر یا
گدہی پر یا اور کہین خرچ کری اسکو ذبح کا کرنیوالا مشرک ہی اور وہ چیز حرام ہی اور ایسی ہے بکرا تو بے
کا اور نشان کا ہی مسئلہ امام زاہد نی لکہا ہی کہ جو کوئی ہندونکی تہوار کی دن آپکی شادی کری جیسی ہولی
مین پہاگ کہیلی یا سوانگ بہری یا دیوالی کی کہنڈلی جیتی یا گوردہن بناوی یا پوجی یا روشنی کرے
یا دسہرے کو اونکی طرح کپڑی پہن کر یا جو پاؤنکی سینگ رنگ کر دسہرہ کو ہندوونکی طرح چلی یا گہوڑے
پر چڑہ کر باہر نکلی تو کافر ہوا غرضکہ کافر کی کفر مین متابعت کرنی کفر ہی مسلمان کیسا ہی گنہگار ہو کافر نہین
کہنا جو کوئی کہ اہل سنت وجماعت کو کافر کہی کافر ہی بحر المحیط مین ہی کہ جو کوئی جناب پیغمبر خدا کی مین
گالی دی یا بی ادبی کری یا اہانت کری وہ کافر مطلق ہی اور بے ادبی اور ہلکا پن پیغمبر خدا کا کفر ہے
خواہ اوسی وہ بہلا جانکر کری یا برا جانکر کری جیسی بعضے رافضے کہتی ہین کہ حضرت رسول اللہ نے
بعضی حکم بعضے اصحابون سی ڈر کی ظاہر نکئی وہ کانین ہی بعضونکی کہنہ تہی یہہ کفر ہی مسئلہ
جو کوئی خوب عبارت آرائی کری اور کلمات کفر کی کہی جو کوئی اوسکو سراہی وہ کافر ہوا مسئلہ جو کوئی
کفر کی رسم کو سراہی وہ کافر جیسی کہی کہ کیا خوب رسم ہی کہ دیوالی کو روشنی کرتی ہین اور با ہو

مین بہاگ کہیلتی ہین یا دسہرہ کو پوجتی ہین یا کچہہ کفر کی رسم کو برا ہی یا بہلا کہی تو کافر ہوا مسئلہ
جو کوئی کہی کہ یہہ جو علم دین کا ہی جیسی تفسیر یا حدیث یا فقہ پڑہتی ہین یہہ سب کہانی کمانی کی حیلی ہین
اور ارادہ اسکا اس کہنے سی شریعت کی مسئلونکو ہلکا جانتا اور یا شریعت پر ٹہٹہا مارتا ہو تو کفر ہے
مسئلہ جو کوئی مسئلہ کہی کہ طالب علم فرشتونکی پرونپر چلتی ہین دوسرا کہی کہ یہہ بات جہوٹہہ ہی جو ڈر کہی
ہی تو کافر ہوا مسئلہ جو کوئی کلمہ کفر کا کہی اور اہی اوس اعتقاد سی نہ ہو اور بطور عادت کلمہ شہادت
پڑہا ہوا ہی مسلمان نہین ہو جب تک دل سی اوس اعتقاد سی توبہ نکری کافر ہی مسئلہ جو کوئی کہی
کہ یہہ بادشاہ کا خزانہ بادشاہ کی ملک ہی اس اعتقاد سی کافر ہوا ایک حدیث حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ کہو تو ایسی بات بتاؤن کہ جسکے
پڑہنی سی چہوٹا بڑا شرک دور ہو جا لوگون نے عرض کئے کہ فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرمایا
کہ ہمیشہ تین مرتبہ یہہ دعا پڑہ لی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم بہ واستغفرک
لما لا اعلم بہ تبت عنہ واسلمت واقول لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ **سوال** شرک خفی کیا ہوتا ہے
جواب جیسی کوئی کہی کہ جو فلانہ نہوتا تو یون ہوتا یا فلانی بغیر تو فلانی چیز نہین ہو سکتی یہہ سب عقاید
سنیہ سی لکہی گئی **بیت** مستے مین کوئی کفر کا کلمہ کہی بیکار + کچہہ ہی وہ بہاکر وحلم کفر مت دار +
مستی اوسی کہتے ہین کہ ہوش نہو خواہ کیسی ہی کفر یا شرک کی باتین کری کافر نہو مستی اوسے
کہتے ہین کہ شراب پیکر یا کسی آزار سی ایسا بیہوش ہو جاوے کہ کسیکو نہ پہچانی اور بات کہنی کی ہوش
نہو خواہ کیسی ہی کفر وشرک کی باتین کری کافر نہو کیونکہ ہوش کی ذم تک مسلمان چاہئے اگر کوئے
شراب پیکر اپنی عورت کو نشہ مین طلاق دیدی تو پڑجاتی ہی **بیت** عالم تو نہ سی ہوا جہوٹہہ ہیولا جان
منکر جو فلاسفہ ہیج اما ای جان + عدم دکہائی دی نہین اور چیز کچہہ ہی نہین ہو + اس سی سب پیدا
کئی نہین کہین وہ نسخہ + اس بیت کی معنے یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی سب عالم عدم سی پیدا کیا اور عدم کچہہ چیز
ہوتی نہین یعنے کچہہ نہتا اور کر لیا عالم کہتی ہین اوس چیز کو کہ جو سوای ذات او صفات اللہ تعالی
کے ہو وہ اللہ تعالی پیدا کری ہی اور پیدا کری ہوئی دو طرح کی ہوتی ہی ایک عالم کا نام خلق ہی اور دوسرے
کا نام عالم امر ہی خلق وہ ہوتا ہی کہ پیدایش جسکی مادہ ہو یعنی ایک چیز سے ایک چیز پیدا ہوئی ہو اور
عالم ملک بہی کہتی ہین اسکی حد خدا کو معلوم ہی تحت الثری سی عرش تک اسکی بیچ مین سات زمین
ہین ہر ہر زمین ایسی موٹی ہی کہ جو اوپر کی کنارہ سی نیچی کی تہہ تک ایک رسی لٹکا دین اور اوس
رسی کو لپیٹنے بچہا کر منزل بمنزل لی چلین تو اس کنارہ سی دوسرے کنارہ تک پانسی برس مین

پہنچی

پہنچی اور ہر زمین سی دوسری زمین تک اتنا ہی بیچ ہی **سوال** کوئی پوچہی کہ ساتون زمین کا کیا نام ہے
جواب جواہر التفسیر مین لکہا ہی اس زمین پر کہ ہم بستی ہین نام اسکا دمکا ہی اس سی نیچی دوسری زمین کا نام
خلد ہی جنات اور بڑی بڑی دیو پریت اوسمین بستی ہین اور تیسری زمین کا نام عرقی ہی اکثر وہان بچہو رہتی
ہین چوتہی زمین کا نام جربا ہی اوسمین بڑی بڑی سانپ اژدہا رہتی ہین پانچوین زمین کا نام ہوتبا ہی اوسمین جو پتہر
دوزخمین ہونگی کہ جنسی خود بخود آگ نکلا کری بہری ہین چہٹی زمین کا نام سجین ہی اوسمین دوزخیونکی نامہ
اعمال دہری جاتی ہین اور ساتوین زمین کا نام عجیبا ہی اوسمین شیطان اور خادم لشکر شیطان رہتا ہے
اور ویسی ہی سات آسمان ہین ہر ہر آسمان پانسی برس کی راہ برابر موٹا ہی او وتنا ہی ہر آسمان مین فرق ہی
پہلا آسمان بخار کا ہی سبز رنگ نام اوسکا رقیعا ہی دوسریکا رنگ روپہری ہی نام اوسکا فیلون ہے
تیسری کا رنگ لوہی کا ہی نام اوسکا قیدوم ہی چوتہی آسمان کا رنگ تانبی کا ہے بعضی کہتی ہین موتیکا سا
ہی نام اوسکا جیغا ہی پانچوان آسمان سنہری ہی نام اوسکا رقعا وان ہی چہٹا آسمان زرد یاقوت کا سا ہے
نام اوسکا ماعون ہی ساتوان آسمان لعل اسکا سریبا ہی ایک روایت ہی تفسیر سے جب اللہ تعالی نی زمین پیدا
کری تہی جب ایک فرشتی نی حکم خدا کی سی عرش کی تلی سی آکر اوسی سرپر اور کندہی پہ کہلی ایک ہاتہہ
اوسکا مشرق مین اور ایک مغرب مین ہی دونو ہاتہہ کہولکر دونو ہاتہہ سی پکڑ کہڑا ہی اور پانو فرشتے
کے ادہر رہی ایک فرشتہ ایک بیل لی آیا کہ جسکی چالیس ہزار سینگ ہین اور سینگ اوسکی زمین کی کنارون
سے نکل رہی ہین اور ناک اوسکی قعر دریا مین لگ رہی ہی جب وہ دم مارتا ہی تو دریا جوش کہاتا ہی اور
کف لاتا ہی اور جب وہ اوپر کو دم لیتا ہی تو دریا سمٹ جاتا ہی اور پانو اوسکی چالیس ہزار ہین وہ بیل فرشتے
کی پانو نیچی لاکر کہڑا کیا تب فرشتی کی پانو اوسکی کمر پر رکہی اور پانو فرشتی کی ٹہہری جب ایک فرشتہ
نے ایک زمرد کی سل کہ جس کا موٹا پا پانسی برس کی راہ کا ہی اور لنبا ؤ اور چوڑاو خدا جانی کہ کتنا ہے
اوس بیل کی پیٹہہ پر دہر دئی جب فرشتہ نی پانو اوسپر ٹہرائی اب بیل کی پانو ادہر رہی اور کانپنی
لگا جب ایک پتہر لاکر جو دہ طبق برابر کم زیادہ موٹا نام اوسکا صخرہ ہی وہ بیل کی پانو نیچی دہر دیا اوسپر
بیل کے پانو ٹہر گئی جب اللہ تعالی نی ایک مچہلی پیدا کری اوسنی وہ صخرہ اپنی پیٹہہ پر رکہہ لیا باقی بدن اوسکا
باہر رہا وہ مچہلی دریا پر اور دریا باؤ پر ہی اور دریا کا نام بحر مسجور ہی اگر دریا حایل نہوتا تو زمین دوزخ کی گرمی سے
سب بگڑ جاتی اور ہوا اندہیری پر ہی اور اندہیرا دوزخ پر ہی اور دوزخ تحت الثری پر اور تحت الثری فرشتہ
پر ہی اور فرشتہ مچہلی پر ہی اور مچہلی مچہہ پر ہے واللہ اعلم بالصواب تفسیر جواہر مین ہی اور مشکوۃ مین ہے
کہ ساتوین آسمان کی اوپر ایک دریا ہی موٹائی اوسکی اتنی ہی جیسی زمین اور آسمان کا بیچ ہی اور اوسکی اوپر آٹہہ

سی ہین جنکی نگبرون کی شکل اونچی ایسی ہین کہ اونکی گہری سی ران تک فرق ایک آسمان سی دوسرے
آسمان تک ہی اور اونکی پیٹہہ پر عرش ہے اور تفسیر بحر الرائق مین ہی کہ ساتوین آسمان پر کرسی ہی اور اوسکی
اوپر عرش ہے ایک پہلی سی ایک دوسرا پاکیزہ اور صاف ہی اور عرش پر عالم ارواح ہی اور روح بہت
صاف ایسی چیز ہی کہ جسمین تفرقہ صورت کا ہی معلوم نہین ہوتا کیونکہ وہ عالم امری حکم سی ہی تو بہت
نزدیکی کا درجہ روح کا ہی اور بہت دور کا درجہ قالب کا ہی یہہ قدرت کمال میری خالق کے ہی کہ قالب
کے ساتھہ روح ملائی یہہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظاہر اسواسطی کری کہ کوئی کچھہ اور خیال
نکری اور اللہ تعالی کی تصرفات کو دیکھی اور قدرت رب کی جانی اور رسالہ عقاید سنیہ مین کشف الآخرۃ امام
غزالی سی لکھا ہی کہ ساتوین آسمان پر کہ جہان سدرۃ المنتہی ایک بیر کا درخت نہایت عظیم ہی اور جسمین ہزارہا
نور کی بہورونکی شکل کی جانور نکلی پڑتی ہین اوسپر دریا آگ کا ہی اوسپر ایک دریا نور کا ہی اوسپر ایک دریا
اندہیریکا اوسپر ایک دریا برف کا ہی اوسپر ایک دریا شہد کا ہی ہر دریا ہزار ہزار برس کی راہ ہی اوسکی اوپر عرش
تک ہزار پردہ ہین ہر پردہ کی اسی اسی ہزار کنگوری ہین ہر کنگوری پر ستر ستر ہزار چاند نور کے لگ رہی ہین وہ چاند
لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور سبحان الملک القدوس پڑہتا ہی اگر ایک چاند اونمین سی زمین پر گری تو زمین
بے پردہ ہوجا آدمی یون جانی کہ دیدار خدا کا ہی سجدہ کرنی لگی سب کچھہ اوسکا نور جلا دیوی اور شرح الشفا سے
عقاید سنیہ مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا نی معراج کی رات آسمانون پر کچھہ سوار ابلق گہوڑون پر ہتیارون مین غرق دیکھے
کہ آگی پیچھی قطار باندھی ہوئی چلی جاتی تہی اور اول اور آخر اونہونکا کسیکو معلوم نتہا جب حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جبرئیل علیہ السلام سی پوچھا کہ بہائی یہہ کون ہین جب حضرت جبرئیل علیہ السلام
نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب سی مین اوترنی چڑہنی لگا ہون انہین ایسی ہی طرح دیکھتا ہون
خدا جانی کہ کہان سی آتی ہین اور کہان جاتی ہین اور تفسیر کبیر مین ہی جب جبرئیل نی اور جناب رسالت
مآب نی اونمین سی ایک سی پوچھا کہ تم کب کی ہوئی ہو جب اوسنی کہا کہ مین اور تو جانتا نہین ولیکن
چار لاکھہ برسمین ایک تارا پیدا ہوتا ہی اور جب سی کہ مین پیدا ہوا ہون ویسی چار سی تاری ہوچکی ہین ہوچکا
اور بعضی کتاب مین ابو الحسن زجاجی سی لکھا ہی کہ اللہ تعالی کی پیدایش مین ایک روایت ہی کہ اللہ تعالے
نی آسمان پر ایک دریا ریت کا پیدا کیا ہی اور وہ ایسی جلدی چلتا ہی جیسی ہوا تند زور کی چلتی ہے
جب سی کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئی ہین اور قیامت تک وہ رہیگا اور اوسکی حد معلوم نہین کہ کہان
سے آیا اور کہان جاتا ہی ہر ذرہ کی اندر اوسکی ایسی دنیا بستی ہی جیسی دنیا مین تم بستی ہو اور ہر ہر
گھڑی رات دن یہان کی لگی رہتی ہی اسمین قیامت ہوتی ہی ایک قوم پر اور سزا انہین عمل بہی تولی جاتین ہین

اور پلصراط بہی کہنچ رہی ہی کوئی بہشت مین داخل ہوتا ہی اور کوئی دوزخمین آتا ہی اور دوزخ اور جنت سوائے
اوسی بہشت کی ہی کہ جو آدمیونکی واسطی تیار کر رکہا ہی اسواسطی اللہ تعالی نی فرمایا ہی وما یعلم جنود ربک الا ہو
یعنی کوئی نہین جانتا ہی لشکر رب تیریکو سوا اوسکی خدا کی قدرت سی ہزارون عالم بہری پڑی ہین سبکی اصل
حکم خدا کا ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کن یعنی ہوجا جبہی حکم سی ہوگیا اور جو چیز بی مادہ ہو اوسکا نام عالم
امری کیونکہ اوسکا مادہ ارادہ اور قدرت حق کی اور لفظ کن کا کہ کلام حق کی ہی اسکا نام روح ہی بعضی
یہہ کہتی ہین کہ روح قدیم ہی اور پہر عالم ارواح کہتی ہین یہہ نہین جانتی کہ کہین عالم بہی قدیم ہوا ہی البتہ اللہ کے
چاہی سی ظہور روح کا ہوا ہی وہ قدیم ہی اور روح سی سوا اور چیزین جو عالم مین ہین انکا مادہ بہی فنا ہی قدیم
نہین لیکن اسمین لغزش قدمون کی پڑی ہی بہت تکرار نکری اگر اللہ تعالے حال نصیب کری تو آپ سے
معلوم ہوجائیگا ولیکن اہل حال کو شریعت کی خلاف بولنا نہین اور شریعت کی خلاف بولا تو وہ مقبول نہین
اوسمین دو گروہ ہین ایک علماء ظاہر کا کہ تقریر اونکی اللہ تعالی کی پہچان مین ساتہہ دلیل پہچان خلق کی ہے
یعنی کہ فلانی چیز دیکھہ کر جانا یا زمین آسمان کی گردش کو دیکھہ کر جانا کہ بی ایک کی یہہ چیزین ہونی محال ہین اون
لوگون نی اس دلیل سی یہہ جو ظاہر ہی وہ ہید کہ جو باطن ہی اور دکہائی نہین دیتا اوسی دریافت کیا
کہ مقرر ہی اور زندہ ہی جو زندہ نہوتا تو مردہ کیونکر کرتا اور سمیع اور علیم ہی یعنی انجان ہوتا تو کیونکر نگہبانی کرتا
اور دریافت کرتا اور مرید نہوتا تو گھبرا جاتا اور جو قدیر نہوتا تو ایک حال سی دوسری حالت خلق کی کون پہیرتا
اور سمیع نہوتا تو حاجتین خلق کی کون سنتا اور جو بصیر نہوتا تو اندہا ایک کو دوسری سی کہان پہچانتا
اور جو گونگا ہوتا تو لفظ کن کا کون بولتا اور وہ عقل اور قیاس سی اونکا ہی اپنی معرفت ذات اور صفات
کی اور حکم اور رضا اپنی کی اور خطا بندہ کی کون بولتا اور بتلاتا تو خلق کو دیکھہ کر جیسی کھوجی کہوج لیتا ہی
پیڑ ہی پیر یعنی فلانی چیز فلانی چیز سی تو اوسکا سلسلہ اور درجا پہونچتا ہی جیسی یہہ دنیا اربع عناصر
خاک باد پانی آتش سی بنی اور طبیعت تری خشکی ٹھنڈہ گرمی سی بنی اور وہ ستارونکی گردش اور بروجونکی پہیر
بنی اور وی ستاری فرشتون کی ہاتہہ مین جہان وی لیجان وہان جاوین اور فرشتی تابع حکم الہی کے
ہین یہہ سب کاریگری میری خالق کی ہوئی تاری اور فرشتی نور محمدی سی بنی اور نور محمدی کا ظہور حکم خدا کے
سی ہوا سب یہہ تابعدار حکم کی ہین اور حکم سبکی جان ہی ہر وقت ہر آن جو چیز کہ ظہور پکڑتی ہے سو
تابع حکم کی ہی اور جس کسیکا عقیدہ حکم کو بہول کر جہان اوسکا اعتقاد لگا وہ کافر رہا وہ یہود اوسکی
موئی پر بہی نہ ٹوٹیگا آیت کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون اسکی حق مین ہی ابتدا بحث انکی معرفت کی شہادت
سی اور انتہا معرفت انکی کی بحث روح تک ہی اور روح کی حقیقت کا تکرار نہین اور دوسرا گروہ صوفیہ

گرام کاہی انکو معرفت کشفی ہی **سوال** کیا ہوتا ہی **جواب** کشف کہتی ہین کہلنی کو اور کہلنا دو طرح کا ہوتا ہے
ایک کہلنا ظاہری ہی اور دوسرا کہلنا باطنی کہلنا ظاہر کا وہ ہی کہ جو ظاہر بدن پر ظاہر ہو جیسی آنکہہ
سی دیکہی یا کان سی سنی یا ناک سی سونگہی یا زبان سی چکہی یا بدن پر کہین گرم سرد یا نرم سخت چہو جا
اور باطن وہ کہ جو دل پر باتین کہلین اور دل پر کہلنی کی کئی طور ہین ایک یہہ کہ محض علم ہی ہو جاوی جاننے
یقین کی ولیکن دل تردد ری جیسی یہہ سنا ہی کہ رزق بندہ کا اللہ تعالی آپ ضامن ہی پہونچاویگا
آسمان سی دیکہن طبیعت توکل پر نہین ٹہرتے خطرہ اور یقین دلمین آتا ہی کہ کہان سی کہاوینگی یہہ علم منافقین کا ہی
کیونکہ یقین نہین اور بعضونکو یقین کے چاشنی ملجاتی ہی تو اونکا معاملہ ایسا ہو جاتا ہی کہ گویا سو اجیسی
کوئی مہمانی کسیکی کرجاوی کہ کل تمہاری ہمارے ضیافت ہی اوسکی کہنی کا ایسا یقین ہو جا کہ خطرہ نہین
رہنے کا تو کیا معنی بلکہ کوئی کیسا ہی بیمار اوسکی اوسدن مہمانی کرو اوسکی قبول نکری یہہ ایمان مومنین
کا جنہین اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ و بالآخرۃ ہم یوقنون یعنی آخرت پروی یقین رکہتی ہین اسطرح سے
اللہ تعالی کی ذات اور صفات کا ڈہب ہی یعنی اللہ تعالی اپنی بینائی سی دیکہتا ہی اور اپنی شنوائی سے
سنتا ہی اور اپنی علم سی جانتا ہی اور ہر آن ساتہہ شان بیچگونی کی آپ ساتہہ ہی اور جان سی نزدیک اور سوا
اوسکی جو اوسکی صفت ہی کوئی بہی معطل نہین یعنی بیکار کبہی نہین رہتی اسکی دل پر بس جاتی ہی جب کوئی
متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالصاً محض واسطی رضامندی اللہ تعالی کی اختیار کری اور نور
صحبت کسی ولی اللہ کی سی پرتوہ ہو جا تو اللہ اسکی دل کو ساتہہ روشنی محبت اپنی کے پر کردیتا ہی ابتدا
انکی معرفت کی بحث روح سی ہی کہ نسبت روح کی ساتہہ امر الہی کی کیا ہی تو جب دلکی آنکہہ کہلتی ہے
جیسی آدمی سوکر خواب دیکہی ویسی جب آنکہہ بند کر جس چیز کا خیال باندہی وہی صورت دکہائی دینی
لگ جاتی ہی جب تک کہ صورت کسیکی دکہلائی دی تب تک اپنی اس ظاہر بدن کی ہوش نہو اور
آپ کی اور حاضر کی دکہائی دی ہی اوسکا کہ اللہ شغل جو کرتا ہو اوسکو سرت ہو تو وہ کشف الملکوت اور مثال
کہلاتا ہی اور عین الیقین یہی ہوگیا کیونکہ جو وعدہ اللہ تعالی کی سنتی تہی وہی دیکہہ لیا کہ اندر کے
بدن مین کی صورت سی مصور کی طرف ارادہ کیا کہ کہان سی آیا تب سنا کہ خلق الارواح قبل الاجساد
بالفی عام اول ما خلق اللہ نوری اسکا طالب ہوا جس سی توفیق حق کے پائی اوسپر یہہ حالت آئی
کہ ذکر رب میں صورت اپنی اور غیر کی سرت سی اور آنکہہ سی اوٹہہ گئی اور محض بیرنگی دکہائی دے
ولیکن اپنی اور اپنی کام کی سرت پوری ہے اس مقام سی آگی کچہہ اور بات نہی کہ سرت کہوئی جا
اور اور صورت ظاہر ہو جا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ میرے یا کسی اور کے سوا میری کوئی صورت
نہین

نہین سوای ذات اللہ تعالی کی کہ میری علم مین ہی سو سمجہا اور دیکہا حق سمجہنے کا یہی پہلی جانا بہر
دیکہا پہر تا اب بہی دیکہی کہ اصل ہونا حق کا ہی کہ خوبی اور مین اور سب کچہہ کہ حکم رب کا ہی کہ اسکا
کچہہ مادہ نہین سوای ارادہ اور قدرت اور حکم رب کے کہ صفات ہی اور صفت ذات سی جدی نہین وے
سمجہتی ہین کہ ایک ذات اللہ تعالی کی ہی کہ وہ اپنی ذات مین یعنی اپنی ہونی مین اور اپنی صفات مین کسی
غیر کا محتاج نہین سب کا ہونا اور نہونا اللہ تعالی کی احتیاج کی اعتبار سی برابر ہی تو وہ ہونا اللہ تعالی
کا ہی اور دوسری خلق کی ہونی کو بہی ہونا کہتی ہین مگر وہ بغیر ملونی ارادہ قدیم کی اور کاریگری قدرت کے
اور امر اور حکم اللہ تعالی کی نہین ہوتا کبہی نری ملونی یہی ہی کی ظہور کی صورت ہی اوس ظہور کا نام عالم امر
ہے کبہی اس ظہور کی ہی ملونی مین اور صورت کردی ہی جیسی ملکوت کبہی اس صورت کی ملونی مین اور
صورت کردی جیسی شہادت تو ہزارون دن تک ہر صورتمین کوئی سی صورت ہو ظہور اوسکا بی ملونی
ارادہ قدیم اور کاریگری قدرت اور راز حکم الہی کی ساتہہ شان بیچگونی کے ظہور نہین پکڑتا اور اس بیچگونی
کو بیچ قیاس اپنی کے لایا تو اب ملونی کی ظہور مین چار اعتقاد جو کفر مین جا ہی کہ حاصل ہو جان ایک حلول
دوسری اتحاد اور تیسری الحاد اور چوتہی کلی طبعی حلول اوسی کہتی ہین کہ دو جسم تیلی آپسمین ایسی کہ ملجاد
کہ جو کوئی ڈہونڈہی تو جدائی نپاوی آپسمین ایک کا دوسرا بسن ہو جاتا ہی اللہ تعالی کے ذات کو ایسی
تیلی نہ سمجہی کہ ڈالی تو یہہ بری اس جسم سی پاک سمجہنا ہی جو کوئی یون کہی کہ اللہ تعالی ہماری مین ایسا ہی
جیسی دودہ مین یا شربت مین شکر ہوتی ہی تو کفر ہی کیونکہ اللہ تعالی جسم سی پاک ہی اور بعضی کوئی
سوال کرتے ہین کہ تمنی یہی تو ملونی کہی تو حلول کیون نہوا **جواب** حلول منع سمجہنا وہ ہی کہ جیسا
جسم تیلی کا ساتہہ جسم تیلی کی ہوتا ہی و الا اللہ تعالی کی قرب اور معیت ساتہہ ہر ذرہ کی ذرات وجود
کے ساتہہ شان بیچگونی کی موجود ہی نسمجہی تو کافر ہوتا ہی مگر معلوم نہین کہ کسطرح سی ہی اور جو کسیطرح
کا سمجہو گی تو بیچون کہان رہا یہہ عقیدہ ہمارا ہی کہ اللہ تعالی کا قرب بندگی والون سی اور دور سے
گنہگارون سی کچہہ کہلنی اور دوری کر نہین بلکہ فرمان بردار اللہ سی نزدیک ہی ایسا کہ عقل اور قیاس
مین نہ آوی توصیف تنزیہ اور دوسرا شبہ اتحاد کا ہی کہ ایک تخت جسم دوسری تخت سی ملکر ایک ہو جا
جیسی آدمی مین منی ما اور باپ کی یا جیسی دو درخت ملکر ایک ہو جاوین یہہ بہی سمجہنا کفر ہی کیونکہ
اتحاد ہوتا ہی اون دو چیزون مین کہ جو جسم رکہتی ہون اور جسم وہ ہوتا ہی کہ جسکی لنبائو اور چوڑائو اور
گہرائو ہو اللہ تعالی اس جسم سی پاک ہی اور تیسری الحاد ہی وہ ہوتا ہی کہ جیسی بعضی بیحیا کہا کرتے
ہین کہ سب چیزین اللہ تعالی ہے اور ہم مین سے ہے اللہ ہون یہہ نکہا چاہیے اللہ تعالی اوسکا

اہی تو قدیم ہو اور دنیا سارے نئی ہوئی ہے اور اللہ وہ ذات ہوتی ہی کہ جسمین سب گن ہون
اور پورے ہون کہ کچھ نقصان نپایا جاسنی کسیکو سوا اللہ کی اللہ کہا سو کافر ہوا اور جو ہتی کلی طبعی وہ ہوتے
ہے جیسی کوئی کہی کہ ہم مین اللہ تعالی ایسا ہے کہ جیسی سب آدمیون مین ایک چیز ہی کہ اوسکا نام
انسان ہی کوئی آدمی ایسا نہین کہ جو انسان نہو اور وہ ذرہ برابر ہی کسیکی بدن مین نہین کہ جسکا نام
انسان ہو تو جو کوئی اللہ تعالی کو ایسا کہی وہ کافر ہوا اور جو کوئی کہی کہ خدا نہین ہی اور پہر ا کہا ہی کہ
ہی یا جیسی آئینہ مین صورت دکہائی دیتی ہی اور نہین ہے اللہ تعالی پاک ذات موجود قدیم و دائم ہے
جو کوئی آپ کو بہول کر اللہ کو حاضر جانیگا ساتہہ شان بیچگونی کے وہ سب کچہہ سمجہیگا **بیت**
پیدا کرنا اور کیا دو ہین ایک نہ جان ÷ یہ امالی یون لکہا یہہ ہی شاخ ایمان + **عقیدہ** یعنے
پیدا کرنا کام خدا کا ہی اور کیا ظہور اوسکا ہی پیدا کرنا اور کیا دو ہوئی کیونکہ پیدا کرنا کام خدا کا ہی جسی تکوین
کہتی ہین اور صفت پیدا کرنی کی اوسکی ذات سی تعلق رکہتی ہی اللہ تعالی بہی قدیم ہی اور اوسکی صفتین
بہی قدیم ہین اور نتیجہ اوسکا یعنی ظہور کاریگری کا جو بی یا تو بی مادہ ہو جو چیز کہ بی مادہ ہو اوسی عالم امر
کہتے ہین جیسی روح اور جو مادہ سی ہو تو اوسی عالم خلق کہتی ہین جیسی تمام ملک ہین اس کرنیکو اور اکثی
کو عقاید اہل سنت اور جماعت کا ہی کہ دو کہا جاہئی کیونکہ جو دو نہون تو پیغمبر خدا صلعم کو عبدہ و رسولہ
نکہتے اب جو کوئی کہی کہ مین خدا کی کاریگری ہون تو کفر ہی اور جو یون کہی کہ خدا کی کاریگری سے ہون
تو روا ہی کیونکہ کاریگری کام حق کا ہی اور آدمی اوسکی کاریگری کا ظہور ہے اور اسکی رابطہ کی قیاس مین
جہگڑا ہی یعنے حکم اور روح کی رابطہ مین **بیت** ذرہ ہی جز خلق کی نسکی خبر نہین ہو + قوم فلاسفہ یون
کہی کہ ذرہ کچہہ ہی نہو **عقیدہ** اعتقاد اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی تو خلق مین ذری پیدا
کئی ہین ذرہ اوسی کہتی ہین کہ ایسا چہوٹا ہو کہ جسکی ٹکڑی نہو سکین ان ذرون کو اکہٹا کر کر جسم بنا دیا
اور ایک قوم فلاسفہ یون ہی کہ ذرہ نہین اللہ تعالی نی ہیولی سی بدن سب چیز کا بنایا ہی اور ہیولی
نام ایک چیز لطیف کا ہی وہ بہی خدا کی طرح قدیم ہی اللہ تعالی اوس ہیولی سی صورت بنا دیتا ہے
اور حالانکہ اللہ تعالی نی محض لفظ کن سی دنیا پیدا کری ہی جو کوئی سوای خدا کی اور کو قدیم جانی سو کافر
ہے فلاسفہ کی طرح **بیت** نان اجل مرتا نہین کری جو چاہی کار + اس مذہب سی جو پہری گنہگار
بدکردار **عقیدہ** ایک مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ آدمی بی اجل نہین مرتا جبکہ اجل پہونچتی
ہے جتنی بار مین کہ جینوٹی کاٹتی ہی اوس سی نہ کم نہ زیادہ ہو سکی ہے خود بخود آدمی خواہ زہر
کہاوی یا کہلایا جاوی یا مارا جاوی ایک اور مذہب بیدینو نکا ہی وہ کہتا ہی کہ بی موت ہی مرجاتا ہی

مثال

مثال دیتی ہین کہ یہہ آدمی مثال چراغ کی ہے اور عمر اسکی مثال تیل کی ہی اور روشنی مثال زندگی کی ہی بعضے
مرتبہ ایسا ہی ہوتا ہی کہ ہوا سی چراغ بجہ جاتا ہی اور تیل رہ جاتا ہی اسیطرح آدمی بہی کبہی کسی حادثہ سے
مرجاتا ہی اور کچہہ عمر رہ جاتی ہی اس بات کہنی سی کافر ہوا کیونکہ اول تو یون نہ سمجہا کہ اجل کیا ہوتی ہی اجل
اوسی کہتی ہین کہ جو جلد علم قدیم سی اوسکی زندگی کی باندہ رکہی ہی جو اوس جلد سی پہلی مرجاوی تو اللہ تعالی
پر بہول ثابت ہوتی ہی اللہ تعالی پاک ہی عیب اور نقصان سی اسواسطی فرمایا ہی اللہ تعالی نی فاذا جاء
اجلہم لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون یعنی بس جبکہ آدمی اجل اونکی نہ ڈہیل کرینگی وہ ساعت اور نہ
بڑہ سکینگے **سوال** اگر وہ اپنی اجل سی ہی موا ہی تو مارنیوالا کیون گنہگار ہوا **جواب** وہ مرنیوالا تو مقرر
اوسیوقت مرتا و لیکن اس مارنیوالے کو حکم شرع نہ تہا کہ اسی تو مار بلکہ اسی منع کیا تہا کہ ناحق خون نکر
اسنی جو اپنی اختیار سی بیفرمانی مولی کی کری اسواسطی مارا گیا **بیت** جیسا رزق حلال ہی ویسا رزق
حرام ÷ چلا سیپارہ بارہوان آیت پڑہ قران + **عقیدہ** ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ آدمی کی
جیسی حلال چیز رزق ہوتی ہی ویسی ہی حرام بہی رزق ہوتا ہی ایک قوم بیدین ہین وہ کہتی ہین کہ رزق
وہ ہی جو کسب حلال سی پیدا ہوا اور جو حرام سی ہوا اسکا نام رزق نہین اس اعتقاد سی وہ کافر
ہین کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی و ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنی ایسی کوئی نہین جاندار
سی زمین پر مگر جسکا رزق اللہ تعالی پر نہین اس آیت سی وہ اعتقاد والے پہر گیا کیونکہ رزق تو وہ ہوتا ہی
کہ جو بندہ کی حلق سی تلی اوتر جاوے جو حرام حلق سی تلی اوترا وہ خدا پر رزق دینا اسی تہا وہ ٹہہرا تو
اوسکا رزاق حق کو نہ سمجہا کافر ہوا اگر کوئی کہی کہ یہہ حرام بہی رزق ہی ہی تو اسکا کہانیوالا کیون گنہگار
ہوا **جواب** کہانیوالی نی اپنا رزق کہایا و لیکن جسطور سی کہ لیا یہہ مالک نے منع کیا
تہا اپنی اختیار سی جو عمل بیفرمانی کا کیا گنہگار ہوا اسکی مثال ہی جیسی میان نی ایک اپنی ایک
غلام کے واسطی دو روٹیان رکہی تہی اور چوری سی منع کیا تہا اس غلام نی وہی دو روٹیان چورا کر
کہائی تو میان کا گنہگار ہوا کیونکہ روٹیان تو وہی کہائیان جو اسکی حصہ کی تہی و لیکن چورا کر کہائی چوری
کے سبب سی الزام مین آگیا **بیت** اوٹہہ کر قبر مین سبہی ہو توحید سوال + سب مخصوص گیا نیک
بد حق کا کرین خیال + گنہگار عصون اوپر کافر سبہون عذاب + قبر مین برحق ہی یون کر لکہا کتاب
یعنے بندہ جبکہ قبر مین جاتا ہی اس سی مقرر سوال جواب ہوتا ہی **سوال** قبر کسی کہتی ہین **جواب** جہان
اسکا بدن گلتا ہی اسکا نام قبر ہی خواہ زمین مین دبکر خواہ پانی مین ڈوب کر خواہ آگ مین جلنی سے
خواہ جانوروں کی پہاڑ کہانی سی خواہ ہوا مین گلنی سی جب خدا چاہتا ہی اس سی معاملہ سوال جواب کا

طرف دو فرشتون کی کر دالیتا ہی اور مولوی محمد ثناء اللہ پانی پتی نی کتاب اپنی تذکرۃ القبور مین لکہا ہی
کہ جو کسی میت کو زمین کو سونپ دیتی ہین جب وہ اقرار آتا ہی تب سوال جواب ہوتا ہی سوال جواب کیا
ہوتا ہی جواب خدا کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی ہی کہ جب میت کو قبر مین رکہتی ہین یا جہان کہ اوسکا
سوال جواب مقرر ہی وہان دو فرشتہ آتی ہین ایک منکر دوسرا نکیر وہ پوچہتی ہین مردہ سی کہ خدا تیرا
کون ہی اگر صاحب ایمان مردہ ہی تو جواب دیتا ہی کہ رب میرا اللہ تعالی ہی کہ جسنی ہمین اور تمہین پیدا کیا ہی
پہر پوچہتی ہین کہ پیغمبر تیرا کون ہی کہ تو جسکی امت مین ہی بندہ مومن کہتا ہی کہ پیغمبر میرا حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پوچہتی ہین کہ دین تیرا کیا ہی تب بندہ کہتا ہی دین میرا وہ ہی کہ حضرت
محمد الرسول اللہ اللہ کی طرف سی لائی ہین وہ مینی قبول کیا جب وہ فرشتی اوس سی کہتی ہین
کہ اب خوشی سی سو جیسی دولہن سوتی ہی با فراغت روح اوسکی آسمان کو جاتی ہین اور قبر اوسکی بہشت
کا باغ ہو جاتی ہی اور یہہ مردہ کافر یا منافق ہو جب فرشتی اوس سی پوچہتی ہین کہ خدا تیرا کون ہے
جب وہ ماری ڈر کے بہک جاتا ہی کہ ہماری خدا تم ہو جب فرشتی اوسکی اوپر گرز مارتی ہین روح
اوسکی کو دوزخ مین لیجاتی ہین اور قبر اوسکی کو دوزخ کا گڑہا کر دیتی ہین اس خبر سی جو منکر ہو سو کافر ہوا
اور قبر کی سوال جواب بہی سب کافرونکو عذاب ہوتا ہی اور ہمیشہ رہتا ہی قیامت تلک اور مومنونکو بعضونکو
کو عذاب بسبب گناہون کی ہوگا اور بعضی مومنون پر فضل کا معاملہ ہو جاتو معاف بہی ہو جاویگا لیکن
قبر مین کئی طرح کی عذاب ہوتی ہین ایک عذاب افسوس کا دوسرا عذاب شرمندگی کا تیسرا مار کا افسوس
کا عذاب یہہ ہے کہ آدمی غور کری تو معلوم ہو کہ جیسی کسی مالدار کا مال جاتا رہتا ہی یا ماباپ کا بیٹا بیٹے
مر جاتا ہی یا پڑہی ہوئی کی کتاب جاتی رہتی ہی یا زمیندار کے زمین چہن جاتی ہی یا حاکم کی حکومت
جاتی رہتی ہی تو دیکہو اوسی کیا ایک چیز یا دو چیز جانی سی کیسی بیچینی ہوتی ہی اسکا کیا حال ہوگا کہ جسکی
ایک مرتبہ سب جاتی رہی اور پہر ملنی کا کچہہ حیلہ نرہا جب افسوس کی آگ مین جلتا رہے دنیا مین ہے
جو رنج اور غم ہوتا ہی روح ہی پر ہوتا ہی اسطرح وہان بہی اوسیکو عذاب ہوتا ہی اور جسم پر کچہہ جلن اور
عذاب نہین ہوتا ہی اور دوسری گنہ شرمندگی کی ہوتی ہی وہ دو ہوتی ہین ایک شرمندگی ناامیدی
کے اور دوسرے گناہ کی جیسی کوئے دنیا مین کسی سردار یا امیر امرا یا بادشاہ کا مصاحب ہو وہ
اوسی امیدوار کرتا ہو کہ مین تجہی ایسی خاندان مین بیاہون گا کہ وہانسی بہت جہیز آوی اور نعمتین
کہانیکو ملا کرینگی اور لباس خاصہ اور گہنی بی اندازہ ہاتہہ اوینگی اور ہمنشین اور ہم صحبت اور ہم کلام ہمارا
رہیگا اوسی نہی اسی بات کی آرزو تہی اسمین کوڑہین جلال خورے پر بہنگ بکر رات کو جاڑا

اور

اور جانا کہ مینی سب کچہہ پایا اور اوسکی ساتہہ سو رہا ناگہان بادشاہ مع دربار سوار ہو کر اسی آدبکی اور لوگ اسی جگہ دین
آنکہہ کہولکر جب ہوش مین آدمی تو بدن مین تو زخم نہین پڑتا و لیکن بموت موا ہی نہین جاتا وہ ہی صورت حاضر ہی
کہ دنیا کی قدر بہی ظاہر ہو گئی اور گناہ کی شرمندگی کی یہہ مثال ہی کہ جو کسی امرا و سردار کی مصاحب ہون اور بادشاہ
اوسکی ساتہہ بہت سلوک کرتا ہو بلکہ اوسکی پاس جو ہو اوسکا دیا ہوا ہو اور چانچکا اوسکی لونڈی سی محبت ہو جا
ایک روز ایسی ہو کہ یہہ اوسکی اوپر ہاتہہ ڈال رہا ہو اور ایک روشندان مین سی اوسنی دیکہہ لیا کہ بادشاہ بہی
دیکہتا ہی اور غضب کرتا ہی تب دیکہو کہ اوسکی بدن پر تو زخم نہین پڑتا و لیکن جہان سی اس دنیا کا سارا عیش
اسکی آگی سب جاتا رہتا ہی اور مر جانا غنیمت سمجہتا ہی وہ بہی وہان موجود ہی کہ اللہ تعالی اسیو اعلی اور
پوچہتا ہی کہ تو دنیا سی کیا لایا ہی اور اوسی اوسوقت دکہلائی دی گیا کہ میری کرتوت برائیون کے
اللہ تعالی نی سب دیکہہ لی اور مار ظاہر کی کا ڈر سنا ہوگا کہ کیا کیا خلق کی اوپر ظاہر ہوا ہی کسیکی قبر مین دو ہوان
اور کسیکی قبر مین سانپ اور کسیکی قبر مین بچہو کہ جو اس دنیا کی اوپر ہو گئی ہین اور جن جنکو حقیر اور شریک سمجہتی
تہی وہ نعمتون مین پوری دیکہی یہہ سب دنیا کی لگاوٹ دلکا ہی اور بری خو بیکا ڈر ہے خواہ دنیا مین دیکہین
یا نہ دیکہین یہہ عقاید اہل سنت اور جماعت کا ہی کہ بغیر دیکہی غیب پر محض پیغمبر خدا کی ہی کہنی کو برحق جانکر
ایمان لاوی کافرون پر یہہ سب عذاب ہین کیونکہ نہ تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی اور نہ اوسکی
حکم ادا کری اور نہ کفر شرک اور گناہ سی کبہی بچی اور دنیا ساتہہ چلی تو اسواسطی ان پر ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہیگا مگر
ساری رمضان مین اور دن رات جمعہ مین عذاب نہوگا اور آخون درویزہ نی لکہا ہی کہ دونو عیدون کے
راتونمین بہی عذاب نہین ہوتا جب یہہ دن گذر جاوین تو پہر مار شروع ہو جاتی ہی اور جو ایمان والی ہین
کہ مرتی وقت اللہ تعالی کو وحدہ لاشریک جانا سب شرکون سی توبہ کری اور اوسکی پیغمبر کو سچا جانا اور
اوسکی وعدہ پر یقین کیا اور اوسکی حکم قبول کئی اور اوسی حالتمین مر گئی تو بعضی اینی قبر کی پیچ ہو کر بخشی جاینگی
یعنی قبر سیمٹیگی اوسکی پہنچنی کی اٹہی اور فرشتی صورتین دیکہا وینگی تو بعضی مومنونکو قبر ایسی طرح بہینچیگی
کہ جیسی ما اپنی بیٹی کو گلی لگا کی بہینچتی ہی بعضونکو کم اور بعضونکو سوا اسی مومنون کو جمعرات تک عذاب
ہوتا ہی اور پہر قیامت تک نہین ہوتا و لیکن کفر یا شرک کا عذاب جبتک خدا چاہی رہی اور جمعرات سی
پہلی عید الضحی یا رمضان آجاتا تو اوٹہہ کہڑا ہوتا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ کافرونکی قبر مین
۹۹ اژدہا آتی ہین اور اوسکو لپٹ لپٹ ڈستی ہین اور ڈنک ایسا سخت ہی کہ اگر پہاڑ پر مارین تو موم
کے طرح گلی اور گرز ایسی ہین اگر پہاڑ پر مارین تو ریت سا ہو جاوے اسکی سر پر مارینگی نعوذ باللہ منہا اللہ تعالی
جانی ہی حد ثوابون اور عذابون کی کو سوال سبب ایسا بتاو کہ جو بے تبر کام ہو گئی ہون تو وہ حیلہ کری تو قبر مین

مخلص ہو جواب تمہید عبد الشکور سلمی سے آخون درویزہ نی شرح قصیدہ امالی مین لکھا ہی کہ جو کوئی یہہ درود
قبرستان مین ایک مرتبہ پڑہی اور بخشی تو دو سو برس تک اوس قبرستان کی مومنونکو عذاب نہو اور جو دو
مرتبہ پڑہی تو چار سو برس تک کا اور جو بیس مرتبہ پڑہی تو اللہ تعالی اوسکی ماباپ کو بخشدی اور ماباپ کی سب
حق سے گویا ادا ہوا اور دس ہزار فرشتے اوسکی ماباپ کی قبر پر آکر بخشش چاہین اور درود یہہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہم صل علی محمد ما دامت الصلوۃ اللہم صل علی محمد ما دامت البرکات اللہم صل علی محمد ما دامت الرحمۃ اللہم صل علی محمد فی
الارواح وصل علی صورۃ محمد فی الصور الاوضاء وصل علی اسم روح محمد فی الاسماء وصل علی نفس محمد فی النفوس
وصل علی قلب محمد فی القلوب وصلی علی قبر محمد فی القبور وصل علی روضۃ محمد فی الریاض وصل علی تربۃ محمد فی التراب
وصل علی نور محمد فی الانوار وصل علی جسد محمد فی الاجساد وصل علی خصلت محمد فی الخصال وصلی اللہ علی خیر خلقہ
محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ہو چکی عبارت آخون درویزہ کی اور عقاید
سنیہ مین منہاج الاعمال سے لکہا ہی کہ جس کا عمر مین آخر کلام لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہو وہ دوزخ مین نجاگا اور
حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نی فرمایا ہی کہ جس کا مرتی وقت آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو اوسوقت سے پہلے
کی سب گنہ جان انجان اوسکی بخشی گئی اور دیلمی نی حضرت انس سے یہہ حدیث روایت کی ہی کہ جب بندہ لا الہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ پڑہتا ہی جب ایک چیز اوسکی مونہہ سے نکل کر آسمان کی طرف جاتی ہی جبکہ حضور حق مین جاتی ہی حکم
ہوتا ہی کہ ٹہر جا تو وہ چیز کہتی ہی کہ کیونکر ٹہرون کہ میرا پڑہنی والہ تو بخشا نہین گیا جب اللہ تعالی اوسی فرماتا ہے
کہ البتہ جسکی زبان پر یہہ لفظ جاری کرواتا ہون تو مقرر اوسے بخشتا ہی ہون اور صحیحین مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ ایمان والہ آدمی پر جب موت ظاہر ہوتی ہی اور اللہ تعالی کی رضامندی کی اور بخشش کی اوسے
خوشیان سنائی جاتی ہین کہ پہر اوسے ایسی کوئی چیز پیاری نہین لگتی ہی موت سے اللہ تعالی کا ملنا اوسے پیارا لگتا ہے
اور اللہ تعالی کو اسکا جانا پیارا لگتا ہی منہاج الاعمال مین ہی کہ مرتی وقت سورہ یسین پڑہو اور جنازہ پر لا الہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ کی زیادتی کرو انس ابن مالک کہتی ہین کہ مرنیکی دن ہر مردہ کا لا الہ الا اللہ کرو اور جمع الجوامع مین
لکہا ہی کہ مردہ کو بعد مرنیکی گہر مین پڑا نرکہو جلدی سے لیجاؤ اور دفن کرو اور دفن کے وقت سر اپنی قبر کی الم مفلحون تک
پڑہو اور پائینتی کی طرف امن الرسول اخر سورہ بقر تک پڑہو اور بخشو وہ میت بخشا جاتا ہی جو کوئی کسی قبر
کے زیارت کو جاوی روبرو جاکر اور قبر پر ہاتہہ رکہہ کر کہی السلام علیکم یا اہل الدیار من المومنین انا انشاء اللہ
بکم للاحقون بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ بکم تبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر
تکم تبہ پڑہکر اوسے بخشدی اور ہاتہہ اوٹہالیوی کیسے ہے انہیر مین وہ مردہ ہو باہر آجاتا ہی اور عقاید سنیہ مین ہے
اگر اوستاد اور شاگرد پڑہتے ہوئے درس کی کسی قبرستان مین ہوکر نکلین اللہ تعالی اون قبرستان مین

سے چالیس دن تک عذاب دور کر دیتا ہی مسئلہ جو کسی مسلمان پر سو آدمی مسلمان نماز پڑہین اور اوسکی بخشش کے
دعا چاہین اللہ تعالی اس مردہ کو بخشدیتا ہی صحیح مسلم مین ہی اور منہاج الاعمال مین لکہا ہی جس کسیکی جنازہ پر چالیس
آدمی شرک سے توبہ کرنیوالی نماز پڑہین تو وہ مردہ بخشا جاتا ہی مسئلہ اور جنازہ کی نماز کی تیہن صفین کرکر نماز
پڑہین تو بہی بخشش ہو جاتی ہی مسئلہ جو کوئی ہر جمعہ مین اپنی ماکی یا باپ کی قبر کی زیارت کری تو اللہ تعالی
اوسے بخشدیتا ہی اور نیکو کار لکہا جاتا ہی مسئلہ جو آدمی مرجاتا ہی اوسکی عمل تمام ہو جاتی ہین مگر تین چیزون
کا ثواب پیچہی بہی جاری رہتا ہی جو کسیکو پڑہا گیا ہو یا نیک بخت اولاد ہو جو دعا مانگین یا اپنی مال سے خیرات
مقرر کر گیا ہو جبتک اوسکی پڑہائی پڑہتی رہتی ہین تو ثواب اون سب پڑہنی پڑہانی والون کی برابر اوس
شخص کو بہی پہنچتا رہتا ہی اسی طرح خیرات جیسے کوئی اپنی ملک سے کچہہ بید خیرات کر گیا جبتک وہ دیتی رہین
وہ ثواب اس پہلی کو پہنچتا رہتا ہی مسئلہ جو کوئی دو تین آیت قران شریف کی ہمیشہ تلاوت رکہی
وہ بندہ قبر مین سفارت قرابتی اور پاس والونکی شفاعت کریگا تو قبول ہو جاویگی اور اوسکی ماباپ سے بہی عذاب
ہلکا ہو جاوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی جبکوئی زندہ مردہ کی واسطی دعا مانگتا ہی یا خیرات
کرتا ہی تو اللہ تعالی فرشتون کی ہاتہہ نور کی طبق بہیجوا دیتا ہی اس میت کی پاس مسئلہ
جو کسیکا ایک بیٹا یا بیٹی مری خواہ اوسے صبر ہو سکی یا نہو سکی تو بہی بہشتی ہو جاوی لیکن شرک تمانی اور کفر
کے باتین نکری جمع الجوامع مین لکہا ہی جب کہ کوئی مردہ تمہارا مرجاوی اور اوس پر قبر مین مٹی ڈالنی
لگین تو چاہیی کہ ایک آدمی اوسکی سرہانی کہڑا ہو کر کہی کہ ای فلانی فلانی کی بیٹی اور جو ماکا نام یاد نہو تو
حوا کی بیٹی کہدی تو وہ سنتا ہی اور جواب نہین دیتا پہر دوسری بار کہی کہ ای فلانی فلانی کے بیٹی تو وہ
اوٹہہ بیٹہتا ہی تیسرے بار پہر کہی ای فلانی فلانی کی بیٹی جب وہ کہتا ہی بتا کیا کہی ہی اللہ تعالی تجہپر رحمت
کری ولیکن تمہین نہین معلوم ہوتا پہر کہی کہ تو یاد کر کہ جسپر دنیا سے نکلا ہی وہ یہہ ہی شہادت ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وانک رضیت باللہ ربا وبمحمد نبیا وبالاسلام دینا وبالقران اماما وی جوم
فرشتی منکر نکیر جب یہہ بات سنتی ہین ایک دوسری کا ہاتہہ پکڑ کر کہتا ہی کہ چلو چلین اسے تو پہلی سے
تلقین کر دیا ہی عقاید سنیہ مین ہی کہ پیغمبرون سے بہی سوال ہوتا ہی توحید کا اور امت کا کہ کیا حال ہے
تمہاری امت کا اور کونسی کہ جو نابالغ مرتی ہین اونسے بہی سوال ہوتا ہی اگر وی اولاد مسلمانون کی
کے ہین تو فرشتی اوس سے سوال کرکر اوسے بتلا دیتی ہین کہ یون کہو کہ اللہ تعالی میرا رب ہے
اور حضرت محمد الرسول اللہ صلعم میری پیغمبر ہین اور دین میرا اسلمانی ہی اور کافرونکی اولاد سے جو پوچہتی
ہین تو اوسمین حضرت امام اعظم اسم نی توقف کیا ہی کہ کیا جانئی کیا حالی ہوگا اور جنات سے بہی

سوال ہوتا ہی برزن جنکو مالکیت بہشت کی نہین بہشتیون سی مانگ کر لہا وینگی اور کافر جن بیحساب
دوزخ مین جاوینگی اور کافر اسلام کا انکار کرنیوالی ہی اوسی عذاب سوال سی پہلی ہی ہی اتنی آدمیون
کو قبر مین سی بیحساب بہشت مین لیجاتی ہین ایک شہید دوسری جو راہ خدا کی مین کافرون کی مقابلہ
لڑائی مین ناکی روک کر کہڑی رہتی ہین یا جمعہ کی دن یا جمعہ کی رات مین مرے یا کوئی ہر رات سورہ ملک
پڑہے یا جلندہر سی یا پیٹ چلا یعنی دستون سی مری **سوال** قبر مین عذاب کا کیا کیا سبب ہے
جواب مومنونکو قیامت تک عذاب سی بچنا اور قیامت کو پاک پاک گناہونسی اوٹہنا اور گناہون کے
وبال سی کہ جو وہان سانپ اور بچہو ہین وہی مقرر سانپ اور بچہو ہی ہین جیسی کوئی خواب دیکہتا ہے
تو اوسکی تعبیر وہان بعضی چیز کی سانپ اور بچہو ہوتی ہین اسیطرح یہہ جو دنیا ہی یہان جو گناہ ہی اوسکی
تعبیر وہان ظاہر ہی اگرچہ یہہ نہین دکہلائی دیتی کیونکہ عالم ملکوت کی باتین ہر کوئی نہین معلوم کرسکتا ہی مگر
جنکی دل صاف ہین جیسی پیغمبر خدا صلعم اور بعضی اولیا بعضے وقت معلوم کرتے ہین دیکہو تو حضرت
جبرئیل عم پیغمبر خدا صلعم کی پاس ظاہر آیا کرتے تہی اور سوای پیغمبر خدا کی اور کسیکو نہین دکہلائی دیتے
اور ہمین خدا کی او خدا کی رسول کی کہی پر ایمان رکہنا ہی خواہ کوئی چیز دیکہائی دے یا نہ دیکہائی دے کیونکہ اگر
اللہ تعالی چاہی پہاڑ کو نظر سی چہپا دے اور چاہی روح کو دیکہا دے ہمنیکو دیکہنا کچہ شرط نہین ہی **بیت**
مرنی پیچہی جیونا ہوئی حساب کتاب + کسیکو بائین ملی داہنی کسی شتاب + تولی عمل میزان مین
وہ پل پر سے ہی چال + دعاؤنمین تاثیر کا سچا کرو خیال + ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ
ہے کہ قبر سی زندہ ہوکر اوٹہنا برحق سمجہنا ہی عرش کی تلی ایک ندی ہی نام اوسکا بحر الحیات ہی
اوسکی پانیکی شکل مرد کی منی کی سی ہی وہ جب پانی برسیگا تب زمین کی گرد دب کر جکّا تہہ جاگا
جب ایک ہڈی ہی کہ نام اوسکا عجب الذنب ہی جلتی اور گلتی نہین ہی جہان وہ ہوگی جیوانکی پیٹ
مین سی اور مٹی مین سی اور پانی مین سی سبکو اکٹہا کر کہ جسطرح سی دنیا مین تہا ایک بال بہر فرق
نہ پڑیگا بلکہ ختنہ کی چمڑی بہی وہین لگ جاگی کیونکہ جس گوشت چمڑی مین نفع نقصان کا کام
کیا ہی وہی ثواب عذاب بہگتیگا جبکی قیامت کو پہلی سب مخلوقات جو اللہ نی پیدا کرین ہین
مرجاینگی کوئی تہوڑیسی بار کوئی بہت سی بار پہر بعد صور بجنے کی پہلی تو گہبرا جاینگی پیچہی مرجاینگی اور
چالیس برس پیچہی پہر صور بجیگی تو سب جیو اوٹہین گے اوسکا نام نفخہ ہی جو کوئی اس سی منکر ہو وہ
بیشک کافر ہو کیونکہ یہہ سب قرآن سی ثابت ہوا ہی آیت یوم ینفخ فی الصور ففزع من فی السموات
ومن فی الارض الا من شاء اللہ ترجمہ جسدن صور پہونکا جاگا بیہوش ہو جاگا جو کچہ آسمان مین ہے

اور

اور جو کچہ کہ زمین مین ہی مگر جو اللہ تعالی چاہی اور دوسری آیت یوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض
الا من شاء اللہ ترجمہ یعنی جسدن کہ پہونکا جایگا صور پہر بیہوش ہو جایگا جو کچہ آسمانمین ہے اور زمین مین ہے
مگر جسی اللہ تعالی چاہیگا اور تیسری آیت یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا ترجمہ یعنی جسدن بجایا جایگا
بیچ صور کی پہر آوگی تم فوجین فوجین **سوال** وہ صور کون بجایگا **جواب** حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک
فرشتہ ہی کہ عرش کی تلی کہڑا ہی اوسکی کئی بازو ہین ایک بازو مشرق مین ہی اور دوسرا مغرب مین
اور ایک بازو پر آپ ٹہہر رہا ہی اور ایک بازو سی اپنا سر اور چہرہ وہ خدا کی ڈر سی ڈہانپ رہا ہی اور عرش کی تہمون کو مونڈہا لگا کہڑا ہی اور
عرش قدرت خدا کی سی کہڑا ہی اور اللہ تعالی کی ڈر کا مارا دبکتا جاتا ہی جیسی دبکا کرے ہی اور
خدمت اونہین یہہ ہی جبکہ کچہ حضور سی حکم نکلتا ہی تب وہ لوح محفوظ کی نزدیک ہوکر اوسی دیکہتا ہے
اور لوح محفوظ ایک تختہ موتی سفید کا ہی اور لنبا او چوڑا اوسکا اتنا ہی جیسی ساتون آسمان اور زمین کے درمیان ہے
وہ عرش سی لٹک رہا ہی جو کچہ کہ قیامت تک ہوتا ہی سب اوسمین لکہا ہی تو جتنا کچہ عرش سی نزدیک
حضرت اسرافیل ہین وتنا اور کوئی فرشتہ نہین جبکہ وہ فرشتہ اللہ تعالی کی حکم کو جو کچہ ہوا ہی اوسکا احوال
اپنی مونہہ سی پردہ دور کر کر لوح محفوظ پر دیکہتا ہی اور وہ حکم جس فرشتی کی تعلق کا کام ہو اوسی پہنچا دیتا ہے
اور حضرت اسرافیل کی اور عرش کی بیچ مین سات پردہ ہین ایک پردہ سی دوسری پردہ کی بیچ مین
پانسو برس کی راہ ہی اور حضرت جبرئیل کی اور حضرت اسرافیل کی بیچمین ستر پردہ ہین اور حضرت اسرافیل کہڑی
ہین اور دہنی ران پر صور دہرا ہی اور مونہہ اوسکا اپنی مونہہ سی لگا رہی ہین اور اللہ تعالی کی حکم کی انتظار کہڑی
ہین جسدن کہ حکم پہنچی کو ہوگا دیر نہ لگنی دینگی اور چارون بازو ملاکر بجاوینگی اور ایک تہہ ایسا مارینگی کہ جتنی
کچہ روحین ہین سبکو لیجاینگی اور صور مین داخل کردینگی **سوال** صور کسطرح کی ہی **جواب** اوسکی چار شاخین ہین
ایک ساتوین زمین کی تلی اور ایک ساتوین آسمان کی اوپر اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور جتنی روحین
ہین وتنی ہی اوسمین سوراخ ہین ایک شاخ مین روحین فرشتون کی ہین دوسری شاخ مین روحین آدمی
اور جنات کی ہین اور تیسری شاخ مین روحین شیاطین کی ہین اور چوتہی شاخ مین روحین جانورون کے
ہین یہان تک کہ کیڑی مکوڑی اور ہاتہی اور پرند اور چرند اور خزند سبکی اروا حین اوسمین داخل ہین اور سب
جتنی روحین ہین وتنی ہی اوسمین چہید ہین ہر ہر سوراخ پر ہر ہر روح بیٹہی ہوگی اور اسرافیل مونہہ اوسکا مونہہ اپنی
سی لگا کر انتظار ہی کہ حکم کب ہو جاتو دیر نہ لگی جب بجایگا حکم ہوگا تو تین پہونکین ماریگا جیسا کہ چکی
جسکی ہاتہہ نوالہ ہوگا وہ ہاتہہ مین ہی رہ جایگا اور جسنی پانی مونہہ مین لیا ہوگا وہ مونہہ مین ہی رہ
جایگا نگی نہین اوتر سکیگا یہہ پہلی جب بجانا شروع ہوگا تو سب بیہوش ہو کر مونہہ کی بل گر پڑینگی

زمین آسمان اور آدمی اور جنات سب شامل ہو جاوینگی جیسی حضرت جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل اور عزرائیل عرش کے اوٹھانی والی اور شہید اور حدیث مین ہی اللہ تعالی نی شہیدونکو پانچ بڑی بڑائیان دی ہین اول روح پیغمبرونکی حضرت ملک الموت قبض کرتی ہین اور روح شہیدونکی قدرت اللہ تعالی کی سی قبض ہوتی ہی اور دوسری سب پیغمبرون کو غسل دیتی ہین اور شہیدون کو غسل نہین دیتی اور تیسری سب پیغمبرون کو کفن دیتی ہین اور شہیدون کو کفن نہین دیتی اور چوتہی پیغمبرون کو مردہ کہا ہی اور شہیدون کو زندہ کہا ہی آیت ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون اور پانچوین پیغمبرون کی شفاعت قیامت مین قبول ہی اور شہیدونکی بہشت ہی اور درجہ پیغمبرون کا بڑا ہی **مسئلہ** اور قیامت کو باہر کی جانور گہرونکو بہاگینگی اور گہرونکی بہاڑونکی کہو مین بہاگینگی اور اللہ تعالی نی ایک نمونہ ہر روز کر رکہا ہی کہ جب شام ہوتی ہی تو سب آدمی اور چارپای شہر کی طرف آتی ہین اور شہرونکی اپنی کوٹہری اور دالانونکی طرف جاتی ہین اور جاتیک سب ملک مین اندہیر ہو کر سونا پڑ جاتا ہی سب گویا کہ مرگئی اور گہر کا مال ہزار کوئی لی جاوی اونہین خبر نہین اسمین جانتک فجر ہو جاتی سبکی آنکہ کہل جاتی ہے اسیطرح قیامت کو پورا ہو جاویگا عقلمندونکو یہی نکتہ کفایت ہی شرح قصیدہ امالی مین آخون درویزہ نے لکہا ہی **مسئلہ** اور حساب پر ایمان رکہنا ضرور ہی آدمی پاس آمدنی تین طرحکی ہی یا تو حلال ہی اوسکا حساب ہوگا کہ اللہ تعالی فرماویگا کہ یہہ نعمت ہمنی تمہین دی تہی یہہ تمنی کہائی پی تہی اوسکا کیا شکر ادا کیا اور اوسکی قوت سے کیا کمائی کری ایک ذرہ لگ کی خبر پوچہی جاویگی اور ذرہ چالیسوان حصہ خشخاش کا اور ایکسو گیارہوان حصہ جو کا ہوتا ہے اور یا حرام کی آمدنی ہی تو ایک ذرہ بہر حرام کو حلال جانا تو کافر ہوا اور جو ذرہ بہر حرام کہایا عذاب اوسکی برابر ہوگا یا اللہ تعالی اپنی فضل سی بخشیگا یا اپنی بندہ سی جسکا مال ہوگا بخشوادیگا تب بہشت مین جاویگا حلال کا حساب ہو جاویگا اور حرام پر عذاب ہوگا اور شبہ کا غصہ ہوگا کہ تحقیق کیون نکیا چار طرحکی شخصونکو بہت بہاری حساب ہے ایک تندرست جو دشمن رکہی اور ٹہنڈی چہائی مین سوتا اور ٹہنڈا پانی پیتا اور اچہی مزہ دار خوراک کہانی اور ایکبارگی بہر چاندی سوتا کیسکا کہایا ہی ظلم تبع قیامت کو چارسو نمازین جو اللہ کی یہان قبول ہوئی ہین ظالم کی مظلوم کو دلوادینگی **مسئلہ** پرند اور چرند اور پکہیرو اور ہندیرو اور خزندے جیسی زمین مین اور گہرون مین بستی ہین یاد نہو نیکا ہی آپسمین ایک سی ایک کا حساب ہوگا بدلا دلوایا جاویگا جیسی شاخدار بکری نے منڈی بکری کو سینگ مارا ہوگا اوسدن اوس منڈی بکری کی سینگ پیدا ہوگا وہ شاخدار کو ماریگی اور کیڑی کیڑی سی بدلا لیویگی اور جس آدمی کی مالک نی ایک مالک کو مارا وہ بہی بدلا لیگا جب حساب ہو چکیگا تب سب جانورونکی خاک ہو جاوینگی جو جانور راہ خدا کی مین ذبح ہوئی ہین خاک اعلی بہشت کی ہونگی اور جو دنیا کی راہ مین ذبح ہوئی ہین وہ ادنی بہشت کی خاک ہونگی اور جو مردار ہوگئی ہین وہ دوزخ کی

خاک ہونگی پہر جانورون کا آدمیون سی حساب ہوگا جسکسی نی اپنی گہوڑی یا اونٹ یا بیل یا گای یا بکری فایدہ دودہ کا یا اونٹنا یا سواری کا یا بچہ کا لیا ہوگا اور اوسکی کہانی پینی کا فکر نکیا یا ناحق مار کا عذاب دیا تو اوس سی وہ جانور فریاد کریگا اوس بندہ پر عذاب یا غصہ ہوگا اور جو کوئی کسی جانور کو ناحق مردار کر ڈالے یا واسطہ غذا کی یا واسطہ دوا کی اوسپر بہی غصہ ہوویگا اور مارنی مین بہی آسانی کرنی ہی جیسی موذی بلی یا کتا ہو اوسی ایکبار تلوار یا اور چیز سی مار ڈالے ستانے والا آگ مین جلایا یا گہیر گہونٹ کر ترسا کر مارنی سی گنہگار ہوتا ہے **نقل** ہی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ ایک عورت بڑی نیکبخت تہی اوسنی ایک بلی کو ہانڈی مین بند کر کر زمین کے اندر گاڑ دی تہی وہ بلی اوسکی اندر رنج پاکر مرگئی وہ عورت اوسی گناہ سی دوزخ گئی پہر آدمیونکا حساب ہوگا کہ آپسمین جسنی جیسا سلوک کسیکی ساتہ کیا ہی یا معاملہ خدا کی مین جو عمل کیا ہی وہ عمل ظاہر ہو جاویگا اور جس جگہہ سے اوٹہینگی اوسی جگہہ کئی برسون کہڑے رہینگی وہین بعضونکو سردیا ملیگی اور بعضونکو نامہربانی ہوگی اور پہر سبکو محشر مین حاضر کرینگی وہ حساب کی لینی کی جگہہ ہے وہ بڑا میدان ہی پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ نام اوس میدان ساہرہ ہے اور بعضی شخص قیامت کی منکر ہین وی کہتی ہین کہ موئی پیچہی جیونا نہین اور بدن کی خاک ہو جاوسکا آدمی کیونکر بنی اس انکار سی وی کافر ہوتی ہین **سوال** اونکو کیا شبہ پڑا ہی **جواب** کئی طرحکی شبہ ہین ایک شبہ یہہ ہی کہ مردہ جو مرجاتا ہی یہہ مٹی ہو جاتا ہی تو مٹی کا آدمی کیونکر بنی کہان ہڈیان ہون اور کہان گوشت ہو اور کہان رگین ہون اور کیونکر جان پڑی ہماری عقل مین نہین آتی **جواب** جسکی دادا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو مٹی کا پتلا بنایا تہا کہ بنا کر اوسمین جان ڈالی دیکہہ تو وہ کیونکر ہوگئی تہی ویسی ہی سارون کو پہر کردیگا اور دوسرا شبہ یہہ کہدی کہتی ہین کہ تم کہتی ہو کہ جونسی مٹی نی روح سی ملکی نیکی یا بدی کری تہی اوسی ٹہیٹہہ مٹی کا پتلا کیونکر بنے اوسکا بننا ہماری خیال مین نہین آتا کیونکہ آدمی جب مرجاتا ہی تو مٹی ہو جاتا ہی گلکر یا راکہہ ہو جاتا ہی جلکر یا پانی مین گہلکر پانی ہو جاتا ہی یا کوئی جاندار چیز کہا لیتی ہین اوسکا بدن بن جاتا ہی یا مٹی راکہہ اوسکو باد اوڑا کر دریا مین ڈال دیتی ہی وہ مٹی راکہہ سمندر مین جا پڑتی ہی یا دوسری کنارہ جا لگتی ہی وہ قیامت مین کیونکر اکہٹی ہو جاویگی **جواب** اللہ تعالی نی فرمایا ہی قل یحییہا الذی انشاہا اول مرہ ترجمہ یعنی جو کوئی پوچہی کہ گلی ہڈیان اللہ تعالی کیونکر جلادیگا اوسی یون کہہ کہ ان ہڈیون کو وہ جلادیگا کہ جسنی زندہ کرین تہین یہہ ہڈیان پہلی مرتبہ دیکہہ تو کہ اللہ تعالی نی یہہ آدمی پیدا کئی منی سی اور منی کری خوراک سی اور خوراک جا بجا کہیتون سے زمین مین ہر ولایت مین بعضی چیزین کہی اور کہانیوالی کی بیچ دریا پڑتا ہی جیسی ہندی لوگونکو دارچینی چین سے آئی اور پکہان پید روم سی آیا اور زعفران کشمیر سے آئی اور مینہہ آسمان سی برسا اور گرمی سورج کی لگی اور ستارونکی تاثیر نی حکم خدا کی سی اثر کیا اور جب تیار ہوا جس ملک مین مقدر تہا کہانا کہلانا ہی جبتہ وہ رزق

الله تعالی نی حاضر کردیا کہ جب اوسکا وقت کہانیکا تہا کسیکو برغبت جیسی لولا اور زردا اور کسیکو بلا چار
جیسی آزار کی گولیان المتاس یا شربت یا پہنکی ضرور کہلائی اوسکی منی بنی اور اوس منی کو رحم ماکی مین صورت باندہکر
آدمی بنایا یہہ خدا کو مشکل نہوا جسکی الله تعالی نی وعدہ کیا ہی کہ نا اونکا کیا مشکل ہی اور تیسری ایک قوم ہی وہ کہتی
ہے کہ روح ایک کی بدن سی نکلکر دوسری کی بدن مین کہ جو ن جا تو اوس روح کی لایق ہو اوسمین ڈالتی ہین اور جو
اوسمین دیکہہ کی تو وہ اوسکی بدی کا بدلا ہے اور جو آدمین کہہ پاوی تو وہ اوسکی نیکی کا بدلا ہے جو پہلی بدن مین کیا تہا تو یہہ بات نہایت پوچ اونکی سمجہہ ہے
کہ یہہ نہین سمجہتی کہ بدی کا مزا تو پہلی بدن نی چکہا ہی اور مار بگیا ہین پر بڑے نیکی بدن نی کری اور بدلا اور مٹے
کو ملا اور الله تعالی عادل ہی جیسی کیا ہی اوسیکو بدلا دیگا اور جو نیکی بدے کا مزا اور بدن چکہی جیسی آدمے
زنا کری اور مار اوسکی پر پڑی کہ جو کتی کی مٹی ہو تو بی انصافی ہو جا غرضکہ مرنی پیچہی جیونی کو برحق جاننا ایمان
ہے اور انکار اوسکا کفر ہی اور آدمی قبرون سی اوٹہہ کر جب کہڑی ہونگی تو بعضون کی آنکہین پہر اٹہی جانگی اور
پیغمبرون مین پہلی حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو پہر آوینگی کیونکہ خدا کی راہ مین کپڑی اوتار کر دنیا مین آگ مین
ڈالی گئی تہی اور اذان دینی والونکو بہی وہین کپڑی پہر اوینگی اور فتوحات مکی مین محی الدین ابن عربی نی اوپہتروین
باب مین قیامت کی احوال کی اندر یہہ احوال بروایت عبد الله ابن مسعود کی لکہا ہی کہ ایک روز حضرت علی کرم الله وجہہ
مجلس مین بیٹہی تہی اور وہان عبد الله ابن عباس اور مجلس اصحاب رسول الله کی بیٹہی تہی کہ حضرت علی رضی الله عنہ
نی فرمایا کہ دن قیامت کا پچاس ہزار برس کا ہوگا اور پچاس ہی اوس دن پہر اوکی مکان ہونگی کہ جنکو موقف کہتی ہین
ہر موقف مین ہزار ہزار برس ٹہرینگی پہلی موقف کا نام بعث ہی کہ جہان قبرونسی اوٹہہ کہڑی ہونگی ہزار برس تک
وہین کہڑی رہینگی ننگی بدن اور بہوکی اور پیاسی ادرنگی پانو ولیکن جو کوئی قبر سی الله تعالی پر ایمان رکہتا ہو اور
اوسکی پیغمبر پر بہی ایمان رکہتا ہو اور الله تعالی کی تقدیر پر بہی اور اوسکی وعدون پر بہی ایمان رکہتا ہو اور جو کچہہ کہ خدا
کی رسول خدا سی لائی ہین وہ بہی سچ جانتا ہو تو چہوٹتا اور چہوٹنا اوسکا مبارک ہوا اور جنکی دل مین شک کوئی نبی
باتکا ہوگا یعنی الله تعالی کی ایک جانتی یا ماننی مین شک ہو یا پیغمبر کی پیغمبری مین شک ہو یا الله تعالی کی وعدون مین
شک ہو یا الله تعالی کی تقدیر مین شک ہو یا قران مین شک ہو اور اوسی شک مین مر گیا **سوال** شک کیا ہوتا ہے
جواب یعنی ان سب باتون کو بالکل سچ نمانی یعنی دل اوسکا نہ ٹہری اور کبہی یون ہین ہی سنتی چلی آئی ہین
کون جانے سچ ہی اور کون جانی جہوٹ ہی یا کبہی الله تعالی جانی تو کوئی جو ایسی یقین پر مرا تو وہین بہوکہ اور
پیاس مین گرفتار رہو جائیگا ہزار برس تک یہان کا لیکہا جو کیا ہوگا بہگتیگا اور یہان سی چلاوینگی اگلی ٹہکانی
مین کہ اوسکا نام محشر ہی وہان جاکر کہڑی ہونگی ہزار برس تک دہوپ کی آگ کی پردو نہین کہ جنہان سی
آگی ہی اور پیچہی بہی دہوپ کی آگ اور داہنی بہی اور بانوین بہی دہوپ کی آگ ہوگی اور اوپر سی کوس سے

تلے

تلی اور نیزہ سی اوپر سورج سر پر آ جہکیگا وہان سایہ بنا عرش کی تلی کہین نہ پاویگا وہان وہ بچیگا کہ جو مرنیکی وقت
تک شاہدی دلسی دیتا رہا ہو کہ الله تعالی مالک اور حاکم میرا ہی اور پیغمبر کے پیغمبری کا بہی ساتہہ اوسکی اقرار کرتا ہو
اور شرک کی اور کفر کی ساتہہ دل کی توبہ کرتا رہا ہو اور مسلمانونکی خونریزی کی توبہ کرتا رہا ہو خدا کی اور خدا کی رسول کے
حکم کو دلکی پیار سی ادا کرتا رہا ہو اور خدا کی اور خدا کی رسول کے فرمانبردارونکو دلسی چاہتا رہا ہو تو وہ شخص
عرش کی سایہ تلی کہڑا کر دیا جاویگا اور وہان کے غم اور سورج سی بچا اور جسنی دلسی شرک کی توبہ نکری اور
خدا کی توحید اور پیغمبر خدا کی رسالت پر ساتہہ دل کی اعتقاد نرکہا یا لوگون مین یا مسلمانون مین خونریزی کرائی
یا گناہ کو گناہ نسمجہا وہ ہزار برس تک وہان ڈر مین اور سورج مین اور فکر مین مبتلا رہیگا اتنی وہان انکا سوال جواب ہو سکتا یا
جاویگا پہر اندہیری اور چاندنی کیطرف سب چلائی جاینگی وہ اندہیرا بہی ہزار برس کے کہڑی رہنی کا ٹہکانا ہی مگر جو کوئی
مرنی وقت تک ایسا ایمان والا ہو گیا ہوگا کہ سب شرکون سی اوسنی توبہ کرلی ہو اور اوسمین کچہہ منافقین کی نشانی نرہ
گئی ہو اور کچہہ دین کا کام دنیا کی سا جہی واسطہ نکرتا ہو اور کچہہ معاملہ اپنا رکہتا ہو اور انصاف مین اپنی اور پرائی مین فرق
نسمجہتا ہو اور الله تعالی کا حکم چہپا بہی اور ظاہر بہی یکسان دلسی مانتا ہو اور الله تعالی کی کئی پر اور جو الله تعالی نی
اوسی دیا ہی اوسپر اوسی سنتوکہہ ہو ایسی آدمی اوس اندہیری مین سی پلک مارتی نکل جاینگی اور جو ایسی نہونگی
وی اوس اندہیری مین ہزار برس اپنا حساب کتاب بہگتینگی اور اوس دکہہ مین مونہہ بہی کالی ہو جاینگی جب تک خدا
چاہیگا پہر حساب کی پردونکی طرف چلاوینگی انکی ہر ہر چوکی مین ہزار ہزار برس تک ٹہر ٹہر بہگتایا جائیگا پہر دس چوکی
ہونگی پہلی پردہ مین حساب کتاب حرام چیزون کا ہوگا اگر حرام چیزون سی دنیا کی ثبات تہا تو دوسری پردہ مین من
کی چاہت کا سوال جواب ہوگا جو اپنی من کی چاہت کی مخالف الله تعالی کی رضا واسطہ کام کرنیوالا ہوگا تو تیسری
پردہ مین ماں اور باپ کی خدمت کا سوال جواب ہوگا اور جو ماں باپ کا ستانیوالا نہوگا تو چوتہی پردہ مین
حساب کتاب فرض الله تعالی کی خواہش پر تہی اور قران کی تعلیم کی اور دین کی کامون کی اونکی پوچہہ ہوگی
جسنی جیسی موافق تعلیم رسول الله کی ادا کر گیا ہوگا تو پانچوین چوکی مین ہانکی جاینگی وہان لونڈی غلامون کے
حق پوچہی جاینگی جو کسینی لونڈی غلامونکی ساتہہ بہلائی کری ہوگی تو اوسی چہٹی میدان مین چلاوینگی وہان حساب
بہائی برادریکی ساتہہ حقدار کی پوچہہ ہوگی جو اسنی حق انکا ادا کیا ہوگا تو اوسکو ساتوین میدان مین لیجاینگی وہان پوچہہ
صلہ رحمی کی ہوگی کہ اپنی نزدیکونسی توڑون رکہو تہی کہ جوڑون جو کوئی اپنی نزدیکی بہائیون سی کسی حالتمین نتوڑین
تہی اور اپنی طرف سی جوڑون رکہی تہین تو اوہنین آٹہوین میدان مین ہانکی گی وہان پوچہہ پاچہہ حسد کی ہوگی
کہ جو کسیکو الله تعالی نی بڑائی دین اور دنیا کی دی ہوگی اور وہ شخص کسیکی بڑائی یا عزت کو دیکہہ کر نجلا ہوگا
اور اوسکی آبرو یا بات کی کہونیکی فکر مین نہ پڑا ہوگا تو اوسی نوین میدان مین لیجاینگی وہان سوال جواب ہوگا

کہ تو مکر رہا تہا یا نرم دل تہا یعنی جیسا تہا ویسا ہی اپنی تئین خلق مین دکہادی تہا یا باہر اور بہتیر اور دکہادی تہا جو نرم دل
تہا تو اوسی دسوین میدانمین لیجاویگی وہان پوچہہ دغابازی کی ہی خرید مین اور فروخت مین یا اور معاملات مین
اگر ٹہیک تہا اور کہرا تہا تو عرش رحمان کی تلی جا کہڑا کرینگی انکہیان کہلی اور من مین خوشی اور موںہہ پر ہنسی
اور جو کوئی ان پہلی کامون کی گرفتار مین ہوا تہا جونسی میدان کے پوچہہ کی کام پکڑا گیا اوسی میدان مین
ہزار برس تک رہیگا بہوکا پیاسا غمناک سوچ مین کوئی کسیکی بات نہ پوچہیگا ہیہات ہیہات نے ہی جو کر سو دی حساب
کتاب + کسیکی داہنی یا بائین کسی شتاب + وہان سی آگی چلکر نامہ اعمال کی میدان مین جا کہڑی
سبکو کرینگی تب حکم خدا سی نامہ اعمال اونکی کہ جو کراماً کاتبین نے لکہہ کر رکہا ہی اونکی عمل لیکی ہین وہ
جلدی جلدی برزی ہونگی مومن مسلمانونکو داہنی ہاتہہ مین دینگی اور وی پڑہینگی اگر نیکی پاوینگی تو دیکہہ کر
بہت خوش ہونگی اور جو بری پاوینگی تو دیکہہ بہت ناخوش ہونگی اور کافرونکی بائین ہاتہہ مین دینگی
چہاتی چیر کر ہاتہہ اندر جاکے سینہ کی پہنچ کر کمر کیطرف گاڑہ لینگی اور گردن اوسکی پیٹہہ کیطرف مروڑ کر پہیر دینگی
تسوی اسمین دیکہہ دیکہہ کر اپنا کفر اور غیر خدا کو پوجنا یعنی سجدہ کرنا اپنی موںہہ پڑہتی جاینگی اور ناخوش ہونگی
سوال لکہا دکہا دینگا کیا سبب ہے **جواب** اللہ تعالی ظلم سی پاک ہی کہ اپنی موںہہ کہتی جاو جو کچہہ کرا ہی ہو
اوسکا بدلا لیتی جاو اور آدمی کو کیا اپنا یاد نہین رہتا لکہا ہو تو دیکہہ کر سب یاد آجاتا ہی اور جس میدان مین
کہ حساب کتاب دینی کا ہوگا سبکو وہان لیجاینگی اسکی بہی پندرہ چوک ہونگی ہر ہر چوک مین ہزار ہزار برسکا
رگڑا ہی پہلی چوک مین حساب کتاب خیرات مال پر جو فرض یا واجب ہوئی ہی اوسکا کاغذ بہگتایا جاویگا
جسنی یہان دنیا مین پوری ادا کری سو بچا پہر دوسری ٹہکانی لیجاینگی وہان سچ کی بول اور خلق سی
درگذر کا کاغذ سمجہایا جاویگا پہر تیسری ٹہکانی مین جو اللہ تعالی نی کرنیکو حکم کیا ہی وہ کیونکر خلق کو بتایا تہا اسکا
کاغذ سمجہایا جاویگا پہر چوتہی مکانمین لیجاینگی جو اللہ تعالی نی قرآن مین منع فرمایا ہی اوس سی خلق کو کیونکر
بتایا تہا اسکا کاغذ سمجہایا جاویگا پہر پانچوین ٹہکانی لیجاینگی وہان خلق نیک کا کاغذ سمجہایا جاویگا جسمین
خلق نیک پایا وہ بچا پہر ٹہکانے لیجاینگی کہ جہان دوستی اللہ تعالی کی رضامندی کی جگہہ مین رکہنی
اور دشمنی بہی اللہ تعالی کی واسطی جس کسیسی رکہنی کا حکم تہا اوسکی وہان پوچہہ ہوگی اوسکا وہان کاغذ
بہگتایا جاویگا کسیکا جو اللہ تعالی کی واسطہ پیار یور بیر تہا اگلی ٹہکانیکی طرف چلاوینگی ساتوین میدانمین لیجاینگی
کہ وہان پوچہہ ہی کہ مال حرام کا تمہاری ہاتہہ آیا تہا تمنی لیا کہ نہین اوسکا کاغذ بتایا جاگا جو یہان بچا
تو وہان بچا پہر آٹہوین مکانمین لیجاینگی نشہ بازی کی پوچہہ کر کر اوسکا کاغذ سمجہایا جاگا جو یہان بچا سو
وہان بچا پہر نوین مکانمین لیجاینگی کہ جہان یہہ پوچہہ ہوگی کہ حرام کی طرف جانا منع کیا تہا تم اور دے

ٹہہر رہی تہی کہ نہین اوسکا کاغذ سمجہایا جاویگا جو حرام کیطرف سی بچا سو بچا پہر دسوین مکانمین لیجاینگی کہ جہان
پوچہہ ہوگی کہ تمہین جہوٹہہ بولنا منع کیا تہا اوس سے بچا تہا یا نہین اسکی کاغذ بتائی جاینگی جو دنیا مین جہوٹہہ
بولنی سی بچا سو وہان بچا پہر وہان سی گیارہوین مکانمین لیجاینگی وہان پوچہہ ہوگی کہ جہوٹی قسم کہانی سے
منع کیا تہا تو بچا تہا یا نہین اوسکا کاغذ سمجہایا جاویگا جو یہان بچا سو وہان بچا پہر بارہوین مکانمین لیجاینگی
وہان پوچہہ ہی کہ بیاج کہانی سی بچا تہا کہ نہین اسکی کاغذ بہگتائی جاینگی پہر تیرہوین مکان مین لیجاینگی وہان
نیک بی بی کو گالی دینی یا حرامزادی یا مالزادی یا چارنی ایسی باتین جو منع کرین تہین اس سی بچا تہا
کہ نہین اسکا کاغذ بتایا جاگا پہر چودہوین مکان مین لیجاینگی وہان پوچہہ ہوگی کہ جہوٹی شاہدی دینی منع کی تہی
اوس سی بچا تہا کہ نہین جو یہان بچا تہا سو وہان بچا پہر پندرہوین مکان مین لیجاینگی وہان پوچہہ ہوگی
کہ ہمنی ان ہونٹی کسی پر تہمت رکہہ دینی منع کری تہی بچا تہا کہ نہین اسکا کاغذ سمجہایا جاویگا جو یہان بچا
بچا اور وی نجی نیرہ الحمد للہ کی جاکہڑی ہونگی اونکی داہنی ہاتہہ کاغذ دئی جاینگی وی ہول اور غم نامہ اعمال
کیسی بچ جاینگی اور اونپر حساب بہی آسان ہو جاویگا اور جو کوئی ان پندرہ باتون مین دنیا مین پہنسا توبہ ہو گیا اور
نا توبہ مر گیا تو وہ شخص ان پندرہ مکانون مین ہر ہر ٹہکانہ ہزار ہزار برس غم مین کہ کیون کیا تہا اور ہول مین
کہ اب کیا ہوگا بہوکا اور پیاسا کہڑا رہیگا جبکہ آدمی اپنی اپنی کتاب پڑہین گی جو کوئی دیندار دنیا مین سچی تہی
اور اسنی مال اپنا واسطی خدا کی دنیا مین خرچ کر دیا تہا تو اوسپر پڑہنا بہی آسان ہو جاویگا اور بہشت
کے کپڑے بہی پہنائی جاینگی اور بہشت کا تاج اوسکی سر پر رکہا جاویگا اور عرش کی تلی چین سی بٹہایا جاگا
اور جو بخیل ہین دنیا مین اور مال اپنا عاقبت کی واسطی اللہ نہین دیتی دنیا کی واسطی خرچ کرتی ہین اونکی بائین
ہاتہہ مین کتاب ہوگی وہ ہزار برس تک فضیحتی اور رسوائی اور غم دنیا مین نہ دینی کی ہین اور فکر دور خجلی مین
روبرو سب خلق کی رہیگا پہر حکم ہوگا کہ سبکو میزان ترازو کی میدان مین لیجاوین کہ جہان عمل تولتی ہین
وہان میزان پاس ہزار برس تک کہڑی رہینگی جسکی میزان مین عمل بہاری پڑی وہ پلک مارتی وہان سے
پار ہو جاویگا اور جسکی بدیان بہاری پڑین تو وہ ہزار برس تک سوچ اور غم اور بہوکہ اور پیاس مین وہان
رہیگا جبتک اللہ تعالی وہان قضا کریگا پہر وہان بارہ میدان ہین ہر ہر میدان مین ہزار ہزار برس کہڑے
رہینگی پہلی میدان مین غلامونکی آزاد دیکا تکرار ہوگا جسنی غلام آزاد کر دیا ہوگا اللہ تعالی اوسکی گردن چہوڑا دیگا
پہر دوسرے میدان مین چلینگی وہان تکرار حساب قران کا ہوگا جسنی قران کو اچہی طرح قرات اور ادب سے
پڑہا ہوگا تو بچیگا نہین تو جب تک خدا چاہیگا وہان رہیگا پہر تیسرا ٹہکانا ہی کہ جسمین پوچہہ جہاد کی
ہی جسنی اللہ واسطہ ثواب آخرت کی جہاد کیا ہوگا تو وہ بچا اور جسپر جہاد فرض ہو گیا تہا اوسنی

تقصیر کری تو ہزار برس لگ وہان رہیگا اور چوتہی میدان مین غیبت گلہ کا پوچہہ ہوگا جو ناحق گلہ سی یہان
بچا سو بچا والا وہان ہزار برس لگ بہگتیگا پہر پانچوین میدان مین حساب لاؤ لشکر کا ہوگا جو ناحق
چغلی اور لاؤ لشکر سی بچا سو بچا پہر چہٹی میدان مین حساب جہوٹہہ کا ہوگا جو ناحق جہوٹہہ سی یہان بچا سو بچا
نہین تو مارا گیا پہر ساتوین میدان مین سوال طالب علم کا ہوگا جسنی طلب علم کی عمل کی واسطی کری ہو بچا
نہین تو وہان مارا گیا پہر آٹہوین میدان مین پوچہہ ہونگی لیگا ہوگا جیسی اور دین کی کام مین عاجز ہو رہا
اور پہونگرا نہین سو بچا نہین تو وہان مارا گیا پہر نوین میدان مین پوچہہ ناحق تکبر کی ہی کہ ماری غرور کے
اور کسیکو خاطر مین نلایا اور آپ کو اور ونسی اچہا سمجہی تو وہان مارا گیا پہر دسوین میدان مین پوچہہ اللہ تعالی
کی رحمت سی جو نا امید ہو گیا ہوگا اوسکی حساب کی جگہہ ہے جو رحمت سی نا امید نہوا سو بچا نہین تو مارا گیا
گیارہوین میدان مین اللہ تعالی کی مکر سی نڈر ہو جانیکی پوچہہ کی جگہہ ہی جو اللہ تعالی کی بیپروائی سے
یہان ڈرتا رہا تہا سو بچا نہین تو وہان مارا گیا اور بارہوین میدان مین پڑوسیونکی حق مین کی پوچہہ ہوگی
جس کسینی اچہی طرح سی حق ادا کیا ہوگا تو حساب کی جگہہ مین اونہین بڑی نزدیکی ہوگی دل اونکی
خوش ہونگی اور چہرہ اونکی چمکتی ہونگی ہر ہر میدان مین ہزار ہزار برسکا جہگڑا ہی جو بچا سو بچا اور جو یہان
چوک گیا سو وہان مارا گیا پہر سبکو بلصراط پر لیجانیگی کہ جو وہ دوزخ پر ایک چیز تلوار سی تیز اور بال سی
پتلی کہنچ رکہی ہی اوسکی سات پل ہین ہر ہر پل کی ہزار برس کی راہ کی چڑہائی اور ہزار برسکی راہ ہموار
اور ہزار برسکی راہ اوترائی ہی اور ہر ہر پل پر ایک ایک عمل کی پوچہہ ہوگی ایک پل پر ایمان کی پوچہہ ہوگی
کہ تجہی اللہ تعالی کی باتونکا یقین تہا کہ شک تہا اور ایک اللہ تعالی کو مانا کری تہا کہ شرک مثایا کری تہا
جسکا ایمان پورا ہوگا سو بچا نہین وہان مارا گیا اور دوسری پل پر نماز کی پوچہہ ہوگی جو پورا اوترا سو بچا اور
تیسری پل پر روزہ کی پوچہہ ہوگی جو پورا پایا تو بچا نہین تو وہان مارا گیا اور چوتہی پل پر پوچہہ حج کی ہوگی
جسپر حج فرض ہوا تہا اور ادا کیا تو بچا نہین مارا گیا پانچوین پل پوچہہ پاکی کی ہوگی کہ جسطرح حکم نہانی
یا دہونیکا تہا موافق حکم کی ادا کیا یا نکیا اسکا کاغذ وہان بہگتا یا جاگا اور چہٹی پل پر کاغذ ظلم کا
پوچہا جایگا جو کوئی یہان ظلم سی بچا تو بچا یا مظلوم سی بخشا گیا سو بچا اسکا کاغذ وہان بہگتا یا جایگا
اور ساتوین پل پر خدمت ماباپ کی اور خوشی رکہنی اونہونکا کاغذ بہگتا یا جاگا جو حکم کی موافق
یہان معاملہ کیا ہوگا سو بچا نہین ہر ہر پل پر موافق ہزار ہزار برس کے قید رہیگا جب وہان سی اوترکر بہشت
کو آوینگی جب اللہ تعالی سی سنین گی السلام علیکم یا عبادی ایک عقاید اہل سنت اور جماعت سے
یہہ ہی کہ جیسی مرنی پیچہی جیونی پر ایمان لاونا فرض ہے ویسی ہی حساب اور کتاب پر کہ نامہ اعمال

فرشتون کراماً کاتبین نے رات اور دن مین جو آدمیون نی دنیا مین کیا ہی وہ سب اونہون کا لکہا ہوا ہی اور
وہی جلدی بیزرہ نیکی اور بدی کی سب کی ہاتہہ مین دینگی ایمان والونکی داہنی ہاتہہ مین دینگی اور کافرونکی
اور بی ایمانونکی بائین ہاتہہ مین دینگی اسطرحسی کہ چہاتی اونہونکی چیر کر بائوان ہاتہہ اوس شگاف مین گر
پیٹہہ کیطرف پیچہی کا نکالینگی جب اوسکی ہاتہہ پر وہ بیزرہ رکہدینگی اور گردن اوسکی مروڑ کر کہینگے کہ اپنی کرتوت
پڑہ اور اسکا بدلا اسی لی اگر ایمان والا اپنی نیکی دیکہی گا تو بہت خوش ہوگا اور مومن گنہگار بدی کا بدلا
دی پیچہی داہنی ہاتہہ مین دینگی یہہ تکمیل الایمان مین ہی اور کافر اپنا نامہ اعمال دیکہتی ہی تہر تہر کانپنی لگ
جاینگی ایمان کی عزت اور کفر کی رسوائی ظاہر ہو جاگی اور سوال جو اللہ تعالی بندون سی کریگا وہ بہی برحق
ہی اور پوچہہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سی بہی ہوگی کہ تمنی وحی کی امانت جو تمہاری ہاتہہ بہیجی تہی پوری پہونچائی
تہی کہ نہین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ پہلی حساب نوح سی ہوگا اوس محکمہ مین اوسی حاضر لاوینگی
اور نوح ماری ہیبت کی کانپنی گی اوسی حکم ہوگا کہ بتا تونی علم جبرئیل کا پہونچایا تہا تیرا شاہد کون ہی وہ کہینگی شاہد
میرا اسرافیل ہی جب اسرافیل کو حاضر کرینگی جب حضرت اسرافیل سوال الہی کی ہیبت سی کانپنی لگیگا اور
شاہدی دیگا پہر اللہ تعالی پیغمبرونکو پوچہیگا کہ ہماری امانت قاصدی کی جو کچہہ کہ تمنی تمکو کہا بہیجا تہا تمنے
اپنی امتونکو پہونچایا تہا یا نہین جب امتونپر سوال ہوگا کہ تمہاری پیغمبرونکی ہاتہہ جو تمکو کہا بہیجا تہا وہ حکم
تمنی ادا کیا تہا کہ نہین جو ادا کیا تو بچا نہین تو مشکل ہوگی نیکیونمین عبادات سی پہلی پوچہہ نماز کی ہوگی اور معاملات
مین ظالم نی جو مظلوم کو ستایا ہوگا تو مظلوم کو ظالم کی نیکیان دیدینگی ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک اودہیلہ
کی بدلی سات سو نماز ان ظالم کی جو قبول ہوئی ہین مظلوم کو دیدینگی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی
ستر پیغمبر برابر ثواب رکہتا ہوا اور جو کسی ایک دمڑیکا الجہیڑا اپڑ جایگا تب تک وہ جہگڑی والا راضی نہوگا
وہ بہشت مین نہ پڑ سکیگا اگر کوئی نامہ اعمال سی یا حساب قیامت کی دن سی منکر ہوگا تو کافر ہوا اب سن کہ اللہ تعالی
مالک ہی جسطرح چاہی اوس سی اوس طرح معاملہ کری اگر چاہی فضل کا معاملہ کری تو رحمت اوسکی بہی
نہایت ہی ایمان والا جو دنیا سی ایمان لیکر گیا ہی گنہگار ہو اپنی رحمت سی اوسکا پردہ ایسا ڈہکی گا کہ اوسکی
نامہ سی بہی وہ چیز لکہی ہوئی مٹ جاینگی کہ کبہی بندہ پڑہتا ہوا شرمندہ نہو اور کسیکو ایسا نزدیک عرش
کے نیچی بلا لیوینگی کہ وہ سب سی دور ہو کر عرش کی تلی کہڑا ہو کر اپنا نامہ اعمال پڑہی کہ کوئی اوسکا بول نہ سنی
جو نیکی بولی تو حکم ہو کہ سب قبول ہوا اور وہ سجدہ کری جو بدی پڑہی حکم ہو کہ فلانی عمل کی سبب سے
یا اپنی فضل سی تجہکو بخشا پہر وہ سجدہ کریگا تو سب جانین گی اسنی کچہہ بہی بدی نہین کری ستار
ستر پوش ایسا پردہ ڈہانک دیگا اور جو کسی بندہ کا حق اوسکی سر رہ گیا ہوگا تو اوسی ایسا اچہی

کردیگا کہ اوس مانگنی والی کو بہشت کا گہر دیگا کہ مین یہہ گہر بیچتا ہون جو تو مول لی تو وہ لیگا میرے پاس اسکا مول
کہان ہی حکم ہوگا کہ تو خرید سکی ہی اسکا مول یہی ہی جو تو فلانی پاس دعوا کہتا ہی اوسی بخشدی یہہ گہر مین
تجہی دونگا وہ راضی ہوکر بخشدیگا **بیت** یک ذرہ عنایت تو ای بندہ نواز + بہتر ز ہزار سالہ تسبیح
ونماز + جو فضل کری کسی ساتہہ تو یون ستارپوشی کری شیخ سعدی کہتی ہین **بیت** اگر در دہد یک
صلای کرم + عزازیل گوید نصیبی برم + اور جو کسی سی عدل کا معاملہ کری تو اوسکا کوئی والی بیلی نہین
خدا کی رسول حضرت محمد رسول اللہ بہی یہہ دعا مانگتی ہین دعا اللہم اعوذبک برضاک من سخطک وبمعافاتک
عن عقوبتک ترجمہ یعنی الہی مین لوٹ جاتا ہون ساتہہ رضا تیری کی غصہ تیری سی اور ساتہہ معافیون
تیری کی عذابون تیری سی اور جو ظالم کی نیکی نہون اور یا تہی کچہہ دلیکن آگی آونی والی لیگئی ہون اور یا مظلوم کے
کام نیکیان نہون جیسی وہ مظلوم کافر ہو تو مظلوم کی بدیان ظالم کو دیدینگی چاہو اللہ تعالی بخشو اور چاہو انکی
دوزخ مین ڈالو اور معتزلہ اور جہمیہ یہہ دونون فرقہ اس سی منکر ہین محاسب اسکا نام ہی کہ جو کچہہ بندونی بہلا یا
برا کیا ہی سب سی واقف کرینگی ولیکن ہمین کہ اللہ تعالی آپ ہر بندہ سی پوچہیگا یا فرشتونکو حساب سمجہہ لینے
کا حکم ہوجاگا اختلاف ہی معتمد تورپشتی والہ کہتا ہی کہ معنی آیت اسرع الحاسبین کے یہہ ہین کہ اللہ تعالی
بہت جلد لینی والا ہی حساب والونکا یعنی ایک مرتبہ سب سی ایک بول ایسا بولیگا کہ ہر ہر جدا اکیلا تبہ یون سمجہہ
جانگی اور جواب سجادینگی جیسی ایک آدمی سی پوچہہ لیتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ حکم خدا کی سی ہر ہر شخص
کی ساتہہ فرشتونکو حکم حساب کا ہوجاگا کہ ہر سی جدا جدا پوچہہ لینگی اور بعضی کہتی ہین گی کہ بعضی بندہ
ایسی ہی ہین کہ جن سی قران مین وعدہ کیا ہی کہ اللہ تعالی ان سے بات نکریگا اوپر اللہ تعالی کا کمال غصہ
شاید کہ انپر فرشتون کو حکم حساب لینیکا ہوجا اور باقی سب سی اللہ تعالی آپ حساب لیویگا ان سب
باتون مین ایک کو نہ پکڑ بیٹہی سب طرحکی حساب کو برحق جانی جو کوئی حساب سی منکر ہو وہ کافر ہوا اور
حساب کی کئی طور ہونگی بعضی بیحساب بہشت مین جانگی جنہونکا اللہ تعالی پر بہروسا پورا یہان ہیگا اور بعضون
سی حساب لیوینگی اور آسانی کرینگی اور بعضونکو حساب ڈرا لگا دینگی انمین دو تول ہونگی ایک مومن گنہگار
ہونگی وی کبہی چہوٹینگی اور دوسرے کفار ہونگی وی کبہی نچہوٹینگی اب جو کوئی کہی کہ آگی کون پوچہی ہی کافر
ہوا اور جو کوئی کہی کہ آخر کو ساری کافر یا کوئی کافر کہ جو بی ایمان مواہی بخشا جاکر بہشت مین جایگا تو بہی
کافر ہوا **بیت** تولین عمل میزان مین پل پر سے ہی جانا + دعا دینی تاثیر کا سچا کرو خیال + ایک
عقیدہ مذہب سنت اور جماعت کا یہہ ہی کہ میزان ہندوی اسکی ترازو ہی رکہی جاگی قیامت کی دن کہ
اسمین سبکے عمل تولین گی برحق ہی اسکا منکر کافر ہی **سوال** وہ کیا چیز ہے اور کیسی ہے

جواب

جواب تورپشتی والہ کہتا ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا ہی کہ اسکی دو پلڑی ہونگی ایک چاندنا اور دوسرا اندہیرا کالا جالی
مین نیکیان رکہی جانگی اور اندہیری کالیمین بدیان رکہین جانگی عرش کی سیدہی چہوٹی اوسکی حضرت جبریل کی ہاتہہ مین
ہوگی تذکرۃ المعاد مین ہی **سوال** وہ نیکی بدی جو دون پلڑون مین رکہی جاگی اونکی کیا صورت ہوگی **جواب** تورپشتی
والہ کہتا ہی کہ اسکی دو وجہہ ہوگی ایک یہہ ہی کہ اسکی نیکی یا بدی کی کچہہ صورت اللہ تعالی کردیگا کہ جس سی تول
اسکا ہلکا بہاری معلوم ہوجاگا اور دوسری یہہ وجہہ ہی وی نامہ اعمال کہ فرشتون نی دنیا مین لکہی تہے
دی عرصات مین جسکی تہی اونکی ہاتہہ مین دئی تہی وی چٹہیان لاکر اوس ترازو کی پلڑ مین رکہدینگی اس
سی ہلکا بہاری معلوم ہوجاگا حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص کی قیامت کی دن ننانوین چٹہیان ایک
پلڑ مین رکہین گی اور ایک چہوٹی سی چٹہی کہ جسمین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
لکہا ہوگا وہ دوسری پلڑ مین رکہہ کر تولینگی تو یہہ کلمہ والی چٹہی بہاری پڑیگی جیسی کہ ہی ہمین اسپر ایمان لاونا
یعنی برحق سمجہہ جاننا واجب ہی خواہ اسکی صورت کسیکی یاد ہو یا نہو **سوال** یہہ کہان سی ثابت ہوا ہی **جواب**
قران شریف مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی آیت فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ترجمہ یعنے جسکی بہاری
نیکی کی میزان مین تول ہوگا وی بخشی جانگی اور جو کوئی کہ ترازو اوہنون کی ساری خیر سی خالی ہوگی وی ہمیشہ
دوزخ مین رہینگی آیت ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خالدون ترجمہ جو کوئی
کہ ہلکا ہوجاگی ترازو اوسکی وی وی شخص ہین کہ جنہون نی اپنی تن کو ٹوٹا کیا ہی وی دوزخ مین ہمیشہ رہینگی تو انکی
تین بہانت ہوئی ایک وی کہ جنکی بدی بڑہ گئی اور نیکی ہی تولی اور دوسری وی کہ جنکی نیکی نرہی اور بدیان
ہی رہی یا تو اونسی نیکی ہوئی ہی نہتی یا تہی تو حقدار لیگئی ہونگی غرض کہ تول کی وقت نیکی انکی نپائی اور
تیسری وی کہ انکی نیکیان بہی ہین اور بدیان بہی ہین حال انہونکا اللہ کی چاہت پر چاہو بخشو اور چاہو نہ بخشو
یعنی پکڑ کر **سوال** جنکی نیکیان نرہین تہین اور رحمت سی بی نصیب تہا اوسکی واسطی میزان کی کیا حاجت تہی **جواب**
تورپشتی نی بہی معتمد مین لکہا ہی کہ کافر کو بہی بعضی عملونکا بہروسا ہی جو مسلمان کرتا ہی تو اوسی ثواب ہوتا ہی
ہمین بہی ہوگا جیسی بہوکونکو کہلانا اور ننگونکو پہنانا یا بہائی برادریکا پالنا یا کوا باغ یا سڑی یا مسجد بنا وی
اور بہتی خیرین بہلائی کرتی ہین دن قیامت کی اونکی ثواب کی امیدوار ہونگی تو صورت اس عمل کے
یعنی نامہ اعمال مین لکہا تو موجود ہی اور اللہ تعالی کسیکی مزدوری بہی ضایع نہین کرتا اور جبکہ نیکی اسکی ترازو مین
رکہہ کر دوسری پلڑی مین کفر رکہا گیا تب معلوم ہوجاگا کہ دکہاوی ہی تہی اور ذرہ برابر بہی وزن نپایا اور
کہل جاگا اور نیکی بہی ایمان کی ساتہہ قبول ہین اور ایمان نہو تو نیکی قبول نہین جیسی نمازی بنا وضو کہتی ہی
نماز نہو مقبول نہو مردار گوشت کی کتنی بہی پولاؤ پکاؤ قبول نہو اور من بہر چاول کی دیگ مین ایک تولہ

...فرقون نہین ہوتا اسیطرح کفر تھوڑا ہی اور نیکیون سی کہیلیا نہین آگ اور بارود کا معاملہ رکہتی ہی

سوال کافرون مین سبکو ایک طرحکا عذاب ہوگا یا فرقون فرقی **جواب** فرقون فرقی ہی اول تو منافق لوگ
دوزخمین سبسی نیچی والی بہونرمین ہونگی اور کفر والی دو بہانت ہونگی ایک شخص اللہ تعالی کو ایک کرجانتی ہین اور
کفر جیسی اللہ تعالی کی باتان جہوٹا دی ہی ایک کافر غریب ہی ایک ظالم ہی کفر مین نیکیان مٹادینی مین برابر
ہین ولیکن عذاب مین فرقون فرقی ہی اور ایمان والونکی عملونکا بوجہ موافق صورت اس عمل کی نہین ولیکن موافق
رضامندی اللہ تعالی کی ہوگا جیسی کوئی ایک شخص نیک عمل بی پرواہی سی کرتاہی اور دوسرا کوئی وہی
کام ساتہہ آداب اور سنت کی اداکرتاہی البتہ یہہ دوسرا ثواب مین باوزن ہوگا کیونکہ ایک کو نماز مین بڑی
حضوری ہی اور دوسرا نماز کو بحضور پڑہتاہی البتہ فرق ہی ثواب مین بہی شاہدی اسبات کی حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اصحاب رسول اللہ کی آدہ سیر جو خیرات کرین اور اوراست کی لوگ احد پہاڑ کی برابر
سونا خیرات کرین تو برابری اور جیسی ایک شخص گہر مین نماز پڑہی اور دوسرا مسجد مین پڑہی چوبیس درجہ زیادہ
اس دوسری کو ثواب ہوا اور مسلمانون کو مذہب اہل سنت وجماعت مین پلصراط پر چڑہنی کا یقین لانا فرض
ہی جو کوئی نامہ اعمال سی یا پلصراط سی منکر ہوگا کافر ہوا پلصراط نام ایک پل کا ہی کہ دوزخ کی اوپر بال سی باریک
اور تلوار سی تیز آدمیونکی کہڑی ہونگی جگہہ سی بہشت تک کہینچ رکہا ہی جبکہ اللہ تعالی چاہیگا کہ بندونکو بہشت
مین داخل کری تب حکم ہوگا نیک اور بد کو کہ بہشت کو چلو بہشت اور آدمیون کی بیچ مین دوزخ پڑا ہی اور دوزخ کی
اوپر ایک بال سا کہنچا دکہائی دیگا حکم ہوگا کہ راہ بہشت کی یہی ہی اسپر چڑہ کر چلو جب یہہ دیکہین گے
کہ دوزخ ایسی گہری اور عمیق ہی کہ اگر اوسمین کچہ ڈالین تو ستر برس مین تہہ کو پہنچی سب آدمی گہٹنون کے
بل جا پڑینگی اور نفسی نفسی پکارین گی ایک ہماری حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتی کہینگی
اور دیکہین گے کہ ایک بال سا اوسکی اوپر کہینچ رکہا ہی نیچی کا سرا اوسکا زمین سی لگ رہا ہی اور اوپر والا سرا
بہشت کیطرف جالگا ہاسے اور جو معاذ اللہ اس سی گر پڑی تو دوزخ مین جا پڑی اور وہی لوگ چلینگے
کر اونکو کچہہ بہی اوسکا دکہہ نہوگا موافق عملونکی چلینگی بعضی بجلی کی طرح چمک جانگی اور بعضی ہوا کی مانند اور
بعضی تیزرو گہوڑی کی چال اور بعضی چالاک آدمی کی چال اور بعضی گرتی پڑتی چلینگی اور بعضی اس سے
دوزخمین گر پڑینگی اور بعضی ٹہرتی چلینگی دوزخ سی آواز آویگی چل ای مومن کہ تیری نور سی میری گرمی
بجہی جاتی ہی اس کا یقین کرنا فرض ہی اس کا منکر کافر ہی اور مومن جو دعا کسیکو کرتاہی آمین
تاثیر ہی اور منکر اسکا گمراہ ہی اور دعا کی تاثیر قبولیت دعا کی ہی یعنی جو کوئی مسلمان دین یا دنیا کے
دعا اپنی واسطہ یا غیر کی واسطی نفع یا ضرر کی اللہ سی مانگی اللہ تعالی وہ دعا قبول کرتاہی نیک دعا کرنے

بچھوڑے

بچھوڑی جیسی کوئی مسلمان موئی مسلمان کی حق مین دعا کری یا صدقہ دی اللہ تعالی اوسی دونا درجا دیتاہی
ایک کرنیوالیکو اور ایک مرنیوالیکو یہہ آخون درویزہ نی شرح امالی مین لکہا ہی ایک قوم گمراہ ہی وہی دعا قبول
ہونی سی منکر ہین وہ جیتی مردونکی حق مین دعا نہین کرتی اور مردون کے حق مین صدقہ نہین دیتی یہہ یقین
اونکا مردود ہی اگر کافر بہی دعا دنیا مین کرتاہی کبہی قبول ہوجاتی ہی جیسی شیطان نی دعا کری کہ اللہ تعالے
مجہی قیامت تک جیتا رکہہ تو قبول ہوگئی اور جو کوئی بی ایمان موا ہو اوسکی حق مین بہلونکا صدقہ اور دعا قبول
نہین جیسی حضرت پیغمبر خدا نی ابو طالب کی حق مین دعا مانگی تو قبول نہوئی **مسئلہ** مومنون کے قبرستان مین جو
عالم اور پڑہنی والی نکلین تو چالیس دن اون قبرستانکی مردونسی عذاب اوٹہالیتی ہین **مسئلہ** جس مسلمان کے
جنازہ پر سو آدمی مسلمان نماز جنازہ کی پڑہین اونکی دعا اسکی حق مین قبول ہوکر وہ مردہ بخشا جاتاہی **مسئلہ**
حضرت سعد بن عبد اللہ کی ما مرگئی تہی اونہون نی پیغمبر خدا سی پوچہا کہ یا حضرت سب سے اچہی خیرات مردون
کی بخشانی کی حق مین کیا ہی جب آپنی فرمایا کہ پیاسونکو پانی پلانا جب حضرت سعد نی ایک کنوا کہدوایا اور
کہا کہ اسکا ثواب میری ماکی حق مین پہنچی اور حضرت شاہ عبد الحق نی تکمیل الایمان مین لکہا ہی کہ حضرت نی فرمایا ہی
کہ دعا بلاؤنکو رد کرتی ہی اور صدقہ یعنی خیرات کرنی اللہ تعالی کی غضب کی آگ بجہاتی ہی یعنی زندون سے
بہی اور مردون سی بہی **مسئلہ** اللہ تعالی دعا بندونکی قبول کرتاہی کسیکی دنیا مین اور کسیکی آخرت مین اسکی قبولیت
کی شرطین ہین دل کو حاضر کرکر اور حلال روزی کہا کر جو اللہ تعالی کی وعدہ پر صدق رکہکر دعا مانگی تو البتہ قبول
ہوتی ہی اور سب سی بڑی دعا کی قبولیت کا اٹکاو ہی وہ یہہ ہی کہ دعا مانگتی جو قبولیت مین دیر لگی گہبراکر موقوف
کری اور کہی کہ ہم تو بہتیری دعا کرہی ہماری قبول نہین ہوتی اوسکی رحمت سی نا امید ہونا اچہا نہین اگرچہ
سر سی پانو تک گنہگار ہین اور ایک شرط بہی قبولیت کی نرکہتا ہو تو بہی اوسکی فضل سی امید نچہوڑے
کہ ایک ہی مالک ہی کہ اوس سی ہی دعا موقوف کرین تو کہان جاین حدیث الدعاء مخ العبادات ترجمہ دعا
مغز بندگی کا ہی جیسی بندگی کا وقت خاص ہی یعنی وقت کی سبب سی بعضی بندگی فرض ہوتی ہی اور ایسی ہی
بلا کی نزول کی وقت یادکہہ پانیکی وقت یہہ دعا ہی لازم ہوجاتی ہی کیونکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہے
آیت ادعونی استجب لکم ترجمہ یعنی دعا کرو مجہسی قبول کرونگا مین دعا تمہاری تو اوسکا حکم بجالانا واجب ہی
مسئلہ اگر کوئی کسان بادشاہ سی گہوڑا تازی مانگی اور بادشاہ اوسکا حال دیکہہ کر ایک جوڑی بیلونکی
اوسی بخشی جو اوسی گہوڑا دیتی تو اوسکا گردن موہرا توڑتا اوسکا دینا ہی احسان ہے اور جو بیل دیا تو
اوس سی کہیتی کماکہاوی یہہ دینا بہی احسان ہی جیسی اللہ کا حکم بجالانا اوسکی لینی پر ہی اور اوسکی
دینی پر بہی قربان ہی جیسی مولوی روم کہتی ہین **بیت** عاشقم بر لطف بر قہرش بجد ✻ بو العجب من

عاشقم این شرده صد ❖ **مسئلہ** کام عافیت خیر کی ہین دعا، کافر کی اللہ تعالی قبول نہین فرماتا آیت
وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ترجمہ یعنے نہین دعا کافرونکی مگر گمراہی ہین مگر کافر کی دعا دنیا مین قبول ہوتی
ہی **مسئلہ** اگر کافر مظلوم ظلم کا مارا دعا کری تو قبول ہوتی ہی غرض جو کوئی کہتا ہی کہ دعا کیا مانگین کچھ دعا
قبول نہین ہوتی تو کبھی کہ معجزہ پیغمبر خدا کا ہی دعا ہی اور کرامت اولیا کی یہہ بھی دعا ہی قبولیت دعا کا منکر
قران کا منکر ہی **بیت** نبی ولی او رمومنان کرین شفاعت جان ❖ گنہگار چھوٹی بڑی حکم خدا سی
مان ❖ ایک عقیدہ اہل سنت اور جماعت کا یہہ بھی ہی کہ حکم خدا سی شفاعت یعنی سفارش کے امید ہے
پیغمبرونکی اور اولیاونکی اور علماونکی اور پرہیزگارونکی اور شہیدونکی کہ یہہ سب گنہکارونکی اگرچہ گنہ کبیرہ
کرنیوالی ہون یا صغیرہ کرنیوالی ہون بخشش کرین گی **مسئلہ** اور جو کوئی شفاعت سی منکر ہو سو کافر ہی
اور قیامت کی دن جس سی کہ شفاعت کا دروازہ کہلیگا وی حضرت محمد الرسول اللہ ہین کہ اوسدن
قدر اور منزلت جناب محمد الرسول اللہ کی دریافت ہوگی اللہم بحق محمد اغفر لنا ذنوبنا ترجمہ یا الہی تو صدقہ
اور حرمت حضرت محمد الرسول اللہ کی بخشدی میری واسطی گناہ میری جب ساری خلق موقف کی ہول کی سختی
سی گہبراوینگی تو کسیکی طاقت نہوگی کہ کوئی دم ماری اور اوس دکہہ کی دارو کہین نہ ملیگی اس سبب سے
کچہہ آدمی اکٹھی ہوکر حضرت آدم صفی اللہ کی پاس جاوینگی اور کہینگی کہ دادا صاحب تم ایسی ہو کہ سب آدمیونکی بڑے
باپ ہو اور تمہین اللہ تعالی نی اپنی ہاتھہ سی پیدا کیا ہی اور تمہارا ٹھکانا بہشت کیا ہی اور فرشتون سی تمہین
سجدہ کروایا ہی اور سب نامون کا تمہین علم سکہایا ہی ہماری جناب پاک مین سفارش کرو کہ پہر آج
کا دن بڑا بہاری آیا ہی حضرت آدم علیہ السلام جواب دینگی کہ اس کام پر کہڑا ہونا اور یہہ بات کرنی میرے
طاقت نہین کیونکہ مینی وہ پہل درخت کا جو کہایا تہا اوسکی شرمندگی اب تک نہین گئی مجہی سے
تو حکم مین خطا ہوئی یہہ کام حضرت نوح سی نکلیگا جب حضرت نوح پاس جاوینگی تو وی حضرت ابراہیم
پر ڈالینگی اور حضرت ابراہیم حضرت موسی پر اور حضرت موسی حضرت عیسی پر تمام پیغمبر اسیطرح اپنی اپنی
ذلت کی خطا سی شرمندگی ظاہر کرینگی یہان تک کہ دروازہ حضرت محمد الرسول اللہ پر جاوینگی اور احوال
اپنا اور کلام پیغمبرونکی اظہار کرینگی جناب ہماری پیغمبر شفیع روز محشر کہ جنکو آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم
من ذنبک وما تاخر ترجمہ یعنی مقرر بخشیگا تجہی اللہ تعالی وہ جو پہلی ہو چکی ہین تقصیرین تیرے
اور جو پیچہی ہونگی خطاب ہوا ہی وی اوٹہین گی ایک جگہ ہے کہ جسکا نام ہی مقام محمود کہ جسکا وعدہ
قرآن مین ہے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ترجمہ یعنی نزدیک ہی یہہ کہ اوٹہا دیگا تجہی رب
تیرا مقام محمود مین اور جناب حضرت احمد کے کی سوا کوئی کہڑا ہو سکیگا وہان جاکر سجدہ مین

جاوینگی

جاوینگی جبہی حکم ہوگا کہ سر سجدہ سی اوٹہا جس زبان مین کہ اللہ تعالی اوہین اوسدن سمجہا دیگا
اپنی اللہ تعالی کے حمد وثنا کرینگی کچہہ گنہگار بخشی جاوینگی پہر سجدہ مین جاوینگی اور کچہہ گنہگار بخشی جاوینگی
پہر تیسرا سجدہ کرکر جب سر اوٹہاوینگی سب امت کی گنہ بخشی جاوینگی بعضی پیغمبر خدا کی شفاعت سی اور بعضی
اور شخصونکی شفاعت سی غرضکہ سبکی سفارش کا دروازہ کہل جاوےگا عام لوگ خاصونسی کہینگی اور
خاص پیغمبر خدا سی سب گنہگارونکا یون ہین بہلا ہو جاوےگا ایک حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا کی شفاعت
سے بہی کوئی گنہگار دوزخی رہیگا مگر جسکی نامہ اعمال مین سوائے لا الہ الا اللہ کی ایک نیکی بہی نہوگی اور زانی
گنہگار رہی ہونگی پہر پیغمبر خدا اونکی شفاعت کا بہی اذن مانگینگی اللہ تعالی کا حکم ہوگا کہ ای محمد یہہ
شخص خاص بخشی ہوئی ہین انکو آپ اپنی شفاعت سی آپ ہی دوزخ سی نکالو نکالا زہی شان محبوب
رب العالمین مقصود خلق کونین اور محمود دارین کی کہ وہ دن قیامت کا دن اوسکا ہی اور ٹہکانا دیکہین
تو پورا اوسیکا ہی اور بات دیکہین تو اوسیکی بات ہی اور مہمان دیکہین تو وہی مہمان ہی اور سب اسکی
طفیلی ہین اللہ تعالی نی قران مجید مین فرمایا ہی آیت ولسوف یعطیک ربک فترضی ترجمہ ای میرے
پیارے محمد تجہی ایسی نعمتین دونگا اور رحمت کرونگا کہ تو مجہسی ایسا راضی ہو جاوےگا کہ تیری دل مین کسی چیز
کا ارمان نرہیگا دیکہو تو اپنی وسیلہ کا درجہ کہ سب تو اللہ تعالی کی رضامندی ڈہونڈہتی ہین کہ کسیطرح
اللہ ہم سی راضی ہو جاوے اور اللہ تعالی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہی کہ میری پیاری تو
مجہسی راضی رہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ جبتک میری امت کا ایک
بہی بندہ بخشا جاوےگا تب تک مین راضی نہونگا اور ونکی ساتہہ عدل سی معاملہ ہوگا جیسی حضرت نوح
علیہ السلام کو حکم ہوا تہا یغفر لکم من ذنوبکم اگر تم ہمارا حکم مانونگی تو ہم تمہاری کچہہ گناہ بخشینگی اور
حضرت محمد الرسول اللہ کی امت کو یہہ خطاب ہوا لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً
ای محمد الرسول اللہ کی امت کی گنہگارو اللہ تعالی کی رحمت سی ناامید مت ہو جیو اللہ تعالی تمہارے
ساری گناہ بخشیگا انا مذنب و رب غفور یہہ امت گنہگار اسکا بخشنے والا مولی پروردگار یہہ بشارت
محمد کے گنہگارونکو بہی بہت ہی جسکا یار مہمان ہو اوسکا طفیلی کہان محروم ہو ای محمد کی امت
محمد کی ہوکر رہو اپنی تئین اونہین سونپ دو سب مشکلین اللہ تعالی آسان کریگا جس کسی نی یہہ لاگ
درست کرلی ہی اوسکی سب مشکلین آسان ہین کیونکہ لاکہون گناہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی ایمان کے
آگی ایک گہانس کی تنکی کی برابر بہی وزن نہین رکہتی جسکی دلمین نور ایمان محمد ﷺ چمکیگا کچہہ اندہیرا
گناہ کا وہان نپاویگا سب چیز سی زیادہ غم ایمان کا کہانا چاہئی ایمان آیا پہر کچہہ غم نہین نقل ہی

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ تمام رات دن رویا کرتی تہی لوگون نی کہا تم کیون روتی ہو تمہاری ذمہ تو کچہ
گناہ ثابت نہین جب فرمایا کہ گناہ تو اگرچہ پہاڑ کی برابر ہون اوسکی رحمت کی آگی ایک گہاس کے
تنکی برابر نہین ولیکن مین یون روتا ہون کہ دیکہی مرنیکی وقت تک ایمان قایم رہیگا کہ نہین اور شفاعت
کئی جگہ ہوگی ایک جبکہ قبرون سی اوٹہہ کر عرصات پر کہڑے ہونگی تب آدمی زیادتی ہراس سی اور دہشت
اوس مقام سی گہبرا کر جگر پہٹنی لگین گی تب شفاعت سی دل کو تسلی ہوجاگی دوسرے وقت سوال جواب
حساب کے طرح طرح کی خرابیان نکالنی لگین گی کہ فلانا کام فلانی طرح کیون کیا تہا تب ایکایک انکی حق مین شفاعت
ہوجاگی کہ جیسی کیسی اپنی فضل سی انکی عمل قبول کرلو تو آسانی اور سیر ہوجاگی تیسری کسیکو دوزخ مین
ڈالنی کا حکم ہوگا کوئی اوسی راہ مین دیکہہ کر اوسکی حق مین دعا کردیگا وہ بخشا جاگا جو پہتی دوزخ مین پڑے
پیچہی شفاعت سی نکالی جانگی پانچوین بہشت نیچی کی درجہ سی اوپر والہ بہشت کا درجہ کسیکی سفارش
سی پاوینگی جیسی دنیا مین کوئی گنہگار یا محاسبہ والا درگاہ بادشاہی مین پکڑا جاتاہی اول آتی ہی بعضا
گہبرا جاتاہی اور کانپنی لگ جاتاہی بعضے کو شفاعت کسی کیسی تسلی کردیتی ہین تو وہ دہشت کا عذاب
جاتا رہتاہی بعضی کو حساب لیتی وقت بہت سخت گیری کرتی ہین وہان کوئی سفارش اوسکا پہونچ جاتاہی
تو بہت فردین حساب کی قلم انداز ہوجاتی ہین اور آسانی سی بہگت جاتاہی بعضی کی ذمہ محاسبہ نکل آتاہی
بعد ثبوت کی اوسی جیلخانہ مین بہیجتی ہین کوئی دوست اوسکا اوسکی حال پر اطلاع پاکر سفارشی اوسکا حضور
بادشاہ مین ہوجاتاہی اور اوسکا چہٹکارا کروادیتاہی اور بعضونکو محاسبہ مین پورا اوترنا ہوجاتاہی
اور اوسی کچہ کام ملجاتاہی غرضکہ شفاعت وہان برحق ہی **نقل** ہی کہ چہوٹی لڑکی ایمان دارون کے
جو مرجاتی ہین اور ایمان سی اونکی ماباپ برے ہونگی مگر بات بعضی گناہونکی عذاب مین گرفتار ہونگی تو وہ
لڑکی قیامت کی روز بہشت کی دروازہ پر کہڑی ہوکر کہین گے کہ یا الہی ہماری ماباپ صاحب ایمان ہین جو
اونہین بخشیگا تو ہم اورونکو بہشت مین جانی دینگی تب اللہ تعالے فرماویگا ہمارا اونسی حساب ہے
تب وہ لڑکی کہین گی کہ یا الہی ہمارا بہی تجہسی حساب ہی اللہ تعالی فرماویگا وہ کیا ہی جب لڑکے
کہین گے کہ یا الہی تو نی ہمکو ماکی پیٹ مین رکہکر دنیا مین بہیجا اور ہمنے دنیا دیکہی اور اوسکا مزا نچکہا
ہمین اس ارمان کی بدلی ہماری ماباپ کو بخشدی تب اللہ تعالی اونکی سفارش قبول کریگا اور
اونکی ماباپ کو بخشدیگا یہہ احوال آخون درویزہ نی شرح امالی مین لکہاہی **بیت** دوزخ اور
بہشت دو ہین موجود قرار + وی اور اوسکی بیچ جو رہین سدا ہوشیار + ایک **عقیدہ**
اہل سنت اور جماعت کا یہہ ہے کہ بہشت اور دوزخ دونو موجود ہین جب سی کہ اللہ تعالے

نے پیدا کئی ہین برقرار ہین ایک بدمذہب کہتی ہین کہ بہشت اور دوزخ اب موجود نہین ہین قیامت کو کریگا یہہ
کلمہ کفر کا ہی کیونکہ اس مسئلہ کا شاہد حضرت آدم کا قصہ ہی اگر بہشت نہوتا تو حضرت آدم کہان سی نکلے
تہی جو منکر حضرت آدم کی بہشت سی نکلنی کا ہی سو کافر ہی اور دوسرا یہہ مسئلہ ہی کہ بہشت اور دوزخ دونو اور
جو اونکی بیچ مین ہوگا ہمیشہ رہین گی اور فنا نہونگی ایک گمراہ فرقہ کہتاہی کہ بہشتی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین داخل ہوئی بعد سب فنا ہوجانگی یہہ اعتقاد اونکا کفر ہی کیونکہ اللہ تعالی قران مین خبر دیتا ہے
کہ بہشتی صاحب ایمان اور بہشت مین ہمیشہ رہین گی اور کافر بی ایمان اور دوزخ مین ہمیشہ رہین گے اور لنباو اور چوڑاو
بہشت اور دوزخ کا سوای اللہ تعالی کی کوئی نہین جانتا **بیت** جو کوئی چلا جہان سی لیکر وہ ایمان +
گیا ہی بدکار ہو جای بہشت ندان + جو کوئی مرنیکی وقت سی پہلی اللہ تعالی پر ایمان لایا اور آخر وقت تک
اوسی ایمان پر رہا تو وہ بہشت مین مقرر جاویگا اور جو بہشت مین جاگا وہ بہشت سی کبہی نہ نکلی گا **سوال** ایمان
گہٹتا بڑہتا ہی **جواب** نہین کیونکہ ایمان اللہ تعالی کی سب حکم قبول کرکر زبان سی اونہین قبول کرنیکا نام
ہے اور اصل ایمان دلمین اللہ تعالی کی حکمونکا سچ جانتی کا نام ہی اور زبان سی اقرار اوسکا شاہد ہی زبان کا
کہنا بہی شرط ہی مگر جو گونگا ہو یا کوئی زبردستی سی کلمہ کفر کا کسی سی کہلادی یا دلسی تو حکم خدا کا برحق
جانا اور زبان سی برحق کہنی کے فرصت نپائی اور مرگیا ان تینون حالت مین زبان سی کہنا ایک شرط نہین اور سب
چیزون کی جو اللہ تعالی نی خبر دی ہی اگر برحق جانا تو مومن ہی اگر ایک بات کا بہی جو انکار کیا
تو سارا کافر ہوگیا یون نسمجہی کہ اللہ تعالی کی آدہی حکم مانی اور آدہی نمانی تو آدہا مومن ہوا اور آدہا کافر رہا غرضکہ
وقت مرنیکی جو کوئی پورا ایمان لائی ہوا تہا جب فرشتہ جان لینی والا آیا وہ صاحب ایمان وہا اگرچہ پہلی
گیا ہی گنہگار بدکار تہا اللہ تعالی فضل کرکی گناہ اوسکی بخشدی اور جو عدل کرے تو موافق گناہون
کی سزا دیوی آخر بہشت مین جا کر رہیگا کیونکہ ایمان جو کوئی اللہ تعالی پر لادی اور اللہ تعالی کی کہی کو یقین
سی اختیار کری تو اوسی سات چیزین اللہ تعالی کی طرف سی ملتی ہین ایک جان اوسکی اور دوسرے
مال اوسکا اور تیسری اولاد اوسکی جو تہی خاطر اوسکی یہہ چارون چیز اللہ تعالی کی امان مین آجاتی ہین
اور پانچوین اوسپر بڑا گمان بہی نہین کرنا چاہئی اور چہٹی دوزخ مین ہمیشہ نرہیگا اور ساتوین بہشت مین مقرر
جاویگا **عقیدہ** اصل ایمان مین اور اللہ تعالی کی ایک جانتی مین سب مسلمان برابر ہین اور عملونمین
متفاوت ہین **عقیدہ** اسلام اپنی تئین حکم خدا پر سونپنی اور قبولیت اوسکی حکم کو کہتی ہین ایمان اور اسلام
مین بہت فرق نہین ایسا ہی کہ آپسمین ایک دوسری سی جدا نہین ہوسکتا جیسی پیٹ اور پیٹہہ عقاید
نظامیہ مین ہی **عقیدہ** دین ایمان اور اسلام سب شریعت کی کامون کو کہتی ہین ہم اللہ تعالی کو اپنی مقدور

اور طاقت کی موافق پہچانتی ہین جیسا کہ اوسنی کہا ہی کہ مین ایسا ہون اور ایسا نہین ہون جیسی اللہ تعالی نے
فرمایا ہی کہ مین ایک ہون اور پاک بی نیاز ہون اور دیکہتا ہون اور سنتا ہون اور کہا ہی کہ کوئی مجہسا نہین اور مین کسیکا
باپ نہین اور مین کسیکا بیٹا نہین اور کوئی میرا ساجہی شریک نہین اور سا کہہ نہین **عقیدہ** جیسا کہ اللہ تعالی نی ہمین حکم
کیا ہی کسی بندہ کی طاقت نہین کہ اوسی پورا ادا کری بندہ عاجز ہی کب ادا ہوسکتا ہی **عقیدہ** اتنی کاموں مین
سب مسلمان برابر ہین سبکو ایک حاکم ہی ایک اللہ تعالی کی پہچان اور دین کی کام پر یقین اور اللہ تعالی پر توکل اور
خدا اور خدا کی رسول کی محبت اور اللہ تعالی کی قضا اور قدر پر رضا اور غضب الہی سی ڈرنا اور عذاب اوسکی
سی ڈرنا اور رحمت سی امیدوار ہونا اور اوسی بر حق جاننا اور اوسکی صفتین تحقیق جاننی **عقیدہ** اور سوای
ایمان کی آپسمین مومنونکی فرقہ متفرق ہین **عقیدہ** اللہ تعالی اپنی بعضی بندون پر فضل کرتا ہی اور بعضون پر معاملہ
عدل کا کرتا ہی بعضی بندون کو بعضی عملون کا بدلا دوہرا اوس عمل کی ثواب سی اپنی فضل سی بخشتا ہی کبہی
عدل سی تہوڑا گناہ جسی لوگ سمجہین وہ جتنا عذاب چاہی کری اور کبہی کیسا ہی گناہ ہوا ہو اپنی رحمت سی بخشدی
خواہ بواسطہ شفاعت کسیکے خواہ بیواسطہ محض فضل سی **عقیدہ** حوض کوثر حضرت محمد الرسول اللہ کا برحق ہی
عقیدہ اللہ تعالی کا ثواب اور عذاب بعد قیامت کی فنا نہوگا **عقیدہ** اللہ تعالی راہ بندگی اور ایمان کا جسی
کہ چاہتا ہی دکہاتا ہی اپنی فضل سی اور جسی چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی یعنی راہ بہولا دیتا ہی کفر اور گناہ کی طرف
اپنی عدل سی جسی کہ چاہتا ہی **سوال** اللہ تعالی کا گمراہ کرنا یعنی راہ بہولانا کسی کہتی ہین **جواب** بی مددیکو
کہتی ہین کہ جس بات پر اللہ تعالی راضی تہا اوس کام کی اوسی توفیق نہ بخشی گئی کہ وہ توفیق نہ ملنے
عدل سی ایسی ہی جیسی توفیق نملی تہی اوسی مار پڑی عدل ہی **مسئلہ** اس بات کی ہم قایل نہین
کہ شیطان زبردست ہوکر کسیکا ایمان کہوسکی ولیکن یہہ جانتی ہین کہ بندہ آپ شیطان کی بہکانی سی یا اپنی
نفس کی آرزو سی اپنی اختیار سی جب کہ وہ چہوڑ دیتا ہی تب شیطان بہی اوس سی وہ نور ایمان کا کہینچ
لیتا ہی شیطان مومن پر زبردستی نہین کرسکتا ہی سوائے حیلہ اور مکر کی **مسئلہ** کسی مسلمان کو بسبب
کسی گناہ کی اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو کافر نکہی جبتک کہ حرام قطعی کو حلال نکہی اگر حرام قطعی کو حلال کہی
اور حلال قطعی کو حرام کہی تب کافر ہوجا **مسئلہ** مسلمان سی گناہ کبیرہ کے سبب نام ایمان کا نہین جاتا
اور نہین مسلمان جانی جیسی معتزلہ کہتی ہین و بالکہ حقیقی مسلمان جانی **مسئلہ** یہہ نکہی
کہ مومن کو مسلمان ہوئی پیچہی کسی گناہ کی بدلہ عذاب دوزخ کا نہوگا **مسئلہ** یہہ بہی نکہی کہ عام نیکیان
جو کوئی کری وہ سب مقبول ہین اور یہہ بہی نکہی کہ جو بدیان ہمنی کرین ساری بخشی گئی ہین یہہ دونو
مسئلہ ایک بیدین قوم ہی مرجیہ اونکا مذہب ہی بیان اسکا نہی ہوچکا ولیکن مذہب اہل سنت

اور جماعت

اور جماعت کا یہہ ہی کہ یون سمجہی کہ جو کوئی نیکی کا کام بغیر ظاہر کے عیب کی کہ جس سی وہ جاتا ہی اور بغیر باطن
کی عیب کی جیسی کفر والاکہہ کری یا نیکی کا کام کرکر اپنی دلمین غرور کری کہ مین ایسا ہون یا کسی آدمی کی ستانیکو
کری ایسا نہو اور زندگی تک ایسا ہی رہی تو وہ محنت اوسکی ضایع نہوگی اور مقرر اللہ تعالی اپنی اس بندہ کا
کا عمل قبول کریگا اور اوسکا ثواب بہی دیگا موافق اپنی وعدہ کی **مسئلہ** جو کوئی کفر اور شرک کی سوا اور
گناہ کری اور بی توبہ مرگیا وہ اللہ تعالی کی ارادہ پر ہی چاہی فضل کرکر بخشدی اور چاہی عدل کرکر موافق
گناہونکی عذاب دی لیکن ہمیشہ دوزخ مین نرکہیگا **مسئلہ** ریا دکہاوی کو کہتی ہین اور عجب غرور کو کہتی
ہین یہہ ریا اور عجب دونو ثواب عمل کی کو بگاڑ دیتی ہین **مسئلہ** موزون پر مسح درست ہی مسافر کو تین دن
پہر تک اور مقیم کو آٹہہ پہر تک **مسئلہ** تراویح رمضان کی راتونمین پڑہنی سنت ہی **مسئلہ** نماز پہلی
مومن کی پیچہی اور بدکار مومن کی سبکے روا ہی **مسئلہ** جو کسیکو کسی مسئلہ مین شبہہ پڑی اور وہان
کوئی عالم نہین پاتا تو جہان تک ثواب کی باتین یاد ہون اونپر عمل کری اور جب عالم اچہا ملی جیہی سب
مسئلہ کہولکر پوچہہ لی شرم نکری اور دیر نکری **عقیدہ** مولوی فخر الدین نے عقاید نظامیہ مین لکہا ہی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بی شبہہ دنیا سی ساتہہ ایمان کی تشریف لیگئی اور چچا آپکا ابو طالب کافر موا اور
ماں باپ حضرت محمد الرسول اللہ کی کفر پر موئی **عقیدہ** قیامت مین اور بہشت مین بندونکو ساتہہ خدا
کے شان بیچگونے اور بیکیفی کی روبرو ہونا ہوگا فقط تمام شد

اغلاط عقاید عظیم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	تیرا	تیرا
۳	۱۶	پہچان لے	بہ پہچان کے
۵	۱	شکر	سنکر
"	۴	علیم لیا ہی	علیم کہا ہے
۶	۱۵	نئی غیر مین	نئی چیز مین
"	۱۷	کہ اللہ	کہہ اللہ
"	۱۸	اور دو نو	اور جو دو نو
۸	۱۶	جسی نماز	جیسی نماز
"	۲۱	کرنیوالالی کو	کرنیوالی کو
"	برحاشیہ خورد	قدیم	نہ قدیم
۹	۲	اللہ تعالے کی نہین	اللہ تعالے کی حد نہین
"	۹	اور آخر بہی	اور آخر کی بہی
"	۱۰	زندگی کی نہین	زندگی کی حد نہین
۱۰	۵	لایغرب	لایغرب
"	"	ولا فی الارض	ولا فی الارض
۱۱	۶	گنا	گناہ
"	"	کہ البتہ	یعنی کہ البتہ
۱۲	"	قدریہ	قدریہ
"	۱۵	اور خدا کی دوستی	تابعداری خدا کی اور خدا کی دوست کی
۱۴	۱۴	یہہ دونو صفتین	دونو قضا اور قدر
۱۵	۲۱	کیونکہ سکہی	کیونکہ کوئی کہی
"	۲۱	کیونکہ کہی	کیونکہ کوئی کہے
۱۶	۱	ایک جانو	ایک جاتو
۱۷	۲۰	کہ بتائی ہین	کرنائی ہین
۱۸	۱۷	رتن کو	تن کو
۲۳	۱۵	پائی سگئے	پائی سگئے ہین
"	۲۵	بسوطان	بسوطتان
۲۵	۹	قریب	قرب
۲۸	۲	منافی دالنکو	منافی والونکو
۳۳	۱۹	حدا سمجہا	خدا سمجہا
۳۴	۱	ارادہ	ارادہ اور چاہت
۳۸	۲۲	بسبب ہمسہ	بسبب ہمنشینی
"	۲۴	جسی	جیسی
۴۴	۲۰	ورسولہ	ورسولہ
۴۵	۱۴	اور دہا	اور دنیا کے
"	۱۵	کرنی کر راہ	کرنی کر پاراہ
۴۷	۱۲	اپنی طرف سی کہتی ہو	اپنی طرف سی کہتی ہو یا
۴۹	۱	بیسچ سمجہا	بیسچ سمجہنا

نامہ فوائد عظیم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱	جو کوئی کہ بیغمبر کی	جو کوئی ایک سبغمبر کے
۵۰	۶	خوا کیطرف ہی	خدا کی طرف سی
〃	۲۰	مثال دولت	مثال ذلت
۵۱	۱۵	اونکی سلیقہ	اونکی سلیقہ
۵۲	۱۶	جو کو کہی	جو کوئی کہی
〃	۲۵	جانکر کرنیسی	جانکر کرنے
۵۴	۱۲	خاص اور حب	خاص اسی درخت سی
۵۵	۹	ہذا اللہ	ہذا اللہ
۶۷	۱۸	یون نہین	یون ہین
۶۸	۲۳	خیر	بخیر
〃	۲۴	خیال	خیال
۷۱	۴	اوٹھر	اوٹھا
〃	۱۰	بولا	بولاوا
〃	۱۹	سوا ٹھا	سور ٹھا
۹۴	۲۳	اور آخر شب جمعرات	اور اول شب جمعرات
۹۶	۳	رغبت	رعیت
〃	۴	خلافہ	خلافت
۹۸	۹	گلاب	کلاب
〃	۲۰	دینگی	دینگی
۹۹	۱۳	جیوبنے	جیوتے
۱۰۰	۲۰	ہوتا	نہوتا
۱۰۱	۱۰	سمجھین	نسمجھین
۱۰۲	۲۴	او	ادر
۱۰۶	۹	بیرین	بہرین
۱۰۸	۲۴	یعنی کہ	یعنی سر
〃	〃	قد بنہ ما عزت	مدینہ ما عزت الوا
۱۱۴	۶	جو لہنا	جو بہینا
۱۱۸	۴	استغفرت	استغفرت
۱۱۹	۱۹	[illegible]	مغیرہ
۱۲۰	۳	یراجہکہ اس	میرا جہکا کسی
۱۲۸	۸	فینفکیک	فسیکفیک
۱۳۰	۳۰	انت ننتی	انت سنے
۱۳۱	۳	انت ننی	انت سنے
〃	۹	سینے	سمنے
۱۳۳	۲۴	جانے	جاے
۱۳۴	۲	اوسی	اوسکے
〃	۷	جناب	جنات
۱۳۵	۲۱	خیبی	جیسے
〃	۲۵	بڑا	بڑا
۱۳۶	۶	نہات	نہایت
۱۳۷	۱۹	بر	مر
۱۳۸	۵	کہاہی	کہاہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۹	۲۱	کہا یون	کہانون
〃	۲۴	بادی کو	باری کو
۱۴۲	۱۱	مہان	جہان
۱۴۳	۲۳	بہچانتے	پہچانتے
۱۴۴	۴	ہنین	تہین
۱۵۵	۲	دنکا	دلکا
۱۵۶	۴	گاسے	کانہے
۱۵۷	۶	بورسے	برسے
۱۵۸	۱۲	ہو	ہو
۱۶۰	۱	جوہی	جہوٹی
〃	۲۱	دیا	دینا
۱۶۲	۲	خصاب	خضاب
〃	۱۹	حلم کرے	حلم ہے
۱۶۳	۲	خبرسے	روا خبر سے
〃	۶	تہون	ہون
۱۶۴	۱۱	کہا	کہان
۱۶۵	۲	جا کا ہے	چاہے گا
۱۶۸	۱۹	پہچو سے اور بہلی	پہچو ہی بہلی
〃	〃	کہانی روا ہے	سچ کہانے روا ہے
۱۷۱	۱۸	پچو باو نکلی	پچو بیٹوٹے نکلے
۱۷۵	۱۳	ہوتا	نہوتا
〃	۲۳	پردر	پردہ
۱۷۷	۷	اوزار	اور راز
۱۷۸	۱۶	ق	قلے
۱۷۹	۶	پس	پلس
〃	۱۰	آدمی کی جسے	ادمی جیسی
۱۸۲	۳	توچار برس	توچار سو برس
۱۸۴	۲۳	بعث	بعثت
۱۸۶	۳	لک الموت	ملک الموت
〃	۱۲۵	رادلے	ادنی
۱۸۷	۲	نکہا	نکلیا
۱۸۸	۴	اور جو	اور جو
〃	۶	بدہی	بدلہی
〃	۷	نار	مار
〃	۱۸	تاجانتا	جانتا
〃	۲۳	بہکیگا	بہکتیگا
۱۸۹	۲	لگ	تک
۱۹۰	۲۰	پہر	پہر چہٹے
۱۹۲	۲	لاؤ لری	لاو لڑتے
۱۹۴	۶	اللہم	اللہم اسئلے
〃	۷	عن عفو تک	امن عفو تک